طلسم فرنگ

یعنی

سحر حلال

ڈاکٹر گریگری صاحب کی کتاب سے پنڈت موتی لال مترجم

محکمہ گورنمنٹ پنجاب نے تفریح طبع اور مطالعہ ارباب دانش

کے واسطے ترجمہ کیا

اور سنہ ۱۸۶۹ عیسوی مین پنڈت صاحب موصوف مترجم کتاب ہذا نے

اپنی طرف سے

سند حق تالیف و تصنیف اس ترجمہ کی مطبع منشی نولکشور صاحب کو عنایت کی

اس لیے بعد تکمیل تحفظ حق تالیف مطبع کی طرف سے یہ ترجمہ طلسم فرنگ شائع ہوا

بار دوم بمقام لکھنؤ

مطبع نامی منشی نول کشور مین طبع ہوا



پہلا حصہ

پہلا خط

میرے پیارے دوست

مین آپ کی درخواست صادق خوشی سے منظور کرتا ہون اور وعدہ کرتا ہون کہ اوقات فرصت مین آپ کو خط لکھا کرونگا اور خطوط مین مقناطیس حیوانی کا حال لکھا کرونگا اِس علم مین بہت لوگون نے تحقیقات اور تفتیش کی ہی اور اِس تحقیقات و تفتیش کے خاص نتائج لکھے ہین لیکن ہر قسم کے آدمیون نے اُن نتائج کی نسبت اکثر اعتراضات کیے ہین بلکہ یہانتک ہوا ہی کہ اکثر آدمی یہ اعتراض کرتے ہین کہ اِس باب مین تحقیقات کرنی ہی نہین چاہیے لیکن جو خطوط مین آپ کو لکھونگا اُنمین مین آپ کو سمجھاؤنگا کہ جو اعتراضات لوگ کرتے ہین وہ اعتراضات دراصل کچھ وزن نہین رکھتے ہین ٭

اس علم کی بحث بہت وسیع ہی اور اُسکے فروع بہت کثیر اور مختلف ہین اسواسطے مین

مناسب سمجھا ہی کہ اس علم کا حال خطوط مین بیان کرونگا سو واسطے کہ اس سبیل مین
اتنی آسایش ہی کہ جسوقت فرصت خط لکھنے کی ملے ہر ایک فرع کا حال علیحدہ علیحدہ ہر خط مین
لکھا جا سکتا ہی بعض آدمی ایسے بیعقل ہوتے ہین کہ جو بات اُنکے روبرو کسی علم کے باب مین بیان کیجاوے
اُسپر عمداً شک کرتے ہین اُسکو کبھی یقین نہین کرتے چنانچہ اس علم پر بھی مثل دیگر علوم کے بہت آدمی
اسی طرح شک کرتے ہین اگر آپکی طبیعت بھی اسی طرح کی شکی ہوتی تو یقین جانیے کہ مین اس باب مین
آپ کو کچھ بھی نہ لکھتا حقیقت مین اگر آپ کی طبیعت ایسی ہوتی تو اس معاملے مین تحریر کرنی وقت کا
ضائع کرنا ہوتا لیکن بفضل الٰہی سے آپ کی طبیعت مین راست بات کے تحقیق کرنے کا بہت
شوق ہی اور اُسکے ساتھ یہ جوہر ہی کہ اندھون کی طرح ہر بات کو خصوصاً ایسی بات کو
جو متعجب معلوم ہوتی ہی بلا تامل یا خوض کے قبول نہین کر لیتے ہین سو واسطے مکرر کہتا ہون کہ مین
ان خطوط کے لکھنے کا عزم صادق خوشی سے کرتا ہون ہر علم کی بحث مین یہ بات بہت
ضرور ہی کہ محققین تہ دل سے امر راست کو تحقیق کرنے مین کوشش کرین اور بعض قواعد
عام کو جو تحقیقات علمی مین مسلم ماننے چاہیین تسلیم کرین اگر یہ بات نہین تو بحث علمی مین دخل دینا لاحاصل ہی
بعض طبائع ایسے ہوتے ہین کہ اگرچہ شہادت قابل ایجاب حاصل ہو لیکن وہ ایسی باتین جو درحقیقت
صحیح ہین بلا خوض اور تامل کے رد کر دیتے ہین اور اُنکو نہ ماننے کی فقط یہ وجہ بتاتے ہین کہ وہ باتین
لغو یا ناقابل اعتماد معلوم ہوتی ہین یا یہ کہ قابل امکان نہین یا یہ وجہ بتاتے ہین کہ اُنکی وجہ اثبات
نہین معلوم ہوتی یعنی سبب نہین معلوم ہوتا کہ وہ امور کیون واقع ہوتے ہین کبھی یہ وجہ بتائی جاتی ہی کہ جو
خیالات یا امور کسی اور علم سے متعلق پہلے سے اُنکے ذہن نشین ہوئے ہین یہ باتین اُنکی ضد
معلوم ہوتی ہین کبھی یہ وجہ کہ جو باتین ہمکو اپنے مذہب کے رو سے مسلم معلوم ہین اُنسے خلاف ہین
یا اُنکے نتائج اُنسے متباین نکلتے ہین اور کبھی یہ وجہ بتاتے ہین کہ یہ باتین ایسی ہین کہ اُنسے اخلاق بگڑتے ہین
ایسے طبائع کا علاج فقط امتداد زمانہ سے ہو سکتا ہی جب تک ایسے خیالات لغو اور خلاف معقولیت
ایسے طبائع مین جمے رہینگے تب تک طبیعیات مین بحث کرنی لاحاصل ہی اور اگرچہ میری راے

یہ ہی کہ ایسے شبہات کا طبیعت مین ہونا ایک طرح کا جوہر ہی اُس معنی مین کہ جو کچھہ کوئی کہے اُسکو بلا تامل قبول کر لینا ضعف عقل ہی لیکن چونکہ یہ شبہات فکر معقول اور سلیم کے بعد ذہن نشین نہین ہوتے بلکہ چند تخیلات لغو طبیعت مین جم جاتے ہین اسواسطے فقط بحث سے اِن شبہات کا دور کرنا دشوار ہی لیکن زمانہ بہت زبردست شی ہی جون جون زمانہ گذرتا جاتا ہی انسان کے نہایت سخت تعصبات خصوصاً اُن امور کی نسبت کہ جو در اصل صحیح ہون رفتہ رفتہ زائل ہوتے جاتے ہین اسواسطے کہ اگر وہ باتین جنکی نسبت ہمکو تعصب ہی در حقیقت صحیح ہون تو ضرور وقتاً فوقتاً واقع ہوتے رہینگے اور جب واقع ہوتے رہینگے تو لابد کبھی نہ کبھی اُنکو ماننا پڑیگا۔

غور کیجیے کہ جب کوپرنی کس نے اول اپنی یہ رائے فرنگستان مین ظاہر کی کہ زمین کو گردش ہی اور آسمان کو گردش نہین تو کیا کیا اعتراضات اُسپر ہوئے لوگ کہتے تھے کہ یہ قول محض دروغ اور لغو ہی اسواسطے کہ ہم اپنی آنکھون سے روز دیکھتے ہین کہ آفتاب اور آسمان چلتے ہین پس اپنی آنکھون سے جو دیکھین اُسکو نہ مانین اور کوپرنی کس کے قول کو مانین یہ کیونکر ہوسکتا ہی قطع نظر اسکے یہ اعتراض ہوا کہ مذہبی کتابون مین آسمان کی گردش لکھی ہی پس زمین کی گردش مسلم جاننی مذہبی کتابون کے خلاف ہی لیکن دیکھیے کہ امتداد زمانے کا کیا اثر ہوا کہ اِس زمانے مین فرنگستان مین آسمان کی گردش مین کسی کو اعتقاد نہین ہی ابتدا مین اسپر بہت اعتراضات ہوئے کہ زمین کی ہیئت کروی ہی لیکن بعد امتداد زمانہ یہ بات مسلم مانی گئی خصوصاً جب نئی دنیا دریافت ہوئی تو اس بات مین کچھہ شک نہین رہا پہلے حکماے جلیل اِس قول کو نہین مانتے تھے وہ کہتے تھے کہ اگر اِس بات کو مانین تو اُسکا نتیجہ یہ ماننا پڑیگا کہ ہمارے پیرون کے نیچے ایسے لوگ بستے ہین کہ جنکے سر نیچے کی طرف ہوا مین لٹکتے ہین اور علی ہذا القیاس درختون کی جڑین زمین مین اوپر کی طرف جمی ہوئی ہین اور اُنکی چوٹیان نیچے کی طرف ہوا مین لٹکتی ہین سو یہ بات ناممکن ہی لیکن یہ سب اعتراضات زائل ہوگئے ہین زمانے کا ایسا اثر ہی

ذرا کلمبس کا حال دیکھیے جس شخص نے اول نئی دنیا کو دریافت کیا آپ جانتے ہین کہ جبتک مرتبہ اول ہی وہ اِس سفر عظیم پر گیا بلکہ اُسوقت تک کہ جب دو برس کے بعد وہ نئی دنیا سے وہان کا سونا جہازون پر بار کرکے واپس آیا لوگ اُسکو مکار اور مہوس کہتے تھے یہ بات بہت آسانی سے خیال مین آسکتی ہی کہ جو حال کلمبس کا ابتدا مین ہوا اول ویسا ہی حال اُس شخص کا ہونا ہی جو مقناطیس حیوانی کے باب مین بحث کرے اور جو باتین اِس علم سے متعلق ہین اُنکو بیان کرے ضرور اُس آدمی کو لوگ دغاباز اور مکار کہینگے اور طعن اور تشنیع سے اُسکے ساتھ پیش آوینگے لیکن شک نہین ہی کہ جو امر ابتدائے زمانے سے ہوتا چلا آیا ہی وہی اس معاملے مین بھی واقع ہوگا یعنی جون جون زمانہ گذرتا جاویگا لوگون کو دریافت ہوتا جاویگا کہ جو باتین مقناطیس حیوانی کے باب مین بیان کیجاتی ہین بالکل صحیح اور قابل تسلیم ہین

ہمنے اوپر بیان کیا ہی کہ جن لوگون کے ذہن مین ایسے خیالات جم گئے ہین اور اُنکے طبائع مین تعصبات جاگیر ہوگئے ہین اُنسے بحث کرنی لاحاصل ہی لیکن بہت ایسے بھی ہین کہ اُنکے دلون مین سخت تعصب نہین ہی بلکہ اُنکے ذہن مین مقناطیس حیوانی کا اعتقاد اسواسطے نہین ہوتا کہ اُنھون نے اِس علم کے باب مین اچھی طرح غور اور فکر نہین کی ایسے لوگون کو مین سمجھا سکتا ہون کہ جو اعتراضات لوگ اکثر کرتے ہین وہ بے بنیاد ہین اب مین اُن اعتراضات کا ذکر کرتا ہون جو اِس علم پر کیے جاتے ہین ٭

اول اعتراض یہ ہی کہ جو باتین مقناطیس حیوانی کے باب مین بیان کیجاتی ہین وہ صریح قابل اعتبار کے نہین اور ناممکن ہین اسواسطے اِس معاملے مین تحقیقات کرنی کچھ ضرور نہین یہ بات کہنی ایسی ہی کہ جو بات ثبوت طلب ہی اُسکو بلاثبوت اول ہی مسلم مان لینا اور ظاہر ہی کہ اِس بات کے کہنے سے کہ مقناطیس حیوانی کی باتین قابل امکان نہین یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ گویا ہم جانتے ہین کہ کونسی چیز ممکن اور کونسی غیر ممکن ہی لیکن جو بڑے بڑے عالم اور فاضل ہین اور ہر لمحہ اور ہر لحظہ اور تمام عمر اپنی تحقیقات علمی مین صرف کرتے ہین وہ

خوب جانتے ہین کہ خدا کی قدرت کی کچھ انتہا نہین ہی نہایت فاضل اجل اور عالم متبحر قدرت
کے حساب مین ایسے ہین کہ جیسے کوئی لڑکا سمندر کے کنارے چھوٹے چھوٹے کنکر اکٹھے
کرے جو سمندر اُسکے پیرون کے قریب بہتا ہی اُسکا حال وہ ذرہ بھی نہین جانتا بعض
باتین ضرور ایسی ہین جنکو ہم ناممکن جانتے ہین مثلاً یہ بات ناممکن ہی کہ دو اور دو چار سے کم
یا زیادہ ہون یہ بات ناممکن ہی کہ تین زاویے ایک مثلث کے دو قائمون سے کم یا زیادہ
ہون یہ بات ناممکن ہی کہ ایک شی خواہ زندہ خواہ مردہ ایک وقت معین مین دو جگہہ مین ہو
لیکن عند التحقیقات یہ بات دریافت ہوگی کہ جو باتین علم مقناطیس حیوانی سے متعلق ہین
اِس معنی مین ناممکن نہین ہین یہ بات ضرور ہی کہ حقائق علم مقناطیس حیوانی بہت
مشکل ہین یعنی یہ بات نہایت مشکل ہی کہ اُنکا باعث وقوع بیان کیا جاوے ہم یہ بات
بھی نہین کہہ سکتے ہین کہ رانگ کو سونا بنانا ناممکن ہی اسواسطے کہ ماہیت اصلی ان فلزات
کی ہمکو معلوم نہین ہی ہم اُنکو جسم مفرد یا بسیط فقط اسواسطے کہتے ہین کہ ہم انکو غیر مفرد
ثابت نہین کر سکتے ہین مگر اگر یہ بھی ثابت ہو کہ یہ اجسام مفرد ہین اور ہرگز مرکب نہین
تو بھی یہ بات خیال مین آسکتی ہی کہ اُنکے اجزا کی ترتیب حال ایسی ہی کہ اُسکے باعث سے
ایک شی رانگ اور ایک سونا ہی لیکن اجزاء مذکورہ بذاتہ ایک ہی ہین اور ممکن ہی
کہ رانگ کو اِسطور بدل کر سونا بنا سکین کہ اُنکے اجزا کی ترتیب ایک ہی طور پر الٹ
سکین لیکن اگرچہ ہم یہ نہین کہہ سکتے ہین کہ رانگ کا سونا بنانا ناممکن ہی تاہم زمانہ حال
مین کوئی ایسا شخص نہین ہوا ہی کہ جو سونا بنانے کا دعوے رکھتا ہو اور زیادہ اِس سے
یہ کہ کوئی یہ نہین کہتا ہی کہ سب آدمی اس طرح پر سونا بنا سکتے ہین حالانکہ علم مقناطیس
حیوانی کے حقائق ایسے ہین کہ نہ فقط اچھے عامل متواتر اُنکو پیدا کر چکے ہین
اور پیدا کر سکتے ہین بلکہ اُنکا بیان اسطرح پر کیا گیا ہی کہ سب آدمی جو اُنکو
پیدا کرنا چاہین جب چاہین پیدا کر سکتے ہین ۔

بس اِس خیالی وجہ پر کہ حقائق علم مقناطیس حیوانی کا صحیح ہونا قابل اعتبار نہین اور حقائق مذکور ناممکن الوقوع ہین اُن حقائق کو نہ ماننا خلاف عقل ہی در حقیقت اُنکا ناممکن الوقوع سمجھنا فقط یہی معنی رکھتا ہی کہ اُنکے واقع ہونے کا سبب دریافت نہین ہوتا اور لوگ سمجھتے ہین کہ سبب کے دریافت نہونے کے باعث سے اُنکو بلا تحقیقات بالکل رد کر دینا چاہیے فی الحقیقت دوسرا اعتراض جو لوگ کرتے ہین یہی ہی کہ اُنکے واقع ہونے کی وجہ کیا ہی معترض کہتا ہی کہ تاوقتیکہ قدرت کے مسلم قواعد کو رد نکرو تب تک تم حقائق علم مقناطیس حیوانی کی وجہ وقوع کیونکر بیان کر سکتے ہو اور چونکہ ہمیشہ ان اعتراضات کا شافی جواب معترض کو نہین ملتا اسواسطے وہ اپنے دل مین پختہ تہیہ کر لیتا ہی کہ ان حقایق کو ماننا نہین چاہیے اور حقائق مذکور قابل تحقیقات ہی نہین ہین —

لیکن غور کیجیے کہ اِس اعتراض کے کرنے مین یہ بات مفہوم ہوتی ہی کہ گویا ہم قدرت کے تمام قواعد جانتے ہین اور یہ بات گویا جس شخص کو کوئی بات دریافت ہوئی اُسپر فرض ہی کہ اُسکی وجہ وقوع اور سبب اُسکے واقع ہونے کا بتاوے ورنہ وہ بات قابل اعتبار نہین ہی آپ کو یہ بات سمجھانی کہ یہ دلیل معقول نہین ہی فضول ہی ظاہر ہی کہ جب کسی بات کا سبب دریافت کیا جاتا ہی تو پہلے اُس بات کا موجود ہونا ضرور ماننا چاہیے چنانچہ علم ہیئت مین بہت سی باتین ایسی تھین کہ جنکا سبب معلوم نہین ہوتا تھا لیکن حکماء و منجمان متاخرین نے اُن باتون کو صحیح سمجھکر اور مسلم جانکر اُنکے پیدا ہونیکا سبب حتی الوسع دریافت کیا اور قواعد عام علم ہیئت کے دریافت کیے جنکے سبب سے وجہ وقوع اُن امور کی دریافت ہوئی اور اُنکی تحقیقات کا انجام یہ ہوا کہ علم ہیئت کی بہت سی باتین نہایت صحت کے ساتھ معلوم ہوئی ہین اور جو باتین آیندہ واقع ہونیوالی ہوتی ہین اُنکے واقع ہونے کا وقت متواتر اور نہایت صحت کے ساتھ پیش از وقوع بتایا جا سکتا ہی بلکہ حقیقت مین یہ روزانہ بتایا جاتا ہی اگر ایک ستارے کی حرکت مین کسیطرح کا

ہرج پایا جاتا تھا الا اُسکے ہرج کا سبب نہین معلوم ہوتا تھا لیکن ہرج کا ہونا مانا گیا جب اُسکے سبب کی تلاش ہوئی تو ایک چھوٹا سیارہ اور اُسکے قریب دریافت ہوا اگر پہلے ہی اُسکی حرکت مین ہرج ہونے کو تسلیم نہین کیا جاتا تو یہ نتیجہ کیونکر حاصل ہوتا غرض کہ کسی امر کا سبب دریافت کرنے کے واسطے یہ بات ضرور ہی کہ بیشتر اُس امر کا وجود مانا جاوے پس حقائق علم مقناطیس حیوانی کو پہلے موجود سمجھنا چاہیے اور پیچھے اُنکے واقع ہونیکا سبب دریافت کرنا چاہیئے یہ کہ سبب دریافت نہونے سے اُنکو بالکل رد کرنا چاہیے جیسا اور علوم مین مثل ہیئت و دیگر فروع علم طبعیات مین ہوتا ہی ویسا ہی اس علم کی بحث مین بھی ہونا چاہیے ایسا نہین چاہیے کہ جس امر کا سبب ہمکو نہ معلوم ہو اُسکو اِس وجہ سے قدرت کے مسلم قواعد کے خلاف سمجھ لین چنانچہ آگے آپ کو معلوم ہوگا کہ علم مقناطیس حیوانی مین کوئی ایسا امر نہین ہی کہ جنکو ہم قواعد مسلم قدرت کے خلاف سمجھین ممکن ہی کہ اِن حقائق کے سبب کے دریافت کرنے مین شاید اور نئے قواعد قدرت کے دریافت ہوں لیکن اس بات کے حاصل ہونے کے واسطے یہ امر ضرور ہی کہ پہلے اُن حقائق کو مسلم سمجھنا چاہیے غالب ہی کہ ان حقائق کی وجہ وقوع قواعد معروف قدرت سے دریافت ہو سکے اور جہان تک میری عقل پہونچتی ہی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ جو قواعد قدرتی معروف ہین اُنسے کسی طرح کا اختلاف واقع ہو بالغرض اگر ظاہر مین اختلاف معلوم بھی ہو تو بھی ایسا ہی حال ہوگا جیسا علم ہئیت مین ہوا یعنی ابتداء مین اُس علم کے بہت حقائق قواعد معروف کے خلاف معلوم ہوتے تھے لیکن بعد ازان یہ بات جاتی رہی ایک بڑے منجم نے جسکا نام گلیلیو تھا ایک دوربین بہت بڑی بنائی اور جب اُس دوربین کے ذریعے سے اُس نے آسمان کی طرف دیکھا تو مشتری کے گرد اُسنے چار چاند دیکھے لیکن جب اُس نے بیان کیا کہ مشتری کے گرد چار چاند ہین اور اپنے ہمعصر فضلا سے درخواست کی کہ دوربین کے ذریعے سے اُنکو دیکھو تو اُنھون نے دیکھنے سے انکار کیا لیکن اُنکے نہ دیکھنے سے وہ اقمار کچھ نابود نہین ہوگئے

اور نہ اُنکی حرکتون مین جیسی تھین کُچھ فرق آیا علےٰ ہذاالقیاس اگر لوگ
حقائق علم مقناطیس حیوانی کو تحقیق کرنا نہ چاہین اور اُنکو نہ دیکھین تو اِس
سبب سے اُنکے وجود مین کُچھ فرق نہین آسکتا۔

علاوہ اِسکے ذرا غور کرنا چاہیے کہ جو باتین لوگ مسلم مان چکے ہین مثلاً حقائق علم ہئیت
اُنکے اسباب اور وجوہ کسیکو کیا معلوم ہین اگرچہ حقائق علم ہئیت کو لوگ خوب سمجھے ہین
اور بعض قواعد قدرتی جو مسلم مانے گئے ہین اُنپر راست آتے ہین لا تھوڑے سے تامل سے
معلوم ہوگا کہ حقیقت مین اُنکے بواعث اور اصل ماہیت دریافت نہین ہوسکتی ہی
ہر ایک آدمی جانتا ہی کہ علم ہئیت کا اصل قاعدہ قاعدہ کشش ہی غور کرنا چاہیے
کہ یہ قاعدہ اسطرح پر مانا ہوا ہی کہ عالم مین اجرام مادی مین آپس مین کشش ہی اور یہ
قاعدہ اِس حساب سے چلتا ہی کہ جتنا حجم اجرام مین فرق ہی اُتنا ہی قوت جاذبہ مین
فرق ہی اور جتنی مربع مسافت بڑھتی ہی اُتنی قوت کشش کم ہوتی جاتی ہی اگر اس
بات کو تسلیم کرلین تو جو باتین علم ہئیت مین ہین اُنکی وجہ وقوع دریافت ہوجاتی ہی
اور چونکہ جملہ حقائق کی وجہ اور سبب اِس قاعدہ کے تسلیم کرنے سے معلوم ہوجاتی ہی
بلکہ کل امور کا اوقات معین مین واقع ہونا اُس قاعدہ کے ذریعے سے پیش از وقوع
واقع بتایا جاسکتا ہی تو دلیل معقول ہی کہ وہ قاعدہ ہی صحیح لیکن کیا آپ کے نزدیک
ماہیت قوت کشش کی اِس قاعدہ سے معلوم ہوجاتی ہی فرمائیے کہ دو جرم مادی
آپس مین کیون کشش رکھتے ہین کیا سبب ہی کہ جو حساب اِس قاعدہ کے عمل کا اوپر
بیان کیا گیا وہ حساب قدرت نے قائم رکھا ہی اسکا جواب فقط یہی ہی کہ اجرام مادی
مین یہ قوت کشش رکھی گئی ہی لیکن ظاہر ہی کہ اِس جواب سے فقط قوت کشش کی
موجودگی پائی جاتی ہی لیکن وجہ وجود قوت کشش نہین پائی جاتی ہی جو قاعدہ قوت
کشش کا مسلم مانا گیا ہی اُسکے تسلیم کرنے سے جو واقعات ہوتے ہین اُنکا واقع ہونا سمجھا جاسکتا ہی

لیکن بسبب جو قوت کشش بالکل نہین دریافت ہوتا وسعت اور اندازہ اس قوت کا دریافت
ہوتا ہی لیکن اصل ماہیت اُسکی نہین معلوم ہوتی اور یہی قول کل قواعد قدرت پر مثلاً علم
مقناطیس مطلق حرارت و نور وغیرہ کے قواعد پر راست آتا ہی اُسی طرح سے غالب ہی
کہ حقائق علم مقناطیس حیوانی کی اصل ماہیت ہم کبھی بھی دریافت نہین کر سکینگے لیکن
یقین ہی کہ اگر غوض اور مشقت کے ساتھ تحقیقات کیجاویگی اور نیز تحقیقات مناسب کرینگے
تو ایسا قاعدہ ضرور دریافت ہو جاویگا جسکی رو سے ہم سمجھا سکینگے کہ یہ حقائق کس طور پر
واقع ہوتے ہین لیکن جیسا علم ہیئت اور دیگر علوم مین اصل ماہیت حقائق کی دریافت
نہین ہوتی ویسا ہی اس علم کے حقائق کی بھی اصل ماہیت نہین معلوم ہوتی اور کچھ اندیشہ
اس بات کا نہین ہی کہ جو قواعد معروف دیگر علوم مین مسلم مانے گئے ہین اُن قواعد سے
علم مقناطیس حیوانی کے قواعد متبائن ہونگے ۔

تیسرا اعتراض اکثر یہ کیا جاتا ہی کہ مقناطیس حیوانی کا اثر فقط ڈرپوک اور ضعیف الجثہ
لوگون پر خصوصاً عورتون پر دیکھا جاتا ہی اور ایسے لوگون کے بیانات پر اعتبار نہین
ہو سکتا ہی اگر یہ بات صحیح بھی ہو تو اُسکے جواب مین یہ کہنا چاہیے کہ اگر یہ آثار بہت احتیاط
اور غور سے دیکھے جاوین اور صحیح معلوم ہون تو یہ اعتراض معقول نہین ہی بہت سے
حقائق علم طب مین اسی طرح دریافت ہوئے ہین اور یہ دلیل فقط اتنی بات کے واسطے کارآمد ہی
کہ حقائق مذکور کا دریافت کرنا بہت مشکل ہی لیکن یہ بات نہین مانی جا سکتی ہی خصوصاً اطبا
نہین مانینگے کہ یہ مشکلات مغلوب نہین ہو سکتے اور مشکل کا ہونا فقط اسواسطے کام مین لانا چاہیے
کہ تحقیقات وجود حقائق مین زیادہ احتیاط کیجاوے قطع نظر اسکے کسی خاص امر کا ضعیف الجثہ
یا ڈرپوک آدمیون مین پایا جانا کچھ یہ دلیل نہین کہ وہ امر واقعی نہین ہی مثل دیگر حقائق کے
اُن حقائق کو دریافت اور اُنکے سبب کی نسبت غوض کرنا چاہیے اور دریافت کرنا چاہیے کہ آپس مین اور دیگر حقائق سے
کہانتک مطابق ہوتی ہین بہت اُن مین ایسی ہین کہ مریض کے بیان یا مریض کے جسم

یا غیر معتبر ہونے پر موقوف نہین اور مریض کی یا اُس شخص کی شہادت پر جسپر عمل کیا جاوے
ہم نہین رکھتے مثلاً جب ہاتھ پیر اور تمام جسم ایسا اکڑ جاتا ہی کہ حرکت نہین سکتی
اور سخت تشنج پیدا ہوجاتا ہی تو اُس صورت مین معمول کی شہادت کیا درکار ہی
لیکن درحقیقت یہ اعتراض بی بنیاد ہی ممکن ہی کہ ابتداء مین مقناطیس حیوانی کا
اثر بعض صورتون مین ایسے آدمیون پر نمایان ہوا ہو کہ جو ضعیف الجثہ ہون اس واسطے
کہ جو لوگ اس قسم کے ہوتے ہین اُنپر مقناطیس حیوانی کا اثر عموماً جلد اور زیادہ
ہوتا ہی جو لوگ اس عمل کے اثر کو دیکھتے ہین وہ جانتے ہین کہ اُسکا اثر نہایت تندرست آدمیون پر
روزمرہ ہوتا ہی اور مردون پر ایسا ہی کامل اور بخوبی ہوتا ہی جیسا عورتون پر پس یہ اعتراض پوچ ہی
چوتھا اعتراض کہ اکثر ایسے لوگ جنسے ایسی توقع نہین ہوتی یہ کیا کرتے ہین کہ جس شخص پر
مقناطیس حیوانی کا عمل کیا جاتا ہی وہ دیدہ و دانستہ اُسکے اثر اپنی ذات مین عیان کرتا ہی
یعنی معمول مکار ہوتے ہین اور دیکھنے والے بیوقوف بنتے ہین اکثر ایسی تہمتین لگتی ہوئی
سُنی ہین اور اُن تہمتون کی وجہ سوای اِسکے اور کچھ نہین بتائی جاتی ہی کہ جو اثر اس عمل کے
دیکھے جاتے ہین نہایت عجیب اور نئے ہوتے ہین چند روز ہوئے کہ ایک اچھے
تعلیم یافتہ شخص نے ایک آدمی پر ایسا عمل ہوتے دیکھا وہ جانتا تھا کہ عامل ایماندار اور
راستباز آدمی ہی لیکن اُس نے مجھسے کہا کہ بیشک اس عامل نے معمول کو کچھ لالچ
دیکر ایسے اثر نمایان کرا دیے ہونگے غرض کہ اچھے تعلیم یافتہ آدمی بھی ایسی تقریرین کہتے
ہین ایسے قولون کے جواب مین مین فقط یہ کہ سکتا ہون کہ جو لوگ اور معاملات مین
راستباز اور ایماندار سمجھے جاتے ہین اُنکو فقط اس معاملہ مین اس واسطے مکار سمجھنا کہ اس
عمل کے آثار عجیب ہوتے ہین خلاف انصاف ہی اگر ہم اُن آثار کی وجہ نہ سمجھین یا اپنے ذہن مین اُنکا وقوع
ہونا ناممکن گردانین اور اس واسطے عاملان ایماندار کو مکار بتا دین تو یہ امر بہت بیجا ہی بیشک
ایسے لوگون کی شہادت کو جو جھوٹے ہین رد کرنا چاہیے اور نہ ماننا چاہیے لیکن سب آدمیون کی شہادت کچھ

خوب جاننا چاہیے لیکن اُن لوگون پر تہمت فریب کی لگانی جنکو ہم جانتے ہین کہ اُن پر الزام نہین لگ سکتا نہایت ناانصافی اور ظلم اور بداخلاقی مین داخل ہے —

قطع نظر اسکے غور کرنا چاہیے کہ بہت سی حرکتین ایسی ہین کہ وہ مصنوعی نہین ہو سکتین مثلاً نبض کا تیز چلنا اور حالت تیزی رفتار مین کمزور ہوجانا روشنی کا آنکھ پر اثر نہونا پتلی کا قائم ہوجانا آنکھ کی حالت حالت عمل مین متغیر ہوجانی غیر آواز کا سوائے آواز عامل کے کان پر بالکل اثر نہونا بعض حالتون مین تکلیف کا بالکل جسم پر اثر نہونا اور اعضا مین سختی تشنج ہوجانا اور علاوہ اسکے اور بہت سے اثر اس عمل کے ایسے ہین کہ وہ دیدہ و دانستہ کوئی بنا نہین سکتا اور یہ سب اثر اس عمل کے دیکھے جا سکتے ہین علاوہ اسکے اگر فرض کیا جاوے کہ یہ حرکتین دانستہ اور ساختہ کیجاتی ہین تو ہر ایک چھوٹے سے لڑکے اور لڑکی کے اختیار مین ایسا ملکہ قدرت کے نقل کرنے کا ماننا پڑیگا جسکا ماننا عمل مقناطیس حیوانی کے آثار کے ماننے سے زیادہ مشکل ہے قطع نظر اسکے جب حکما اس عمل کا اثر دریافت کرنے کو خلوت مین تحقیقات محتاط کرتے ہین وہان ساختگی کی کیا ضرورت ہے اور کیا وجہ ساختگی کی نہین ہوتی مین نے خلوت مین نہایت اچھے اثر اس عمل کے دیکھے ہین بلکہ ایسے آدمیون پر جنکو کسی سبب سے طریقہ راستی سے مین پھیر نہین سکتا تھا مین نے خود ایسے اثر پیدا کیے ہین پس کوئی وجہ نہین ہے کہ اور عاملون پر دغا بازی یا دھوکہ دہی کا گمان کیا جاوے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یہ عمل تکلیف یا درد کے رفع کرنے کے واسطے کیا جاتا ہے اور ایسی حالتون مین جہان ۲۰ تا ۱۰۰ بلکہ ۵۰۰ مرتبہ ایک شخص پر عمل کرنا پڑتا ہے بعض آثار ایسے نمایان ہوتے ہین کہ نہ انکے نمایان کرنے کی خواہش ہوتی ہے نہ انکے پیدا ہونے کی توقع ہوتی ہے عامل اور معمول دونون ایسے آثار کو دیکھکر حیران ہوتے ہین بہت صورتین ایسی ہین کہ عمل کے آثار نمایان ہونے کے واسطے بیس پچاس سو پانچسو دفعون تک عمل کرنا پڑتا ہے اور اثر پیدا نہین ہوتا پس ظاہر ہے کہ اگر مکر اور دھوکہ ہوتا تو ایسی باتین واقع نہین ہوسکتین —

ان آثار کے صحیح اور درست ہونے کی شہادت اس طرح حاصل ہو سکتی ہی کہ جب کسی شخص پر
اول ہی مرتبہ یہ عمل کیا جاوے خواہ آپ خود یہ عمل کرین خواہ کسی عامل کو کرتے دیکھین
تو اُس عمل کے سارے مدارج کو احتیاط سے اور غور سے دیکھین آپ دیکھینگے کہ جب
اس عمل کے سبب سے نیند آنی شروع ہوتی ہی تو آنکھین متغیر ہو جاتی ہین رفتہ رفتہ چہرے کا
انداز بدل جاتا ہی آواز بدل جاتی ہی تمام ڈھنگ سونے والے کا متغیر ہو جاتا ہی جس شخص پر
عمل ہوتا ہی وہ سوتا ہوتا ہی اور تاہم آواز سنتا ہی اور باتونکا جواب دیتا ہی جب پھر
جاگتا ہی تو بالکل اُسکو حالت خواب کا کچھ حال نہین معلوم ہوتا ہی سونے مین بولتا ہی پھر آئندہ
ایسی باتین خصوصاً کسی غیر آدمی پر جب عمل کیا جاوے اور یہ آثار نمایان ہون فریب
اور دھوکے کی نہین ہو سکتی ہین اور قطع نظر بیگانے آدمی کے جس آدمی کو ہم
جانتے ہون اُس پر دھوکے کا کیا خیال ہو سکتا ہی لیکن یہ اعتراض کہ سب مکر ہی
کچھ نیا نہین ہی ابتدا سے ایسے اعتراض اکثر علوم کی نسبت ہوتے رہے ہین -
بیشک یہ بات ممکن ہی کہ اس عمل کے تجربات مین دھوکہ دینے کا ارادہ کیا جاوے
خصوصاً جب اُس شخص کو جسپر عمل کیا جاتا ہی کچھ روپیہ ملنے کی امید ہو یا وہ چاہتا ہو
کہ لوگونکو متحیر کرے یہ بات ایسی ہی ممکن ہی جیساکہ امکان ہی کہ ایک سیاح آدمی ایک
دور دراز ملک کا جھوٹا حال بیان کرنے لگے لیکن ایسے ارادے دھوکہ دہی کے وہ لوگ
فوراً معلوم کر لیتے ہین جنھون نے اس علم مین اچھی تحقیقات کی ہی اور علی الخصوص جب
ہزارہا مرتبے ایسے عمل ہمارے گھرون مین ہوتے ہین جہان نہ غرض دھوکہ دہی نہ روپیہ
حاصل ہونے کی ہوتی ہی تو یہ اعتراض فریب دہی کا پوچ ہی بیشک جو لوگ اس عمل کے
کرنے مین دغابازی کرین اُنکی دغابازی کی گرفت کرنی چاہیے اور اُنکے فریب کو
روشن کرنا چاہیے لیکن جو باتین حقیقت مین صحیح ہین اُنکو بلا تحقیقات نامعتبر نہین سمجھنا چاہیے
علاوہ اسکے غور کرنا چاہیے کہ مسمر کے زمانہ سے آج تک بہت لوگون نے عمل مقناطیسی

ہوتے دیکھا ہی اور جو آثار پیدا ہوتے اُنھون نے دیکھے ہین اُنکو قلمبند کیا ہی دیکھنے والون سے
ایسے لوگ بہت زیادہ ہین جنکے اوپر آثار عمل نمایان ہوئے ہین اور اُنمین سے بہت ایسے
ہین کہ اُنکی نسبت کسی طرح کا الزام عائد نہین ہوسکتا تھا پس اس بات کا یقین کرنا کہ
سب معمول مکار تھے اور سب دیکھنے والے بیوقوف تھے محال ہی خصوصًا جب یہ بات
بھی ملحوظ ہے کہ ہر عامل نے اپنے عمل کی ترکیب مفصل اور بشرح بیان کی ہی اور درخواست
کی ہی کہ اُسکے تجربات کی بار بار عمل کرنے سے آزمائش کر لیجاوے یہ بات بھی لحاظ
طلب ہی کہ معمولون مین سے اکثر ایسے آدمی تھے کہ جنکو کچھ غرض اور مطلب دھوکہ
دہی سے نہین تھا الغرض مین بلا تامل کہ سکتا ہون کہ ایسے ایسے خیالات اس
بات کیواسطے کافی ہین کہ راست باز اور صفا باطن محقق کے ذہن مین سے گمان
اوڑا دین کہ مکر اکثر کیا جاتا ہی اور غالبًا اکثر ہوتا ہی لیکن فریب دہی کا امکان ماننا بیجا
نہین ہی مگر یہ امکان کچھ اسی علم کے واسطے مخصوص نہین ہی اور علوم مین بھی یہ امکان ہی
اور کوئی علم ایسا نہین ہی جسمین فریبی اور بدآدمیون کی دغابازی کا اندیشہ نہین ہی
لیکن فی الحقیقت نہایت متعجب آثار عمل مقناطیسی پر اعتقاد لانا اتنا ضعف تیقن مین
داخل نہین ہی جتنا اس بات کو یقین کرنا کہ ابتدا سے آج تک جملہ معمول مکار اور
جملہ عامل بیوقوف ہوتے چلے آئے ہین اور حیرت کی بات حقیقت مین یہ ہی کہ بہت نیک
طینت اور نہایت معقول آدمی آثار عمل مقناطیسی کو بہت تحقیر کے ساتھ نامعتبر کہتے ہین
اور سمجھتے ہین کہ جو لوگ اُنپر اعتبار کرتے ہین سادہ لوح ہین اور عجائبات اور روایات کے
یقین کر لینے کا اشتیاق رکھتے ہین حالانکہ جنکا یہ قول ہی وہ خود تو غور کرین کہ اس بات کے
یقین کرنے کے واسطے کس غایت درجہ کا ضعف تیقن درکار ہی کہ جملہ معمولان عمل مقناطیسی
ہمیشہ مکاری ہی کرتے رہے ہین اور مزید بران یہ کہ ایسے آدمیون کو جو تحقیقات علمی مین
نہایت محتاط ہین اور نہایت ذکی الطبع اور تیز فہم ہین اس طور پر دھوکہ دیتے رہے ہین

کہ اُنکا فریب ہمیشہ چلتا رہا ہو اور کبھی اُنکے فریب کی گرفت نہین ہوئی اِس مقام پر یہ بات
لکھنی مناسب ہو کہ عمل مقناطیس حیوانی کے جملہ آثار بلا استثناے کسی اثر کے لوگون پر
خود بخود بلا ذریعہ کسی مصنوعی ترکیب کے پیدا ہو جاتے ہین چنانچہ بعض امراض مین بعض اعصاب کا
خود بخود اکڑ جانا اکثر دیکھا جاتا ہو یہی بات جو اُسمین خلاف معمول تیزی پیدا ہو جانے کی نسبت
کہی جاسکتی ہو بعض اوقات خود بخود آدمی کی یہ حالت ہو جاتی ہو کہ ایک خاص عرصہ تک
اُسکو بالکل بیہوشی رہتی ہو کوئی آواز سُنی نہین جاتی روشنی کا کچھ اثر آنکھ پر نہین ہوتا
ناک سے کچھ سونگھا نہین جاتا یعنی قوت شامہ نابود ہو جاتی ہو ذائقہ نہین رہتا بلکہ تکلیف کا
اثر بھی نہین ہوتا و قوت منقسم کی حالت خود بخود ہو جاتی ہو حالت خواب بیداری
خود بخود واقع ہو جاتی ہو اور نیز جو عجائب آثار خواب بیداری مین نمایان ہوتے ہین
وہ ظاہر ہو جاتے ہین مثلاً اندھیرے مین بند آنکھون کے ساتھ چلنا اور محفوظ چلنا
تاریکی مین بند آنکھون کے ساتھ لکھنا اور اچھا لکھنا ایسے اشیاء کو جو حالت بیداری
مین نہین مل سکتے ہین پالینا اور دیکھ لینا اور یاد رکھنا اور علی ہذا القیاس اور اِن
سب سے زیادہ یہ کہ اثر غائب بینی بھی جس پر شکی آدمی ٹھوکر کھاتے ہین یعنی اس
اثر کو دیکھکر بے اعتقادی اُنکے جی مین آجاتی ہو اور اُنکی عقل کو حیرانی ہوتی ہو خود بخود پیدا
ہو جاتا ہو آیندہ مین بہت مثالین لکھونگا جنسے ثابت ہوگا کہ حالت غائب بینی بھی ضرور
خود بخود پیدا ہو جایا کرتی ہو اور حالت مسکوت اور مسکوت اعلے کا خود بخود پیدا ہو جانا
تو بہت مشہور ہو اور عمل مقناطیس حیوانی مین یہ حالت سب سے اعلے ہو غور کرنے کی
بات ہو کہ جب یہ حالتین خود بخود واقع ہو جاتی ہین تو اس باب مین شک کرنا کہ کیسے
یہ آثار ساختہ پیدا ہو سکتے ہین معقولیت سے بعید ہو اور جب معتبر اور ایسے آدمی جنھین ہم
جانتے تھے نہین ہین اِن آثار کے واقع ہونے کی شہادت دین تو اُنکو یا اُنکے معمولون کو
مکاری کا متہم کرنا انصاف سے باہر ہو بلکہ کیا یہ بات قرین عقل نہین ہو کہ خود بخود پیدا

ہو جانے سے آثار مذکور کو ترکیب سے پیدا کرنے کی امید ہو سکتی ہی غرضکہ مین یہ نتیجہ نکالتا ہون کہ مکاری کے اعتراض کو چھوڑنا پڑیگا اور بالفرض اگر یہ اعتراض قائم بھی رہے تو چند ہی لوگون کی نسبت عائد ہو سکتا ہی اور ایسے تجربات کی نسبت جو خلوت مین اور احتیاط سے کیے جاتے ہین ہرگز عائد نہین ہو سکتا ہی

پانچوان اعتراض یہ کیا جاتا ہی کہ جب ان آثار کو جلسۂ عام مین پیدا کرنے کا ارادہ کیا جاتا ہی تو اکثر خطا ہوتی ہی جو لوگ خطا ہوتے دیکھتے ہین فوراً غور کرکے یہ نتیجہ نکال لیتے ہین کہ یہ سب عمل بالکل بے بنیاد ہی اور جو شخص خطا کرتا ہی اُسکو اکثر دغابازی اور مکاری کا متہم کرتے ہین حقیقت یہ ہی کہ جو شخص کامل بھروسے سے نہایت لطیف اور نازک آثار کو جلسہ عام مین پیدا کرنے کا دعوے کرتا ہی ایک ایسے امر کا ارتکاب کرتا ہی جسکا اختیار کرنا اُسے مناسب نہین ہی اور جن مشاہدین کو نا امیدی حاصل ہوتی ہی اُنکی خفگی ایسے شخص پر واجب ہی خصوصاً درحالیکہ عامل روپیے کی لالچ سے آثار مذکور کو دکھانے کا دعوے کرے بعض اشخاص بیوقوفی سے ایسا دعوے کر لیتے ہین لیکن یقیناً ایسے شخص کے خطا کر جانے سے یہ نتیجہ نکال لینا کہ جب یہ آثار فی الحقیقت واقع ہو جاتے ہین تو فریب سے واقع ہوتے ہین معقولیت سے بعید ہی کیونکہ اگر عامل حقیقت مین مکار ہی ہو تو اپنی مکاری سے اُسکے سنبھالنے کے واسطے بھی جس امر کا اُسنے وعدہ کیا تھا اُسکو پیدا کرنے مین خطا نکریگا گو بعد وقوع آثار مذکور یہ امتحان اُنکے راست یا جھوٹا ہونے کے واسطے کیا جاوے اُسکا نتیجہ اُسکے حق مین مفید نہو سچ تو یہ ہی کہ اکثر خطا ہونے سے ایک طرح کا ثبوت اس بات کا ہی کہ جو آثار حقیقت مین سچ واقع ہوتے ہین در اصل سچ ہین۔

یہ بات بھی بالکل معقولیت سے بعید ہی کہ جب آثار کے واقع ہونے مین خطا ہو تو یہ نتیجہ

نکالا جاوے کہ جن باتون کا واقع ہونا لکھا ہی وہ جھوٹ ہین ایک ترکیب بہت آسان
ایسی ہی کہ اگر سیسے کو یہانتک پگھلایا جاوے کہ بہت سرخ ہو جاوے تو اُسمین اسطرح
انگلی ڈبوئی جاسکتی ہی کہ جلتی نہین ہی اگر کوئی شخص یہ عمل بلا نقصان اُٹھانے کے
نکر سکے تو اس سے یہ بات نہین ثابت ہوسکتی ہی کہ کوئی بھی اس عمل کو بلا تکلیف
نہین کر سکتا ہی بلکہ اگر ہزار مرتبہ یہ عمل کیا جاوے اور پورا نہو تو یہی نتیجہ نکل سکتا ہی
کہ جو شخص عمل کرتے ہین اُنکو اس عمل کی ترکیب بخوبی معلوم نہین ہی اور جو شرائط
اس عمل کے پورے ہونے کے واسطے ہین اُنکو یا وہ لوگ جانتے نہین یا اُنسے
وہ شرائط پورے نہین ہوئے ہین اور اگر ایک مرتبہ ایسا عمل اچھی طرح ہو جاوے
تو سیکڑون بار کی خطا پر غالب ہی یہی بات عمل مقناطیس حیوانی مین ہی یہ عمل بذاتہ
ایسا ہی کہ بواعث خطا عمل بہت ہین اور ایسے ہین کہ اُنمین سے اکثر اچھی طرح
سمجھے نہین جاتے حقیقت مین یہ بواعث اتنے کثیر ہین کہ جو شخص احتیاط سے
اُن آثار کو مشاہدہ کرتا ہی وہ ایسی بیوقوفی نہین کرتا ہی کہ ہمیشہ کامیابی کا
تحقیق دعوے یا وعدہ کرے خصوصاً آثار اعلے کی نسبت تو ضرور
اس طرح کا وعدہ نہین کر سکتا ہی لیکن مین اس امر کا حال مفصل اور
خط مین لکھونگا۔

دوسرا خط

اس خط کے آغاز ہی میں یہ لکھنا چاہتا ہون کہ عمل مقناطیسی کی خطا کے بواعث کیا ہین خصوصًا اُس حالت مین کہ جب عمل مذکور جلسۂ عام مین کیا جاتا ہی اور مین ثابت کرونگا کہ اگر ایسی خطا سے کچھ بھی ثابت ہوتا ہی تو یہی ثابت ہوتا ہی کہ عمل مذکور در اصل سچّا اور صحیح ہی —

اول یہ بات ملحوظ رہنی چاہیے کہ معمول کی طبیعت ہر وقت ایکسی نہین رہتی ہی بس جو کچھ اثر آج معمول پر آسانی سے ہو سکتا ہی شاید کل اُسکا ہونا محال اور محال نہین تو نہایت مشکل معلوم ہو انسان کے عروق کے نظام کا ہر وقت حالت متغیر مین ہونا ایسی بدیہی بات ہی کہ اِس امر کی نسبت طول کلام ضرور نہین ہی کسی شاعر سے تو دریافت کیجیے کہ کیا الفاظ کا پرُونا اور قافیہ بندی کرنی اُسکو ہر وقت آسان ہی معلوم ہوتی ہی کسی اچھے فصیح مقرر سے پوچھیے کہ کیا اُسکی لسّانی ہمیشہ ایک ہی درجۂ عالی پر ہوتی ہی بعض اوقات ایسے ہوتے ہین کہ اُسکی تقریر ایسی پوچ اور ضعیف ہوتی ہی کہ اُسکے نام مین فرق آجاتا ہی آپ اپنے دل سے پوچھیے کہ کیا کسی کام کرنے کے واسطے طبیعت ہر وقت ایک طور پر حاضر رہتی ہی ہر آدمی کی طبیعت مین اختلاف ہوتا رہتا ہی کبھی چاق اور کبھی افسردہ ہوتی ہی یہی حال ہر ایک گھر مین ہوتا ہی کہ ایک شخص کا مزاج کسی وقت کیسا ہی ہوتا ہی اور کسی وقت کیسا ہی اگر یہ باتین صحیح نہین تو کیا سبب ہی کہ یکسوئی طبیعت ایسی شاذ اور قابل تعریف خصلت شمار کی جاتی ہی جن قوتون کا ہمارے بدن کے عروق پر اور نفس پر اثر ہوتا ہی اُنکا شمار کثیر ہی اور ہمکو اُن قوتون کی موجودگی سے اتنی ناواقفیت ہی

کہ ہم اُنکی تاثیر کو روک نہین سکتے ہین جو بات ہم سب لوگون کی نسبت راست آتی ہی وہی معمولان عمل مقناطیسی پر بھی صادق آتی ہی ممکن ہی کہ آج معمول کی طبیعت شگفتہ ہو اور معمول کی طبیعت عمل کے ہونے پر راضی ہو کل اُسکی طبیعت شاید پژمردہ ہو اور عمل کے ہونے پر معمول راضی نہو ایک وقت اُسپر کوئی اثر نمایان ہوتا ہی دوسرے وقت ممکن ہی کہ وہ اثر نمایان نہو بلکہ کوئی مختلف اثر نمایان ہو جس آدمی کو اس عمل کا تجربہ ہی وہ یہ باتین خوب جانتا ہی لیکن عاملان اس بھروسے پر کہ اکثر اُسکا عمل چل گیا ہی غلطی سے کسی خاص موقع پر کسی ایسے خاص اثر کے پیدا کرنے کا دعوے کرتا ہی جو شاید پہلے کبھی ایک ہی مرتبہ اُسنے پیدا کیا ہو اور وہ بھی شاید خلوت مین واقع ہوا ہو اسطرح اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جو آزمایش اکثر خلوت مین پوری اُتری ہو وہ جلسہ عام مین خطا کر جاتی ہی عامل نے پہلے جب معمول پر عمل کیا تھا تو ایسے وقت کیا تھا کہ جب کوئی تیسرا شخص موجود نہین تھا اور بیوقوفی سے اس بات کا دعوے کرتا ہی کہ جو آثار پہلے پیدا ہوئے تھے وہی جلسۂ عام مین پیدا کردونگا حالانکہ اُسکو سمجھنا چاہیے کہ جلسہ عام مین معمول کے گرد بہت لوگ شوق سے جمع ہوتے ہین اور اگر عمل مقناطیسی در اصل کچھ شئے ہی تو جاننا چاہیے کہ انبوہ کا جو معمول کے گرد ہوتا ہی اُسکے اوپر ایک قوی اثر ہوتا ہی جو وہ نادانستہ اُسپر رکھتے ہین اور واضح رہے کہ یہ بات عمل مقناطیسی مین تحقیق ہی کہ عمل مناقض یعنی عامل کے علاوہ اور لوگونکے جوہر مقناطیسی کا اثر معمول کی طبیعت مین بہت خلل پیدا کرتا ہی یہ مناقض اثر ایسا ہوا کرتا ہی کہ معمول کو جو قدرت اعلی آثار عمل مقناطیسی کے نمایان کرنے کی حاصل ہوتی ہی وہ بعض اوقات بالکل مفقود ہو جاتی ہی اور اکثر یہ مناقض اثر ایسا قوی ہوتا ہی کہ معمول کو نہایت تکلیف ہوتی ہی بلکہ بیماری پیدا ہو جاتی ہی غرض کہ میری راے مین درحالیکہ بہت لوگ معمول کے گرد جمع ہون سواے خطا کے اور کسی بات کی امید رکھنی بیوقوفی ہی

اور اگر بعض اوقات خطا نہو تو اس سے فقط یہ ثابت ہی کہ بعض معمولون پر اس مناسب عمل کا اثر کم ہوتا ہی یا نہین ہوتا ہی علاوہ اسکے یہ بات بھی قابل لحاظ ہی کہ مشاہدین کی طبیعت کا خصوصاً انکی طبیعت کا جو معمول کے قریب تر ہوتے ہین کیا ڈھنگ ہی مشاہدین کی توجہ بالکل معمول پر جمی ہوتی ہی اور اگر یہ بات درست ہو کہ ایک آدمی کا دوسرے آدمی پر اثر ہوتا ہی تو ضرور مشاہدین کا اثر معمول پر ہوگا پس جیسا کہ اکثر جلسۂ عام مین ہوا کرتا ہی اگر بعض مشاہدین کی طبیعت مین یہ بات خوب جمی ہوئی ہو کہ معمول مکار ہی تو اس بات کے ذہن نشین ہونیکے سبب سے معمول پر ضرور ناقص اثر ہوتا ہی خصوصاً درحالیکہ معمول کی طبیعت فرازیادہ اثر پذیر ہو یہ بات کہ مشاہدین کی طبیعت مین یہ خیال یا بوجہ یا بلا وجہ معقول ہو ایک سخن علیحدہ ہی کہ اسپر مشاہدین کی طبیعت کی تاثیر کا ہونا یا نہونا موقوف نہین ہی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ اگر ایک شخص ایسا موجود ہو تو معمول کی حالت روشن زائل ہو جاتی ہی بلکہ یہ امر یون بھی واقع ہو جاتا ہی کہ کوئی ایسا شخص موجود ہو جسکی قوت مقناطیسی کا اثر معمول پر عامل کی قوت سے زیادہ ہو گو اسکی طبیعت مین اسطرح کا خیال بھی نہو اسواسطے کہ عامل کا اثر اس غیر شخص کے قوی تر اثر سے مفقود ہو جاتا ہی جن لوگون نے علم مقناطیس حیوانی کے باب مین کتابین لکھی ہین انھون نے یہ سب باتین لکھی ہین پس ہر عقیل عامل کو چاہیے کہ سوائے ان آثار کے جو بر سر موقع قدرتی پیدا ہون دیگر آثار کے پیدا کرنے کا دعوے نکرے ایک عامل نے لکھا ہی کہ ایک مرتبہ ایک شخص جلسۂ عام مین ایک معمول کو دیکھنے گیا جسکو حالت عمل مین قوت غائب بینی حاصل ہو جاتی تھی لیکن جب دیکھنے کو گیا تو اپنے دل مین خوب یہ بات یقین کر کے گیا کہ معمول محض مکار ہی الا اس شخص نے اپنے اس یقین کا حال کسی شخص سے حاضرین مین سے بیان نہین کیا جب اس شخص کو معمول کے ساتھ ربط دلایا گیا تو معمول نے کہا کہ تمھارے دل مین یہ یقین ہی کہ مین مکار ہون اور تا وقتیکہ یہ یقین تمکو رہیگا اسکے اثر ناقص کے سبب سے [illegible] غائب بینی

ہرگز کام نہ ہوگی اُس وقت اُس شکی آدمی کو حیرانی ہوئی کہ معمول نے میرے جی کی بات دریافت کر لی اور اُسے یقین ہوا کہ مکاری سے یہ نتائج عمل کے پیدا نہین ہوسکتے ہین اُس وقت وہ اُس مکان مین سے چلا گیا اور جب واپس آیا پہلے خیال کو رفع کر کے آیا اور نہ فقط جملہ آثار عمل ملاحظہ کیے بلکہ اُسکو اُنکی حقیقت مین واقع ہونے کا یقین ہوا بلکہ اُس روز سے اُسنے خود اِس عمل کی مشق شروع کی اور کچھ عرصے کے بعد بہت مشہور عامل بن گیا۔

مجھے دریافت ہوا ہو کہ ایک عورت پر جسکی طبیعت عمل مقناطیسی کی بہت اثر پذیر تھی ایک خاص شخص کی حاضری مین عامل کے عمل کا اثر نہین ہوتا تھا اور ایک اور عورت کو بھی مین جانتا ہون کہ ہمیشہ جب فقط وہ خود اور ایک عامل ہو تو اُسپر عمل کا اثر آسانی سے اور خوش آیند ہوتا ہو اگر سوائے عامل کے کوئی دوسرا شخص موجود ہو تو اُسکو نہایت تکلیف ہوتی ہو۔

جب ایک آدمی کا یہ اثر ہوتا ہو تو ظاہر ہو کہ جن معمولون کی طبیعت نہایت نازک ہو اُنپر ایک گروہ آدمیون کا بہت قوی اثر ہوگا خصوصاً درحالیکہ ناظرین کی طبیعت کا جماؤ معمول کی طرف ہو اور ظاہر ہو کہ منجملہ ناظرین کے بہت سے نہایت قریب معمول کے ہوتے ہین اور اکثر اُنمین سے نہ فقط اپنے جی مین یقین رکھتے ہین کہ معمول مکار ہو بلکہ زبان سے اُسکو مکار کہتے ہین غرضکہ اگر عمل مقناطیس حیوانی فی الحقیقت سچ ہو تو ایسی حالت مین معمول کی طبیعت مین ضرور خلل پیدا ہونا چاہیے اور ہوتا ہو اور جلسہ عام مین ایسے بواعث سے اکثر خطا ہو جانی ایک مضبوط دلیل اِس بات کی ہو کہ معمول کو حالت عمل مین غیر اشخاص کے خیالات کے ساتھ شرکت ہو جاتی ہو اور وہ خیالات آپسے دریافت ہو جاتے ہین۔

سوائے اِس باعث کے اور بھی خطا کے بواعث ہین مثلاً ایک باعث یہ ہو

کہ عموماً لوگون کو یہ یقین غلط ہی کہ جب عمل کیا جاتا ہی تو مختلف مدارج ہر درجہ مین ہمیشہ ایک ہی
سے آثار نمایان ہوتے ہین یعنی اگر ہمنے ایک معمول پر مختلف مدارج عمل مین مثلاً حالت
خواب بیداری کے مختلف مدارج مین بڑے بڑے آثار جو ایسی حالت مین پیدا ہوتے ہین
واقع ہوتے دیکھے ہین تو خیال ہوتا ہی کہ دیگر معمولان پر بھی ضرور ہی آثار اُسی ترتیب کے
ساتھ واقع ہونگے یہ غلط فہمی عام ہی اور نتیجہ اِس غلط فہمی کا یہ ہی کہ بہت آدمی جنھون نے
مثلاً غائب بینی کی قوت کا ظہور کسی خاص معمول مین کسی خاص صورت مین دیکھا ہی
یا سُنا ہی یہ بات نہین سمجھ سکتے ہین کہ وہ صورت ظہور اثر کسی دوسرے معمول مین
نہ پائی جاوے لوگ کہتے ہین اور غل مچا کر کہتے ہین کہ جو ہمنے پہلے دیکھا ہی وہ دکھادو
عامل بیوقوفی سے اُسکے دکھانے مین کوشش کرتا ہی لیکن معمول شاید ایسا ہی کہ پہلے
معمولون کی نسبت اُسپر آثار کم نمایان ہوتے ہین یا شاید معمول کسی اور درجہ حالت عمل مین
ہوتا ہی پس ناظرین نے اور عامل نے نادانی سے جو امید مشاہدہ آثار کی کر رکھی تھی وہ
پوری نہین ہوتی حقیقت مین تو یہ بات کچھ بھی نہین جیسا مینے ابھی سمجھایا اِسکے
باعث معقول ہین لیکن اِس بات کو گرفت کر لیتے ہین اور کہتے ہین کہ دیکھو اِسوقت
آثار عمل کیون نہ نمایان ہوئے صاحب حقیقت مین کچھ اثر پیدا ہوتا ہی نہین ہی اور کوئی
عامل بظاہر کوئی آثار دکھا دیتا ہی تو دھوکہ دہی کرتا ہی یہ قول لغو ہی حقیقت مین فقط اتنی ہی
بات ثابت ہوتی ہی کہ ناظرین کو جو یہ امید تھی کہ ہر معمول مین ایک ہی سے آثار دیکھینگے وہ اُنکی غلط فہمی
تھی اور عامل نے جو ناظرین کی امید پوری کرنی چاہی تھی وہ اُسکی غلطی تھی چاہیے یہ کہ ہر عمل کے
وقت اُسی عمل کے آثار کو بجاے خود بلا نسبت آثار دیگر اعمال کے دیکھے کیونکہ اگرچہ بعض قواعد
عام ہر عمل کے آثار مین ایک ہین لیکن جزئیات مین مختلف مرتبہ اور مختلف قسم کا اختلاف واقع
ہوتا ہی مختلف معمولون پر جب عمل کیا جاتا ہی تو مختلف آثار نمایان ہوتے ہین مثلاً کسی پر حالت خواب بیداری
کسی قسم کی واقع ہوتی ہی اور کسی پر کسی قسم کی بلکہ ایک ہی خاص حالت کے آثار مین بہت اختلاف ہوتا ہی مثلاً

بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ جب حالت روشن یعنی غائب بینی کی حالت انپر ہوتی ہی اُس حالت مین سواے عامل کی آواز کے اور کسی کی آواز وہ نہین سنتے ہین بعض ایسے ہوتے ہین کہ ہر آواز سنتے ہین بلکہ قوت شنوائی اُنکی اکثر تیز ہو جاتی ہی بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ فقط عامل ہی کی بات کا یا اُس شخص کی بات کا جسکو عامل اُسکے ساتھہ ربط دلا وے جواب دیتے ہین بعض ایسے ہوتے ہین کہ ہر کسی کی بات کا جواب دیتے ہین بعض معمول کو اپنی ذات کا ہوش رہتا ہی بعض کو نہین رہتا ہی بعض معمولون کے واسطے یہ بات ضرور ہی کہ جس چیز کو وہ غائب بینی کی قوت کے ذریعے سے دیکھین وہ اُنکے جسم سے ملحق ہو بعض کے واسطے یہ بات ضرور نہین ہی بعض معمول اپنے جسم کے اندر کا حال اگر ازراہ ہو تو دیکھہ لیتے ہین اور اورونکے جسم کا بھی حال دیکھہ لیتے ہین بعض کو کچھہ ایسا حال نظر نہین آتا ہی بعض کی نگاہ باطنی فاصلہ تک کام کرتی ہی بعض کی نہین کرتی بعض کو یہ قدرت ہوتی ہی کہ بند خط اور صندوق کے اندر بند کیے ہوے خط پڑھ لیتے ہین بعض کو یہ قدرت تو نہین ہوتی ہی لیکن یہ قدرت ہوتی ہی کہ ہمارے جی کی باتین دریافت کر لیتے ہین اور جی کی بات دریافت کر لینا ایک ایسا کام ہی کہ امکاناً اُن معمولون سے نہو سکے جو بند خط پڑھہ لیتے ہین ایک ہی اثر کے ظہور مین اتنے اختلاف مختصر بیان کیے گئے آیندہ اور بہت دلائل اِس باب مین لکھے جاوینگے لیکن یہ بیان عام اِس بات کے ثبوت کے واسطے کافی ہی کہ جملہ معمولون مین ایک ہی سے نتائج عمل کے ظاہر ہونے کی امید رکھنی امر لغو ہی اور جب بیوقوفی سے ایسی امیدین کر لی جاتی ہین کہ عقلاً اُنکا باندھنا جائز نہین اور وہ امیدین پوری نہین ہوتی ہین تو اِس سبب سے معمولون کی نسبت اتہام مکاری کرنا بیوقوفی ہی چاہیے یہ سمجھنا کہ ایسی امیدون کے پورا نہونے کے سبب سے یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ جن حقائق کی ہم تحقیقات کرنی چاہتے ہین اُنسے ہمکو ناواقفیت ہی علاوہ اِسکے ایک اور باعث بھی خطا کا ہی اور وہ یہ ہی کہ ناظرین اور عامل اِس بات سے ناواقف ہوتے ہین کہ تحقیقات اور تجربہ

عمل کے واسطے کیا قواعد درست ہین اور تحقیقات کی کہانتک حد ہو مثلاً فرض کیجیے کہ ایک
عامل ایک معمول پر عمل کرتا ہو اور جو بعض بعض آثار معمولی غائب بینی کی قوت کے ہین وہ نمایان
ہوتے ہین ناظرین کہتے ہین کہ ہم معمول کی قوت غائب بینی کا امتحان کرنا چاہتے ہین اور
اکثر اپنے ذہن مین یہ امید کرتے ہین کہ حقیقت مین غائب بین اس امتحان مین پورا نہین
اُتریگا مثلاً فرض کیجیے کہ ایک معمول مین قوت غائب بینی اس قسم کی پائی جاتی ہو کہ جو کچھ
اُسکی پشت کے پیچھے ہو رہا ہو اُسکو بند آنکھون سے جان جاتا ہو یا کوئی تحریر کیسی صندوق مین
بند ہو اُسکو ایسی حالت مین پڑھ لیتا ہو جو ناظرین شکی ہوتے ہین وہ بقول خود اسکی قوت کا
امتحان کرنیکے واسطے یہ اصرار کرتے ہین کہ معمول کی آنکھین فقط بند ہی نہون بلکہ اُنپر
پٹی باندھنی چاہیے اور نہ فقط ایک پٹی باندھنی چاہیے بلکہ پٹی بھی دوہری تہری باندھنی چاہیے
اور رخسارے کی ہڈی اور پٹی کے بیچ مین روئی کے ٹکڑے رکھکر پٹی باندھتے ہین بلکہ روئی کے
نیچے شاید کوئی سخت چیز آنکھون کے اوپر رکھ دیتے ہین اب آپ غور کیجیے کہ یہ سب بندوبست
اس یقین سے کیا جاتا ہو کہ معمول اس بات کا بہانہ کرتا ہو کہ آنکھین بند ہین لیکن حقیقت مین
دھوکہ سے وہ اپنی آنکھون کو کھولکر کام مین لاتا ہو یہ بھی آپ غور فرماوین کہ شاید بیشتر
کبھی معمول پر اس صورت سے تجربہ عمل نہین کیا گیا ہو اور قطع نظر اس سے یہ بھی غور کیجیے
کہ معمول کے گرد بہت آدمی کھڑے ہوتے ہین جنکو کم و بیش سب کو یہی یقین ہو کہ معمول
مکار ہو اور جو اُسپر مکاری ثابت کرنے کو مستعد ہین اگر حقیقت مین عمل مقناطیسی سچ ہو
تو ایسی باتون سے معمول کی طبیعت مین بہت حرج ہوتا ہو خصوصاً درحالیکہ اُسکی طبیعت
نازک اور بہت اثر پذیر ہو لیکن عامل خواہ بیوقوفی خواہ نادانی سے اس بھروسے پر کہ اُسکو
عمل کے راست ہونیکا اعتقاد ہو ناظرین جو سبیل معمول کی قوت کا امتحان کرنیکے
واسطے بتاتے ہین اُسکو قبول کر لیتا ہو لیکن آزمایش کیجاتی ہو تو بالکل خطا ہوتی ہو چنانچہ
ہر شخص جو اس عمل کے جزئیات سے بخوبی واقف ہو پہلے ہی جان سکتا ہو کہ ایسی حالت مین

معمول ایسی اچھی طرح پڑھ یا دیکھ نہین سکتا جیسے پہلے پڑھ یا دیکھ سکتا تھا لیکن جہانتک
مجھے آگاہی ہی مین خوب جانتا ہون کہ کسی عامل نے جو اس عمل کے جزئیات سے خوب واقف ہی
کبھی یہ دعوی نہین کیا ہی کہ ایسے حالات مین عمل بخوبی ہوجاتا ہی بالعکس اسکے یہ بات
عیان ہی کہ ایسے نامعقول بندوبست سے جو تکلیف معمول کو ہوتی ہی اور اسکی طبیعت پر
جو اثر لوگون کی بے اعتقادی کا ہوتا ہی وہ نہایت مضر ہی علاوہ اسکے غور کیجیے کہ عامل کو
اس بات کی امید کرنے کا کیا استحقاق ہی کہ معمول ایک سخت جسم اور تین رومال اور
روئی کے ٹکڑے کے آرپار دیکھ سکیگا حالانکہ کبھی اسنے اسطور سے پہلے تجربہ نہین کیا ہی
اور شکی آدمیون کو کیا استحقاق اس بات کا ہی کہ جو شرائط وہ مقرر کرین اور عمل ان
شرائط کے بموجب پورا ہو یعنی قدرت انکی شرائط کی پابند رہے تب ہی انکو ظہور آثار کی
راستی مین یقین ہو ورنہ نہو ظاہر ہی کہ دونون عامل اور ناظرین خیال مین غلطی
کرتے ہین عامل تو اس سبب سے کہ اسے معلوم ہی کہ اسکے معمول بند آنکھون کے
ساتھ حقیقت مین اشیاء کو دیکھ لیتے ہین سمجھ لیتا ہی کہ پٹیان آنکھون پر باندھنے
سے اسکی قوت بینائی مین کچھ حرج نہوگا اور ناظرین اس بات کو فراموش کرتے
رہتے ہین کہ ہرچند شرائط عمل کو بدل دینا ممکن ہی لیکن تاوقتیکہ اس عمل کے قواعد
کلی سے واقفیت حاصل نہو شرائط کا اس طور پر بدل دینا آسان ہی کہ عمل کے پورا ہونے
مین حرج ہوجاوے دونون فریق غلطی مین ہین چاہیے کہ جیسا قدرتی ظہور آثار ہوتا ہی
اسکو بخوبی دیکھین اور بعد ازان اسمین شرائط لگاوین اور دیکھین کہ کون سی شرائط
عارضی اور کونسی حقیقی ہین لیکن اگر بعض شرائط کے بموجب بعض آثار پیدا نہون تو کسی
شخص کو اس بات کے کہنے کا استحقاق نہین ہی کہ کسی اور شرائط کے بموجب بھی جو موافق
ہون وہ آثار پیدا نہوسکینگے یہ بات قیاس کرنے سے کہ تاوقتیکہ آنکھون پر پٹی نہ باندھی جاوے
یہ بات قطعی نہین معلوم ہوسکتی ہی کہ معمول اپنی آنکھون کو کام مین لاتا ہی کہ نہین ایک ایسی بات ہی

کہ جس سے اس شرط کے پیش کرنے والے کی نادانی اور کمی عقل ثابت ہوتی ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ اُسکو تحقیقات علمی اور تجربۂ عمل مین کچھ لیاقت حاصل نہین ہی ظاہر ہی کہ یہ بات نہایت آسان ہی کہ جس شی کے معمول کو نظر آنے کا امتحان کیا جاوے وہ ایسی جگہہ رکھدی جاوے کہ معمول کی آنکھہ کا پہونچنا وہان نا ممکن ہو اور اس سبیل سے معمول کو وہ تکلیف اور دقت نہوگی جو تجربات عمل منقناطیس حیوانی مین ہرگز معمول کو ہونی نہین چاہیے۔

غرضکہ اگر ایسے حالات مین عمل خطا کرے تو اس خطا ہونے سے کچھ بھی ثابت نہین ہوتا ہی بلکہ حیرت اور استعجاب کی بات تو یہ ہی کہ اکثر باوجود ایسے ناقص بندوبستون کے بھی بعض معمولون کی قوت غائب بینی مین کچھ فرق نہین آتا ہی لیکن جہان قوت مین فرق نہ آوے تو یہی ثابت ہوتا ہی کہ بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ اُنپر بعض ایسی چیزون کا اثر مضر نہین ہوتا ہی کہ جو بعض اورون پر ناقص اثر رکھتی ہی۔

بعض اوقات یہ اعتراض کیا جاتا ہی کہ درحالیکہ عمل منقناطیس حیوانی کی خطا ہو جانے کیواسطے اتنے بواعث ہین تو اس عمل کا پورا اُترنا ناممکن ہی جواب اسکا یہ ہی کہ فی الحقیقت جلسۂ عام مین اگر یہ عمل کیا جاوے تو یہ اعتراض اس حال مین اکثر راست آتا ہی اور جو کچھہ مین نے اوپر بیان کیا ہی وہ ایسے ہی عمل کی نسبت لکھا گیا ہی جو جلسہ عام مین کیا جاوے لیکن خلوت مین اگر یہ عمل کیا جاوے تو جو بڑے بڑے اور موثر بواعث خطا کے ہین اُنسے ہمکو مخلصی حاصل ہوتی ہی۔ الّا خلوت مین بھی بعض بواعث خطا کے ہوتے ہین کہ اُنمین سے چند اتفاقی ہین جن پر ہمارا اختیار نہین مگر ظاہر ہی کہ خطا ہو جانا کچھہ اُسی عمل کی تحقیقات کیواسطے نہین ہی ایسی تحقیقات علمی کوئی نہین جسمین خطا نہین ہوتی ہی خصوصاً درحالیکہ ایسی تحقیقات ہو جو عروق جسم انسان سے متعلق ہو سب سے بہتر ثبوت خلوت مین عمل کے پورا اُترنے کا یہ ہی کہ جب

ایسے آدمی بھی جنکو علمی تحقیقات کی شوق نہین ہو دل جماکر اور امر راست کے دریافت کرنے کی نیت سے خلوت مین ذرا موافق حالت مین عمل کرتے ہین تو عمل پورا اترتا ہو جتنا تجربہ مجھے ہوا ہو اُس سے مین یہ نتیجہ نکالتا ہون کہ کوئی آدمی جو صبر اور استقلال کے ساتھ مقناطیس حیوانی کے عمل کو برتیگا ضرور اور یقیناً خواہ جلد خواہ دیر مین بڑے بڑے حقائق عمل مذکور کے باب مین شہادت حاصل کرلیگا اکثر لوگون کو جو یہ خیال ہو کہ عمل مقناطیس حیوانی کو یا قدرتی علم کی کسی اور فرع کو تجربات سر بازار سے جانچنا چاہیے سو لغو ہو کیونکہ آثار عمل مذکور دراصل ایسے ہین کہ اس طرح کا امتحان اُنکی ذات سے ناموافق ہو۔

ایک اور قسم کی خطا اس طرح پر بیان کیجاتی ہو کہ کوئی شکی آدمی کسی معمول پر عمل کا امتحان کرتا ہو اور بعد امتحان کے اپنا یقین اس طور پر عیان کرتا ہو کہ معمول مکار ہو کبھی ایسا ہوتا ہو کہ جو کچھ امتحان وہ کرتا ہو اُسکا حال مفصل اور مشرح مشتہر کرتا ہو لیکن جب اُسکے بیان کو ہم جانچتے ہین تو معلوم ہوتا ہو کہ جس امر کا وہ امتحان کرتا ہو وہ اُس امر ہی سے ناواقف ہو اور جو خاص قدرت اُس معمول مین بتائی گئی ہو جسکا وہ امتحان کرتا ہو وہ ہی اُسے معلوم نہین بلکہ جو آسان سے آسان قواعد تجربات کرنے کے واسطے معین ہین اُنسے ہی وہ ناواقف ہو بعض شرائط ایسے ہین کہ بعض نتائج پیدا ہونے کے واسطے اُنکی پابندی نہایت ضرور ہو لیکن وہ اپنی خود رائی سے اُنکی پابندی نہین کرتا ہو تو معمول کے ساتھ ایسے لوگون کو ملحق ہونے دیتا ہو کہ جنکے الحاق سے اُسکی قوت بالکل مفقود ہوجاتی ہو حالانکہ اگر وہ عمل کے شرائط ملحوظ رکھتا تو ایسا الحاق نہین ہونے دیتا ایک چیز کے بجلے وہ دوسری چیز کو کام مین لاتا ہو اور امید یہ رکھتا ہو کہ جو نتیجہ پہلے حاصل ہوا تھا وہی ایسی حالت مین بھی حاصل ہو حالانکہ اس امید کے رکھنے کا اُسے منصب نہین ہو غرضکہ وہ معمول کی حالت بالکل پریشان کردیتا ہو اور اُسکی پریشانی مین یہ باقی اس طرح ہوتی ہو کہ دھوکہ دہی کا اتہام اُسے لگاتا ہو اور جب اُسکے حسب دلخواہ آثار پیدا نہین

وتے ہین تو وہ بیچارے ناخوش معمول کو مکاری کا داغ لگاتا ہی حالانکہ غور کیجیے تو وہ خود ہی مکار ہی کیونکہ اُسنے نہایت تمسخر کے قابل خود پسندی سے اُس امر کو اختیار کیا جسکے اختیار کرنے کی اُسے لیاقت نہین تھی بہت سی تمثیلین اِس قسم کی بیان کی ہوئی خطا کی علم مقناطیس حیوانی کی تحقیقات کے زمانہ ابتدائی اور آخر کے بیان مین لسنے نکالکر لکھی جاسکتی ہین لیکن ایسی تمثیلون کا لکھنا حسد اور عداوت مین داخل ہوگا اسواسطے نہ لکھنا بہتر ہی انصاف اور شعور ذاتی اِس بات کا مقتضی ہی کہ جو شخص کسی معاملہ مین اپنی رائے دینی چاہیے اُسکو اتنی واقفیت تو ضرور ہونی چاہیے کہ جن لوگون نے اُس معاملے کو بخوبی برتا ہی اُنھون نے کیا حالات لکھے ہین اور یہ واقفیت اُس حالت مین خصوصاً بہت ضرور ہی کہ جب اُس رائے سے کسی شخص کے نام مین داغ لگتا ہو گو وہ شخص کیسا ہی ادنے درجہ کا ہو۔۔

چھٹا اعتراض یہ کیا جاتا ہی کہ جو فضلا اور علما ہین اور جو لوگ علم طب مین دستگاہ کامل رکھتے ہین وہ عمل مقناطیسی کے آثار کا راست ہونا نہین مانتے ہین معترض کہتے ہین کہ یہ لوگ اتنی قابلیت رکھتے ہین کہ اِس معاملے مین اپنی رائے قطعی دیکر فیصلہ کردین پس جب یہ لوگ اِن آثار کا راست ہونا مان لینگے تو ہم بھی مان لینگے اِس اعتراض کا جواب یہ ہی کہ اُس سے فقط ہر نئی چیز کی نسبت تعصب کا ہونا پایا جاتا ہی کوئی بھی ایسی بڑی راست بات دنیا مین ہی جسکو ابتدا مین علماء وقت نے مان لیا تھا چنانچہ علم ہیئت کے باب مین جب نئی باتین ظاہر کی گئین تو اُنکو کسنے مانا تھا جب اُس بات کا اعلان ہوا کہ ایک نئی دنیا دریافت ہوئی ہی تو حالانکہ یہ بات زمین کی کروی ہیئت کا نتیجہ تھی لیکن کسی نے بھی اِس بات کو یقین نہین کیا بلکہ جب پہلے یہ بات ظاہر کی گئی تھی کہ زمین کی ہیئت کروی ہی تو اسکو بھی کسی نے نہین مانا تھا نہ کسی نے مقولہ فلوگسٹن[1] کو مانا تھا جس زمانہ مین وہ ظاہر کیا گیا تھا

(۱) مقولہ فلوگسٹن یہ قول ہی کہ دنیا مین جتنی چیزین ہین اُنکی ترکیب مین حرارت داخل ہی ۱۲

اُسوقت اور کوئی متولا اُس سے بہتر نہین تھا نہ جیولوجی[1] کے حقائق کو کسی نے مانا تھا علی ہذا القیاس
جب دخانی جہاز چلنے شروع ہوئے تو کسی کو اعتبار نہین ہوتا تھا نہ کسی کو یہ اعتبار ہوتا تھا
کہ دخانی گاڑیان لوہے کی سڑک پر چل سکینگی نہ گاس[2] کی روشنی کا کسی کو اعتبار تھا
نہ بیکن صاحب[3] کی حکمت کا نہ نیوٹن[4] صاحب کی حکمت کا غرض کہ جو سر گروہ فضلا کسی زمانے مین
ہوتے ہین وہ نئی چیز سے تنفر رکھتے ہین اسواسطے کہ اُنکی عمر زیادہ ہوتی ہو اور جو باتین سالہا سال
اُنکے ذہن مین جمی ہوئی ہین وہ نکل نہین سکتی ہین یہ بات مشہور ہو کہ ہاروی[5] صاحب نے
جب مسئلہ شریان خون نکالا اُس زمانہ مین جو طبیب چالیس برس کی عمر سے زیادہ رکھتا تھا
اُس مسئلہ کو صحیح نہین مانتا تھا حقیقت یہ ہو کہ جو لوگ ہنوز ہاروی صاحب اور نیوٹن صاحب کے
زمانے مین نوعمر تھے اُنکے واسطے یہ بات رکھی گئی تھی کہ اُن حکیمون کی دریافت کی ہوئی
باتون کو اختیار کرین اور وہ باتین ایسی تھین کہ اگر فی زمانا کوئی شخص اُنکو نہ مانے تو
اُسکو دیوانہ اور بیوقوف کہینگے علم قیافہ جیسا اُسکو گال صاحب نے جاری کیا تھا
ہنوز اُس تعصب اور مقابلہ بیہودہ کی رو سے نکل ہی رہا ہو جو ہر نئی چیز کے واسطے دنیا مین
گویا موجود ہوتا ہو جیولوجی کا یہ حال ہو کہ جو لوگ ایک زمانہ مین اس علم کے سخت دشمن
تھے یعنی پادری لوگ وہی لوگ اب اس علم کو مذہبی بحثون مین کام مین
لاتے ہین یہ نتیجہ اُن لوگون کی محنت کا ہو جو اُس زمانے مین جب جیولوجی کا

(۱) جیولوجی وہ علم ہو جس مین زمین کی سطح کے نیچے کے حال کا بیان ہو ۱۲

(۲) گاس کی روشنی وہ ہو کہ تیل یا کسی اور شی کو دخان بنا کر جلاتے ہین لندن مین یہ روشنی شہرون پر رہتی ہو اور آج کل کلکتہ مین بھی ہو ۱۲

(۳) بیکن صاحب ایک بڑے حکیم انگلستان مین ہوئے جنھون نے حکمت کی اصل یہ سکھائی تھی کہ تجربات پہلے کرنے چاہئین بعد اُسکے اُنسے نتائج نکالنے چاہییں ۱۲

(۴) نیوٹن صاحب وہ حکیم تھے جنھون نے یہ سکھایا تھا کہ دنیا مین اجرام مادی مین آپس مین کشش ہوتی ہو ۱۲

(۵) ہاروی صاحب انگلستان مین ایک طبیب تھے جنھون نے یہ بات دریافت کی تھی کہ بدن مین خون کا شریان مین بہتا ہو ۱۲

علم پہلے ظاہر ہوا تھا نو عمر تھے —

غرضکہ علماء کو جو علم مقناطیس حیوانی کی طرف عناد ہی اگر وہ عناد اُس درجہ کا ہی جتنا وہ سمجھا جاتا ہی تب بھی اُسکی نسبت یہی کہہ سکتے ہین کہ ابتداء دنیا سے سب علوم کی نسبت ایسا ہوتا آیا ہی اور جیسا علوم مندرجہ صدر کی راستی مین ایسے باعث سے کچھ خلل نہوا اسی طرح اس علم کی راستی مین یہ عناد فرق آنے کی دلیل نہین ہی لیکن حقیقت یہ ہی کہ جس مرتبہ کا لوگ اس عناد کو سمجھتے ہین اُتنے درجہ کا عناد علما کو اس علم کی نسبت نہین ہی بہت سے جلیل فاضل جو طب مین اور حکمت مین اور دیگر علوم مین نہایت اچھا دخل رکھتے ہین علم مقناطیس حیوانی کے راست و درست ہونے کا اعتقاد رکھتے ہین جو اخبار نویس کچھ عرصہ پہلے اس علم کی نسبت ضد رکھتے تھے اب اس علم کے باب مین ایسی ہی معقولیت سے بحث کرتے ہین جیسا اور معاملات مین بحث کرتے ہین بلکہ ہم یہانتک کہہ سکتے ہین کہ ہر فرقہ کے اکثر فہیم آدمی عموماً اس بات کو مانتے ہین کہ علم مقناطیس حیوانی دراصل صحیح ہی فرق یہی ہی کہ کسی کا اعتقاد کم اور کسی کا زیادہ ہی بہت آدمی اب یہ تو مانتے ہین کہ خواب مقناطیسی اور تشنج مقناطیسی اور وقوف منقسم اور بعض اور آثار بھی پیدا ہو جاتے ہین لیکن جو اعلی آثار مثل شرکت خیال و غائب بینی کے ہین اُنکا ماننا اُنکی طبیعت گوارا نہین کرتی ہی لیکن چونکہ شہادت جملہ آثار خواہ اعلی خواہ ادنی کے واسطے ایک سی ہی مجھے مضبوط بھروسا ہی کہ تھوڑے سے زمانے کے بعد اعلے آثار کو بھی لوگ ماننے لگینگے —

ایک وجہ اس بات کی کہ لوگ ادنے آثار کو مانتے ہین اور اعلے کو نہین مانتے ہین یہ ہی کہ لوگ اپنے جی مین یہ گمان کر لیتے ہین کہ ادنے آثار کی وجہ وقوع تو ہم بتا سکتے ہین لیکن اعلے آثار کے واقع ہونے کی وجہ نہین بتا سکتے ہین بات حقیقت مین یہ ہی کہ وہ لوگ اپنے جی مین کوئی قیاس ایسا کر لیتے ہین کہ اپنی من سمجھوتی اُس قیاس سے ادنے آثار کے واقع ہونے کی وجہ سمجھ لیتے ہین لیکن وہ قیاس اعلی آثار کی وجہ وقوع سمجھنے کے واسطے کافی نہین

ہوتا ہی لیکن اس باب مین مین آپ کو وہ بات یاد دلاتا ہون جو خط اول مین مین لکھہ آیا
ہون یعنی حقیقت مین کسی بات کی نسبت یہ بتانا کہ کس طرح اور کس واسطے ہوتی ہی ناممکن ہی
یہ لوگ بلا تحقیقات کے یہ بات مان لیتے ہین کہ عمل مقناطیس حیوانی کے آثار حقائق و قواعد
معروف علوم سے ناموافق ہین لیکن ہمیشہ یہ قاعدہ واجب ہی کہ کسی بات کو بھی بلا تحقیقات
نہ مان لیا جاوے اور یہ قاعدہ جیسا عمل مقناطیسی کے واسطے درست ہی ویسا ہی اور
علوم کے واسطے بھی درست ہی —

علاوہ اسکے اِس بات پر لحاظ کرنا چاہیے کہ علما علم مقناطیس حیوانی کے برخلاف اِس
سبب سے ہین کہ اُنھون نے کبھی اِس علم کی نسبت توجہ نہین کی ہی اور ان لوگون کا بھی
یہی حال ہی جیسا اُنکے پیش رفتگان کا تھا جنھون نے کوپرنی کس پر لعن طعن کی تھی اور گیلیلیو کو
قید کرا دیا تھا ایسی حالت مین ان لوگون کی راے اتنی قدر کے لائق نہین ہی جتنی اُن علوم
مین کہ جنکی نسبت اُنکو کامل توجہ رہی ہی کسی آدمی کو کیسا ہی علم اور لیاقت اُسکی ہو یہ استحقاق
نہین ہی کہ بلا تحقیقات کسی علم کی نسبت قطعی راے دے اور جو بحث بلا تجربہ اِس بات کے
ثابت کرنے کے واسطے کیجاوے کہ فلان امر ممکن ہی فوراً ایک اچھے کامل تجربہ کے
چھو جانے سے ڈھی جاتی ہی گو وہ تجربہ کوئی نادان ہی کر بیٹھا ہو الغرض یہ بات قابل
تسلیم نہین ہی کہ علما کی راے سے علم مقناطیس حیوانی کی صحت یا غیر صحت جانچی جاوے
تا وقتیکہ اُنھون نے اِس علم کی نسبت بخوبی توجہ نہ کی ہو اور جو شہادت اس علم کی اِسنی کے
واسطے حاصل ہو اُسکو اُنھون نے اچھی طرح سنجا نسجا ہو مین بہت شخصون کو جانتا ہون
جو پہلے شکی تھے بلکہ جنکو قطعی ضد علم مقناطیس حیوانی سے تھی لیکن جب اُنھون نے خواہ
کسی کی ترغیب سے خواہ اپنے شوق سے اس علم کی نسبت بخوبی تحقیقات کی تو اُنکو معلوم ہوا
کہ قدرت اور امر حق کا مقابلہ اُنسے نہین ہو سکتا تھا مین کسی ایسے شخص کو بھی نہین جانتا
ہون کہ جسنے اس علم کی نسبت تحقیقات واجبی کی ہو اور پھر بھی یہ تعصبات

اُسمین قائم رہے ہون —

اکثر لوگون کی بلکہ ایسے لوگون کی جو کچھہ علم بھی رکھتے ہین یہ راے عام ہی کہ بعض آثار عمل مقناطیس حیوانی کے تو جنھین وہ ادنے کہتے ہین حقیقت مین پیدا ہوتے ہین لیکن بعض آثار دیگر جنکو وہ اعلے کہتے ہین بالکل بے بنیاد ہین اِسکا یہ جواب ہی کہ چند سال اور چند سال کیا بلکہ چند ماہ یا چند ہفتے ہوے کہ جن آثار کو یہ لوگ اب مانتے ہین اُنھین کو بلا تامل کہتے تھے کہ جھوٹے ہین جو شہادت اس بات کے واسطے کہ تشنج اور خواب مقناطیسی اور تکلیف کا معلوم ہونا عمل مقناطیسی سے خواہ ہاتھون کی حرکت سے خواہ نظر کو جما کر دیکھنے سے پیدا ہوجاتا ہی پہلے حاصل تھی وہی اب بھی ہی لیکن مین نے اکثر اُن لوگون کو جو اب اِن آثار کو سچ مانتے ہین پہلے بہت بھروسے سے کہتے سُنا ہی کہ یہ باتین بالکل پوچ اور مکاری کی ہین مین نے لوگون کو کہتے سُنا ہی کہ یہ خیال کہ ایک آدمی دوسرے آدمی پر ایسا اثر پیدا کر سکے کہ ایک خاص حالت خواب واقع ہوجاوے یعنی حالت خواب بیداری واقع ہوجاوے فقط مجنون آدمیون کے دماغ مین آنے کے لائق ہی لیکن اب یہ حالت روزانہ خود بھی واقع ہوتی رہتی ہی اور ترکیب سے بھی پیدا کی جاتی ہی اب وہ لوگ جو پہلے اپنی راے ایسی دیا کرتے تھے جیسی اوپر لکھی گئی ایک اور ہی زبان بدلتے ہین وہ کہتے ہین کہ صاحب یہ باتین تو خوب معلوم تھین کسی آدمی کو اُنکی نسبت شک نہین ہوسکتا ہی یہ باتین تو کچھہ نئی نہین ہین ہمکو تو کبھی اُنکی نسبت شک نہین تھا اگر یہ قول اُنکا درست ہی تو بڑے تعجب کی بات ہی کہ لوگ اُنکی راے کو اسطرح پر کیون سمجھہ لیتے ہین بلکہ یہ کیون خیال کر لیتے ہین کہ اُنھون نے اپنی راے کا اس طور پر اعلان کیا ہی کہ یہ سب باتین واہیات ہین سچ بات تو یہ ہی کہ ہمیشہ ایسا ہوتا آیا ہی اور یہ بات کچھہ مروج ہی ہوگئی ہی کہ جب کوئی نئی چیز دریافت ہوتی ہی تو یہ نوبت اُسپر گذرتی ہی یعنی پہلے لوگ اُسے نفرت سے بُرا کہتے ہین اور پھر مکاری کا حرف اُسپر لگتا ہی

بعد ازان جب اُسکا ماننا غیر ممکن ہو جاتا ہو تو پھر یہ کہا جاتا ہو کہ یہ بات کچھ نئی نہین ہو اور حقیقت مین اِس قول کی کچھ بنیاد بھی ہو قدرت مین ایسے حقائق کم ہین جو نئے ہین اور فی الحقیقت حقائق مقناطیس حیوانی فرداً فرداً کچھ نئے نہین ہین لیکن اگرچہ اسمین شک نہین کہ اکثر یہ حقائق دیکھے گئے ہونگے لیکن فراموش ہو گئے تھے چنانچہ نیوٹن کے زمانہ سے پہلے ہزارہا مرتبہ لوگون نے سیب کو زمین پر گرتے دیکھا تھا لیکن کبھی کسی طرح کا خیال اُس سے پہلے کسی کو اس بات پر نہ آیا جب ذرا ایسی بات تازہ ہوتی ہو تو شکّی آدمی کو اِس سبب سے کہ ظاہر مین قابل اعتبار نہین ہوتی ہو حیرانی ہوتی ہو اور وہ گھبرا جاتا ہو اور گھبراہٹ کے سبب سے وہ ذرا بھی تامل کر کے یہ نہین سوچتا ہو کہ آیا ایسی بات کبھی پہلے بھی خود بخود خواہ کسی اور طور پر واقع ہوئی تھی کہ نہین پس وہ فوراً انکور د کرتا ہو اور جب کبھی اتفاقیہ اپنی عقل کی شہادت کے سبب سے اُس بات کو ماننا پڑتا ہو تو وہ فوراً ٹھنڈا ہو جاتا ہو اب وہ شخص وہ بات اختیار کرتا ہو جو اُسکو پہلے ہی اختیار کرنی چاہیے تھی یا وہ تحقیقات کرتا ہو اور امتحان کرتا ہو اور غور اور تامل کرتا ہو اور نتیجہ یہ ہوتا ہو کہ اُسے فقط یہی نہین دریافت ہوتا ہو کہ وہ چیز نئی نہین ہو بلکہ یہ معلوم ہوتا ہو کہ پُرانی ہو اور کسی نہ کسی صورت مین پہلے سے معلوم تھی اب اُسکو دریافت ہوتا ہو کہ پہلے جوش مین آکر مین نے ان حقایق کو وہ لباس پہنا دیا تھا جو اُنپر زیبا نہ تھا اور جب وہ اُنکو اُنکی اصلی اور قدرتی حالت مین دیکھتا ہو تو حیران ہو کر معلوم کرتا ہو کہ وہ تو پُرانی چیزین تھین اور مین اُنسے خوب واقف تھا لیکن مین اُنکو بھول گیا تھا اس طرح کا خیال بہت لوگون کے ذہن مین ہوتا ہو حتی کہ جو لوگ علم مقناطیس حیوانی سے بھاگتے ہین مجھے اُنپر یہ امید ہوتی ہو کہ ایسے ہی خیال اُنکے جی مین ہین اور ایسا شاذ ہوتا ہو کہ یہ امید میری جھوٹی ہو —

لیکن یہ بات بھولنی نہین چاہیے کہ یہ شکّی آدمی مدت تک اُنھین آثار کی راستی کا انکار

کرتا تھا اور اُنکی نسبت ہنسا کرتا تھا جنکو وہ اب مانتا ہی انکار اُسکو فقط اِس
سبب سے تھا کہ جس نظر سے وہ بلا تحقیقات اُنکو دیکھتا تھا اُس نظر مین اُسے بظاہر
یہ آثار ایسے معلوم ہوتے تھے کہ قابل اعتبار نتھے اب اُسکو وہ آثار فقط قابل اعتبار ہی
نہین معلوم ہوتے ہین بلکہ سچے معلوم ہوتے ہین اور بقول اُسی کے مدت کے جلنے
ہوے ہین سابق مین اُسنے ایسے آدمیون کی شہادت کو جو نیک اور لائق تھے
اور اُن حقائق کی نسبت تحقیقات کرنے مین شاید اُسکی نسبت زیادہ قابل تھے بالکل رد کر دیا تھا
اور بیہودہ پن سے اُنکو تہمت مکاری لگائی تھی اب اُسکو معلوم ہوا کہ وہ فقط اِس تہمت
مکاری سے بری نتھے بلکہ جو کچھ اُنکا بیان تھا نہایت درست تھا لیکن شکّی آدمی یہانتک
چلکر ٹھہر جاتا ہی وہ اِن آثار کو مانتا ہی کہ عمل مقناطیسی سے خواب بیداری ضرور پیدا ہو جاتا ہی
اور معمول کو تکلیف کا اثر نہین ہوتا ہی لیکن جس طرح وہ پہلے ادنی آثار کو نہ مانتا تھا اُسی طرح
اب اُن آثار کو نہین مانتا ہی جنکو اکثر آثار اعلی عمل مقناطیسی کے کہتے ہین مثلاً شرکت خیال اور
غائب بینی کو نہین مانتا ہی اور شرکت حواس اور شرکت ذائقہ اور شرکت قوت شامہ کو نہین مانتا ہی اور
عامل کو جو معمول کے ارادے اور اُسکی قوت متفرقہ پر اختیار ہوتا ہی اُس اختیار کو نہین مانتا ہی
اور غائب بینی کی جملہ صورتون کو نہین مانتا ہی مخلص کلام یہ کہ جس غلطی مین وہ پہلے پھنسا ہوا تھا
وہی غلطی اب دوبارہ دیدہ و دانستہ اور بے تمیزی سے عمداً کرتا ہی وہ اُن باتون کو نہین
مانتا ہی جنکی نسبت شریف اور لائق آدمیون کی شہادت حاصل ہی بلکہ ویسی ہی شہادت
حاصل ہی کہ جسکے سبب سے اُسنے ناچار اونے آثار کا راست ہونا قبول کیا ہی
اور جن لوگون نے اِن اعلے آثار کو واقع ہوتے ہوے دیکھا ہی اُنکی نسبت الزام مکاری
و دھوکہ دہی لگاتا ہی فقط اس سبب سے کہ اُسنے پھر اِن آثار کی نسبت یہ راے
بنائی ہی کہ اِن آثار کا واقع ہونا اعتبار کے قابل نہین ہی اور اگر اُنکا پیدا ہونا مانا
جاوے تو جو قواعد قدرت کے مسلم ہین یہ آثار اُنسے منافق ہونگے لیکن اگر وہ ایسے

دل کو اِس بات پر لگا دیگا کہ اِن آثار اعلے کے باب مین بھی بخوبی تحقیقات کرے تو اُسکو معلوم ہوگا کہ جس طرح آثار ادنی کو ماننا پڑا اُسی طرح اِن اعلی آثار کو بھی ماننا پڑیگا اور جس طرح بعد تحقیقات معلوم ہوا تھا کہ ادنی آثار کچھ نئی چیز نہین ہین اسی طرح وہ جانیگا کہ اعلی آثار بھی کچھ نئی چیز نہین ہین اُسکو معلوم ہوگا کہ یہ آثار خود بخود بھی اور اور طرح بھی اکثر واقع ہوتے رہے ہین اور حقیقت مین وہ ضرور واقع ہوتے ہین گو یہ نہین معلوم ہو سکتا کہ اُنکے واقع ہونے کی وجہ کیا ہو اور اِن آثار کے دیکھنے والون پر بھی ویسا ہی اعتبار کرنا چاہیے جیسا اُنپر کیا گیا تھا جنھون نے ادنے آثار کو دیکھا تھا اور اُسکو مانتے تھے ـــ

یہ بات ظاہر ہی کہ جتنی کوئی بیان کی ہوئی بات متعجب اور ناقابل اعتبار معلوم ہوتی ہو اُتنا ہی زیادہ احتیاط سے اُس شہادت کو جانچنا چاہیے جو اُسکی نسبت دی گئی ہو بیشک کوئی بات بلا تحقیقات واجب مان لینی نہ چاہیے اور علم مقناطیس حیوانی کے باب مین بھی وہی قاعدہ مرعی رہنا چاہیے جسکا لحاظ دیگر علوم مین رہتا ہی لیکن بلا تحقیقات نہ ماننا اور بات ہی اور بلا تحقیقات ایسے حقائق کو رد کر دینا جنکے واسطے شہادت معقول حاصل ہو لیکن بظاہر متعجب معلوم ہوتے ہین اور بات ہــ

لیکن قطع نظر اِس تقریر سے مین آپ سے دریافت کرتا ہون کہ جن آثار کو اعلے کہتے ہین کیا وہ حقیقت مین اعلے ہین کیا اُن آثار سے جنھین ادنے کہتے ہین یہ اعلے آثار زیادہ عجیب ہین اور کیا آثار ادنی کی وجہ وقوع بتا دینی اِن اعلی آثار کی وجہ وقوع بتانے سے آسان تر ہی میرا تو یہ جواب ہی کہ نہین میرے نزدیک خواب مقناطیسی کا پیدا ہونا اور معمول کو تکلیف کا اثر نہونا ایسی ہی متعجب بات ہی جیسا شرکت خیال اور غائب بینی کی قوت کا پیدا ہونا اور جس طرح آثار اولین کی وجہ وقوع کسی معروف قاعدہ قدرت سے معلوم نہین ہوتی اُسی طرح آثار دومی کی وجہ وقوع نہین معلوم ہوتی ہی اِن ادنی آثار کے واقع ہونے سے یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ کوئی جوہر آدمی کے جسم مین ایسا ہی کہ

اُسکا اثر دوسرے آدمی پر ہوتا ہی اور یہ جوہر جو اُور جواہر معروف مثل حرارت اور الکٹرسٹی اور مقناطیس
مطلق سے مختلف ہی یہ بات جب مانی گئی تو فاصلہ جو شے ہی اسکی کچھہ حقیقت نہین چنانچہ حرارت
اور الکٹرسٹی اور مقناطیس مطلق مین فاصلہ کچھہ بات نہین ہی جس طرح حرارت اور الکٹرسٹی
اور مقناطیس مطلق کے جوہر کے اثر کو فواصل بعید مین ہوتے ہوئے ہم مانتے ہین ایسی طرح
مقناطیس حیوانی کے اثر کو ہوتے ہوئے بھی مان سکتے ہین اور اگر اُن جوہرون کے اثر ہونے کی
کوئی وجہ ہم بتا سکتے ہین تو مقناطیس حیوانی کے جوہر کے اثر کے پیدا ہونے کی وجہ بتا سکینگے
معترض خواب مقناطیسی کا واقع ہونا مانتا ہی بلکہ یہانتک کہ وہ خود پیدا کر دیتا ہی اور
اُسکا معمول نیند مین معقولیت سے اُسکے ساتھہ گفتگو کرتا ہی شاید اتفاقیہ یہ سوال
ہوتا ہی کہ معمول کتنی دیر تک سوویگا اور معمول فوراً جواب دیتا ہی کہ دس یا پندرہ
یا چالیس منٹ تک سوؤنگا اور امتحان پر معلوم ہوتا ہی کہ جو وقت اُسنے بتایا تھا درست تھا
اُسکے سوا یہ بات ہی کہ عامل معمول کو حکم دیتا ہی کہ گھنٹہ بھر یا آدھ گھنٹہ یا پاؤ گھنٹہ سونا اور معمول
حقیقت مین اُتنی ہی دیر تک سوتا ہی حتی کہ ایک پل کا بھی فرق نہین ہوتا ہی غرضکہ جن آثار کو
اعلی کہتے ہین ہمیشہ اس صورت مین واقع ہوتے رہتے ہین عامل اپنے منہ مین ایک
قرص رکھلیتا ہی ورحالیکہ معمول اُسے دیکھہ نہین سکتا ہی فوراً سونے والا منہ کو ایسی حرکت
دینے لگتا ہی کہ گویا کوئی چیز چباتا ہی یا چکھتا ہی حقیقت مین اُسکے منہ مین کچھہ نہین
ہوتا ہی جب اُس سے دریافت کرتے ہین کہ کیا کھاتے ہو تو کہتا ہی کہ قرص کھاتا
ہون یہ شرکت ذائقہ کی صورت ہی پہلی مثال مین عامل کا اختیار معمول کی
قوت متصرفہ پر ثابت ہوتا ہی یعنی جس عرصہ تک عامل معمول کو سونے کے
واسطے حکم دیتا ہی اُتنی ہی دیر تک وہ سوتا ہی علاوہ ازین معمول دفعتہً
کہنے لگتا ہی کہ مین فلانے شخص کو دیکھتا ہون کسی کمرے کا حال بیان کرنے
لگتا ہی جسکو اُسنے شاید کبھی پہلے نہین دیکھا تھا اور جس آدمی کو وہ دیکھتا ہی

اُسکی پوشاک نہایت صحت سے بیان کرتا ہی اور ٹھیک ٹھیک بنا دیتا ہی کہ وہ
کس کام مین مصروف ہی یہ قوت غائب بینی کا ثبوت ہی جو روزانہ ہم دیکھتے رہتے ہین
مین اِس جگہ یہ نہین بتاتا ہون کہ یہ امر کیونکر واقع ہوتا ہی لیکن جو امر واقعی ہی اُسکا فقط
ذکر کرتا ہون اسی طرح جملہ آثار کی تمثیل مین دے سکتا ہون اور چونکہ
اِن آثار کے واسطے اُسی طرح کی شہادت حاصل ہی جسطرح کی ادنی آثار کے واسطے ہی
تو بلاشک جب اچھی طرح ملاحظہ کیا جاوے تو اِن اعلے آثار کے واقع ہونے مین
بھی کچھ شک نہین ہو سکتا ہی —

علاوہ اسکے جب ہم اِس بات کو یاد رکھینگے کہ ہر اثر عمل مقناطیس حیوانی خود بخود
روزانہ بلا عمل مقناطیسی کے واقع ہوتا رہتا ہی تو ہمکو یقین کرنا چاہیے کہ کچھ عرصہ کے
بعد شائستہ آدمیون کو جیسا بعض آثار کے پیدا ہونے کا یقین ہو گیا ہی ویسا ہی جملہ اُن
حقائق کے پیدا ہونے کا یقین ہو جاویگا جو حقیقت مین واقع ہوتے ہین کیونکہ حقیقت
مین اُن پچھلے آثار کی وجہ وقوع سمجھنی پہلے آثار کی نسبت کچھ زیادہ مشکل نہین ہی —
کیا یہ خیال کرنا قرین معقولیت ہی کیا یہ قیاس کرنا ممکن بھی ہی کہ جن عاملون اور
معمولون کے بیانات کو ہمنے آثار ادنی کی نسبت درست اور صحیح پایا ہی وہ لوگ
اُن دیگر آثار کی نسبت جو آثار اولین کے ساتھ ہوتے ہین یا اُنکے پیچھے پیدا ہوتے ہین
دفعتہً جادۂ راستی کو چھوڑ کر طریقۂ ناراستی کی طرف مڑ جاتے ہین مین تو نہایت
اصرار کے ساتھ یہی کہتا ہون کہ ایسا نہین ہو سکتا ہی —
حقیقت یہ ہی کہ جس شخص نے ایکدفعہ خواب مقناطیسی کا پیدا ہو جانا قبول کر لیا ہی
اُسکو دریافت ہو گا کہ جو جلے قیام تھوڑی سی اُسسے پہلے حاصل تھی گویا محفوظ تھی
اب وہ بھی اُسکے قبضہ سے جاتی رہتی ہی اور چونکہ خواب بیداری خود بخود واقع ہو جاتا ہی
کسی شخص کو خواب مقناطیسی کے عمل مقناطیسی کے ذریعے سے واقع ہونے مین

شک نہین ہو سکتا ہی —

اگر خواب امر واقعی ہی تو اُسکے آثار بھی واقعی ہین چنانچہ ایک اثر اُسکا یہ ہی کہ معمول کو قوت منقسم یا دوگانہ حاصل ہو جاتا ہی اور یہ اثر ایک خاص حالت مین معمول پر جسپر عمل کیا جاتا ہی نمایان ہوتا ہی حقیقت مین یہ اثر نہایت حیرانی پیدا کرتا ہی کمال حیرت کی بات ہی کہ ایک شخص کو قوت شنوا اور لامسہ بھی حاصل ہے اور گھنٹون تک خیال بھی کرتا ہے اور بولتا بھی ہے اور اپنی معمولی حالت مین اپنی حرکات وقت خواب کا کچھ بھی ہوش نہو اور چونکہ یہ باتین برای العین ناظرین دیکھتے ہین اسواسطے سوائے یقین کرنے کے اُنکو چارہ نہین ہوتا ورنہ اگر آنکھون سے صاف نظر نہ آئین تو کچھ عجب نہوتا اگر لوگ اُنکو یقین نکرتے اب درحالیکہ قوت منقسم کا ہونا تسلیم کیا جاوے تو یہ بات ناممکن ہی کہ کوئی مکار حالت معمولی مین کسی کو ایسا سبق پڑھا سکے کہ اُسکا اثر خواب کی حالت مین قائم رہے اور اگر کوئی یہ کہے کہ مکر اور فریب حالت خواب مین سکھایا جاتا ہی تو اُسکے یہ معنی ہوتے ہین کہ خواب ایک شی واقعی ہی اور قوت منقسم بھی حقیقت مین پیدا ہو جاتا ہی ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ جب ان باتون کے سچ ہونے کا یقین کیا جاوے تو کیا نتیجہ نکلتا ہی غرضکہ مین یہ نتیجہ نکالتا ہون کہ درحالیکہ آثار اعلے خود بخود واقع ہو جاتے ہین اور اُنکی ترکیب سے پیدا ہو جانے کے واسطے ویسی ہی معتبر شہادت حاصل ہی جو آثار ادنی کے واسطے ہی تو یہ بات معقولیت سے بعید ہی کہ آثار اول کو نہ مانین اور آثار دوم کو مان لین اور بعد امتداد زمانہ یہ بات ہو جاویگی کہ گو اہل علم اور اطبا بعض بعض حقائق کو اب تسلیم کرتے ہین اور بعض کو نہین مانتے ہین لیکن آیندہ جملہ حقائق کو مسلم مان جاوینگے —

علم مقناطیس حیوانی کے فروغ کی تحقیقات کے واسطے ایک یہ بھی حرج ہی کہ علما کے لحاظ اور دنیا کی رائے کی تعظیم کے سبب سے بہت آدمی اپنی اصل نیت کو ظاہر نہین کرتے ہین

تاوقتیکہ عالم اور دولتمند اور صاحب زور آدمی اس علم کی نسبت ضد رکھینگے بہت آدمی جنکی طبیعت مین دنیا کا لحاظ غالب ہی یا تو اُس علم کی طرف توجہ ہی نہین کرینگے یا اگر توجہ کرینگے بھی تو طعن اور تشنیع یا ہنسی ہونے کے خوف سے اپنے اعتقاد کو ظاہر نہین کرینگے بہت سے اطبا بھی ایسے ہین کہ وہ فقط عمل مقناطیسی کی راستی ہی کے قائل نہین بلکہ جہان شفاء مرض کے واسطے یہ عمل کام آتا ہی وہان اُسکو پوشیدہ مستعمل کرتے ہین لیکن کچھ تو دنیا کے اندیشے کے سبب سے اور کچھ اس خوف سے کہ جو اعلے طبیب ہین وہ اس بات کو ناپسند کرینگے اپنے اعتقاد کو عیان نہین کرتے ہین اگرچہ مجھے افسوس ہی کہ ایسا لحاظ لوگون کو ہوتا ہی کیونکہ لحاظ کے سبب سے اُنکی کمی ہمت معلوم ہوتی ہی لیکن یہ امر ایسا عام ہی اکثر طبائع کو اس طرف ایسا قدرتی میلان ہی کہ مین اُن لوگون کو جو اس لحاظ کے پابند ہین برا نہین کہ سکتا ہون الا ان لوگون کو یہ سمجھنا چاہیے کہ اُنکی مصلحت ناقص ہی اور دور اندیشی سے معرا ہی جو شخص اپنے اعتقاد کو عند الضرورت صاف صاف بیان کر دے اُسکی وہ لوگ جو اُسے جانتے ہین عزت ہی کرتے ہین اس خیال سے کہ وہ امر راست بیان کر دیتا ہی گو یہ بات ہی کہ شاید تھوڑے عرصہ کے واسطے بعض لوگ اُسے برا بھلا بھی کہین لیکن جیسا دنیا کے ہر معاملے مین ایمانداری بہترین مصلحت ہی اسی طرح اس علم مین بھی سب سے اچھی مصلحت راست بازی ہی اگر جملہ اطبا جو عمل مقناطیسی کے حقائق کو سچا سمجھتے ہین اور اُنکو تسلیم کرتے ہین جمع ہو کر اپنے اعتقاد کو ظاہر کر دین تو شاید اُنکو اس بات کے معلوم ہونے سے حیرت ہوگی کہ وہ تو فقط سایہ ہی سے ڈرتے تھے اور اُنکا شمار اور زور متفق ہو کر اتنا ہی کہ کسی سے اُنکو خوف کرنے کی ضرورت نہین ہی ۔

لوگ اس علم کی تحقیقات کے واسطے طبیبون سے امید رکھتے ہین اس واسطے کہ اطبا کو ایسی تحقیقات کا فقط موقع ہی خوب نہین حاصل ہوتا ہی بلکہ اُنکی تربیت اور تعلیم

ایسی ہوتی ہی کہ یہ تحقیقات وہ نہایت اچھے طور پر کر سکتے ہین اور اگرچہ یہ بات کہنی ہنوز ناممکن ہی کہ عمل مقناطیسی کا کس کس طرح پر استعمال ہو سکتا ہی لیکن اب بھی اُسکا استعمال عمل جراحی اور مطب مین ظاہر ہی اور فی زماننا یہ استعمال بہت کار آمد ہی اس بحث کی طرف مین پھر تشریح کے ساتھ عود کرونگا لیکن یہان اتنی بات لکھدیتا ہون کہ عمل مقناطیسی بذاتہ ایسی شی ہی کہ اُسکی تاثیر عروق پر بہت ہوتی ہی اور اسواسطے اُسکے استعمال سے اُن بیماریون کو اکثر نفع ہو سکتا ہی جو عروق سے متعلق ہین مثل فالج و تشنج و جنون وغیرہ اور ہندوستان مین ڈاکٹر اسڈیل صاحب نے اور ملک فرانس مین دیگر عاملان نے بہت تجربات سے یہ بات بخوبی ثابت کردی ہی کہ عمل مقناطیسی سے ایسی بیہوشی پیدا ہو جاتی ہی کہ عمل جراحی بلا تکلیف کے ہو سکتا ہی —

مین اس بات سے بخوبی واقف ہون کہ علم کی تحقیقات واجب طور پر یون ہوتی ہی کہ پہلے کسی جوہر یا قوت کے قواعد اور نتائج کی تحقیقات کیجاوے اور بعد ازان استعمال علم کیا جاوے کیونکہ اُن قواعد اور نتائج کے ملاحظہ کے سبب سے اُس علم کا استعمال بخوبی معلوم ہو سکتا ہی اور دریافت ہو سکتا ہی کہ استعمال کس طرح آسانی اور تیقن کے ساتھ ہو سکتا ہی اور امید اس بات کی بھی ہو سکتی ہی کہ وجوہ معلوم ہو جاوین کہ یہ استعمال کیون درست ہوا اور پھر نئے استعمال کے دریافت کرنے کے واسطے گویا ایک سڑک بنجاتی ہی اسمین تو شک نہین کہ بعض بلکہ بہت آدمی اس عمل کی نسبت خالص علمی تحقیقات کرینگے لیکن تا وقتیکہ یہ امر واقع ہو اس عمل کو مطب اور جراحی مین استعمال کے ترک کرنے کی ضرورت نہین ہی حقیقت مین عمل مقناطیسی کا منوم اور شفا دینے والا اثر بعض مرضون مین ایسا صریح ہی کہ اگر عامل معقول ہو تو اس عمل سے نہایت محفوظ علاج ہو سکتا ہی خصوصاً اُن مرضون مین جہان اور علاج

کار گر نہین ہوا ہو اس عمل کا نہ کرنا نہایت ہی معیوب ہو ان تجربات سے فقط یہی بات حاصل نہوگی کہ اکثر مریضون کو تکلیف سے نجات ہوگی بلکہ بہت حقائق دریافت ہو کر جمع ہوجاوینگے تاکہ جب اس علم کی شیرازہ بندی ہونے لگے تو یہ حقائق اُس وقت کام آوین ۔

غرضکہ ان وجوہ سے اکثر لوگ اس علم مین اطبا سے تعلیم کی امید رکھتے ہین اور آج کل لوگون کی طبیعت کو اس علم کی طرف ایسی کشش اور میلان ہو کہ تھوڑے ہی عرصے مین ہر طبیب کو خواہ تو آپ اس فن کی مشق کرنی پڑیگی خواہ یہ ہوگا کہ خود نگرانی کرینگے اور آزمودہ کار عاملون سے کام لیا کرینگے کیونکہ اطبا کو اکثر اتنی مہلت نہین ہوتی ہو کہ جو عمل کرنا ضرور ہو اُسکو ہمیشہ وہ آپ ہی کیا کرین مجھے خوب یقین ہو کہ جسطرح دائیان اور سینگی لگانے والی اور حجامی اور دیگر اس قسم کے پیشہ ور ہین جو طبیب کے نیچے کام کرتے ہین اسی طرح سے وہ لوگ جنکی طبیعت کو اُس طرف میلان ہوگا پیشہ ور عامل ہوجاوینگے ۔

خط آئندہ مین مین اور قسم کے اعتراضات کا ذکر کرونگا اور وہ اعتراضات ایسے ہین کہ اُنکی بنیاد مذہب اور اخلاق پر قائم کیجاتی ہو ۔

تیسرا خط

اب مین ایک خاص قسم کے اعتراض کا ذکر کرتا ہون جسکا اثر بعض طبائع پر لائق لحاظ ہی وہ اعتراض مذہب اور اخلاق کے خیالات پر مبنی ہی —

پہلی ہی بات اِس اعتراض کی نسبت مین یہ کہنی چاہتا ہون کہ یہ اعتراض جو کیا جاتا ہی آثارِ عمل کی راستی کی نسبت عائد نہین کیا جاتا ہی بلکہ اُن نتائج کی نسبت عائد ہوتا ہی جو اُن آثار کے تسلیم کرنے سے معترض کے ذہن مین نکلتے ہین بلکہ بعض آدمی یہانتک کہتے ہین کہ چونکہ یہ نتائج ضرور پیدا ہوتے ہین آثار ہی سچ نہین ہو سکتے لیکن جہانتک مجھے تجربہ ہوا ہی مین نے یہ بات زیادہ دیکھی ہی کہ معترض کو قیاسی نتائج کا اندیشہ ہوا اور اُن نتائج کے ماننے کو اُسکا جی نہین چاہتا ہی مگر اُنکے واقع ہونے سے درحقیقت منکر نہین اِس اعتراض کا جواب اول تو یہ ہی کہ کسی شی کے وجود کو اس وجہ سے نہ ماننا کہ اُسکے ہونے سے ایسے نتائج نکلتے ہین جو ہمکو پسند نہین خلاف عقل ہی اگر یہ بات ثابت ہو سکے کہ بعض نتائج بعض باتون کے ماننے سے لابد پیدا ہوتے ہین اور بحث منطق سے یہ بات ثابت ہو سکے کہ وہ نتائج علانیہ جھوٹے ہین تو ہم یہ کہ سکتے ہین کہ اُن باتون کا ماننا غلطی مین داخل تھا اگر کسی بیان کی ہوئی حقیقت مقناطیسی سے دلائل منطقی سے یہ نتیجہ لابد نکلے کہ دو اور دو پانچ ہوتے ہین یا تین زاویے ایک مثلث کے سو یا دو سو درجون کے برابر ہوتے ہین تو اِس بیان کی ہوئی بات کو نہ منظور کرنا چاہیے لیکن آپکو

واضح ہوگا کہ کسی مقناطیسی حقیقت سے ایسا نتیجہ نہین نکل سکتا ہو اگر بالفرض کسی مقناطیسی حقیقت کے ماننے سے یہ نتیجہ دلائل منطقی کی روسے نکلے کہ نیکی اور بدی ایک سی چیزین ہین یعنی نہ نیکی نیکی اور نہ بدی بدی ہو یا یہ نتیجہ نکلے کہ اُسکے سبب سے یہ ہوسکتا ہو کہ آدمی بلا خوف سزا کسی جرم کا ارتکاب کرے اور یہ نتیجہ بحث منطقی کی روسے لابد ثابت ہو تو ہمکو مجبوراً اُس حقیقت کو اس وجہ سے رد کردینا چاہیے کہ کوئی نہ کوئی غلطی اُس بات کے ماننے مین ایسی تھی جس سے ہمکو واقفیت نہین ہو لیکن اُس حقیقت کے رد کرنے سے پہلے یہ امر نہایت ضرور ہو کہ یہ بات ثابت ہو جاوے کہ ایسا نتیجہ لابد پیدا ہوتا ہو میری رائے مین یہ بات ثابت نہین ہوسکتی ہو۔

اور اگر وہ نتائج جو معترض کے قیاس مین اس عمل کے آثار سے پیدا ہوتے ہین حقیقت مین جھوٹے نہون یا اخلاق سے ناموافق نہون بلکہ فقط ایسے ہون کہ ہمکو اپنی ذات سے پسند نہین ہین تو ایسی حالت مین ہمکو یہ منصب نہین ہو کہ اُن نتائج کے پیدا ہونے کے سبب سے خود حقائق مذکور کو رد کردین ہرچند یہ بھی ثابت ہو کہ وہ نتائج لابد پیدا ہوتے ہین ۔

غرضکہ اگر غلطی کچھ نہ معلوم ہوسکے تو حقائق کو قبول کرنا چاہیے اور جس طرح ہوسکے اُنکو اچھے طور پر کام مین لانا چاہیے اور حقیقت یہ ہو کہ جو لوگ یہ اعتراضات کرتے ہین اُنکی بحث مین ہی خود مبنی غلطیان ممکن ہین مجتمع ہین جو نتائج اُنکے قیاس مین نکلنے والے ہین حقائق مذکور سے لابد نہین پیدا ہوتے ہین اور اُن نتائج کی نسبت معترضون کو وجہ عام پر اعتراض نہین ہو بلکہ فقط اس واسطے کہ جو خاص خیالات خود اُنکے ہین اُن خیالات سے وہ نتائج منافق ہین۔

لوگ اعتراض کرتے ہین کہ اگر حقائق عمل مقناطیسی صحیح ہون تو اُس سے یہ نتیجہ نکلیگا کہ ایک آدمی کی تاثیر دوسرے آدمی یا غیر آدمیون پر اِس قسم کی ہوتی ہو جو خدائے تعالیٰ کو

بخشنی منظور نہ تھی پہلا جواب تو اسکا یہ ہی کہ اگر حقائق عمل صحیح ہون تو خدا نے تعالیٰ نے ضرور یہ تاثیر
آدمی کو بخشی ہی اور دوسرا جواب یہ ہی کہ اگر خدا نے تعالیٰ نے یہ تاثیر انسان کو حقیقت مین بخشی ہی
تو بدیہی نتیجہ یہ نکلتا ہی کہ جس طرح خدا نے تعالیٰ نے اور قوتین آدمی کو انسان کے نفع کے واسطے
بخشی ہین اُسی طرح یہ تاثیر بھی بھلائی کے واسطے عطا کی ہی چنانچہ ایک نفع اس عمل کا ظاہر ہی
کہ آدمی کو اگر کچھ جسمی تکلیف ہوتی ہی تو اس عمل کے ذریعے سے دور ہو جاتی ہی تیسرا جواب یہ ہی
کہ خدا کے فعل اور خدا کے قول کے سوا اور کوئی وسیلہ اس بات کے دریافت کرنے کا نہین ہی
کہ خالق کا ارادہ کیا ہی پس اگر عمل مقناطیسی حقیقت مین صحیح ہو تو فعل خدا نے تعالیٰ اس عمل کے
موافق ہی اور قول باری تعالیٰ مین یقیناً اس امر کی نسبت کہین صاف اشارہ نہین ہی چوتھا
جواب یہ ہی کہ جس طرح عالم مین بہت سے لطیف جوہر اور قوتین پھیلی ہوئی ہین اور انکا خاص
ظہور ہی اسی طرح یہ بھی ایک اُسی قسم کا جوہر ہی اور بالفرض اگر یہ قوت بعض حالتون مین
مضر بھی ہو تو ایسا ہی حال اور قوتون کا بھی ہی چنانچہ الکٹرسٹی سے مہلک بجلی پیدا ہوتی ہی
اور آتش جلا دیتی ہی یہ دونون جوہر یعنی الکٹرسٹی اور آتش ان صورتون مین مضر معلوم
ہوتے ہین لیکن کسی کو انکے پیدا کرنے والے کی دانائی اور خوبی مین شبہہ نہین ہی
غرضکہ ہمکو چاہیے کہ یہی قاعدہ عمل مقناطیسی پر بھی لگاوین اور یاد رکھین کہ فقط لوگون کا
بیان ہی ایسا ہی کہ اس عمل سے مضرت پیدا ہوتی ہی مضرت کا ہونا ثابت نہین ہوا ہی۔
دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہی کہ فقط یہی بات نہین ہی کہ خدا نے تعالیٰ کو انسان کو ایسی قوت
بخشنی منظور نہ تھی بلکہ نہایت قبیح کامون کے واسطے یہ عمل مستعمل ہو سکتا ہی اسکا جواب
یہ ہی کہ دنیا مین ہم کسی قوت کو نہین جانتے ہین جو خبث طینت انسان کے سبب سے
برے طور پر کام مین نہ آسکے ہمکو یہ قدرت ہی کہ نافع ادویہ کو سم بنا دین سب جانتے ہین
کہ بہت سے آدمی ایسے ہوئے ہین جنھون نے اپنے مقدور تک برائی کرنے مین دریغ
نہین کیا ہی بارود کا اچھا استعمال یہ ہی کہ پہاڑون کو اُس سے اوڑاتے ہین

آسکا استعمال بد یہ ہو کہ آدمی کی جان کو اُسکے ذریعے سے تلف کرتے ہین ہم یہ نہین کہتے کہ عمل مقناطیسی بڑے طور پر مستعمل نہین ہو سکتا ہو لیکن ذرا غور تو کیجیے کہ یہ دلیل عمل کے سچا ہونے کے منافی نہین ہو بلکہ اُسکے استعمال بد کا جو اندیشہ ہو اُس اندیشہ کے ہونے سے عمل کا راست ہونا پایا جاتا ہو علاوہ اسکے جن چیزون کے استعمال بد کا اندیشہ ہو اُنکی طرف سے مطمئن ہونے اور اُنکے ضرر سے بچنے کے واسطے سب سے بہتر سبیل یہی ہو کہ جہانتک ممکن ہو اُنکے استعمال سے واقفیت پیدا کرلین اگر ایک ہی آدمی دنیا مین کلورڈفورم* کا استعمال جانتا ہو تو یہ بات آسان ہوتی کہ وہ اورونکو اسطور پر بیہوش کردیتا کہ لوگ اُسپر شبہہ بھی نہین کرتے اور بیہوش کرکے جب چاہتا لوگون کا مال چھین لیتا یا اور کسی طرح کی تکلیف اُنکو پہونچاتا لیکن اگر ہر آدمی کلورڈفورم کی تاثیر سے بخوبی واقف ہوتا تو یہ بات ناممکن ہوتی بہرحال پستول سے مار دینے کی نسبت مشکل نہ ہوتی حالانکہ پستول سے مارنا بھی چھپ نہین سکتا ہو کیونکہ ہر آدمی باروت کے استعمال بد سے بخوبی واقف ہو —

ظاہر ہو کہ جو شخص کلورڈفورم کے ذریعے سے بیہوش کرکے کسی کا مال لینا چاہے اُسکو اپنے شکار کے قریب ہونا چاہیے حالانکہ جو شخص پستول سے مارتا ہو وہ فاصلے سے اور چھپ کر مار سکتا ہو الغرض کسی شے کے استعمال بد کے قابل ہونے سے یہ دلیل نہین نکل سکتی ہو کہ وہ حقیقت مین موجود نہین ہو یا اُسکا استعمال نہین کرنا چاہیے اور اُسکے استعمال بد کے ضرر سے بچنے کے واسطے ناواقفی نہین بلکہ واقفیت کمال سپر ہو سکتی ہو اِس مقام پر مین اتنی بات اور کہنی چاہتا ہون کہ اگرچہ مین اس بات سے منکر نہین ہون کہ عمل مقناطیسی کو بڑے طور پر مستعمل کرنا

* کلورڈفورم وہ چیز ہو جسے ہسپتالون مین مریضون کو سنگھا کر اور بیہوش کرکے عمل جراحی انپر کرتے ہین ۱۲

ممکن ہو لیکن جاننا چاہیے کہ یہ بات ایسی آسان نہین ہو جیسا لوگ گمان کرتے ہین یہ بات تو صحیح ہو کہ جو امور معیوب نہین ہین یا جو بذاتہ اچھے ہین اُن مین معمول عامل کے حکم کو بلا عذر مان لیتا ہو لیکن یہ اطاعت حکم نامحدود یا غیر مشروط نہین ہو بخلاف اسکے یہ بات تصدیق کی ہوئی ہو اور بخوبی دیکھی ہوئی ہو کہ عموماً معمول کا مدرکہ اور خیالات اخلاق کے باب مین حالت خواب مقناطیسی مین عالی اور مضبوط ہو جاتے ہین اور عموماً ہر چیز کی نسبت جو چھوٹی یا بڑی یا کمینی ہوتی ہو معمول کی طرف سے تنفر ظاہر ہوتا ہو اکثر ایسا

اخفاے راز

ہوتا ہو کہ ہماری یعنی عامل کی کوشش اس باب مین بے سود ہوتی ہو کہ معمول کوئی راز کی بات جو اُسکو حالت خواب مین معلوم ہوئی ہو آشکارا کر دے یا جو اعتبار اُسکی کسی نے کیا ہو اُسکو شکست کر دے اور عموماً حالت بیداری معمولی مین وہ اُس بات کو بھول بھی جاتا ہو اگر کوئی شخص اس باب مین کوشش کرے کہ معمول سے کسی امر قبیح کا ارتکاب چاہے تو جلد دریافت ہو جاوے گا کہ اُسکو اِس بات کا ہوش ہو کہ کیا کیا باتین اخلاق کے رو سے واجب ہین اور اکثر یہ ہوش اُسکو حالت خواب مقناطیسی مین حالت بیداری معمولی کی نسبت زیادہ رہتا ہو جب کسی پر عمل کیا جاتا ہو تو اکثر بلکہ شاید جملہ حالتون مین ایسا ہوتا ہو کہ معمول کے چہرے پر زیادہ لطافت پائی جاتی ہو اور اُسکے خیالات زیادہ لطیف ظاہر ہوتے ہین حالت خواب بیداری خواب حقیقی کی حالت نہین ہو بلکہ ایک ایسی حالت ہو کہ اُس مین قوت باصرۂ ظاہری مفقود ہو جاتی ہو اور دل مین فقط بیداری ہی نہین رہتی ہو بلکہ عقل اور ادراک اخلاق بہ نسبت حالت معمولی زیادہ ہوشیار رہتا ہو حتی کہ دیکھنے والے کو تعجب ہوتا ہو معمول کی تقریر اُسکی معمولی گفتگو سے زیادہ صحیح اور شستہ اور عالی ہوتی ہو اور عامل کی متابعت عموماً اتنی ہی ہوتی ہو کہ جہان تک اخلاق مین اور کار واجب مین خلل نہ پڑے عموماً اسواسطے کہتا ہون کہ کبھی کبھی

اِس قاعدے سے استثنا کا امکان ہی غرض کہ اس بات کا اندیشہ ہی کہ عمل مقناطیسی کا استعمال بد ہو سکیگا اُن لوگون کے ذہن مین جو آثار عمل سے اور اِس بات سے کہ حالت خواب مقناطیسی مین معمول کی طبیعت فرشتون کی سی ہو جاتی ہی بخوبی واقف نہین ہین مقدار واجب سے بہت زیادہ ہی اور اگرچہ علو طبیعت ایسے آدمیون مین زیادہ عیان ہوتا ہی جنکی طبائع بذاتہ عالی ہین لیکن کم و بیش ہر معمول کی طبیعت کو جلا ہو جاتی ہی اور یہ تو مین پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ استعمال بد کا اندیشہ کچھ دلیل بطلان عمل کی نہین ہی۔

اعتراض سوم مین نے اکثر لوگون کو یہ کہتے سُنا ہی کہ اگر حقائق قوت غائب بینی کو سچ مانا جاوے تو اِس سے ثابت ہوگا کہ غائب بین کو علم کل حاصل ہوتا ہی اور چونکہ یہ بات ناممکن ہی اسواسطے غائب بینی کی قوت ہی حقیقت مین سچ نہین ہو سکتی ہی۔

اسکا جواب اول تو یہ ہی کہ درحالیکہ ہم دیکھتے ہین کہ معمول کو فاصلے کا حال نظر آتا ہی اور سیکڑون معمولون مین یہ بات دیکھتے ہین تو قوت غائب بینی کے سچ ہونے مین شبہہ نہین ہو سکتا ہی مجبور جو تقریر معترض کرتے ہین اُسکے صحیح ہونے مین ہمکو شک کرنا پڑتا ہی اب آپ فرمائیے کہ فاصلے سے کسی شی کے نظر آنے سے کیا لامحالا یہ بات نکلتی ہی کہ جسکو یہ قدرت حاصل ہی اُسکو علم کُل حاصل ہوتا ہی مین تو یہ جواب دیتا ہون کہ نہین چنانچہ لارڈ روس* صاحب کی دوربین کے استعمال سے علم کل نہین پیدا ہوتا ہی غائب بین اپنے حس باصرۂ ظاہری کے

* لارڈ روس صاحب نے انگلستان مین ایک ایسی دوربین بنائی ہی کہ آج تک دنیا مین اتنی قوت معظم کسی دوربین مین نتھی اور چاند کا حال اُسکے ذریعے سے نہایت صاف معلوم ہوتا ہی اور دیگر اجرام فلکی کا بھی اور دوربینون کی نسبت زیادہ حال واضح ہو کر نظر آتا ہی*

ذریعہ سے یعنی آنکھون سے نہین دیکھتا ہی بلکہ بصر باطنی کے ذریعہ سے بلا وساطت روشنی معمولی کے دیکھتا ہی یعنی روشنی ظاہری آنکھون کے بند ہونے کے سبب سے دخل نہین رکھتی ہی یا علی ہذا القیاس کسی دیوار یا دیگر تاریک شے کے حائل ہونے کے سبب سے کام نہین آتی یہ بات آسانی سے قیاس مین آسکتی ہی کہ صورت یا روشنی یا رنگ کا حس محل قوت البصر مین بلا ذریعۂ روشنی ظاہری کے پیدا ہوجاوے مثلاً ہم جانتے ہین کہ یہ حس اس طور پر بھی پیدا ہوجاتا ہی کہ آنکھون کے ڈھیلون کو اندھیرے مین دبایا جاوے یا آنکھ کی رگین دبائی جاوین چنانچہ اشکال ہوائی کے نظر آنے کی بھی اکثر یہی وجہ ہوتی ہی غائب بین دراصل حقیقی چیزون کو دیکھتا ہی اور کسی ایسے ذریعہ سے دیکھتا ہی جو بلا ضرورت اس بات کے کہ آنکھ کے ڈھیلے کے اندر یا عرق البصر مین مجمع النور تک روشنی پہونچاوے محل حقیقی قوت البصر تک روشنی ظاہری کا اثر پیدا کرتا ہی آیندہ لکھا جاوے گا کہ ان وسائل بصر کی نسبت کیا کیا باتین ہمکو دریافت ہوسکتی ہین لیکن ماہیت اُن وسائل کی کچھ ہی ہو اُنکے ذریعہ سے علم کل کا حاصل ہونا ممکن نہین ہی

درحالیکہ اکثر اُن اشیا کو بغور دیکھنے مین جو ہماری کھلی ہوئی آنکھون کے سامنے آتی ہین غلطی ہوجاتی ہی تو غالب ہی کہ ایسی غلطی ہونے کا اُس صورت مین زیادہ احتمال ہی کہ جب اور وسائل بصر مستعمل ہون اگر بالفرض سب چیزون کے دیکھ لینے کی قوت حاصل بھی ہوجاوے تو بھی اُس قوت سے عقل بے خطا حاصل نہین ہوتی لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ غائب بین کو ایسی قوت سب چیزون کے دیکھنے کی حاصل نہین ہوتی ہی حقیقت مین قوت غائب بینی صریح محدود اور مختلف طور پر ہوتی ہی کسی عامل عمل مقناطیسی کے خواب مین بھی یہ بات نہین آتی ہی کہ اُسکے معمول غائب بینون کو علم کل حاصل ہوتا ہی ایسا نتیجہ اس قوت کا نکلنا ہوا اُسی شخص کے خیال مین ہوتا ہی جسنے کبھی عمل مذکور کے

آثار پیدا ہوتے ہوئے نہین دیکھے ہین در حقیقت یہ بات ہی کہ عمائب ہین بہت موٹی غلطیان کرتے ہین اور خاص مشکلات انکو پیش آتے ہین مثلاً عمائب بینون کو اپنی قوت ابصر پر گذشتہ واقعات کے اثر اور اُن آثار مین جو صورت خاص عمائب بینی ہین واقعات گذران سے پیدا ہوتے ہین تمیز نہین ہوتی وجہ اسکی یہ ہی کہ دونون صورتون مین جو آثار پیدا ہوتے ہین باطنی بصر پر ہوتے ہین اور دونون برابر ہی کارگر ہوتے ہین علی ہذا القیاس جو آثار تلقین اور دریافت خیال کے ذریعہ سے ہوتے ہین اُن مین اور اُن آثار مین جو حقیقی اشیاے بعید ظاہری کے سبب سے پیدا ہوتے ہین تمیز نہین ہوتی ہو اُن سب مین تمیز کرنی ہمارا کام ہی اور یہ بات بھولنی نہین چاہیے کہ جب اشیاء ظاہری موجود نہین ہین تو ہم عمائب بین کے بیانات کو غلط نہ سمجھ لین کیونکہ اگر ہم اچھی طرح امتحان کرین تو معلوم ہوگا کہ عمائب بین کا بیان درست اور ٹھیک تھا اور ہمارا خیال غلط تھا اور وجہ ہمارے غلط سمجھ لینے کی یہ ہوتی ہی کہ جو خیالات ہمارے ذہن مین پہلے جمے ہوے ہین وہ بہکا دیتے ہین لیکن یہ بات تحقیق ہی کہ عامل عمل مقناطیسی کو عمائب بین کی نسبت علم کل حاصل ہونیکا کبھی خیال بھی نہین آتا ہی —

اعتراض چہارم یہ ہی کہ جو لوگ خقائق عمل مقناطیسی کو تسلیم کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ یہ عمل جادو ہی اور مقدس کتابون کی رو سے ممنوع ہی اسکا جواب اول تو یہ ہی کہ یہ اعتراض ابتدا مین علم طب اور ہیئت اور کیمیا کی نسبت ہوتا رہا ہی یعنی جو لوگ جاہل تھے وہ اپنی نسبت زیادہ ہوشیارون کو ساحر اور جادوگر کہا کرتے تھے دوسرے یہ کہ اگر جادو سے یہ مراد ہی کہ خلاف قواعد قدرت آثار پیدا ہوتے ہین تو عمل مقناطیسی جو موافق قواعد قدرت ہی اس جرم جادو سے بیگناہ ہی بعض آدمیون کا مذہب یہ قول ہی کہ عمل مقناطیسی کے آثار قدرت کے قواعد سے باہر ہین اور وجود ملعون کی قدرت سے پیدا ہوتے ہین لیکن تاوقتیکہ مین یہ آثار بلا ذریعہ اُس شخص کے پیدا

پیدا کرسکون اور تا وقتیکہ مین ان آثار کو بلا استمداد اور موافقت اُس شخص کے پیدا کرسکون مجھے اس بات کا استحقاق ہی کہ ان آثار کو قواعد قدرت کے موافق تصور کرون اگر مین سنجیدگی سے آپ سے کہون کہ مجھے شیطان علیہ اللعن سے کچھ تعلق اور اُسکے ساتھ کچھ شرکت نہین ہی تو آپ سمجھینگے کہ آپ کو بناتا ہون لیکن ایسے ایسے خیالات انگلستان کے لوگون مین اس قدر پھیلے ہوئے ہین اگر میرے خیال کو رخصت دیجاوے تو میری سمجھ مین یہ بات ہی کہ جن لوگون کو مقدس کتابون مین بُرا لکھا ہوا ہی وہ وہ شخص تھے جو قدرتی علم کو بد اور قبیح غرض کے واسطے مستعمل کرتے تھے جو دھوکہ باز اور مکار تھے جو لوگون کو فال گوئی کا بہانہ کرکے دھوکہ دیتے تھے اور معاذ اللہ منہ خدائی کا دعوے کرتے تھے کسی حالت مین مین یہ بات نہین مان سکتا ہون کہ جو لوگ خدائے تعالی کے مصنوعات کی نسبت تحقیقات کرتے ہین اور جو کچھ عجائبات دیکھتے ہین اُنکو خدائے تعالی کی قوت اور خوبی کی طرف رجوع کرتے ہین اور علاوہ اسکے اپنے علم کو نیک نیتی سے اچھے مطلب کے واسطے کام مین لاتے ہین اُنکی نسبت یہ قول راست ہوسکتا ہی کہ وہ فن ممنوع کو استعمال کرتے ہین جب مین بعض آثار عمل مقناطیسی کا حال مفصل لکھونگا تو آپ کو واضح ہوگا کہ عمل مقناطیسی کے ذریعہ سے بہت سے ایسے امور حل ہوجاتے ہین جنکو زمانہ سابق مین یہ سمجھتے تھے کہ شیطان کے سبب سے واقع ہوتے ہین مثلاً آسیب وغیرہ۔

ایک اعتراض اکثر نہایت پارسا اور قابل تعظیم آدمی عمل مقناطیسی کی راستی اور اُسکے استعمال کے باب مین یہ کیا کرتے ہین کہ عمل مذکور کے سبب سے کفر اور دہریہ پن پیدا ہوتا ہی میری سمجھ مین تو ہرگز یہ بات نہین آتی کہ اس عمل کے ذریعہ سے کفر پیدا ہو اس عمل مین خاص قدرت یہ ہی کہ اُسکے ذریعہ سے ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ انسان کی ماہیت کا ہمکو بہت ہی تھوڑا علم ہی اور خدائے تعالی کے کمالات حیرت انگیز اس عمل کے ذریعہ سے ظاہر ہوتے ہین

پس معلوم ہوتا ہی کہ لفظ کفر جو معترض مستعمل کرتے ہین اُسکے معنی صاف صاف نہین سمجھتے ہین غالباً اُنکا مدعا یہ معلوم ہوتا ہی کہ اِس عمل اور علم سے فناے روح ماننا پڑتا ہی چنانچہ اِس اعتراض کفر کے ساتھ دہریہ پن کا اعتراض شامل کیا جاتا ہی لیکن سمجھنا چاہیے کہ اِس اعتراض کا لُبّ لباب یہ ہی کہ اِس عمل کے تسلیم کرنے سے فناے روح کو ماننا پڑتا ہی ایک ثبوت اِس بات کا ہی کہ معترض آثار عمل سے واقف نہین ہی اسواسطے کہ اُن آثار سے یہ نتیجہ نہین نکل سکتا ہی بلکہ اِسکے بالعکس نتیجہ نکلتا ہی مین نے بارہا دیندار آدمیون کو اِن آثار کو دیکھکر یہ کہتے سُنا ہی کہ کسی اور شی کے ذریعہ سے روح کا غیر مادی ہونا اور پس اُسکا لافانی ہونا زیادہ صفائی سے نہین ثابت ہوتا ہی چنانچہ وہ کہتے ہین کہ غائب بینی کے اثر مین ہم دیکھتے ہین کہ نفس ناطقہ جسم سے علیحدہ فاعل ہوتا ہی اور جسم کے فعل سے نفس ناطقہ کا فعل بالکل جدا ہوتا ہی اور یہ امر کیا اچھا ثبوت اِس بات کا ہی کہ مادہ اور روح مین لا انتہا اختلاف ہی غرضکہ جو لوگ غائب بینی کا اثر پیدا ہوتے ہوئے دیکھتے ہین اُنکا اکثر یہ قول ہوتا ہی اور کبھی اُنکے خیال مین بھی یہ بات نہین آتی ہی کہ اِس عمل سے ایک دلیل روح کے لافانی ہونے کے خلاف حاصل ہوتی ہی یہ خیال فقط اُن لوگون کے دلون مین پیدا ہوتا ہی جو حقائق عمل سے واقف نہین ہین اور جنکو اِن حقائق کی نسبت غلط خیال ہوتے ہین غرضکہ اِس وہم سے اُنکو خوف ہوجاتا ہی اور استقلال کے ساتھ اِس معاملہ مین نظر نہین کرسکتے ہین اگر یہ بات اُنکو حاصل ہوتی تو وہ جلدی دریافت کرلیتے کہ جو باتین اُنکے ذہن مین اِن حقائق کی نسبت جاگزین ہین وہ بالکل غلط ہین آپ غور کیجیے کہ ادراک کا حواس ظاہری کے ذریعہ سے علاوہ پیدا ہونا روح کے لافانی ہونے کی نسبت کیونکر شک پیدا کرسکتا ہی بلکہ حقیقت یہ ہی کہ اِس بات سے ثابت ہوتا ہی کہ نفس ناطقہ کو ادراک اور حس پیدا کرنے مین مادہ ظاہری پر اتنا تکیہ نہین ہی جیسا ہمارے خیال مین پہلے تھا اور یہ بات بیشک دلیل اِس بات کی نہین ہوسکتی ہی کہ روح لافانی نہین ہی

علاوہ اسکے لفظ دہریہ ہین جو معترض مستعمل کرتا ہی یہ لفظ ایسا بے معنی ہی کہ کبھی کوئی شخص
شافی طور پر نہین سمجھا سکا ہی کہ اسکے معنی حقیقت مین کیا ہین اور یہ بات کچھ تعجب کی نہین ہی
کیونکہ اگر نہایت اجل فاضل سے دریافت کیا جاوے کہ مادہ کی تعریف کیا ہی تو وہ
نہ بتا سکیگا آپ سمجھین تو کہ سوائے خواص مادہ کے اور کچھ ہم مادہ کی نسبت کیا جانتے
ہین مثلاً ہم کہتے ہین کہ مادہ وہ چیز ہی جو جگہ کو روکتا ہی یعنی قابلیت تمکن رکھتا ہی اور
امتناع تداخل اُسکی صفت ہی اور اُس مین وزن ہوتا ہی اور کشش اتصال اور کشش کیمیائی
ہوتی ہی اور علیٰ ہذا القیاس بعض خواص ایسے ہی اور اُس مین ہوتے ہین یہ تو دریافت
کرین کہ کوئی شی ایسی ہی جو اِن خواص سے جدا اور علیحدہ ہو یہ سوچیے کہ کوئی ایسا جوہر ہی
جسکے واسطے یہ خواص عرض ہون اگر ہی تو اس جوہر کی تعریف فرمائیے یہ تو دریافت کیجیے
کہ کیا مادہ ذرات کا مجموعہ ہی کہ جنکے بعض خواص معین ہوتے ہین اور جو ذرات لاانتہا
درجے پر قلیل الضخامت ہین یا مادہ فقط نقاط ہندسہ کا مجموعہ ہی جو گویا مرکز ہین جنمین سے
بعض قوتین کشش اور تنفر کی خاص فاصلون تک پھیلتی ہین کیا قوت جاذبہ قوت
کشش نہین ہی کیا قوت شرکت اور قوت اتصال قوت کشش نہین ہی کیا خاصیت امتناع
تداخل یعنی تمکن کی قوت اور نیست و نابود ہونے کے ناقابل ہونے کی قوت قوت تنفر نہین ہی
کیا جوہر مقناطیسی اور جوہر الکٹرسٹی کشش اور تنفر کی قوت سے نہین بنا ہوا ہی کیا یہ
ممکن نہین کہ حرارت اور روشنی فقط قوت کشش اور تنفر سے بنی ہوئی ہون پس
باقی کیا رہتا ہی اگر اِن سب قوتون کے موجود ہونے سے ہمارے خواص پر ایسا ہی اثر
پیدا ہوا ہو جیسا مادہ کے سبب سے پیدا ہوتا ہی تو کیا یہ بات خیال مین نہین آسکتی کہ وہ
بلکہ خواص مادہ کہ فقط انکو ہی ہم جانتے ہین اِن قوتون کے اجتماع کا نتیجہ ہو اگر ایسے ایسے سوالات
آپ کرین تو اُنکا جواب آسانی سے حاصل نہین ہو سکتا ہی اتنی بات ضرور ہی کہ مادہ اپنے
خواص سے علیحدہ ہمارے قیاس مین نہین آسکتا ہی اور فقط اتنی ہی بات ہمکو مادہ کی

نسبت معلوم ہی پس فی زمانناً میلان علم اس طرف نہین ہی کہ انسان مین لافانی وجود
کے ہونے سے انکار ہو بلکہ اس طرف ہی کہ خود مادہ کو ایک قوت یا مجموعہ بہت سی
قوتون کا تصور کرتے ہین یقیناً اس بات سے غیر فنا کے تصور کو نقصان نہین
پہونچتا ہی بلکہ یہ بات اس تصور کی معاون ہی علاوہ اسکے آپ غور کرین کہ جب لفظ
مادہ کی تعریف نہین کر سکتے ہین تو لفظ غیر مادی کی تعریف کیونکر کر سکتے ہین
تاوقتیکہ ہم یہ نجانین کہ مادہ کیا چیز ہی ہم یہ کیونکر جان سکتے ہین کہ مادہ نہین کیا ہی بلکہ یہ
کہنا چاہیے کہ کس چیز کو مادہ نہین کہتے ہین پس چونکہ لفظ مادی و غیر مادی کی تعریف
نہین ہو سکتی ہی اس واسطے اسکی بحث ہی نہین کرنی چاہیے علاوہ اسکے فرض کیجیے کہ
ہم یہ قول اختیار کرلین کہ مادہ کی تعریف یہ ہی کہ وہ جگہ روکتا ہی اور پھر یہ چاہین کہ اسی
تعریف کے بموجب غیر مادہ کی تعریف کرین تو یہ امر آسان نہین ہی ذرا آپ خیال تو کسی ایسی شی کا کرین کہ
جو جگہ کو نہ روکے کچھ خیال مین آتا ہی مین تو قبول کرتا ہون کہ میرے ذہن مین ایسی کوئی شی نہین آتی ہی۔

ان سب خیالات کے سوا اس دنیا مین ہم مادہ کی نسبت فقط یہ بات جانتے ہین
کہ وہ نیست و نابود نہین ہو سکتا ہی پس اسکے معنی یہ ہین کہ مادہ قدیم ہی یعنی لافانی ہی
ایک ذرہ کو بھی مادہ کے ہم نیست و نابود نہین کر سکتے ہین فقط اتنا ہی ہمکو اختیار ہی
کہ ہم اسکی صورت اور جگہ بدل سکتے ہین مثلاً آتشخانے مین جو کوئلے ڈالے جاتے ہین وہ بحیثیت
مادہ نہین نابود ہو جاتے ہین بلکہ کوئلے کی حیثیت مین نابود ہو جاتے ہین مادہ کی حیثیت انکی یہ
باقی رہتی ہی کہ راکھ اور دھوان اور ہوا باقی رہتی ہی پس اگر ہم یہ قیاس کرین کہ روح کسی قسم
مادہ سے بنی ہوئی ہی اور جگہ روکتی ہی تو اس قیاس سے اسکے لافانی ہونے مین کچھ خلل نہین
پیدا ہوتا ہی بلکہ ایسے قیاس سے اسکا قدیم ہونا معلوم ہوتا ہی کیونکہ جہانتک ہمکو علم حاصل ہی
ہم فقط مادہ کی ہی نسبت یہ بات کہہ سکتے ہین کہ وہ نیست و نابود ہونے کے قابل نہین
ہی یعنی قدیم ہی اور یہ تو مین پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ میرے ذہن مین ایسی کوئی شی

نہین

نہین آسکتی ہی جسکے سبب سے جگہ نہ روکنے کا اطلاق ہو سکے اب آپ یہ غور کیجیے کہ روح کے خواص آپ کو کیا معلوم ہین ہمارے ذہن مین اچھی طرح کوئی ایسی شی نہین آسکتی ہی جو غیر مادی ہو اور بدرجہ آخر یہ بات ہی کہ اس زندگی مین ہمکو روح اور نفس ناطقہ کا علم فقط اسی طور پر ہی کہ ہم اسکو مادہ ظاہری کے ساتھ شامل دیکھتے ہین اس زندگی مین ہمارے ذہن مین یہ بات نہین آسکتی ہی کہ خیال بغیر مغز کے پیدا ہو سکے —

لیکن فی الحقیقت دہریہ ہی کا قول جسکی نسبت اعتراض کیا جاتا ہی یہ ہی کہ خیال کی نسبت اور کچھ سوا اسکے نہین جانتے ہین کہ خیال مغز کا یہ فعل ہی اور اسواسطے ہمکو کسی اور وجود کا مثلاً روح اور نفس ناطقہ کا فرض کر لینا جائز نہین ہی کیو خیال کے پیدا ہونے کی وجہ بتانے کے واسطے ایسا وجود فرض کر لینا ضرور نہین ہی یہ قول بعض اُن لوگون کا ہی جنھون نے علم مقناطیس حیوانی کو مطالعہ کیا ہی الا یہ قول انکا اس علم کے مطالعہ کے سبب سے نہین ہوتا ہی کسی طور پر لوگون نے یہ قیاس کر لیا ہی کہ اس قول سے روح کے قدیم ہونے سے انکار نکلتا ہی — لیکن مین اس قول کو اس درجہ تک نہین تسلیم کرتا ہون کہ ایک فکر کرنے والے وجود کو جسم سے جدا نہ مانون یہ بات تو سچ ہی کہ ہم ایسے وجود کا ہونا ثابت نہین کر سکتے ہین لیکن یہ بھی تو ہم ثابت نہین کر سکتے ہین کہ ایسا وجود حقیقت مین نہین ہی ممکن ہی کہ ایسا کوئی وجود حقیقت مین ہو اور یہ وجود مغز کو بطور آلہ خیال و حس کے کام مین لاتا ہو اور ہمارا ذاتی وقوف کہتا ہی کہ یہ قیاس راست ہی بالعکس اسکے یہ بھی ممکن ہی کہ ایسا وجود کوئی نہو اگرچہ یہ بات ثابت نہین ہو سکتی ہی لیکن ان دونون مین سے کوئی قیاس کیا جاوے ابدیت زندگی خیال و حس یعنی انسان کا قدیم ہونا دونون قیاس سے محفوظ ہی میری سمجھ مین یہ بات آتی ہی کہ خداے تعالی نے انسان کو یہ ادراک نہین بخشا ہی کہ اپنی عقل سے اس بحث کو کوئی وجود فکر کرنے والا جسم سے علحدہ ہی یا نہین ہی طے کرے ایسا ہی باقی زندگی ہمیشہ

کبھی ٹھیک نہین ہوسکتی ہی لیکن درحالیکہ مین تسلیم کرتا ہون کہ ایک علٰحدہ روح یا نفس ناطقہ
کے موجود ہونے کے قیاس کو ہم ثابت نہین کر سکتے ہین یہ بات بھی بخوبی عیان ہی کہ ہمکو
ایک ذاتی وقوف ایسا حاصل ہی جس سے ایسے وجود کے موجود ہونے کی ہمکو آگاہی
ہوتی ہی اور اِس وقوف کی شہادت بالکل رد نہین ہوسکتی ہی ہم یہ سمجھتے ہین کہ مغز کو
اس وجود کا آلہ خدائے تعالی نے مقرر کردیا ہی اور اس واسطے اِس آلہ کے مقرر ہونے مین
خطا نہین ہی لیکن اگرچہ مجھے ایسا قیاس ناچار اختیار کرنا پڑتا ہی میری سمجھ مین یہ
بات نہین آتی ہی کہ اس قیاس کے بالعکس قیاس اختیار کرنا روح کے قدیم ہونے
سے کچھ بھی تعلق رکھتا ہی اور روح کا قدیم ہونا دونون قیاس پر برابر ہی سمجھ مین آتا ہی
اور تحقیقاً یہ بات ہی کہ اگر علم مقناطیس حیوانی کو اِس باب مین کچھ بھی تعلق ہی تو یہ ہی کہ
جن لوگونکا یہ قول ہی کہ روح ایک علٰحدہ وجود ہی اُنکے قول کو مضبوط کرتا ہی یہ بات
تو انسان کے علم سے باہر ہی کہ آیا روح مادی ہی یا غیر مادی لیکن ہر حال مین یہ ثابت
ہوتا ہی کہ قدیم ہی اور معدوم نہین ہوسکتی۔۔

اب مین اُس اعتراض کا ذکر کرتا ہون جو ہر طرف اُس حالت مین ہمارے مقابل
ہوتا ہی کہ جب ہم جسم انسان پر آثار عمل مقناطیسی کو پیدا کر کے دکھاتے ہین مثلاً جب ہم
کسی عضو مین تشنج یا اُسکی حرکت مین سُرعت پیدا کر دیتے ہین یا تکلیف یا اور کسی بیرونی
اثر کا حس کھو دیتے ہین یا یہ بات پیدا کر دیتے ہین کہ آنکھ کی پتلی کو روشنی کا اثر نہو
یا پتلی کو حرکت نہو سکے یا معمول کی زبان مین لکنت پیدا ہوجاوے یا معمول کی مرضی کے
خلاف اُسکے اعصاب سُکڑ جاوین یا علی ہذا القیاس اور اسی قسم کے آثار پیدا کرین چنانچہ
یہ جملہ آثار مین نے واقع ہوتے ہوئے دیکھے ہین اور اُنمین سے اکثر مین نے خود پیدا کیے ہین
اور یہ جملہ آثار ایسے ہین کہ اگر کسی معمول کی طبیعت اچھی اثر پذیر ہو تو آسانی سے آسپر واقع
ہوسکتے ہین اکثر لوگ جو اِن آثار کو پیدا ہوتے ہوے دیکھتے ہین اور اُنکو تسلیم

کرتے ہین یہ بات کہتے ہین کہ یہ آثار وہم کے سبب سے پیدا ہوتے ہین اس قول کے
اصل معنی کا جیسا وہ عموماً بیان کیا جاتا ہی دریافت کرنا آسان نہین ہی کیا ان لوگون کی
یہ مراد ہی کہ یہ باتین قیاسی ہین اور حقیقی نہین اور تعجب یہ ہی کہ یہی مراد اکثر ان لوگون کی
ہوتی ہی اگرچہ انھون نے ان آثار کو پیدا ہوتے بھی دیکھا ہی اور اُنکو تسلیم بھی کیا ہی
بہ ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ان لوگون کو یہ تمیز نہین ہوتی ہی کہ وہم کے ذریعہ سے کیا
اثر پیدا ہوتا ہی اور کیا چیز قیاسی اور حقیقی نہین ہی جو چیز وہم کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہی
اُسکو وہ بے تمیزی سے قیاسی گردان لیتے ہین لیکن یقیناً کسی عضو کا اکڑ جانا ایک
حقیقی امر ہی علی ہذا القیاس آنکھ کی پتلی کا قائم ہو جانا اور اُسکا حس موقوف ہو جانا نبض
مین سرعت کا آجانا امور حقیقی ہین وجہ وقوع ان امور کی کچھ ہی ہو بعض اذکار ایسے
لکھے ہوئے ہین کہ وہم کے ذریعہ سے بلا ذریعۂ عمل مقناطیسی موت واقع ہو گئی ہی
کیا ان صورتون مین موت قیاسی تھی کیا جو لوگ کہ مر گئے تھے وہ فقط اپنے قیاس مین
اپنے آپ کو مردہ سمجھ لیتے تھے اگر ایسے معترض اس بات کی تمیز کرین کہ حقیقت کیا چیز ہی
اور اُسکے واقع ہونے کی وجہ کیا ہی تو اُنکو واضح ہو گا کہ جو آثار اوپر لکھے گئے امور حقیقی ہین
اگر اُنکا جی چاہے تو وہ سمجھ لین کہ یہ آثار وہم کے سبب سے پیدا ہوتے ہین لیکن اِس
وجہ سے اُنکے حقیقی ہونے مین خلل نہین آسکتا ہی اور حقیقت مین جو لوگ یہ اعتراض کرتے
ہین اور کچھ سمجھ رکھتے ہین یہی مراد رکھتے ہین کہ یہ آثار وہم کے سبب سے
پیدا ہو جاتے ہین مدعا اُنکا یہ ہی کہ یہ آثار کسی بیرونی قوت کے زور سے نہین پیدا
ہوتے ہین بلکہ یہ آثار معمول کے نفس ناطقہ کے فعل کے نتائج ہین اور اس فعل کو وہم کا
فعل کہتے ہین مجھے اس قیاس کی نسبت کچھ اعتراض نہین ہی درحالیکہ یہ قیاس جملہ حقایق کی
نسبت صادق ہو اور صاف صاف معنی اس قیاس کے بیان کیے جاوین بھلا آپ بحث کے واسطے
فرض کر لیجیے کہ [illegible] حقایق کی نسبت یہ قیاس درست آتا ہی اور [illegible] قیاس کی [illegible]

کرتے ہین کہ کیا ہی معنی یہ ہین کہ جس شخص پر عمل کیا جاتا ہی اُسکا نفس ناطقہ بعض
اشارات کے سبب سے برانگیختہ ہوکر جسم پر اولٹ کر اثر کرتا ہی اور جملہ آثار مذکورہ
بالا علاوہ خواب مقناطیسی و دیگر آثار کے پیدا کرتا ہی اب اگر اس تعریف کو آپ تسلیم
کرلین اور اختصار کے واسطے اس فعل کا نام فعل وہم رکھ لین تو ظاہر ہی کہ اگر
وہم ایسے آثار کا خلاق ہی تو یہ قوت وہم ایک ایسی شی ہی جسکی نسبت نہایت
سنجیدگی سے تحقیقات کرنی چاہیے اس قیاس پر ظاہر ہوگا کہ ابتک وہم کی
قوت سے ہم ناواقف رہے ہین اور ہمکو چاہیے کہ فوراً اُسکی قوت کے افعال کا
علم حاصل کرین تاکہ اُسکے فعل کے قواعد دریافت ہون اور ایسے قوی فاعل کے
فعل سے فائدہ اُٹھاوین تاہم اس قیاس پر بھی ان آثار کا حقیقی ہونا ثابت ہی اور
اگر ان حقائق کی وجہ وقوع اس قیاس پر بیان کی جاوے تو اُس قیاس کے اختیار
کرنے کی نسبت جس مین ایک اثر بیرونی مانا جاتا ہی یہ حقائق کم متعجب نہین ہوجاتے ہین
یہ بات آپ آسانی سے دریافت کرلینگے کہ اس نوبت تک پہونچکر ان حقائق کی
وجہ وقوع کا کسی قیاس پر بیان کرلینا ایک ایسا امر ہی جو اصلیت حقائق پر کچھ اثر
نہین رکھتا ہی ابتک شک تو حقائق ہی کی نسبت ہوتا رہا ہی اور مین اُس قیاس کے
ماننے کو جو وہم کو خلاق حقائق مذکور مانتا ہی مستعد ہون بشرطیکہ جن لوگون کا یہ قیاس ہی
وہ سمجھا دین کہ جملہ حقائق پر یہ قیاس صادق آتا ہی لیکن حقیقت مین یہ بات ہی کہ احتیاط
اور غور سے تحقیقات کیجاتی ہی تو معلوم ہوتا ہی کہ یہ قیاس جملہ حقائق یا تقریباً جملہ حقائق پر
راست نہین آتا ہی انحطاط و سرعت نبض اور آنکھ کی پتلی کا قائم اور بے حس ہوجانا ایسی
چیزین ہین جن پر ہمارا ہرگز اختیار نہین ہی معمول کا وہم کیسا ہی برانگیختہ کیا جاوے
وہ اپنے جسم مین یہ آثار بلا ذریعہ عمل مقناطیسی کے خود بخود پیدا نہین کرسکتا ہی اور عامل
اُسپر یہ آثار اور دیگر آثار اسطرح پیدا کرسکتا ہی کہ اُسکے وہم پر کسی طرح کا فعل نہ پہونچے

مین اِس بات کی شہادت دیتا ہون کہ عامل عمل مقناطیسی کسی شخص پر ایسی حالت مین عمل کرلیتا ہی کہ معمول دوسرے کمرے یا دوسرے مکان مین ہو یا سیکڑون گز عامل سے دور ہو اور جانتا بھی نہو کہ کسی طرح کا عمل اُسپر ہونے والا ہی ایسی حالت مین یہ بات واقع ہو جاتی ہی کہ درحالیکہ معمول اپنے معمولی کاروبار مین مصروف ہی اُسپر عمل مقناطیسی کے آثار نمایان ہو جاتے ہین اور جن لوگون کی طبیعت اچھی اثر پذیر ہی اُن پر یہ اثر اِس طور پر بھی پیدا ہو جاتا ہی کہ عامل نے کبھی اُنکو پہلے دیکھا بھی نہو ایسی جگہ میرا یہ قول ہی کہ وہم کے فعل کو دخل نہین ہی علاوہ اِسکے درحالیکہ معمول کا خیال مصروفیت سے کسی خاص امر مین جما ہوا ہی عامل کو ایسا اختیار ہی کہ اُسپر ایسے آثار پیدا کر دے جو اُس امر سے جس پر معمول کا خیال جما ہوا ہی بالکل کچھ تعلق نہ رکھتے ہون اور یہ بھی اِس طور پر ہو سکتا ہی کہ معمول کو عمل کے ہونے کی اطلاع بھی نہو چنانچہ ایسا ہوتا ہی کہ درحالیکہ معمول نہایت مصروفیت اور توجہ سے باتین کر رہا ہو عامل کی مرضی ناگفتہ سے جو اُسکے پیچھے یا دور کھڑا ہو اُسکے منھ سے آدھا کلمہ نکلتے ہوئے رُک جاوے اور علیٰ ہذا القیاس سیکڑون مختلف صورتون مین عامل کا اِس طور پر اثر ہو جاتا ہی اِن باتون سے یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ وہم سے جملہ آثار کی وجہ وقوع معلوم نہین ہو سکتی ہی بلکہ کسی بیرونی قوت کی تاثیر کو ماننا پڑتا ہی اور جب ایسی قوت کو مان لیا تو پھر وہم کی کچھ ضرورت نہین ہی لیکن اگرچہ جملہ حقائق عمل مقناطیسی مرضی ناگفتہ عامل کے سبب سے پیدا ہو سکتے ہین اور بلکہ ایسی حالت مین کہ عامل و معمول یکجا نہون اور اُنمین بُعد ہو الا میری یہ مراد نہین ہی کہ وہم سے جسکی تعریف اوپر کی گئی بہت آثار عمل پیدا نہین ہو سکتے ہین مگر سب نہین پیدا ہو سکتے ہین برخلاف اسکے مجھے معلوم ہی کہ وہم پر زور ڈالنے سے عمل مقناطیسی کا اثر جلدی اور زیادہ قوی ہو سکتا ہی چنانچہ عامل کی مرضی جب مضبوطی سے ظاہر کیجاتی ہی تو اُسکی تاثیر کچھ کچھ اسی باعث سے ہوتی ہی

لیکن چونکہ مرضی ناگفتہ عامل کی بھی تاثیر ہوجاتی ہی اس واسطے وہم پر اثر ہونا عمل مقناطیسی کی تاثیر کے واسطے لابد نہین ہی غرضکہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ اعتراض معترض بخوبی سمجھکر نہین کرتے ہین اور جب اس اعتراض کے معنی سمجھتے بھی ہین تو فقط غرض یہ اُنکی ہوتی ہی کہ آثار عمل کی وجہ وقوع ایک ایسے قیاس پر بیان کرتے ہین جو بدلائل اس مطلب کے واسطے کافی نہین اگرچہ بعض اوقات یہ ہوسکتا ہی کہ بعض آثار کی وجہ وقوع اس قیاس پر بیان ہوسکتی ہی یعنی یہ کہ قوت مقناطیسی کی ہمراہ وہم کے تاثیر ہوتی ہی الا اس قیاس پر کسی بیرونی قوت کی تاثیر نہین مانی جاتی ہی لیکن اگر کسی بیرونی قوت کی تاثیر مانی جاوے تو اس قیاس کی بنیاد مضبوط نہین اگر بالفرض یہ بات قبول بھی کر لیجاوے کہ بعض آثار وہم کے برانگیختہ ہونے سے پیدا ہوتے ہین آپ یہ تو فرمائیے کہ وہم برانگیختہ کس طرح ہوجاتا ہی اسکا کیا سبب ہی کہ ترکیب عمل مقناطیسی سے وہم پر ایسا قوی اثر ہوتا ہی اور ایسے مختلف آثار پیدا ہوتے ہین اسکا کیا سبب ہی کہ معمول کو حالت ہوش مین جسم پر بعض آثار مثل حرارت یا سردی یا بجلی کے صدمہ کے سے معلوم ہوتے ہین غرضکہ جس طور پر چاہیے دیکھیے یہی بات دریافت ہوگی کہ کسی بیرونی قوت کی معمول پر تاثیر ہوتی ہی اور یہ بات کہ آیا اس بیرونی قوت کی تاثیر بلاواسطت یا بوساطت وہم کے ہوتی ہی کچھ لائق لحاظ نہین ایسی بحث مین یہی ہوتا ہی کہ اس بات کے سلسلے مین ایک اور کڑی ایزاد ہوتی ہی اور اُس سلسلے کا ایک سرا تو قوت بیرونی اور دوسرا سرا وہ آثار ہونگے جو پیدا ہوتے ہین اسکی کچھ پروا نہین کہ اس سلسلے کے بیچ مین کتنی کڑیان ہین —

ایک اور اعتراض ایسا ہی کہ اگرچہ وہ اکثر کیا جاتا ہی الا میری دانست مین اور سب اعتراضون سے ضعیف تر ہی وہ اعتراض یہ ہی کہ عمل مقناطیسی کے آثار کسی کام کے نہین ہین پس اُنکی نسبت تحقیقات کرنی لاحاصل ہی — اکثر مجھسے لوگ دریافت کرتے ہین

کہ تم ایسی چیزون کی طرف کیون توجہ کرتے ہو جنسے سوائے سیر کے اور کچھ حاصل نہین ہی
اور یہ دریافت کرتے ہین کہ مقناطیس حیوانی کا فائدہ کیا ہی — اسکا جواب یہ ہی
کہ یہ سوال اور علوم کی نسبت بھی اکثر کیا گیا ہی یہی سوال علم ہئیت اور جیالوجی اور
علم کیمیا اور تشریح اور بناتات اور مناظر اور مرایا کی نسبت بھی کیا گیا ہی اور
اگر اب ایسا سوال اُن علوم کی نسبت کرنا لغو معلوم ہوتا ہی تو اُسکی وجہ یہی ہی
کہ امتداد زمانہ سے ثابت ہوا ہی کہ اُن علوم کے بہت فوائد ہین الا اگر استداد زمانہ
سے یہ بات حاصل بھی نہین ہوتی تب بھی ہمپر فرض ہی کہ فقط علم کے واسطے اور
امر حق کے دریافت کرنے کے واسطے اِن سب علوم اور اُنکے فروع کو مطالعہ کرین
قدرت مین کوئی حقیقت ایسی نہین ہی کہ اُسکا کچھ فائدہ نہو ہر چند کہ اُسکے فوائد ہمکو
معلوم نہون شاید اُس حقیقت کو آیندہ کسی اور علم کی فرع سے تعلق ہونا ثابت ہو
اور غالب ہی کہ جلدی ہی یا سیکڑون برس کے بعد اُسکے استعمال سے فائدہ ہو پس
اگر اِن حقائق کی بہت تحقیقات نہ کیجاوے تو یہ سچّے فوائد ہم ضائع کر دینگے علاوہ
اِسکے اس بات کی مثالین بافراط ہین کہ بعض حقائق جو ناچیز اور بے قدر
معلوم ہوتے ہین جب ہمارے علم کو ترقی ہوتی ہی دفعتًہ قدر حاصل کر لیتے ہین
چنانچہ دخان مین لچک کا ہونا مدت مدید سے معلوم تھا لیکن واٹ صاحب کی
عقل سے دخانی کل اسی خاصیت دخان کے ذریعے سے بنی جب برت اور پانی اور
اور بخار کے مزاج کی گرمی کے مدارج معلوم ہوئے تو حرارت پوشیدہ کی حقیقت
معلوم ہوئی اور غالبًا واٹ صاحب نے اِسی حقیقت کے دریافت ہونے کے
سبب سے دخان سے یہ فائدہ حاصل کیا کہ دخانی کل طیار کی۔ مشتری کے اقمار کے
خسوف کا دریافت ہونا جہاز رانی کے واسطے لابد ہی — یہ ایک سیدھی سی بات
مدت سے معلوم تھی کہ اگر ایک موج برقی ایک تار کی راہ روان ہو اور رک جاوے تو ایک

دوسری موج متوازی تار مین پیدا ہوتی ہی یا سوزن مقناطیسی پر اثر کرتی ہی
حال مین اسی حقیقت کے ذریعے سے تار برقی بنایا گیا چنانچہ اسی خاصیت موج
برقی کے ذریعے سے ہم قوی مقناطیس مصنوعی بنا سکتے ہین جب کلورائن† پر
شراب کے ست کی تاثیر کا امتحان کیا گیا تو اور چیزون مین جو اس ترکیب سے
پیدا ہوئین ایک ایسی سیّال چیز پیدا ہوئی کہ جسمین ایک طرح کی خوشبو ہی اور ہوا مین
اوڑ جاتی ہی بیس ۲۰ برس تک اس سیّال کا کچھ فائدہ نہین نکلا سوا اسکے کہ بعض
قواعد علم کیمیا کے دریافت ہوئے لیکن کسی کو مدت سے اُسکے استعمال کا کسی فائدے
کی غرض سے خیال بھی نہین ہوا اگرچہ اس سیّال مین بہت خواص لائق قدر تھے
اور جب ڈاکٹر سمپسن صاحب نے اچھی طرح احتیاط سے تحقیقات کی تو اُس سے
کلوروفورم پیدا ہوا اور اب یہ شی جراح اور دائی کے واسطے لابد ہی اگر لیبک‡ اور سوبرا
جنھون نے علٰحدہ علٰحدہ کلوروفورم کو دریافت کیا کلورائن اور شراب کے
ست کی تاثیر کے جملہ مدارج کی تحقیقات کرتے تو یہ بات سنہ ۱۸۳۰ع مین دریافت ہو جاتی
کہ انسان کے جسم پر عمل جراحی اس طرح ہو سکتا ہی کہ اُسکو کچھ بھی تکلیف نہو لیکن اُنکی
کمی توجہ کے سبب سے انسان کو اس شی بے بہا کا انتظار پندرہ برس زیادہ کرنا پڑا
اس بات کی یاد دہانی کی آپ کے واسطے کچھ ضرورت نہین ہی کہ عمل مقناطیسی کے
ذریعے سے عمل جراحی بلا تکلیف ہو سکتا ہی اور اگر اطبا اس عمل کی طرف توجہ کرتے اور
جو کام اُنکو واجب تھا کرتے تو یہ بات پندرہ برس پہلے دریافت ہوتی اور حقیقت مین
یہ بات ہی کہ کلوروفورم کے دریافت ہونے سے پہلے عمل مقناطیسی کا استعمال اس
مطلب کے واسطے کئی سال سے ہوتا تھا آج کل ڈاکٹر اسڈیل صاحب ہندوستان مین

† کلورائن ایک بسیط ہوائی جسم ہی جسکا رنگ سبز ہوتا ہی —
‡ حکما کے نام ہین —

اس عمل کا استعمال عمل جراحی کے واسطے کیا کرتے ہین اور ہمیشہ اُنکا عمل پورا ہوتا ہے
انگلستان مین ہنوز حالت مقناطیسی کے پیدا کرنے کی قوت اُس درجہ کو نہین پہونچی ہو
کہ عمل مین خطا نہو لیکن انگلستان مین بھی عمل مقناطیسی کا استعمال جراحی کے عمل کے
واسطے اکثر کلوروفورم کو چھوڑ کر کرتے ہین پس واضح ہوا کہ ہر چند کوئی حقیقت علمی
بظاہر ناچیز معلوم ہوتی ہو لیکن اُسکی ذات مین ایک بزرگی ہو اور ممکن ہو کہ کسی وقت
اُسکا استعمال ہوسکے لیکن عمل مقناطیسی کا استعمال تو اب بھی ہوتا ہو یعنی تکلیف
کے دور کرنے اور بیماری کے رفع کرنے کے واسطے مستعمل ہو لیکن اگر بالفرض ہنوز
اس کام مین یہ عمل نہ آتا تب بھی یہ امر اس بات کے واسطے دلیل نہین ہوتا کہ اس علم
کے حقائق کی تحقیقات ہی نہ کیجاوے کیونکہ احتمال قوی ہو کہ اُسکے فوائد آج ہی یا
کل یا ایک سال یا سو برس کے بعد معلوم ہوجاوین آیندہ آپ کو معلوم ہوگا
کہ اس عمل کا استعمال اور طرح پر بھی ہوتا ہو اور زیادہ ہونے کی امید ہو غرضکہ یہ اعتراض
پوچ ہو اور جو لوگ یہ اعتراض کرتے ہین اُنکو حقائق قدرت سے اچھی طرح
آگاہی نہین ہو اور عمل مقناطیسی کی نسبت زمانہ حال مین بھی راست نہین آتا ہو
اعتراض آخری یہ ہوتا ہو کہ حقائق عمل مقناطیسی ایسے صریح واضح ہین اور ایسے عجیب
اور کارآمد ہین کہ اگر حقیقت مین اُنکا وجود ہوتا تو مدت سے دنیا مین لوگ اُن سے
واقف ہوتے اور بہت کامون مین مستعمل ہوتین یہ اعتراض ایسا ہو کہ اُسکے سُننے سے
حیرت ہوتی ہی اگر اُسکو تسلیم کیا جاوے تو ثابت ہو کہ جو چیز اب تک دریافت نہین ہوئی
یا اگر دریافت ہوچکی اور اُسکا استعمال نہین ہوا وہ چیز ناچیز ہی لیکن آپ دیکھیے کہ تواریخ
سے کیا معلوم ہوتا ہی۔ اول تو یہ بات معلوم ہوتی ہو کہ ہر زمانے مین نئی نئی باتین ایسی
دریافت ہوئی ہین کہ اُنکے فوائد اور سیدھے پن سے لوگون کو تعجب ہوا ہی لیکن
تاوقتیکہ وہ دریافت ہوئین یا تو کسی کو معلوم نہ تھین یا لوگ اُنکو بھول گئے تھے

اور اُن سے غافل تھے آپ فرمائیے کہ اِسکا کیا سبب ہی کہ فرنگستان مین باروت روجر بیکن ہی کو پہلے دریافت ہوئی حالانکہ چین مین ہزار برس سے پہلے اُسکا رواج تھا اِسکا کیا سبب ہی کہ نئی دنیا کو کلمبس ہی نے دریافت کیا اور اُسکے وقت سے پہلے کوئی اُس ملک کو نہین جانتا تھا بلکہ آپ خیال تو فرماوین کہ لوگون نے خود کلمبس پر ہی یہ اعتراض کیا نہین کیا تھا کہ اگر حقیقت مین ایسی دنیا ہوتی تو کیا ایک چھوٹے سے ملاح کے واسطے اب تک اُسکا دریافت کرنا چھوڑا جاتا کیا فرینکلن* صاحب کے عہد سے پہلے بجلی کا وجود نہین تھا یا قطب نما کے بننے سے پہلے قوت مقناطیسی دنیا مین موجود نہ تھی اسکا کیا سبب ہی کہ لوگ ہمیشہ روزانہ سیب کو درخت سے زمین پر گرتے دیکھتے تھے لیکن سولے نیوٹن صاحب کے کسی اور کو یہ خیال نہ ہوا کہ اُسکے زمین پر گرنے کی کیا وجہ ہی اور پھر اُسکی سبب کے دریافت ہونے سے قواعد حرکت اجرام فلکی نکالے گئے دنیا مین آدمی دیکھا کرتے تھے کہ کوئلے آگ مین جلتے تھے اسکا کیا سبب ہی کہ ایک ہزار برس پیچھے اِن کوئلون کے جلنے کے خواص سے روشنی گاس نکالی گئی ۔ اسکا کیا سبب ہی کہ دُخان کے زور سے جہاز رانی ایک خاص وقت مین کی گئی اور اُس وقت سے پہلے کسی کو قوتِ دُخان کے اسطور پر مستعمل کرنے کا خیال بھی نہوا ۔ القصہ اسکا کیا سبب ہی کہ ہر نئی چیز جو دریافت ہوئی ایک خاص وقت مین دریافت ہوئی اور اُس وقت سے پہلے کسیکو نہ معلوم ہوئی وجہ یہ ہی کہ کسی حقیقت قدرتی کے سمجھنے اور معلوم ہونے کے واسطے لوگون کی عقلین طیار ہونی چاہیین چنانچہ یہی بات عمل مقناطیسی پر راست آتی ہی لیکن اگر آپ غور کرین تو یہ اعتراض بالمعنی بھی صحیح نہین ہی کیونکہ حقائق علم مقناطیسی قدیم زمانہ سے دنیا مین معلوم تھین بلکہ علاج امراض بھی ہوتے تھے

* فرینکلن صاحب نئی دنیا کے ملک مین ایک بڑے حکیم ہوے ہین جنھون نے آسمان سے بجلی اُتاری تھی

بیٹھی

ناقص مطالب کے واسطے مستعمل تھین لیکن اگر اس عمل کا علم کے قاعدہ پر کوئی استعمال کرتا تھا تو علما کیا کرتے تھے چنانچہ مصر اور ہندوستان مین مذہبی فرقون مین اسکا رواج تھا الا چونکہ وہ اپنے علم کو پوشیدہ رکھتے تھے اس واسطے دنیا مین یہ علم ایک عرصہ کے بعد ضائع ہوگیا تھا بعد ازان اس علم کے دوبارہ دریافت ہونے کی ضرورت ہوئی اور مسمر نے اسکو دریافت کیا افسوس یہ ہی کہ بعض باب مین مسمر نے اس عمل کا استعمال قواعد علمی کے موافق نہین کیا اور اسواسطے لوگون کو اسکے علم وعمل کی نسبت تعصب ہوگیا چنانچہ ہر نئی بات کی نسبت دنیا مین تعصب ہوتا آیا ہی اور غالب ہی کہ ہوتا رہیگا ہنوز یہ علم عہد طفولیت مین ہی الا مین خوشی سے کہتا ہون کہ روز بروز اسکو ترقی ہی یہ بات کہ سیکڑون برس پہلے یہ عمل بخوبی کیون نہ پھیلا کچھ یہ دلیل نہین ہوسکتی کہ یہ علم جھوٹا ہی اگر کوئی یہ کہے کہ جو لوگ علم وفضل مین کمال رکھتے ہین انھون نے اس علم کی نسبت کچھ باتین دریافت نہین کین تو اسکا جواب یہ ہی کہ ایسے لوگون نے ابتک اس علم کی طرف توجہ نہین کی ہی ÷

اب مین نے جملہ اعتراضات کی نسبت جو اس علم پر کیے جاتے ہین بحث کر لی ہی اور یقین ہی کہ مین نے ثابت کردیا ہی کہ یہ اعتراضات پوچ ہین اور ایسے ہی ہین کہ جیسے ہر نئے علم اور نئی بات کی نسبت دنیا مین ہمیشہ سے ہوتے چلے آئے ہین لیکن دیگر علوم کی نسبت اب یہ اعتراضات اس واسطے ترک ہوگئے ہین کہ امتداد زمانہ سے معلوم ہوگیا ہی کہ ان علوم کی نسبت ایسے اعتراضات قائم نہین ہوسکتے ہین پس شک نہین ہوسکتا ہی کہ جب اس علم کی تحقیقات بھی اچھی طرح کیجاوے گی تو جو اعتراضات اسپر کیے جاتے ہین خودبخود لغو سمجھے جاوینگے اب تک اس علم اور عمل مین ایسے آدمیون کو دخل ہی جنکو اور علوم مین دستگاہ اچھی نہین تو اس بات کا سبب یہ ہی کہ اہل علم کو اسکی نسبت اب تک توجہ نہین ہی لیکن یہ کم توجہی انکو اب

عرصہ تک نہین رہ سکتی ہو اس واسطے کہ اگر اہل علم اسکی طرف توجہ نہ کرینگے تو اُن لوگون سے پیچھے رہ جاوینگے جنکو توجہ ہو جو اطبا ر ہنوز جوان ہین وہ بھی اس علم کا مطالعہ بغیر پُرانے تعصبات کے کرینگے اور تھوڑے ہی عرصے مین یہ بات ہو جاویگی کہ جس طرح علم کیمیا اور علم تشریح کے نہ جاننے سے طبیب کے علم مین قصور سمجھا جاتا ہو اسی طرح اگر علم مقناطیس حیوانی مین اُنکو دخل نہوگا تو قصور سمجھا جاویگا۔

اب جو اعتراضات کی صفائی ہوگئی تو جزئیات علم کی بحث کا وقت ہو اور مین اب یہ حال لکھونگا کہ عمل مقناطیسی کی ترکیبین کیا ہین اور پھر یہ لکھونگا کہ اُن ترکیبون سے کیا کیا آثار پیدا ہوتے ہین اور پہلے آثار ادنیٰ اور بعد ازان آثار اعلیٰ کا حال لکھونگا اس بیان مین جو جو کچھ مین نے دیکھا ہو اور خود کیا ہو اُسکا بھی حال لکھونگا اور دیگر عاملان کے عمل کا بھی حال بیان کرونگا اسکے پیچھے مین یہ لکھونگا کہ وجہ وقوع آثار عمل کیا سمجھی جاتی ہو اور اِن آثار کے پیدا ہونے مین کیا قواعد دریافت ہوتے ہین بیشک اِس معاملے مین قیاس ہی قیاس ہوگا لیکن قیاس کرنے مین کچھ حرج نہین ہو اس واسطے کہ حقائق عمل کا واقع ہونا ثابت ہونا چاہیے اور یہ حقائق ضرور موجود رہینگے خواہ ہم اُنکی وجہ وقوع بیان کر سکین یا نہ بیان کر سکین یا جس طرح چاہین بیان کر دین۔

چوتھا خط

اب مین اس عمل کی ترکیب بتاتا ہون اور اس خط مین سمجھاؤنگا کہ جب یہ عمل کسی شخص پر کیا جاتا ہی تو اُس شخص پر کیا کیا آثار نمایان ہوتے ہین ؂

ترکیب اول تنویم مقناطیسی

ترکیب یہ ہی کہ آپ پانچ چار آدمیون کو بٹھایئے اور اُنسے کہیے کہ اپنے ہاتھ اس طرح رکھیے کہ ہتیلیان اوپر کی طرف ہون بعد اُسکے اپنے دست راست کی اُنگلیون کے سرون کو پہونچے سے نیچے کی طرف حرکت دیجیے اور اُنگلیان خواہ برابر رکھیے خواہ اس طرح پر کہ ایک دوسرے کے پیچھے ہون لیکن معمول کے جسم کو چھونا نچاہیے مگر جتنا ممکن ہو معمول کے جسم کے قریب تر رہین کئی بار مکرر سہ کرر اس طرح اپنی اُنگلیون کو حرکت دیجیے اس ترکیب سے غالب ہی کہ اُن آدمیون مین سے ایک یا زیادہ پر ایک خاص اثر اس حرکت سے معلوم ہوگا لیکن یہ آثار مختلف اشخاص پر مختلف طور کے ہوتے ہین بعض کو ذرا گرمی بعض کو ذرا سردی معلوم ہوگی بعض کے جسم پر ایسا اثر ہوگا کہ گویا کوئی سوئی چبھوتا ہی بعض کو گدگدی سی معلوم ہوگی بعض کو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا جسم سُن ہوگیا جبتکہ یہ اثر معلوم ہووین اُنپر یہ اثر ہوسکتا ہی اور جو بڑے آثار اس عمل کے ہوتے ہین اُنپر اچھی طرح نمایان ہونگے یہان تک کہ اگر اُنکی آنکھین بھی باندھی جاوین توبھی اُن آثار مین فرق نہین ہوتا لیکن بعض اوقات آنکھون کے باندھنے سے معمول کی طبیعت پژمردہ ہوجاتی ہی یہ سب باتین مین نے بعد کی ہین اور اس عمل کو ہوتے دیکھا ہی اور دیگر عاملان نے اُنکا ذکر تشریح کے ساتھ کیا ہی—

ترکیب دوم تنویم مقناطیسی

جب کوئی شخص ایسا دریافت ہو کہ جسپر کچھ کچھ آثار اس عمل کے نمایان ہون تو آپ اُسپر یہ عمل کرین کہ اپنے دونون ہاتھ معمول کے چہرے پر اور سر پر سے اُسکے پیٹ تک بلکہ پانون تک اُتارین لیکن ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہیے کہ اُسکے جسم کو چھونا نچاہیے لیکن جتنا ممکن ہو قریب تر جسم کے رہین — دوسری ترکیب یہ بھی ہی کہ بجاے سر اور چہرے

اور پشت کم کے عامل اپنے ہاتھ معمول کے پہلو کی طرف سے اُتارے لیکن یہ شرط ضرور ہو کہ عمل کرنے کے وقت عامل کی طبیعت اپنے کام پر خوب جمی ہو اور اُسکا ارادہ قائم ہو اور کسی طرح کا غل یا شور اُس مکان مین نہو جہان عمل کیا جاتا ہو اور جس شخص پر عمل کیا جاوے وہ ہر طرح پر عامل کے عمل ہوجانے پر اپنی طبیعت کو جمائے عامل کو یہ چاہیے کہ معمول پر جم کے دیکھتا ہے اور معمول عامل کی آنکھون کی طرف اسی طرح دیکھتا رہے کچھ عرصہ تک ہاتھون کو معمول کے قریب اس طرح گذارنا چاہیے اگر ایسا کیا جاویگا تو معمول پر آثار عمل ظاہر ہونگے یعنی جیسا اوپر بیان کیا گیا یا گرمی یا سردی یا گدگدی یا سن کوئی نہ کوئی ان آثار مین سے نمایان ہونگے جب یہ آثار اچھے عیان ہون تو یقین ہو کہ جس شخص پر عمل ظاہر کیا گیا ہی اس پر اور بڑے بڑے آثار بخوبی ظاہر ہونگے یعنی معمول پر خاطر خواہ عمل ہوگا غالب ہو کہ اگر عامل کے مزاج مین صبر ہو اور وہ طبیعت کو اپنی جمائے رکھے اور عامل زبردست اور تندرست بھی ہو تو کیسا ہی شخص ہو اُسپر اُسکا عمل چل جاویگا لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہو کہ ابتدا مین معمول پر عمل مشکل سے چلتا ہو الا پیچھے پیچھے اُسپر عمل بخوبی چل جاتا ہو کبھی ایسا بھی ہوتا ہو کہ مرتبہ اول معمول پر کچھ اثر عمل کا نہین ہوتا بلکہ متواتر عمل کیا گیا ہو اور اثر نہین ہوتا ہو لیکن عامل کو چاہیے کہ ہمت نہ ہارے اگر وہ اپنے ارادے پر مستقل اور قائم رہیگا تو اُسکے عمل کے چل جانے کی روز بروز زیادہ امید ہوتی جاویگی اور اکثر تو ایسا ہوتا ہو کہ پانچ چار منٹ مین ہی آثار عمل کے معمول پر ظاہر ہو جاتے ہین ؎

ایک اور ترکیب یہ ہو کہ آپ اُس شخص کے سامنے قریب ہو کر بیٹھیے جسپر آپ عمل کرنا چاہتے ہین اور اُسکے انگوٹھون کو اپنے انگوٹھون اور انگلیون مین پکڑ لیجیے اور نرم نرم اُنگلی دبائیے اور جم کر اُسکی آنکھون کی طرف دیکھیے اور تمام دل اپنا اُسکے اوپر جما دیجیے اور اُسکو بھی کہیے کہ وہ بھی ایسا ہی کرے یہ ترکیب اس معنی مین اچھی ہی

کہ ہمین عامل ابتدا مین اتنا نہین تھکتا ہی جتنا ترکیب اول مین عاجز ہوتا ہی کیا معنی کہ سر سے پانٔون تک ہاتھون کو گزارنا ذرا وقت طلب ہی لیکن جب مشق ہوجاتی ہی تو یہ ترکیب بھی بلا دقت ہوسکتی ہی مین یہ بات نہین کہہ سکتا ہون کہ قطعی ان دونون ترکیبون مین سے کون سی بہتر ہی کبھی کبھی دونون ترکیبون مین خطا ہوجاتی ہی اور اکثر دونون چل جاتی ہین بہتر ہو کہ دونون ترکیبون کو شامل کرلین یعنی کبھی ایک برتین کبھی دوسری دو باتین مطلوب ہین

ایک یہ کہ معمول براضی ہو کہ عمل کا اثر ہوجاوے اور جو کچھ عمل ہو اُسکو بلا عذر ہونے دے مگر یہ بات قطعی ضرور نہین ہی کہ اُسکو عمل کے ہوجانے مین اعتقاد بھی ہو لیکن جو لوگ ایسی طبیعت کے ہین کہ اُنپر عمل آسانی سے ہوسکے اُن مین یہ بات بھی کچھ ایسی ضرور نہین ہی دوسرے یہ بات کہ عامل کی طبیعت نہایت جماؤ کے ساتھ عمل کرنے مین جمے ظاہر ہی کہ اس بات کے حاصل ہونے کے واسطے ضرور ہی کہ جس جگہ یہ عمل کیا جاوے وہان کامل خاموشی ہو اگر کہین بازار یا کوچہ مین بھی غل ہو تو دونون معمول اور عامل کا دھیان بھٹک جاتا ہی یا کوئی عورت چلے اور اُسکے کپڑے کی آواز ہو یا بہت آدمی بیٹھے ہون اور آپس مین کانون مین باتین کرین تب بھی خیال بھٹک جاتا ہی یہ عمل ایک دو منٹ مین بھی ہوجاتا ہی کبھی زیادہ وقت بھی درکار ہوتا ہی حتی کہ ایک گھنٹے سے بھی زیادہ لیکن جتنی کثرت مشق ہو اُتنا ہی عمل کے چل جانے کے واسطے کم وقت درکار ہی ٭

اکثر ایسا ہوتا ہی کہ عامل اور معمول بہت قریب نہون فقط یہی بات ہو کہ عامل معمول کی طرف اور معمول عامل کی طرف نگاہ جما کر دیکھین تو عمل کا اثر ہوجاتا ہی مین نے لیوس صاحب کو دیکھا ہی کہ پانچ منٹ کے عرصے مین دور سے جم کر دیکھنے اور مضبوط ارادے کے ساتھ ایک جماعت کی جماعت پر ایسا عمل کرتے ہین کہ کبھی سو مین سے پانچ پر کبھی بیس پر کبھی پچیس[٢٥] پر اثر ہوجاتا ہی صاحب موصوف

اس ترکیب کو بہت پسند کرتے ہین لیکن اِن صاحب کو اس عمل کرنے مین عجیب قدرت حاصل ہہ۔

تیسری ترکیب یہ ہہ کہ جس شخص پر عمل کرنا منظور ہو اُسکے ہاتھ مین کوئی چیز دیدو اور اُسکو کہو کہ اُس چیز کی طرف نظر جما کر دیکھتا رہے اس ترکیب سے اُسپر عمل کا اثر ہو جاتا ہہ۔ ایک ترکیب اور یہ ہہ کہ کوئی چیز معمول کی آنکھون کے سامنے آنکھ سے اونچی رکھی جاوے اور اُسکو کہا جاوے کہ اُسکی طرف دیکھتا رہے اس ترکیب کا اور ترکیب دوم کا جو اِس فقرے مین بیان کی گئی ایسا اثر ہوتا ہہ کہ معمول کو بیہوشی سے بچانا مشکل ہہ۔

اب مین نے ایک عام بیان ترکیب عمل اور آثار عمل کا جو رسمی ہوتے ہین کر دیا البتہ جو آثار لکھے گئے بہت نمایان نہین ہین اسواسطے بہت آدمی یہ بات کہنے کو طیار ہو جاتے ہین کہ یہ آثار فقط اس واسطے معلوم ہوتے ہین کہ عمل کے وقت بالکل خاموشی اور معمول کی طبیعت گھٹی ہوئی ہوتی ہہ اسواسطے ایسے عمل سے اور ایسے تجربہ سے کچھ صحت عمل کی ثابت نہین ہوتی لیکن یہ قول اگر راست بھی ہو تو فقط اُن آثار کی نسبت راست آسکتا ہہ جو نہایت کم ظاہر ہوتے ہون جب یہ آثار بخوبی نمایان ہوتے ہین تو پھر کسی طرح کا شبہہ اُنکی نسبت نہین ہوسکتا ہہ اور امکان نہین کہ وہ آثار اور کسی طرح پیدا ہو سکین سوائے اِسکے کہ خواہ معمول کے جسم پر خواہ طبیعت پر کسی قسم کا اثر نہو۔

اگر یہی ترکیبین مدت تک کیجاوین تو اور بھی زیادہ عجیب آثار پیدا ہوتے ہین اب مین اِس عجیب آثار کا ذکر کرونگا لیکن ترکیب عمل کا بیان اب اور زیادہ ضرور نہین اس واسطے کہ مقناطیس حیوانی کے جتنے آثار پیدا ہوتے ہین سب اُن ترکیبون ہی سے ہوتے ہین جو اوپر بیان کی گئین اول ہی اثر یہ ہوتا ہہ کہ آنکھون کی پلک مُچھنے

لگتی ہین اور جھکی جاتی ہین اور اگر پلک کھلی بھی رہین تو اکثر حالتون مین گویا آنکھون
کے اوپر ایک پردہ سا آجاتا ہی اور جس شخص پر یہ عمل کیا جاتا ہی اُسکی نظر سے عامل کا چہرہ
اور اور اشیا چھپ جاتے ہین اُسکے بعد نیند سی آنے لگتی ہی اور تھوڑی دیر کے
بعد یکایک ہوش جاتا رہتا ہی اور جب وہ آدمی جاگتا ہی تو اُسکو کچھ
ہوش اس بات کا نہین ہوتا کہ جب وہ سویا تھا اُس وقت کو کتنا
عرصہ ہوا اور حالت خواب مین کیا کیا ہوا ساری حالت جو اُسپر گذرتی ہی
گویا ایک لوح شستہ ہی لیکن جب وہ جاگتا ہی تو اکثر ناگاہ جاگتا ہی اور
گہرا سانس لیکر جاگتا ہی اور کہتا ہی کہ مین بہت شیرین خواب مین تھا لیکن
یہ ہوش اُسکو نہین ہوتا کہ پانچ منٹ تک سویا یا پانچ گھنٹے تک پس
جاننا چاہیے کہ یہ شخص کم یا زیادہ مقناطیسی خواب مین تھا اب کسی باب کا ذکر
مین تشریح کے ساتھ کرتا ہون اور پہلے اس خواب کا ذکر مین اس واسطے
کرتا ہون کہ عمل مقناطیسی کا اول اثر یہی اکثر ہوتا ہی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جو آثار
ابتدا مین مثل گرمی یا سردی وغیرہ کے معلوم ہوتے ہین اُنکے بعد ہی فوراً خواب آجاتا ہی
مجکو اس بات کی آگاہی ہی کہ بہت سے خوبصورت آثار مقناطیس حیوانی کے
ایسی حالت مین واقع ہوتے ہین کہ جب معمول ہوش کی حالت مین ہو لیکن یہ آثار تب
پیدا ہوتے ہین کہ جب عمل ایک خاص طور پر کیا جاوے اور خواب کا پیدا کرنا اس
ترکیب سے حاصل ہو جاتا ہی کہ جو اوپر بیان کی گئی اور اس حالت خواب مین
بھی وہی آثار پیدا ہو جاتے ہین بلکہ یہ تمام آثار حالت ہوش مین بھی پیدا ہو سکتے ہین اگر
فقط اس طور پر عمل کیا جاوے کہ معمول کا ہوش قائم رہے جب خواب کے آثار بیان
کر چکونگا تو حالت ہوش کے آثار بیان کیے جاوینگے ؎
مین نے ابھی اوپر ذکر کیا ہی کہ جب معمول سونے کے بعد جاگتا ہی تو اُسکو

کچھ ہوش اس بات کا نہین ہوتا ہے کہ حالت خواب مین کیا کیا ہوا لیکن فقط اس سبب سے کہ اُسکو حالت خواب کے واقعات یاد نہین ہین یہ نہین خیال کرنا چاہیے کہ حقیقت مین سونے والا بالکل حالت بیہوشی مین سوتا ہے اُسکی بیہوشی ایسی حالت مین فقط بمقابلۂ حالت معمولی بیداری کے بیہوشی کہی جاتی ہے حقیقت مین یہ بات ہے کہ سونے والا حالت خواب مین کچھ سوچ رہا ہو یا دیکھ رہا ہو یا بول رہا ہو یہی بات ہے جسکے سبب سے خواب مقناطیسی ایسی کیفیت کی شی ہے۔ اب ہم اِس خواب کی کیفیت زیادہ تشریح سے بیان کرتے ہین۔

اول یہ کہ یہ حالت خواب ایسی ہے کہ گویا خواب مین جاگنا ضرور یہ خواب ایسا ہوتا ہے کہ سونے والا آرام سے اور بلا حرج سوتا ہے یعنی جو حالت معمولی جاگنے کی ہوتی ہے اور اُسکے آثار ہوتے ہین وہ اِس خواب مین حرج نہین ڈالتے لیکن اگر عامل سونے والے سے کلام کرے تو سونے والا جواب دیتا ہے اور جواب بھی ہوش اور معقولیت کے ساتھ دیتا ہے اکثر یہ ہوتا ہے کہ وہ ہر بات مین شک رکھتا ہے اور اکثر اُسکی زبان پر یہ الفاظ ہوتے ہین (کہ مجکو نہین معلوم ہے) وجہ اِس شک کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ تاوقتیکہ وہ اپنے دل مین خوب مطمئن نہو تب تک وہ کسی چیز کے ہونے کا اقرار یا نہونے سے انکار نہین کرنا چاہتا ہے اگر عامل چاہے تو اُٹھیگا اور چلیگا اور جیسی خاص نوبت اُسپر اُس وقت ہو کم یا زیادہ اطمینان اور حفاظت سے چلیگا اور باوجودیکہ وہ چلیگا لیکن اُسکی آنکھین بالکل بند ہونگی یا اگر کھلی بھی ہونگی تو پتلی اوپر کی طرف پھری ہوگی اور روشنی کا اثر آنکھون پر نہوگا غرضکہ اُسکی حالت ایسی ہوتی ہے کہ وہ موجودگی اشیا کا ایسے کسی ذریعے سے ہوش رکھتا ہے جو رسمی حالت خواب مین حاصل نہین ہوتا اِس بات کی بحث پیچھے کیجاوے گی کہ یہ اثر کس طرح پیدا ہوتا ہے آیا اس وجہ سے کہ قوت حس یا شامہ یا شنوا ایسی تیز ہو جاتی ہے جو

یہ بھی نہین ہوتی ہی یا یہ کہ اُسکو قوت آخذہ پوشیدہ کسی طرح کی حاصل ہوتی ہی یا یہ کہ یہ دونون وجوہ شامل ہین اس جگہ مین فقط اتنا ہی ذکر کرتا ہون کہ یہ آثار مختلف ہین اور ایک ہی شخص مین مختلف حالات مین ایسے مختلف پائے جاتے ہین کہ یقین ایسا ہوتا ہی کہ دونون وجوہ راست آتے ہونگے لیکن بعض اوقات ثبوت کامل اس بات کا ہوتا ہی کہ حواس ظاہری بالکل بیکار ہوتے ہین اور اکثر جو آدمیون کو خودبخود ایسی حالت پیدا ہوتی ہی کہ سوتے ہوے جاگتے ہین تو اس حالت کی کیفیت کے جو اذکار ہین اُن سے یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ ضرور حواس ظاہری اُس حالت مین بیکار ہوتے ہین جس شخص نے ایسی حالت قدرتی دیکھی ہی اور بعد اسکے وہ حالت دیکھی ہی جو عمل مقناطیسی سے پیدا ہوتی ہی اُسکو ہرگز شک نہین ہوتا کہ یہ دونون قدرتی اور مصنوعی حالتین دراصل ایک ہین مجکو اب تک یہ بات نصیب نہین ہوئی ہی کہ کسی ایسے شخص کو دیکھا ہو جسپر خودبخود یہ حالت خواب بیداری کی گذرتی ہو لیکن مین نے ایسی حالت کے ذکر اکثر آدمیون سے سُنے ہین جنھون نے اپنی آنکھون سے ایسے شخص دیکھے ہین اور جنھون نے خواب بیداری مقناطیسی کو دیکھکر بھی یہ اقبال کیا ہی کہ دونون حالتون مین کچھ بھی فرق نہین ہی اتنی بات کہنی ضرور ہی کہ ایسی حالت کہ آدمی خواب بیداری مین ہو اکثر واقع ہوتی ہی اور بہت آدمیون نے ایسی حالت لوگون پر دیکھی ہی اس سے ثابت ہی کہ کوئی سبب قدرتی ایسا بنی نوع انسان مین پھیلا ہوا ہی کہ اُسکا اثر ایک خاص حالت طبیعت انسان مین پیدا ہوتا ہی ممکن ہی کہ اس سبب کا اثر اُس وقت ہوتا ہی کہ جب آدمی کی طبیعت ایسی نازک ہو کہ اُسپر فوراً اکثر چیزونکا اثر ہوجاتا ہی اکثر یہ اثر اُس وقت پیدا ہوتا ہی کہ جب آدمی حالت خواب مین ہو لیکن یہ قاعدہ کلی نہین ہی اسلیے کہ جن لوگون پر یہ حالت گذرتی ہی اُنپر یہ حالت دن کے وقت بھی گذر جاتی ہی

الا یہ بات ضرور ہی کہ حالت خواب مین اس نوبت کے واقع ہونے کی زیادہ امید ہی
فرض کرو کہ پہلی حالت قدرتی خواب بیداری کی کسی نے نہ دیکھی ہو اور اول مصنوعی
حالت دیکھی ہو تو اُس سبب سے کہ ضرور یہ ایسی حالت کا پیدا کرنا کسی خاص اثر پر موقوف
ہوگا ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہین کہ کبھی کبھی جب ایسا اثر خود بخود واقع ہو جائے ایسی حالت
خود بخود بھی پیدا ہو جاویگی علی ہذا القیاس جب ہم جانتے ہین کہ یہ بات قدرتی ابتدائے
زمانہ سے چلی آئی ہی تو ہمکو یہ بھی امید ہو سکتی ہی کہ کبھی ہم ایسی حالت ساختہ بھی پیدا
کر سکینگے جیسا کہ رسمی نیند منومات سے اور چھینک عطوسات اور قے مقیات سے
پیدا ہو سکتی ہی حقیقت مین عقل حیران ہوتی ہی کہ جن لوگون نے قدرتی خواب بیداری
دیکھا ہی اور جو اسکا واقع ہونا مانتے ہین وہ اس بات کا کیون نہین یقین کرتے کہ ایسی
حالت مصنوعی بھی پیدا ہو سکتی ہی اور تعجب کی بات زیادہ یہ ہی کہ بہت عقیل لوگ اِس
بات مین شبہہ کرتے ہین۔ میرے خیال مین فقط یہ بات آتی ہی کہ اِن لوگون نے ناحق
و ناروا اپنے آپ کو ایسے خیالات سے ڈرا رکھا ہی کہ اگر خواب مقناطیسی کی باتین مان لین تو
اُس سے نتائج ایسے نکلینگے جو مذہب اور اخلاق کے خلاف ہون یا یہ سبب ہی کہ
جو خیالات نسبت علوم اور قدرت کے اُنکے ذہن مین جم گئے ہین اُنکو اندیشہ ہی
کہ نتائج آثار مقناطیسی اُنسے کمنافی ہین اور جب اُنکے ذہن مین یہ باتین جم گئین تو اُنکی
عقلون پر اتنا پردہ پڑجاتا ہی کہ اگرچہ شہادت حاصل ہو لیکن وہ شہادت اُنکی عقل مین
نہین آتی اور نہ اتنی عقل اُنمین رہتی ہی کہ بلا تعصب فکر کرین اور تحقیق کرین کہ آیا جو
نتائج اُنکے خیال مین نکلنے والے ہین وہ حقیقت مین پیدا ہونے والے ہین یا نہین
جب معمول سوتا ہی تو گاہ گاہ مگر ہمیشہ نہین اُسکی ایسی حالت ہوتی ہی کہ اُسکی
قوت سامعہ نہایت تیز ہو جاتی ہی حتی کہ حیرانی ہوتی ہی کہ ایسی تیزی کیونکر حاصل ہوتی
البتہ ایسا ہوا کرتا ہی کہ جو آدمی اندھے ہوتے ہین اُنکی قوت سامعہ ایسی حالت مین

کہ قوائے شامہ اور ذائقہ اور لامسہ اُنکے استعمال مین نہ آوین یعنی کوئی شئی اُنکے بہت قریب ہو اور اُنکے ہاتھ تک نہ پہونچے تو تمام اُنکی توجہ خاطر شنوائی کے طرف رجوع ہوجاتی ہی تو امکان ہی کہ حالت خواب مقناطیسی مین بھی ایسا ہی ہوتا ہو۔ بالفعل مجکو اس بات کی واقفیت نہین ہی کہ جب قدرتی خواب بیداری واقع ہوتا ہی تو اُس حالت مین بھی قوت سامعہ پر کچھ اثر ہوتا ہی یا نہین لیکن مجکو امید ہی کہ جیسا خواب مقناطیسی مین کبھی یہ قوت تیز اور کبھی سست ہوجاتی ہی ایسا ہی حال اس حالت قدرتی مین ہوتا ہوگا البتہ ایسے حالات کا ذکر لکھا ہوا ہی کہ جس شخص پر خود بخود ایسی حالت گذر جاتی ہی تو کیسا ہی غل اور شور کیا جاوے اُس شخص کو خبر نہین ہوتی اور بعض حالات کا ایسا مذکور ہی کہ جب بہت زیادہ غل کیا گیا تو سونے والا ناگاہ اور ڈر کر جاگ اُٹھا حالانکہ جب تک تھوڑا غل ہوا تب تک اُسکو کچھ خبر بھی نہین ہوئی خواب مقناطیسی مین تو اکثر ایسا ہوتا ہی کہ اگر سونے والے کے مکان کے پاس بہت زور سے غل مچایا جاوے یا طپانچہ چھوڑا جاوے یا بڑا گھنٹہ بجایا جاوے تو وہ نہین سنتا ہی اور مجکو یقین ہی کہ یہ حالت ہر ایک عامل جب چاہے پیدا کر سکتا ہی جب معمول بخوبی سو جاتا ہی یہان تک کہ سوالات کا جواب بلا جاگ جانے کے دے سکتا ہی تو ہمیشہ اُسکے چہرے اور انداز اور آواز مین ایک عجیب تغیر ہوجاتا ہی جب اول ہی سونے لگتا ہی تو شاید اُسکی طبیعت بھاری بھاری اور سست معلوم ہوتی ہی جیسا کوئی شخص تھکا ہوا بیٹھنا چاہے لیکن بیٹھ نہین سکتا یا جیسا کہ کوئی شراب کے نشے مین ہو یا کہین ایسے مکان مین بیٹھا ہو جہان کثرت انبوہ کے سبب سے ہوا ناقص ہوگئی ہو اور ایسی ناقص ہوا کا اثر ہوتا ہی لیکن جب اُس سے بات کیجاتی ہی تو ہمیشہ اُسکا چہرہ روشن ہوجاتا ہی اور اگرچہ اُسکی آنکھین بند ہوتی ہین لیکن اُسکے چہرے کے انداز سے ایسا ہوش پایا جاتا ہی کہ گویا وہ آنکھون سے دیکھ رہا ہی حقیقت مین تمام انداز مین ایسی

آراستگی پیدا ہو جاتی ہے کہ جب اونچی حالت خواب کی ہوتی ہے تو اُسکے انداز سے اصلی انداز حالت بیداری کو کچھ نسبت نہین ہوتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو جو اسفل خیالات اور خواہشین آدمی کی طبیعت مین ہوتی ہین وہ بالکل حالت خواب مقناطیسی مین زائل ہو جاتی ہین اور جو جو اعلی خیالات عقلی اور خواہشین اعلی اور اچھی طبیعت مین ہوتی ہین وہ نمایان ہو جاتی ہین خصوصاً یہ بات مستورات نیکبخت اور اعلی طبائع مین پائی جاتی ہے اور جو مرد ایسے ہی طبیعت کے ہوتے ہین اُن مین بھی پائی جاتی ہے جو حالتین قوت مقناطیسی کی سب سے اونچی ہین اُن مین چہرہ معمول کا نہایت خوبصورت اور معشوقانہ نظر آتا ہے حتی کہ جو انداز اُس وقت چہرے کا ہوتا ہے وہ دنیا مین نہین پایا جاتا ہے اور ایسا انداز ہوتا ہے کہ گویا بہشت کے لوگون کا سا آواز کا یہ حال ہے کہ مین نے کبھی کسی شخص کو حالت حقیقی خواب مقناطیسی مین نہین دیکھا ہے جسکی آواز اُسکی اصلی آواز سے مختلف نہین ہوتی جہان تک مجکو تجربہ ہوا ہے اُسکی آواز زیادہ ملائم اور زیادہ نرم معلوم ہوتی ہے جیسا چہرے کا انداز زیادہ خوبصورت ہوتا ہے اُتنی ہی آواز زیادہ اچھی ہوتی ہے اور خصوصاً جب سونے والا دوستان پارینہ یا راتہای گذشتہ کا ذکر تا ہے تو اُسکی آواز مین ایک درد اور چوٹ پائی جاتی ہے جو حالتین خواب مقناطیسی کی سب سے اونچی ہوتی ہین اُن مین آواز کا ڈھنگ بالکل نیا ہو جاتا ہے اور بالکل موافق اُس انداز چہرے کے ہوتا ہے جو مثل بہشتیون کے منور معلوم ہوتا ہے مین نے جو حال یہ لکھا وہ لکھا ہے جو مین نے اکثر بچشم خود دیکھا ہے اور مین کہ سکتا ہون کہ عموماً یہ حال ہوتا ہے کہ اگر ہم ایک شخص کو اُسکی اصلی حالت مین دیکھین اور پھر حالت مقناطیسی مین دیکھین تو ضرور دو جدا جدا شخص معلوم ہوتے ہین اور ایسا حال ہونا کچھ عجب نہین اسواسطے کہ سونے والے کا ہوش اور وقوف حالت مقناطیسی مین حالت اصلی کے وقوف اور ہوش سے بالکل مختلف اور جدا ہوتا ہے فی الحقیقت حالت مقناطیسی مین

نمبر ۱۱۱

سونے والا ہرچند کوئی غیر شخص نہین بن جاتا ہی لیکن اتنا تو ضرور ہوتا ہی کہ اپنی زندگی کی غیر صورت مین ہوتا ہی اور یہ صورت اصلی صورت سے بہتر ہوتی ہی ۔ عموماً ایسا ہوتا ہی گو اس قاعدے مین استثنا بھی ہین کہ جب سونے والا جاگتا ہی تو اُسکو اس بات کا ہوش نہین ہوتا کہ حالت خواب مین مین نے کیا سونگھا یا کیا چکھا یا کیا سُنا یا کیا بولا لیکن جب اُسکو پھر سُلادو تو فقط ایک ہی خواب گذشتہ کا حال یاد نہین آجاتا بلکہ ابتدا سے جتنے مرتبے اُسپر اِس خواب کی حالت گذری ہی وہ سب اُسکو یاد آجاتی ہی البتہ ایسا ہوتا ہی کہ بعض باتین بہت صحت کے ساتھ اور بعض اچھی طرح صحیح یاد نہین ہوتین لیکن سب جانتے ہین کہ حالت اصلی مین بھی انسان کو سب باتین گذشتہ بالکل صحیح صحیح یاد نہین رہتی ہین دراصل یہ کہنا چاہیے کہ جس شخص پر خواب مقناطیسی کی حالت گذرتی ہی اُسکی زندگی دو طرح کی ہوتی ہی ایک گویا زندگی مقناطیسی یعنی وہ زندگی جو خواب مقناطیسی مین گذرتی ہی اور دوسری اصلی جیسی سب آدمیون کی ہوتی ہی اس واسطے کہتے ہین کہ ایسا شخص دو طرح کا قوت رکھتا ہی کہ وہ دونون قوت آپس مین علیحدہ ہین ایک قوت مقناطیسی دوسرا اصلی البتہ مختلف سونے والون کو مختلف مرتبے کا حافظہ حاصل رہتا ہی جیسا کہ دنیا مین مختلف آدمیون کی قوت حافظہ مختلف ہوتی ہی لیکن ہمیشہ یہ بات نہین ہوتی ہی کہ حالت خواب مقناطیسی مین معمول اپنی اصلی حالت سے بالکل جدا ہو جاوے حالانکہ یہ نوبت بھی اُسکی ہو کہ جاگنے کے بعد اُسکو اپنی حالت مقناطیسی کا کچھ بھی ہوش نہ رہے برخلاف اسکے ایسا ہوتا ہی کہ حالت خواب مقناطیسی مین معمول نہایت صحت کے ساتھ اپنی اصلی حالت کے امور کے باب مین گفتگو کرتا ہی لیکن تعجب کی بات ہی کہ معمول کو اِس طور پر آدمیون کے یا اور چیزون کے نام لینے مین بہت وقت بلکہ دشواری معلوم ہوتی ہی یہ تو ہوتا ہی کہ وہ اُنکا پتہ اور نقش و نگار بتاتا ہی لیکن یا تو اُسکا جی نہین چاہتا کہ نام بتاوے یا اُس سے نام بتایا نہین جاتا ہی اگر تم نام بتادو تو وہ اقرار کر دیتا ہی لیکن وہ چاہتا ہی کہ خود نام نہین بتاوے اکثر ایسا ہوتا ہی کہ سونے والا اپنے

آپ کو بھول جاتا ہی اور اپنا نام نہین بتا سکتا اور اپنا نام کسی اور کے نام سے اکثر عامل کے نام سے بتاتا ہی حالانکہ اور سب بات مین وہ نہایت صحت سے گفتگو کرتا ہی اکثر یہ ہوتا ہی کہ عامل کا اور اور لوگون کا غلط نام بتاتا ہی لیکن اتنی بات ضرور ہی کہ جب کسی شخص کا کوئی خاص نام بتاتا ہی تو جتنے مرتبہ دریافت کیا جاوے اُس آدمی کا وہی نام بتاوے گا۔

یہ صورت جو وقوف دوگانہ کی بیان کی گئی ہی خودبخود بھی واقع ہو جاتی ہی اور بہت آدمی برسون تک ایسی حالت مین جیے ہین کہ کبھی اُنکو ایک قسم کا وقوف اور کبھی دوسری قسم کا حاصل رہا ہی ایک حالت مین دوسری حالت کا ہوش نہین رہتا جو کچھ اُنکو ایک حالت مین سکھایا گیا ہی دوسری حالت مین بھول جاتے ہین اور بچون کی طرح اُنکو وہ باتین سکھائی جانی ضرور ہوتی ہین یہی بات کبھی کبھی حالت خواب مقناطیسی مین واقع ہوتی ہی جو باتین حالت قدرتی مین معمول کو معلوم ہوتی ہین مثلاً لکھنا اور پڑھنا وہ باتین اُسکو حالت خواب مقناطیسی مین بچون کی طرح سکھانی پڑتی ہین لیکن یہ بات ہمیشہ نہین ہوتی اور امکانًا ایسی بات کے واقع ہونے کی ہمیشہ امید نہین ہوتی۔

یہ حالت وقوف دوگانہ کم یا زیادہ نہایت متعجب اثر عمل مقناطیسی کا ہی اور چونکہ یہ بات آسانی سے دیکھی جاسکتی ہی اگر ہمکو معمول کی راست بازی مین اعتقاد ہو تو جن لوگون کو اِس علم کی صحت مین شبہہ ہی لیکن شوق تحقیق صحت کا رکھتے ہین اُنکو چاہیے کہ اِس اثر عجیب کے واقع ہونے کی صحت کر لین تاکہ اُنکو صحت عمل مقناطیسی مین اعتبار حاصل ہو ظاہر ہی کہ اگر ہم معمول کو ہر بات مین جھوٹا یقینًا سمجھ لین تو وقوف حالت اصلی کی نسبت بھی کچھ بات تحقیق نہین دریافت ہو سکتی۔

اگرچہ معمول کی آنکھین بند ہوتی ہین لیکن اگر کسی شی کی طرف اُسکی توجہ رجوع کیجاوے

تو وہ اسطور پر اُسکی نسبت گفتگو کرتا ہی کہ گویا وہ اُسکو دیکھتا ہی اکثر سونے والا اُنکے
دیکھنے کے واسطے کوشش کرتا ہوا معلوم ہوتا ہی لیکن آنکھیں اُسکی اور بھی زیادہ مضبوطی سے
بند ہوتی جاتی ہین لیکن اکثر سونے والا اُس چیز کو ہاتھ مین لیکر ٹٹولتا ہی اور خواہ تو اس سبب سے
کہ اُسکی قوت لامسہ تیز ہو جاتی ہی خواہ کسی اور سبب سے اُسکی نسبت اس طور پر گفتگو کرتا ہی
کہ گویا اُسکو آنکھوں سے دیکھ رہا ہی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ اُس چیز کو اپنی پیشانی پر یا سر کے اوپر یا
سر کی پشت پر رکھ لیتا ہی اور تب اُسکا حال بیان کرتا ہی حالانکہ شاید اگر وہ ایسا نکرے اور
عامل اُس چیز کو معمول کی بند آنکھوں کے سامنے رکھے تو وہ بیان نہین کر سکتا ہی معمول
اس طرح پر گفتگو کرتا ہی کہ مین اس چیز کو دیکھ رہا ہون اور آسکے انداز سے ایسا معلوم ہوتا ہی
کہ جو عروق بصر مخفی ہین اُنکے استعمال مین کوشش کرتا ہی اکثر یہ کوشش اُسکی کارآمد
ہوتی ہی کبھی کبھی خصوصاً اسفل حالات خواب مین ایسا بھی ہوتا ہی کہ اُسکو اس
امر مین بڑی دشواری معلوم ہوتی ہی درحقیقت اس اثر مین ابتدائی ظہور غائب بینی
پائی جاتی ہی اور غائب بینی وہ اثر ہی جو حالات اعلی خواب مقناطیسی مین پیدا
ہوتا ہی جس حالت کا مین ابھی ذکر کر رہا ہون اُسمین یہ بات ضرور ہی کہ جو شی
دیکھنے کے واسطے رکھی ہو وہ پھر متصل بلکہ معمول کے جسم سے ملحق ہو غائب بینی کی
بحث ایسی وسیع ہی اور اُسکی صورتین ایسی کثیر ہین کہ مین اُنکا ذکر علیحدہ کرونگا اور
یہ اثر جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا حالت اعلی خواب مقناطیسی مین واقع ہوتا ہی حالت اعلے
اور ادنی مین اتنا فرق ہی کہ اعلی مین آثار غائب بینی اور شرکت خیال پائی جاتی ہین
اور ادنی مین یہ بات نہین پائی جاتی اور اعلی ترین حالت وہ ہی کہ جب آدمی بالکل
مسلوب الحواس ہو جاوے لیکن اس اعلی ترین حالت کو کبھی اب تک مین نے بچشم خود
نہین دیکھا ہی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جب معمول پر عمل کیا جاوے تو اُسپر دفعةً اسے اعلے
حالت گذر جاتی ہی اور ادنی حالت کے آثار اُسمین نہین پائے جاتے

اگرچہ اوائل مین حالت ادنی ابھی اُسپر طاری ہوئی ہو بہت سے آثار حالت اعلیٰ
مین ایسے بھی پائے جاتے ہین جو ادنی حالت سے متعلق ہین لیکن البتہ اُنپر لوگون کو
اُس حالت مین توجہ نہین ہوتی اِس واسطے کہ جو آثار حالت غائب بینی اور شرکت
خیال کے بہت اچھی طرح نمایان ہوتے ہین اُنپر توجہ ہوتی ہی جیسا کہ مین نے
اوپر بیان کیا اِن حالات کا ذکر علیحدہ کیا جاویگا حالت غائب بینی کی حالت کو
مین اصطلاحاً حالت روشن بھی کہا کرونگا بالفعل حالت غائب بینی کا ذکر مین نے کچھہ کچھہ تو
کیا ہی اب مین اُن آثار کا ذکر کرتا ہون کہ جو بلا حالت غائب بینی کے نمایان ہوتے ہین
اگرچہ وہ آثار حالت روشن مین بھی ظاہر ہوتے ہین جیسا مین نے حالت غائب بینی کو
اصطلاحاً حالت روشن قرار دیا ہی ایسا ہی جب غائب بینی کے آثار نمایان نہون
اُس حالت کو اصطلاحاً حالت تاریک قرار دیتا ہون۔

اکثر ایسا ہوتا ہی کہ عامل کی آواز کے سوائے معمول کسی اور شخص کی آواز
بالکل نہین سنتا ہی لیکن یہ بات ہمیشہ نہین ہوتی مین نے اکثر آدمی جن پر عمل
کیا گیا ہی ایسے دیکھے ہین کہ جو شخص موجودگان مین سے اُن سے گفتگو کرے
اُس سے وہ کلام کرتے ہین حالانکہ وہ شخص معمول کے جسم سے ملحق نہو یا عمداً
اُسکو معمول سے ربط نہ دیا گیا ہو بعض مرتبہ ایسی حالت مین یہ ہوتا ہی کہ خواہ تو
خود بخود خواہ عامل کی مرضی سے خواہ اسطرح پر کہ عامل معمول پر ترکیب معروف سے
پھر عمل کرے معمول حالت ادنی سے حالت اعلیٰ کو منتقل ہو جاتا ہی اور عامل کی
آواز کے سوا اور کسی کی آواز نہین سُنتا بلکہ ایک حالت ایک شخص پر مین نے
ایسی دیکھی ہی کہ جب معمول خود بخود حالت روشن مین داخل ہو گیا تو وہ عامل کی بھی
آواز نہین سنتا تھا مگر اُس حالت مین کہ عامل نے اپنے منھہ کو معمول کی انگلیون کے
سرون سے لگا دیا اور انگلیون کے سرون کے ذریعہ سے معمول سے باتین کین

تھوڑی سی دیر کے بعد معمول چونک پڑا اور پھر اُس سے سوالات کیے گئے تو مثل سابق اچھی طرح جواب دیتا رہا اِس معمول کا یہ حال تھا کہ کوئی شخص اُس سے کوئی سوال نہین کرتا تھا لیکن وہ خود بخود بہت سی چیزون کا ذکر کرتا تھا جو اُسکو نظر آتی تھین اور اگرچہ اُسکے کان مین بہت غل کیا گیا اور ایک طپانچہ بھی اُسکے کان کے پاس چھوڑا گیا لیکن اُسپر کچھ بھی اثر نہوا اور جو بیان وہ کر رہا تھا برابر اُسکا ذکر کرتا رہا اور کسی طرحکا حرج اُسکے کلام مین نہین ہوا اِس معمول کی یہ نوبت تھی کہ جو شخص چاہتا تھا اُس سے گفتگو کرتا تھا چنانچہ مین ایک دو گھنٹے تک برابر گفتگو کرتا رہا بعض حالتون مین جو اس معمول کی حالت سے مشابہ ہوتی ہین یہ بات ضرور ہوتی ہی کہ خواہ اُس شخص کا جسم جو معمول سے گفتگو کرنی چاہے معمول کے جسم سے چھونا چاہیے خواہ عامل اُس شخص مین اور معمول مین باطنی ربط قائم کر دے نہین تو معمول اُس شخص کی بات نہین سنتا نہ اُسکو جواب دیتا ہی بعض معمولون کا یہ حال ہوتا ہی کہ اگر ہم اُنسے گفتگو کرنی چاہین تو ہمکو اُنکے سر یا پیٹ سے بات کرنی چاہیے اِن حالتون کی جزئیات مین بہت اختلاف ہی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ حالانکہ معمول ہر ایک آدمی کی بات سنتا ہی اور ہر ایک کو جواب دیتا ہی لیکن عامل کو اختیار ہوتا ہی کہ جس وقت چاہے خواہ علانیہ معمول سے کہکر خواہ اپنے جی مین کہکر فوراً یہ بات زائل کر دے بس ایسا بھی ہوتا ہی کہ جب ہم کسی نئے شخص پر یہ عمل کر رہے ہین اور کوچہ یا گلی مین شور ہو رہا ہی تو ہم اُسکو حکم دے سکتے ہین کہ وہ شور اور غل نہین سُنے اور اُس ذریعہ سے خواب مقناطیسی بہت جلد پیدا ہو سکتا ہی لیکن یہ بات تب ہی ہو سکتی ہی کہ جب ہمکو ابتدا مین معمول کے حواس پر اختیار حاصل ہو جاوے آگے مین ذکر کرونگا کہ یہ اختیار معمول پر ایسی حالت مین بھی حاصل ہو سکتا ہی کہ جب اُسپر نوبت خواب کی نہ آوے بلکہ جاگتا رہے —

اکثر ایسا ہوتا ہی کہ سونے والے کو تکلیف کا حس نہین رہتا یعنی جس طرح اُسکو آواز سُننے کا اختیار نہین رہتا اُسی طرح اگر اُسکے جسم کو چھوا جاوے یا اور کسی طرح کی حرکت اُسکے جسم پر کیجاوے تو اُسکو معلوم نہین ہوتا اگر یہ بات خود بخود نہین پیدا ہو جاوے اگرچہ اکثر شخصون مین ایسی حالت اکثر خود بخود پیدا ہو جاتی ہی تو عامل کی مرضی سے خواہ اُسکی خواہش گفتہ خواہ ناگفتہ ہو یہ بات پیدا ہو سکتی ہی بہت عامل جو خواب مقناطیسی پیدا کر سکتے ہین اِس حال سے آگاہ نہین ہوتے اور اِس سبب سے اُنکو یہ خیال ہوتا ہی کہ اُنکا معمول تکلیف سے بیخبر نہین بنایا جا سکتا ہی —

میری رائے مین اب یہ بات مانی ہوئی ہی کہ جیسے اور طریق اِس بات کے ہین کہ آدمی کو تکلیف سے بیخبر بنا دین اُن مین یہ طریق سب سے اچھا ہی اور ایسا ہی کہ اُنہین ضرر کسی طرح کا نہین جو بیخبری مقناطیسی عمل سے پیدا ہوتی ہی اُسکا یہ حال ہی کہ بعد ہوش آنے کے کچھ آثار ناخوش پیدا نہین ہوتے برخلاف اِسکے جتنے معمول مین نے دیکھے ہین مین نے اُنکو جاگنے کے بعد نسبت سابق بہتر پایا ہی کبھی کبھی ایسا بھی ہوا ہی کہ جب سونے والا جاگا تو وہ ناخوش معلوم ہوا بلکہ حالت خواب مین اُسکو تکلیف ہوئی ہی اور ایسا بھی ہوا ہی کہ اُسکو خواب سے جگانا مشکل معلوم ہوا ہی لیکن یہ سب نتائج عامل کی ناتجربہ کاری سے پیدا ہوتے ہین یعنی اُس نے بیوقوفی سے ایسی حالت پیدا کر لی ہی کہ جسپر اُسکو اختیار نہین رہا ایسی حالت فقط اُس صورت مین ہوتی ہی کہ جب ناآزمودہ کار عامل فقط سیر کے واسطے خواب مقناطیسی پیدا کرتے ہین اُنکو عمل کے چل جانے کی امید نہین ہوتی ہی تو اُسکے چل جانے کے سبب سے استعجاب ہوتا ہی بلکہ ذرا ڈر جاتے ہین اور جب وہ سونے والے کو جگانا چاہتے ہین اور دیکھتے ہین کہ وہ بالکل اُنکی بات نہین سُنتا اور بیدار نہین ہوتا تو پھر وہ عامل ڈرتے ہین اور گھبر اُٹھتے ہین یہ حالت اُنکی طبیعت کی بسبب انتشار کے

خیال کے معمول پر منتقل ہو جاتی ہی اور اُس وقت معمول کو تکلیف ہوتی ہی بلکہ اُسکو تشنج پیدا ہو جاتا ہی اس سبب سے عامل کو اور بھی خوف زیادہ ہوتا ہی اور حالت معمول کی بگڑتی جاتی ہی جب نوبت زیادہ پہنچتی ہی تو ڈاکٹر صاحب بلائے جاتے ہین اور ڈاکٹر صاحب بھی ایسے ناتجربہ کار اِس معاملہ مین ہوتے ہین کہ جو کچھ تجویزین وہ اِس واسطے کرتے ہین کہ سونے والا بیدار ہو جاوے اُن تجویزون سے فقط ضرر ہی پیدا ہوتا ہی جب کبھی ایسی نوبت ہو تو دو باتین یاد رکھنی چاہیین سب سے اچھی بات تو یہ ہی کہ جبتک کوئی آزمودہ کار عامل موقع پر موجود نہو تب تک یہ عمل ہرگز کسی پر نہ کرنا چاہیے لیکن اگر کیا بھی جاوے تو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ یہ خواب مقناطیسی جو ہوتا ہی ہمیشہ نافع ہوتا ہی اور دوسرے یہ کہ اگر بیدار کرنے کا طریق صحیح نہ معلوم ہو تو جلدی اور گھبراہٹ کے ساتھ جو تجویز بیدار کرنے کی کیجاوے گی اُس سے نقصان ہوگا اور طریق صحیح بیدار کرنے کا یہ ہی کہ جس ترکیب سے عمل کیا گیا ہی اُسکے بالعکس ترکیب کرنی چاہیے یعنی ترکیب عمل کے کرنے کی یہ ہی کہ سر سے اور چہرے سے شکم تک ہاتھ متصل جسم معمول کے اُتارے جاوین اور عمل کے اُتارنے کی یہ ترکیب ہی کہ شکم سے چہرے اور سر کی طرف اولٹے طور پر ہاتھ اُٹھائے جاوین عامل کو چاہیے کہ اپنی طبیعت کو قابو مین رکھے اور اولٹی ترکیب کرے کسی شخص کو دخل نہ دینے دے اِس واسطے کہ مناقض اثر مقناطیسی بہت نقصان کرتا ہی دوسرے یہ کہ اگر عامل اولٹی ترکیب سے عمل نہ اُتار سکے تو سب سے اچھا طریق یہ ہی کہ سونے والے کو اُس وقت تک سونے دے کہ جبتک وہ خود بیدار ہو اگر یہ عمل کیا جاوے اور سونے والے سے کسی طرح کی مزاحمت نہ کیجاوے تو اِس عمل مین کچھ زیان نہین کبھی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ سونے والا تین یا چار یا بارہ یا چوبیس بلکہ اڑتالیس ۴۸ گھنٹے تک سوتا ہی لیکن اگر بلا مزاحمت اُسکو سونے دین تو ایسا شاذ ہوتا ہی کہ ایک یا دو گھنٹے سے زیادہ سوے جن حالتون مین

خواب بہت دیر تک قائم رہتا ہو اُن مین مداخلت اور اثر مناقض معمول پر کیا جاتا ہو یہ بات بہت بیجا ہو اور مداخلت نکرنی چاہیے سب سے اچھا طریق یہ ہو کہ نبض کو دیکھین اور تنفس کو دیکھین تو معلوم ہوگا کہ سونے والے کو کچھ تکلیف نہین ہو اور کسی طرح کا نقصان اُسکو نہین پہونچا ہو اور یقین ہوگا کہ جیسے معمولی نیند مضر نہین ہوتی اور غیر واجب عرصہ تک قائم نہین رہتی ویسے ہی مقناطیسی خواب بھی نہ مضر ہو نہ زیادہ عرصہ تک رہتا ہو۔

مگر یہان مین اس بات کا ذکر کر رہا تھا کہ معمول کی ایسی حالت ہوسکتی ہو کہ اُسکو کسی تکلیف کی خبر نہین ہوتی اور مین نے بیان کیا تھا کہ جہان یہ بات منظور ہو تو عمل مقناطیسی کرنا سب سے اچھی سبیل ہو حقیقت مین اس عمل مین کچھ بھی زیان نہین اور عامل کو اختیار ہو کہ جب تک اُسکی مرضی ہو تب تک یہ بیخبری رہے اور دوبارہ عمل کرنے کی ضرورت نہین ہوتی مین بلا تامل یہ بات کہتا ہون کہ اگر عامل آزمودہ کار ہو تو کچھ بھی ضرر نہین ہوتا الا ایک مشکل ہوتی ہو کہ ہم ہمیشہ فوراً خواب پیدا نہین کرسکتے ہین اور جب کوئی صدمہ کسی پر دفعۃً پہونچے تو اتنا وقت نہین ہوتا کہ دیر تک عمل کیا جاوے لیکن اگر مشاق اور آزمودہ کار عامل ہون اور اس عمل کا رواج کثرت سے ہو تو دفعۃً خواب کا پیدا کرنا حاصل ہوسکیگا یہ بات ضرور ہو کہ انگلستان کے آدمیون پر یہ عمل اُتنی جلدی نہین چلتا ہو جتنی جلدی اور ملک کے آدمیون پر چلتا ہو ڈاکٹر اسڈیل صاحب کلکتہ مین ویسے آدمیون پر جب عمل کرتے ہین تو کبھی خطا نہین ہوتی لیکن گاہ گاہ فرنگستان کے آدمیون پر عمل نہین چلتا اور اس سبیل سے ڈاکٹر صاحب موصوف نے عمل جراحی بہت لوگون پر اسطور پر کیے ہین کہ اُنکو تکلیف نہین ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی امداد کے واسطے بہت عامل ہندوستانی ہین اور یہ مددگار عمل کرتے ہین اور کبھی خطا نہین کرتے انگلستان مین اس درجہ تک کامیابی اس عمل مین نہین ہوتی۔

بالفعل ہمکو اس عمل مین بخوبی دستگاہ حاصل نہین ہی لیکن ہمکو چاہیے کہ ہر شخص اسکو
آزماوین ہمکو چاہیے کہ امراض مزمنہ مین اور ایام وضع حمل کے کچھ عرصہ پہلے مریض اور حاملہ
مستورات پر اس عمل کو کرتے رہین تاکہ جس وقت ضرورت ہو فوراً عمل چل جاوے یہ بات
ممکن ہی کہ تندرست آدمیون کو ترغیب دیجاوے کہ یہ عمل اپنے اوپر ہونے دیا کرین تاکہ
حالت ضرورت مین کارآمد ہو اور قطع نظر ان سب باتون سے یہ بات ممکن ہی کہ جون جون
تحقیقات اس علم مین زیادہ ہوتی جاوے ایسی سبیل دریافت ہوتی جاوے جس سے ہماری
قوت مقناطیسی روزبروز ترقی ہوتی جاوے حتیٰ کہ جس وقت جی چاہے اُس وقت عمل کا اثر
ہوجاوے۔ بعض بعض عالمونکی تحقیقات سے دریافت ہوتا ہی کہ یہ
زیادتی قوت عمل مقناطیسی حاصل ہوجانی کچھ خیالی نہین ہی
بلکہ مصلحت ایسی معلوم ہوتی ہی کہ جب بچے چھوٹی عمر کے ہون اُنپر یہ عمل کیاجانا
شروع ہو تاکہ جون جون اُنکی عمر زیادہ ہوتی جاوے وہ قابل اس بات کے رہین
کہ اُنپر عمل ہو سکے ہم بچون کو اس واسطے تیرنا سکھاتے ہین کہ عندالضرورت پانی کے
ضرر سے محفوظ رہین اسی طرح اس عمل کا اثر اُنپر ہوتا رہے تو بہت خوب
بات ہو تاکہ جب ضرورت ہو تو عمل مذکور کارآمد ہو اگر ایک بار اُنپر عمل ہوجاوے
تو پھر اُسکا اثر آسانی سے قائم رکھ سکتے ہین اگر ہم ایسا کرین تو فقط یہی بات
حاصل نہوگی کہ جنپر یہ عمل کیاجاتا ہی اُنکو فائدہ ہوتا رہے بلکہ جب کثرت عمل کی ہوجاوےگی
اور بہت معمول ہوجاوینگے تو بہت سی باتین اور زیادہ اس علم کی معلوم ہوتی
جاوینگی اور اس علم کو بہت ترقی ہوگی اگلے خط مین بھی مین آثار عمل مقناطیسی کا ذکر
کرونگا فقط۔

پانچوان خط

سونے والا اکثر اس باب مین عامل کے بس مین ہوتا ہی کہ کب تک سووے
عامل کو اختیار ہی کہ معمول کے سونے کا وقت معین کر دے خواہ تھوڑا خواہ بہت
اور اگر معمول اُس عرصہ تک سونے کا وعدہ کرے تو برابر اُس وقت تک سوویگا
حتی کہ پل کا فرق نہین ہوگا جب وہ عرصہ پورا ہو جاویگا تو سونے والا ناگاہ جاگ پڑیگا
اور فوراً اثر عمل کا خود بخود بلا کسی تدبیر کے جاتا رہتا ہی اس اختیار عامل کا فائدہ ظاہر ہی
خصوصاً اُس حالت مین کہ جب معمول کو کچھ تکلیف ہو یا عمل جراحی اُسپر کرنا منظور ہو
لیکن اگر عامل کوئی وقت مقرر نکرے تو سونے والا خود بخود جاگ جاتا ہی الا کوئی زیادہ
دیر تک اور کوئی کم دیر تک سوتا ہی معمولی بات یہ ہی کہ گھنٹے دو گھنٹے تک سوتے ہین
بعض اوقات خصوصاً اُس صورت مین کہ سونے والے سے بہت سے سوالات کیے جاوین
اور اُسکو جواب دینے مین بہت کوشش کرنی پڑے معمول کہتا ہی کہ مین تھک گیا ہون
اور کہتا ہی کہ مجھے جگا دو ایسی حالات مین سب سے بہتر یہ بات ہی کہ اُسکی خوشی کرین
اور اُسکو تھکاوین نہین اس واسطے کہ زیادہ محنت سے اُسکو نقصان پہونچتا ہی سونے
والے کو یہ قدرت حاصل ہوتی ہی کہ جب اُس سے دریافت کیا جاوے کہ کب تک
سوتا رہیگا تو وہ ٹھیک ٹھیک عرصہ بتا دیتا ہی اور یہ قدرت اُسکو دونون حالتون
حاصل ہوتی ہی یعنی اُن حالتون مین کہ خواہ عامل عرصۂ خواب مقرر کر دے خواہ نہ کرے
اور اگر تھوڑی تھوڑی دیر بعد اُس سے پوچھا جاوے کہ اب کتنی دیر باقی رہی ہی

عرصہ باقی رہا ہوگا ٹھیک ٹھیک بتادیگا یہ اثر عمل مقناطیسی نہایت نمایان اثر ہی
اسواسطے کہ اس قدرت کے حاصل ہونے مین ہمکو آثار پیشین بینی کے ظاہر ہوتے ہین
خصوصاً اُس حالت مین کہ عامل کے سونے کے واسطے کوئی خاص عرصہ مقرر نکیا ہو
بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ اُنکو سواے اُسکے اور قدرت پیشین بینی کی حاصل
نہین ہوتی اگر مختلف سونے والون سے پوچھا جاوے کہ تم کیونکر جانتے ہو کہ اتنا
عرصہ سونے کا باقی رہ گیا ہو تو ایک مختلف سبیل اس بابت کے جاننے کی بتا دینگے
لیکن اکثر یہ کہتے ہین کہ ہمکو تعداد منٹ جتنے عرصہ تک ہمکو سونا ہی آنکھون کے سامنے
نظر آتی ہی اور اُسکے ذریعہ سے ہم جان جاتے ہین۔ جب مین غائب بینی کا ذکر
کرونگا تو اُسمین تشریح ایک معمول کے بیانات کی جسپر مین نے خود عمل کیا تھا
لکھونگا جو جو بیان وہ کرتا جاتا تھا اُس وقت مین لکھتا جاتا تھا اکثر ایسا ہوتا ہی
کہ جب اول ہی مرتبہ کسی شخص پر خواب مقناطیسی پیدا کیا جاوے اور زیادہ تر
اُس حالت مین کہ کئی مرتبہ اُسپر یہ عمل ہو چکا ہو تو اگر اُس سے دریافت کیا جاوے
کہ سب سے بہتر سبیل اور ترکیب تم پر یہ عمل کرنے کی کونسی ہی تو وہ بتا دیتا ہی
یہ بھی بتا دیتا ہی کہ جب عمل ہو جاویگا تو کیا کیا قوت اُسکو حاصل ہوگی اور کب
خاص خاص آثار نمایان ہونگے معمول ٹھیک ٹھیک بتا دیتا ہی کہ کوئی خاص اثر پیدا
ہونے کے واسطے کتنی مرتبہ اُسپر عمل کرنا چاہیے اور یہ بھی کہ عمل مذکور دن مین ایک بار
یا دو بار یا دو دن مین ایک بار یا علی ہذا القیاس کس کس عرصہ کے بعد کرنا چاہیے
یہ بھی ایک ظہور پیشین بینی کا ہی اور حالت اعلیٰ مین یہ حال ہوتا ہی کہ بعض بعض
واقعات کا حال معمول اول ہی کہدیتا ہی مثلاً وہ بتا دیتا ہی کہ کوئی خاص بیماری
اُسکو کب ہوگی اور کب تک رہیگی لیکن اس حال کا بھی باب غائب بینی مین مذکور ہوگا
اگرچہ عموماً معمول کو جاگنے کے بعد واقعات خواب کا حال یاد نہین رہتا لیکن

یہ بات ہمیشہ نہین ہوتی ہی بعض کو کچھ کچھ اور بعض کو تمام حال یاد رہتا ہی لیکن
اُس حالت مین بھی کہ معمول کو خود بخود خواب کا حال یاد نہ رہتا ہو عامل کو اختیار ہی
کہ حالت خواب مین اُسکو حکم دے کہ خواہ تمام خواہ تھوڑا سا حال یاد رکھے اور اُس حکم کے
سبب سے جب وہ جاگیگا تو خواہ تمام خواہ تھوڑا حال مطابق حکم عامل کے اُسکو
یاد رہیگا مین نے یہ ذکر اُس جگہ کر دیا ہی جہان وقوف دوگانہ کا ذکر کیا تھا یہان
مکرر اس واسطے لکھا جاتا ہی کہ اس سے عامل کا اختیار معمول پر ثابت ہوتا ہی
عمل مقناطیسی کے تجربہ مین یہ بات اکثر مناسب ہوتی ہی کہ معمول کو اختیار دیا جاوے
کہ حالت خواب مین جو کچھ گذرا ہی اسمین سے بعض بعض باتین یاد رکھے اور غالب ہی
کہ اُن صورتون مین جنمین معمول خود بخود خواب کا حال یاد رکھتا ہی درحالیکہ عامل
چاہے تو یہ اختیار اُسکو حاصل ہوگا کہ معمول کو خواہ تمام خواہ جتنا عامل چاہے اُتنا حال
فراموش ہو جاوے یہ بات بھی حاصل ہونی مناسب ہوتی ہی مین اس بات کا ذکر
کر چکا ہون کہ جب معمول سوتا ہی تو اُسکو خوابہاے پیشین کی حالت سے ایک ربط
ہوتا ہی اور اُنکا حال بقدر قوت حافظہ کے یاد رکھتا ہی غالب ہی کہ جن لوگون پر
نوبت خواب بیداری خود بخود بلا عمل مقناطیسی کے گذرتی ہی اُنکو ایسی حالتہاے سابق
کا حال یاد رہتا ہوگا لیکن مجکو بخوبی نہین معلوم ہی کہ یہ بات تحقیق دریافت ہوئی ہی یا نہین
یہ امر جو معمول کی نسبت پایا جاتا ہی کہ جاگنے کے بعد بعض کو تمام بعض کو تھوڑا حال
خواب کا یاد رہتا ہی یا فراموش ہو جاتا ہی وقوف دوگانہ کا نتیجہ ہی لیکن یہ بات
اُس امر سے بالکل جدا ہی کہ عامل کے حکم سے معمول کا حافظہ بالکل زائل ہو جاوے
آگے مین اِس بات کا ذکر کرونگا کہ قوت حافظہ معمول کی بالکل عامل کے اختیار مین
ہوتی ہی چنانچہ عامل کو اختیار ہی کہ جو بات معمول کو بلا مزاحمت عامل یاد رہتی
اُسکو اپنی مرضی سے بھلا دے عامل یہانتک بھلا سکتا ہی کہ معمول نہ فقط یہ بات

بھول جاتا ہی کہ خواب ہمارے پیشین مین کیا کیا ہوا تھا بلکہ یہانتک بھول جاتا ہی کہ اسپر کچھ بھی پہلے عمل مقناطیسی ہوا ہی نہین تھا اور کبھی پہلے سویا ہی نہین سونے والا اکثر خود بخود اپنا نام بھی بھول جاتا ہی اور اگر خود بخود نہ بھول جاوے تو عامل کو اختیار ہی کہ اپنی مرضی سے بھولا دے یہ ایک اور ثبوت اس بات کا ہی کہ عامل کو اپنے معمول پر اختیار ہوتا ہی ایک اور ثبوت عامل کے اختیار کا یہ ہی کہ اگر چاہے تو معمول پر یہ حالت پیدا کرے کہ معمول نہ اپنا ہاتھ نہ ٹانگ ہلا سکے نہ بول سکے نہ اوٹھ سکے اور نہ بیٹھ سکے عامل کو اختیار ہی کہ معمول پر یہ نوبت گذر جاوے کہ جب عامل چاہے معمول کے ہاتھ پیر اکڑ جاوین اور جب چاہے تشنج جاتا ہے غرضکہ عامل کو معمول کی رگ رگ پر اور ہر پٹھہ پر جسکی حرکت اختیاری ہوتی ہی اختیار کامل حاصل ہوتا ہی —

عامل معمول مین یہ بات پیدا کر سکتا ہی کہ جو حرکت عامل کرے اور جس طرح کی آواز اسکی ہو معمول اسکی فوراً نقل کالاصل کر دے اگر عامل عربی یا ترکی یا انگریزی بولے اور بولے بھی اس طرح کہ نہایت سرعت سے تو باوجودیکہ معمول کوئی ان زبانون مین سے جانتا بھی نہو ویسی ہی زبان بولتا جاوے گا اور ایسی ایسی ٹھیک نقل کریگا کہ سننے والون کو اکثر کچھ بھی تمیز نہین ہوگی اگر عامل ہنستا ہی تو معمول بھی فوراً ہنستا ہی اگر عامل کسی طرح کی حرکت کرے تو بعینہ وہی حرکت معمول بھی کرتا ہی اور یہ حرکت بھی اُس حالت مین کرتا ہی کہ جب اُسکی آنکھین بھی بند ہوتی ہین اور عامل بھی اُسکے پیچھے کھڑا ہوتا ہی کہ جہان سے اُسکی آنکھین کھلی بھی ہوتین تو بھی اُسکو دیکھ نہین سکتا تھا جب سونے والا جاگ جاوے اور اُس سے کہا جاوے کہ عامل کی نقل کرے تو اگرچہ اُسکو عرصہ بھی فکر اور تامل کے واسطے دیا جاوے تو بھی اُس سے نقل نہین ہو سکتی —

اکثر ایسا ہوتا ہی کہ معمول حالت خواب مین سوا‌ے عامل کے اور کسی کی آواز نہین سنتا ہی یا اگر کوئی حرکت کیجاوے تو اُس سے آگاہ نہین ہوتا لیکن عامل کو اختیار ہی کہ یہ بات

اپنی مرضی سے رفع کر دے اور کسی شخص کے ساتھ معمول کا ربط قائم کر دے اکثر یہ بات اس طرح
پیدا ہو جاتی ہے کہ عامل کسی شخص کا ہاتھ معمول کے ہاتھ سے ملا دے بعض صورتون مین
ایسا ہوتا ہے کہ عامل کو معمول سے اس بات کے کہنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ فلانے
شخص کے ساتھ بات کرو اور اسکے متعلق ہو اور جب یہ بات کہی جاتی ہے تو پھر اس شخص مین
اور معمول مین ویسا ہی ربط ہو جاتا ہے جیسا پہلے عامل کے ساتھ تھا۔ اکثر ایسا ہوتا ہے
کہ جب اس شخص بیگانہ کو معمول کے ساتھ ربط حاصل ہو گیا تو پھر اس بات کی ضرورت
ہوتی ہے کہ وہ بارہ دیگر معمول کو عامل کو سونپ دے ورنہ عامل کے ساتھ ربط نہین ہوتا
جس وقت ایک آدمی سے دوسرے کی طرف معمول اسطرح پر منتقل کیا جاتا ہے تو وہ چونک پڑتا ہے جاگ نہین جاتا
عامل کو اختیار ہے کہ معمول کے خیالات اور خواہش اور میلان طبع کو نمایان اور
برانگیختہ کر دے اور یہ بات بھی کئی صورتون سے حاصل ہوتی ہے خواہ عامل بذریعہ علم قیافہ
یہ بات کرے خواہ فقط اپنی خواہش کے اعلان سے۔ علم قیافہ کا ذکر پیچھے کیا جاویگا۔
عامل کو اختیار ہے کہ معمول کو خواہ خوش خواہ اوداس خواہ خفا خواہ فیاض خواہ خسیس
خواہ مغرور خواہ خود بین خواہ سلیم الطبع خواہ شجاع خواہ ڈرپوک خواہ مایوس خواہ گستاخ
خواہ مؤدب جیسا چاہے ظاہر کر دے خواہ یہ اثر پیدا کر دے کہ معمول گانے لگے یا رونے لگے
یا ناچنے لگے یا بندوق چلانے لگے یا مچھلی کا شکار کرنے لگے یا نماز پڑھنے لگے یا وعظ
کہنے لگے یا بحث علمی کرنے لگے یہ سب باتین عامل کی مرضی سے معمول کر سکتا ہے اور
سوا انکے اور بہت سی باتین فقط عامل کے حکم سے کر سکتا ہے چنانچہ مین نے
ان باتون کو ہوتے اکثر دیکھا ہے بلکہ خود پیدا کی ہین مین نے ایک معمول کو علم مقناطیس
حیوانی پر اور حفظ صحت پر بھی درس دیتے سنا ہے مین نے بعض معمول کے منہ سے
بہت اچھی نماز اور بیانات شاعرانہ سنے ہین اور طرفہ یہ ہو کہ جب وہ جاگے تو ہرگز ویسی تقریر اُنسے
نہین ہو سکتی آگے بیان کیا جاویگا کہ یہ سب باتین اس حالت مین بھی پیدا ہو سکتی ہین

کہ جب معمول پر نوبت خواب نہو بلکہ بیدار ہو میں نے بھی ان تجربات میں دیکھا ہی اور اور لوگون نے بھی لکھا ہی کہ ان حالتون مین معمول کی آواز اور اسکا انداز بہت اچھا ہوتا ہی اور جو کچھ وہ ادا کرنا چاہتا ہی خواہ زبان سے خواہ جسم کی حرکت سے وہ بطور کامل ادا ہوتا ہی غرور اور انکسار اور خوف اور مہربانی اور پارسائی اور فکر اور اور جو جو خیالات اُسکے دل مین آتے ہین اور اُن خیالات کے سبب سے اُسکے جسم کو حرکت ہوتی ہی اور چہرہ اور اور انداز سے وہ خیالات سب ادا ہوتے ہین تو ایسی خوبی کے ساتھہ ادا ہوتے ہین کہ مصورون کو چاہیے کہ اُنکو غور کے ساتھہ اور توجہ سے دیکھین تاکہ اُسی انداز پر اپنی تصویرون کو بناوین اور خوبی یہ ہی کہ یہ سب ادائین اُن لوگون مین بھی دیکھی جاتی ہین کہ جو بے علم ہین اور اگر اُنکو جگا کر اُنکی تقلید کرائی جاوے تو ہرگز اُنسے نہین ہوتی ہین پہلے بیان کر چکا ہون اور اب مکرر کہتا ہون کہ جو معمول اچھی اعلیٰ طبیعت رکھتے ہین اُنکے انداز حالت خواب مقناطیسی مین اعلیٰ تر ہو جاتے ہین اور علاوہ اِسکے یہ کہ اگر اُنکے خیالات اعلیٰ کو دانستہ برانگیختہ کیا جاوے تو چہرہ کی ادا اور جسم کی حرکت اور انداز مین ایسی خوبصورتی اور صفائی اور علو پایا جاتا ہی کہ آج تک اعلیٰ اعلیٰ مصورون مین سے کسی نے نہ ایسا انداز اور ادا کھینچی ہی نہ کسی کے ذہن مین ایسی ادائین اور انداز آئے ہین اگر تمام مصور جانتے جیساکہ بعض بعض جانتے ہین کہ یہ آثار مقناطیسی مصورون کے واسطے الہام غیبی ہین تو وہ گھنٹون تک اُنکو دیکھتے رہتے اور اُنکی نقل کرتے غالب ہی کہ بعض بعض مصور جو زمانہ سابق مین نامی تھے اُنھون نے ایسا کیا ہو بہرحال جو کام زمانے کے بڑے بڑے مصورون کے دیکھے جاتے ہین تو معلوم ہوتا ہی کہ ایسی ہی آثار مقناطیسی کی نقلین ہین گو پوری نقلین نہین مجکو یقین ہی کہ جسطرح اب بڑے بڑے مصور اعضا کی شکلون کے کھینچنے کے واسطے جسم عریان کو دیکھکر نقل کرتے ہین اسی طرح ادا کی نقل کرنے کے واسطے ظہور آثار مقناطیسی کو دیکھا کرینگے چنانچہ میرے علم مین ایک مرتبہ ایسا ہوا

کہ ایک جگہ ایک عامل مقناطیسی ایک شخص پر عمل کر رہا تھا اور ایک شخص نامی مصور جسکو اچھا مذاق اِس فن مین حاصل تھا وہان موجود تھا اُسنے جو انداز چہرۂ معمول کا دیکھا تو عامل سے یہ تجویز کی کہ ایک وقت معین پر آیندہ پھر عمل کرے تاکہ ایک بہت نامی مصور اُسکو دیکھکر اُسکے مطابق تصویر کھینچے اِبتک یہ ارادہ اُنکا اِس سبب سے پورا نہین ہوا کہ جو مصور اور اور لوگ آنے والے تھے وہ مسافت ہاے بعیدہ پر رہتے ہین مین نے ایک عورت پر جسکی چودہ پندرہ برس کی عمر تھی یہ عمل ہوتے دیکھا اُس لڑکی کے ماں باپ غریب آدمی تھے جس وقت اُسپر عمل کا اثر ہوا تو اُسکے چہرہ کی ادا ایسی معشوقانہ اور خوبصورت معلوم ہوئی کہ مجکو اُسکے بیان کرنے کی قدرت حاصل نہین ہے دنیا مین ایسا انداز معدوم ہے اگر ہوتا ہوگا تو بہشت مین ہوتا ہوگا یہ خوبصورتی زیادہ تر اُس وقت نمایان ہوئی کہ جب اُسکے خیالات پارسائی برانگیختہ کیے گئے اور گانا شروع ہوا اُسکے چہرہ پر ایسا منور حُسن تھا کہ دیکھنا تو کیا میرے خیال مین کبھی نہین آیا تھا جو جو مقامات سر اور مغز کے از روے علم قیافہ خیالات اعلی کے مقام ہین وہ اس عورت کے سر اور مغز مین بخوبی نمایان تھے اور جو جو مقام خیالات اسفل کے مقام ہین وہ کم نمایان ہوے۔

غرضکہ خصوصیت ان آثار مقناطیسی مین یہ ہے کہ نہایت سچے آثار ہوتے ہین اور تعجب ہے کہ اُنکے سچے ہونے کو اکثر لوگ جو مرتبہ اول ہی اُنھین دیکھتے ہین اس بات کی دلیل گردانتے ہین کہ یہ آثار در اصل ساختہ ہوتے ہین اگر معمول تربیت یافتہ نہو تو گو حالت خواب مین اُسکے انداز اور اطوار سے آراستگی و ترقی پائی جاتی ہے کچھ نہ کچھ بات ایسی باقی رہتی ہے جس سے اُسکا غیر تعلیم یافتہ ہونا ثابت ہوتا ہے جب ایسے شخص پر عمل کیا جاتا ہے جو تعلیم یافتہ ہو تو ایسے خوبصورت اور اچھے آثار نمایان ہوتے ہین کہ سب دیکھنے والے خوش ہوتے ہین۔

ایک بات لائق ملاحظہ کے ہی کہ حالت خواب مقناطیسی مین معمول پر بہ نسبت اُسکی رسمی حالت کے راگ کا زیادہ اثر ہوتا ہی جتنے آدمیون پر مین نے عمل ہوتے دیکھا ہی مین نے دیکھا ہی کہ اُنکے چہرے روشن ہوجاتے ہین اور جیسا راگ گایا بجایا جاتا ہی ویسا ہی اُنکے انداز اور حرکات مین تغیر ہوتا جاتا ہی اگر ناچ کا باجا ہو تو معمول ناچنے لگتا ہی اور اگر معمول فرقہ آراستہ مین سے ہو تو اُسکے ناچنے مین ایک لطافت پائی جاتی ہی اگر غیر تربیت یافتہ ہو تو اکھڑپن ہوتا ہی مین نے یہ اثر دونون فریقون پر یعنی تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ پر دیکھا ہی حالانکہ اُنکی اصلی حالت مین اُنھون نے ناچنا نہین سیکھا تھا اگر ایسے شخص ہون کہ اُنکو درحقیقت کچھ شوق علم موسیقی سے نہو تو بھی حالت خواب مقناطیسی مین آثار اُنپر نمایان ہوتے ہین لیوس صاحب کے تجربات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ جن شخصون پر اول ہی عمل کیا جاوے اگر راگ بھی ساتھ ہی گایا بجایا جاوے تو خواب مقناطیسی زیادہ آسانی سے پیدا ہوسکتا ہی چنانچہ یہ بات لکھی چلی آتی ہی کہ جادوگر ہمیشہ راگ کو ایک جزو اپنے عمل کا سمجھتے ہین جب جادوگر یہ چاہتا تھا کہ اپنے معمول کو صورتین دکھاوے یعنی خواب بیداری مقناطیسی حاصل کرے تو ہمیشہ راگ اور دھونی دینا اپنے عمل مین ایک جزو اعظم سمجھتا تھا۔

فقط اتنی ہی بات نہین ہی کہ جس جس طرح کے خیالات معمول کے دلمین برانگیختہ کیے جاوین اُنکے مطابق ہی اُسکے جسم کی حرکات اور اُسکا انداز ہر طرح پر ہوجاتا ہی ایسا ہی جیسے اصل ہونا چاہیے بلکہ یہ سچاپن ہر بات پر جو کچھ وہ مُنھہ سے کہے صادق آتا ہی اگر اُس سے ایسے سوالات کیے جاوین جنکو وہ یقیناً ایسا سمجھتا ہی کہ جو کچھ وہ دیکھ رہا ہی یا جو کچھ اُسپر گذر رہا ہی اُس سے باہر ہین تو وہ ہمیشہ اُن سوالات کے جواب دینے سے انکار کرتا ہی دیکھنے والا اکثر ناوانستگی مین بھی اور نیز اُسکے مطالب کو نہ سمجھنے کے سبب سے ایسے ایسے سوالات کرتا ہی کہ جس سے سونے والا بہک جاوے لیکن حالت خواب مین

جتنی باتین عجیب نمایان ہوتی ہین اُن مین بڑی بات یہ ہی کہ اکثر سونے والا تکرار کے ساتھ ایسے الفاظ منھہ سے کہتا ہی کہ مین ٹھیک ٹھیک نہین جانتا ہون مین یقیناً نہین کہہ سکتا ہون خواہ یہ بات ہو یا نہو مین دیکھہ نہین سکتا ہون جو کچھہ مین جانتا یا دیکھتا نہین ہون وہ بات مجھے کہنی نہین چاہیے اور جب ایک بار سونے والا کسی چیز کو دیکھتا ہی یا جان لیتا ہی تو وہ اُسپر قائم رہتا ہی یہ سچا پن جو معمول مین ہوتا ہی اسکے سبب سے اگر تجربات بطور مناسب کیے جاوین تو بڑا فائدہ ہی۔

مجکو ہمیشہ اِس بات سے اعتراف رہا ہی کہ جب عمل مقناطیسی روپیہ کی طمع پر کیا جاوے تو دھوکہ دہی کا امکان ہی اور مجھے یقین ہی کہ ایسی صورتین کبھی واقع ہوئی ہین کہ بعض بعض حالتون مین ایسے معمول جنپر آثار مقناطیسی فی الحقیقت نمایان ہوئے فریب دہی کے مجرم ہوے ہین یہ بات اسطرح ہو سکتی ممکن ہی کہ فرض کیجیے کہ ایک شخص ایسا ہی جسپر حقیقت مین عمل مقناطیسی ہوتا ہی لیکن یہ شخص طامع ہی اور اپنی قدرت کا جو عمل مقناطیسی کے سبب سے اُسکو حاصل ہوتی ہی گھمنڈ رکھتا ہی اب فرض کیجیے کہ اِس شخص پر جلسہ عام مین عمل کیا جاوے اور فرض کیجیے کہ اُس خاص موقع پر اُسکو معلوم ہو کہ جو جو قوتین مقناطیسی اُسکو ہمیشہ حاصل ہوتی تھین وہ اُس وقت وہ کمی رکھتی ہین اور یہ بات اسطرح ہو سکتی ہی کہ اُس وقت سے پہلے کئی مرتبہ اُسپر عمل ہو چکا ہو اور زیادہ محنت کے سبب سے اب وہ تھک گیا ہو تو ایسی حالت مین دو باتین ظاہر ہین ایک تو یہ کہ اُسکے گھمنڈ مین فرق آتا ہی دوسرے اُسکو روپیہ کے حاصل ہونے کی امید کم ہو جاتی ہی اور فرض کیجیے کہ اِس شخص کو راستی اور شرافت کا بھی خیال کم ہی تو ممکن ہی کہ ایسا شخص اپنی کمی قوت کا فریب سے عوض کر دینے کی کوشش کریگا مجھے تو خود یقین ہی کہ کبھی کبھی ایسا ہوا ہی کہ بعض معمولون نے جنکے قوا مقناطیسی مین عموماً کچھہ شک نہین ہی تا بعض اوقات جب وہ زیادہ تھک گئے ہین یا کسی اتفاق سے اُنکی حالت بہ نسبت سابق کم روشن ہو گئی ہی

اِس باب مین کوشش کی ہی کہ دھوکہ دہی سے خطاء عمل کو چھپا دین بیشک ایسی حالت مین
یہ تو یقین ہو سکتا ہی کہ ایسے اشخاص کو قوت مقناطیسی حقیقی بعض اوقات مین حاصل ہوتی ہی
اور اُنھون نے بے ایمانی فقط اس واسطے کی کہ روپیہ کے ایصال مین کمی نہو یا جلسۂ
عام مین خفیف نہون لیکن جو شہادت عمل مقناطیسی کے باب مین اوقات دھوکہ دہی مین
پائی جاوے اُسکو مین شہادت معقول نہین سمجھتا ہون سب سے اچھی یہ بات ہی کہ جس
شہادت پر کچھ بھی شک عائد ہو اُس شہادت کو محسوب نہین کرنا چاہیے اگر ہم دریافت
کرنا چاہین تو بہت شہادت ایسی ملیگی جسپر کچھ بھی شبہہ عائد نہین ہو سکتا اور مین اُن
مجربات پر ہمیشہ شبہہ رکھتا ہون جن مین عامل عمل کرنے کا پیشہ رکھتے ہین اور معمولون کو
اجرت دیا کرتے ہین یہ بیانات جو مین نے کیے حالت غائب بینی مین خصوصاً راست
آتے ہین مگر مین نے اس موقع پر بھی اُنکو اس واسطے بیان کیا ہی کہ حالت اسفل پر بھی یہ بیانات
صادق آتے ہین جب مین حالات اعلیٰ کا بیان کرونگا تو یہ ذکر پھر مختصراً کرونگا—

ہنوز مین نے یہ بات مشرح نہین بیان کی ہی کہ عامل کو نئے آدمی پر اول ہی عمل کرنے مین
دشواری معلوم ہوتی ہی اور جب کئی بار ایک شخص پر عمل کیا جاتا ہی تو آسانی ہو جاتی ہی
اکثر ایسا ہوتا ہی اور مجکو خاص ایسا تجربہ ہوا ہی کہ جب معمول پر مرتبۂ اول عمل کیا گیا تو باوجودیکہ
نہایت محنت سے اور عرصہ تک عمل کیا گیا گھنٹہ دو گھنٹہ تک عمل کا اثر نہین ہوا لیکن
جب معمول پر متواتر عمل کیا گیا تو کبھی ایک دو دن کے عمل کرنے کے بعد اور کبھی ایک ہفتہ
اور کبھی ایک مہینہ کے بعد کبھی ایک منٹ کبھی نصف بلکہ چوتھائی منٹ مین معمول کو نہایت
گہرا خواب آگیا ہی بلکہ بعض معمولون کی یہ نوبت ہو جاتی ہی کہ فقط ایک نظر کے دیکھنے مین
اُنپر غش کی نوبت گذر جاتی ہی بہت معمول البتہ ایسے ہین کہ اُنکو یہ درجہ اثر پذیر ہونے کا
حاصل نہین ہوتا لیکن اسمین شک نہین کہ سب پر مشق کے سبب سے اور کثرت
عمل کے ذریعہ سے نسبت سابق عمل کے اثر ہونے مین آسانی ہو جاتی ہی—

یہ بات اکثر ہوتی ہی کہ جنپر آہستگی اور بتدریج عمل کیا جاتا ہی اُنپر عمل مقناطیسی کے
آثار بہت اچھی طرح نمایان ہوتے ہین بہرحال اگر ابتدائے عمل مین خطا ہو یا حسب مراد
عمل نہو تو ہمکو ہمت نہ ہارنی چاہیے بہت سی ایسی صورتین لکھی ہوئی ہین کہ جن مین
سو مرتبہ تک عمل کرنے مین بھی اثر نہین ہوا ہی لیکن جب ایکبار ہو گیا تو بہت کارگر ہوا
اور نہایت خوبصورت آثار عمل اُنمین نمایان ہوے جہانتک مجکو تجربہ ہوا ہی اُس سے
مجکو یقین ہی کہ ہر شخص کو ہر شخص پر عمل کر دینے کی قدرت حاصل ہی گو یہ ملکہ مختلف اشخاص
مین مختلف مرتبہ کا ہوتا ہی اور یہ بھی مجکو یقین ہی کہ ہر شخص پر جو عمل کرنے والا ہی ہر
عامل کا بشرط صبر اور محنت عمل ہو سکتا ہی یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ عمل
مقناطیسی کے سبب سے تکلیف کے رفع کرنے یا بیماری کے دور کرنے کے
واسطے معمول پر خواب کا پیدا کرنا پر ضرور نہین ہی یہ نتائج اور اور بہت سے
خوبصورت آثار مقناطیسی اُس حالت مین بھی حاصل ہوتے ہین جب معمول کو
خواب نہ آوے بلکہ وہ ہوش مین اور بیدار رہے۔

اِس بات کا ذکر آئندہ بشرح کیا جاویگا صبر اور محنت اور ہمت اس بات کی کہ ضرور
بری محنت کار آمد ہوگی عامل عمل مقناطیسی کا مقولہ ہونا چاہیے یہ باتین عمل مقناطیسی کے
واسطے بڑی امداد دینے والی ہین۔

یہ بات معلوم ہوتی ہی کہ جن لوگون کا کوئی مزاج بہت قوی ہوتا ہی اُسکا اثر ضعیف
مقابل مزاج والے پر بہت جلد ہوتا ہی مثلاً جس شخص کا مزاج تیز صفراوی ہو اُسکا اثر اُس
شخص پر جسکا مزاج وموی مائل بہ بلغمی ہو بہت جلد ہوتا ہی جس شخص کا سر بڑا ہو اور طبیعت
مین چالاکی ہو اُسکو آسانی سے عمل کر لینے کا ملکہ حاصل ہوتا ہی اگر معمول کی عقل قوی
ہو اور طبیعت چالاک ہو تو اگرچہ عمل کا ہونا اُسپر محال نہین ہوتا لیکن دشوار ضرور ہو جاتا ہی
اس واسطے کہ طبیعت کا جماؤ جو عمل کے اثر ہونے کے واسطے ضرور ہی اور معمول کا بالکل عامل کے

اختیار مین ہونا جو عمل کے موثر ہونے کے واسطے لابد ہی بسبب چالاکی طبیعت کے
حاصل نہین ہوتا جب تجربات جلسہ عام مین ایسے اشخاص پر کیے جاتے ہین جنپر پہلے عمل
نہین ہوا تو معمولون کو یہ بات حاصل نہین ہوتی کہ اپنی طبیعت کو بالکل عامل کی مرضی پر
چھوڑ دین شاید انکی خواہش ہوتی ہی کہ خود عجایب آثار مقناطیسی کو دیکھین شاید بہت سے لوگون کے
سامنے عمل ہونے کے سبب سے انکی طبیعت مین گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہو شاید انکو یہ خوف
ہوتا ہی کہ لوگ انکو ہنسینگے یا یہ خیال ہوتا ہی کہ عمل کے ہو جانے کے سبب سے بہت سے
اسرار دریافت کر لیے جاوینگے اور ایسے ایسے خیالات سے وہ عمل کے ہونے کا مقابلہ اپنی طرف سے
خود کرتے ہین غرضکہ اس بات سے ناواقف کہ اپنی طبیعت کو بالکل عامل کی مرضی پر چھوڑ
دینا چاہیے وہ اپنی طبیعت کو اپنے قابو مین رکھتے ہین یہ ایک دلیل اس بات کی ہی کہ جب عمل
خلوت مین کیا جاتا ہی تو اکثر بہ نسبت اُن صورتون کے جب جلسۂ عام مین کیا جاوے
اچھی طرح چل جاتا ہی اس بات کی ایک دلیل کہ غیر تعلیم یافتہ اشخاص پر اکثر عمل مقناطیسی
جلسۂ عام مین بہ نسبت اُن لوگون کے جو تعلیم یافتہ ہین اور علم رکھتے ہین زیادہ چل جاتا ہی
یہ ہی کہ غیر تعلیم یافتہ کی طبائع کم چالاک ہوتی ہین اس واسطے انکی طبیعت عامل کے بس مین زیادہ ہو جاتی ہی آگے
مین یہ بات بیان کر چکا ہون کہ فرنگستان کے لوگون کی نسبت ہندوستان کے آدمیون کی
طبیعت عمل مقناطیسی کی زیادہ اثر پذیر ہوتی ہی اُس صورت مین بھی کہ جب عامل بھی ہندوستانی
ہون یہ بات مزاج پر موقوف ہی معلوم ہوتا ہی کہ حبشی بڑے زبردست عامل ہوتے ہین
اور یہ بھی کہ حبشیون کی طبیعت عمل مقناطیسی کی زیادہ اثر پذیر ہوتی ہی چنانچہ حبش مین اور
ہندوستان مغربی مین اسی سبب سے زیادہ سحر ہوتا ہی اور لیوس صاحب کو جو حبشی ہین
ملکہ عجیب عمل مقناطیسی کرنے کا حاصل ہی ان صاحب کو ایسی قدرت حاصل ہی
کہ شاذ کسی کو ہوتی ہی اور یہ صاحب بڑے لائق ہین اور انکو خالص شوق
اس علم کا ہی اور نہایت شریف آدمی ہین اور جو لوگ فقط حال صحیح دریافت کرنے کا

شوق رکھتے ہین اُنکو حتی الوسع خود تحقیقات کرنے کے واسطے بہت مدد دیتے ہین اور اُنکو
اِسس علم مین بہت ملکہ اور دستگاہ ہو۔

جب عامل کو یہ قدرت حاصل ہو جاوے کہ معمول پر خواب کی نوبت آسانی سے
اور تھوڑے عرصہ مین پیدا کر سکے تو اکثر اُسکو یہ قدرت حاصل ہو جاتی ہو کہ بغیر ترکیب
معروف کے فقط اپنی مرضی ناگفتہ سے عمل کا اثر پیدا کر دے چنانچہ مین نے خود ایسا
کیا ہو چنانچہ ایکبار ایک شخص باتون مین خوب مصروف تھا اور مین بھی خوب باتین
کر رہا تھا مین اُس سے قریب دو گز کے فاصلہ پر ایک طرف کو بیٹھا تھا مین نے
اپنے جی مین اُسپر عمل کرنے کا ارادہ کیا اور ہر پل کے عرصہ مین اُسکو خوب گہری نیند
آگئی مین نے اُسکو اپنے جی مین یہ حکم دیا کہ ایک گھنٹہ تک سووے چنانچہ وہ اُتنے ہی عرصہ تک
سویا اور جب وہ بیدار ہوا تو مین نے اُس سے دریافت کیا کہ آپ اچھی طرح سوئے
تو اُسنے کہا کہ ہان خوب سویا لیکن آپ نے مجھسے یہ کہا بھی نہین کہ ہم عمل کرنا چاہتے ہین
غرضکہ اِسس عمل کے کرنے مین اکثر یہ بات کچھ ضرور نہین ہو کہ معمول کو عامل کے ارادہ کا
علم ہو یہ حال جو مین نے بیان کیا اسمین تو یہ بات ہو کہ عامل اور معمول دونون ایک
کمرہ مین قریب بیٹھے تھے لیکن یہ بات بھی کچھ ضرور نہین مین نے اکثر اسطرح پر عمل
ہوتے دیکھا ہو کہ عامل ایک کمرہ مین اور معمول دوسرے مین ایک اوپر کی منزل مین ہو
اور ایک نیچے کی منزل مین اور معمول کو کبھی اطلاع عامل کے ارادے سے پیشتر ہوئی ہو
اور کبھی نہین ہوئی حقیقت یہ ہو کہ جن معمولون کی طبیعت اس عمل کی اثر پذیر ہوتی ہی اُنپر اثر
ہونے مین مسافت سے کچھ فرق نہین ہوتا یہ اثر جسکی ماہیت ہمکو معلوم نہین ہو کسی فاصلہ پر
مثل نور کے دوڑ جاتا ہو بہت سے حال ایسے لکھے ہوے ہین کہ جنمین مسافت معمول اور
عامل مین بہت بعید ہو چنانچہ تمثیلاً مین ایک مرتبہ کا حال لکھتا ہون کہ اُسکے مراتب
مشرح مجھے خوب معلوم ہین اور خاص میرے گھر کے ایک شخص پر نوبت مذکور گذر ہی تھی

۱۱ نومبر یا دسمبر سنہ ۱۸۵۰ع مین ایک روز شام کے وقت میرے گھر مین دعوت تھی
اور اُس موقع پر قریب پچاس آدمیون کے مرد اور مستورات موجود تھین لیوس صاحب بھی
وہان موجود تھے اُنھون نے ایک جماعت کی جماعت پر عمل کیا اور کئی آدمیون پر اثر ہوا
چنانچہ جنپر اثر ہوا تھا اُنمین ایک عورت میرے گھر کی تھی اُن پر کئی بار سابق بھی عمل
مقناطیسی ہوچکا تھا اور اُنکی طبیعت بہت اثر پذیر مقناطیسی کی ہی جس وقت اُنپر عمل
ہوتا ہی تو اُنکی آنکھین بند ہوجاتی ہین اور اُنکو اپنے اعضا پر قدرت حاصل نہین رہتی اور
اور بھی کچھ آثار ہوتے ہین جو اُنکو بھولی معلوم ہوتے ہین لیوس صاحب سے یہ بات نہین کہی گئی تھی
کہ اس شخص پر عمل کا اثر ذرا سخت ہوا اس واسطے صاحب موصوف نے کچھ تدبیر اُس اثر کے
خفیف کرنے کے واسطے نہین کی انجام اُسکا یہ ہوا کہ معمول کو دردسر پیدا ہوا یہ عرض
اُنکو یون بھی اکثر رہتا ہی اس موقع پر اُنھون نے دردسر کے ہونے کی یہ وجہ بیان کی کہ
عمل کا اثر اُنپر سے ہٹایا نہین گیا اور یہ دردسر دوسرے دن تک قائم رہا دوسرے
دن بعد فراغ درس کے مین لیوس صاحب سے ملا صاحب موصوف نے دریافت کیا
کہ فلانے شخص یعنی شخص جنکا مین ذکر کر رہا ہون کس طرح ہین مین نے سب حال بیان کیا
اور یہ بھی کہدیا کہ اُنکے ذہن مین دردسر ہونے کا کیا باعث ہی صاحب موصوف نے
کہا کچھ خیال نکرو مین آج کسی وقت اُنکی طرف توجہ کرونگا اور اُنکے سر کا درد دور
کردونگا مین نے اُنسے کہا کہ ضرور ایسا کیجیے گا اس واسطے کہ مین جانتا تھا کہ ایسا ہوسکتا ہی
اور مین صاحب موصوف کے پاس سے کسی طرف چلا گیا پانچ بجے شام کے مین
اپنے گھر مین آیا اس وقت مجکو لیوس صاحب کے ساتھ جو تقریر ہوئی تھی بالکل فراموش ہوگئی تھی
لیکن دروازہ پر پہونچتے ہی اُس عورت نے مجھسے کہا کہ جب تم گھر مین نہ تھے
میرے اوپر عمل مقناطیسی ہوا مین نے کہا کہ کسنے یہ عمل کیا اُنھون نے کہا
کہ کسی نے نہین مین باجا بجا رہی تھی قریب ساڑھے تین بجے کے وقت مجکو

ایسا معلوم ہوا کہ گویا مجھپر بہت زبردست عمل مقناطیسی ہو رہا ہی میرے ہاتھ اور بازو سُن
ہوگئے مین ہاجا نہ سجا سکی اور تمام آثار عمل کے جو ہوتے ہین نمایان ہونے لگے
آخرکار مین مجبور پلنگ پر سو گئی اور تھوڑے عرصہ تک خواب مقناطیسی مین
سوتی رہی جب مین جاگی تو میرے سر کا درد جاتا رہا تھا مین نے دریافت کیا کہ
تمنے کسی سے یہ بات اُسوقت کہی تھی اُنھون نے جواب دیا کہ اُس وقت یہان
کوئی نہ تھا لیکن جسوقت مین جاگی تو فلانی عورت جو رات کو یہان آئی تھی اُس سے
مین نے کہا تھا اور یہ بھی کہدیا تھا کہ مجھے یقین ہی کہ لیوس صاحب میرے اوپر
عمل کر رہے ہین مین نے تب کہا کہ لیوس صاحب نے وعدہ تو کیا تھا لیکن
مجھے یہ نہین معلوم کہ انھون نے حقیقت مین عمل کیا یا نہین شام کے وقت مین
لیوس صاحب سے پھر ایک جلسہ مین ملا مین نے آتیسے ڈاکٹر کمنگ صاحب کے
روبرو پوچھا کہ آپ نے جو وعدہ کیا تھا اُسکا ایفا کیا یا نہین اُنھون نے کہا
کہ ہان تب ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ کسوقت تو اُنھون نے جواب دیا کہ ساڑھے
تین بجے اس واسطے کہ اُس سے پہلے موقع نہین ملا مین اپنے مکان پر ساڑھے
تین بجے آیا تھا اُسی وقت عمل کیا تھا یہ تمثیل ایسی ہی کہ اسمین شبہہ نہین ہوسکتا یہ
عمل اتفاقیہ کیا گیا معمول کو پہلے کچھ واقفیت عامل کے ارادہ سے یا وقت
عمل کے نہ تھی اتفاقاً میرے گھر کو واپس جانے سے پیشتر ایک عورت وہان
پہونچ گئی اور معمول نے اُس سے حال مذکور بیان کیا اور مین نے جو پہلے لیوس صاحب کے
ساتھ تقریر کی تو وہ بھی ایک شخص کے روبرو کی ہی شہادت کامل حاصل ہی میرے مکان اور
لیوس صاحب کے مکان مین چھ سو گز کا فاصلہ ہی دو مرتبہ اور لیوس صاحب نے اسی عورت پر
اس سے بھی زیادہ فاصلہ سے اور بغیر اُس عورت کے علم کے عمل کیا ہی غرضکہ اس مثال اور اور
تمثیلون سے معلوم ہوتا ہی کہ عمل مقناطیسی کے اثر ہونے مین مسافت کچھ بات نہین ہی خصوصاً

اُس حالت مین کہ معمول کی طبیعت عمل کی آسانی سے اثر پذیر ہو شاید یہ بات ممکن ہو کہ کمی یا زیادتی مسافت کے سبب سے اثر کم و بیش ہوتا ہو جب ہم اول مرتبہ ایسی بات سنتے ہین تو میل خاطر اسطرف ہوتا ہی کہ اُسکو یقین نکرین لیکن جب ہم متواتر ایسا ہوتے ہوئے دیکھتے ہین تو ہمکو مجبوراً ماننا پڑتا ہی اور طبیعت مین یہ بات جم جاتی ہی کہ کچھ نہ کچھ باعث قدرت نے ایسا رکھا ہوگا کہ جس سے یہ اثر ہوا اور ہمپر فرض ہی کہ اِس باعث کے تحقیق کرنے مین کوشش کرین —

فقط یہی نہین ہوتا ہی کہ عامل کے ارادۂ غیر معلوم سے معمول کو نیند آجاوے بلکہ جو جو آثار مقناطیسی ارادہ سے پیدا ہوتے ہین وہ سب آثار اُس حالت مین پیدا ہوتے ہین کہ جب ارادۂ عامل غیر معلوم ہو چنانچہ بغیر اعلان ارادۂ عامل کے معمول پر یہ اثر ہوتے ہین کہ عامل کے پاس آجاوے یا جہان وہ چاہے وہان بیٹھ جاوے اور اور حرکتین جو عامل چاہے کرنے لگے جزئیات مکرر بیان کرنے کچھ ضرور نہین ہین فقط یہ بات کہنی کافی ہی کہ جو جو آثار ارادۂ معلوم عامل سے پیدا ہوتے ہین وہ سب ارادۂ غیر معلوم سے پیدا ہوتے ہین اور یہ بات اُس حالت مین بھی ہوتی ہی کہ جب معمول حالت خواب مین نہو بلکہ بیدار ہو

ایک اور عجیب اثر یہ ہی کہ معمول کو حسب مرضی عامل عامل کی طرف ایک کشش ہوتی ہی معمول کو ایک ایسی خواہش عامل کے پاس جانے کی ہوتی ہی کہ وہ اُسکو روک نہین سکتا ہی اور اگر کوئی غیر شخص اُسکو روکنا چاہے تو اُسپر غالب آنے کے واسطے بہت کوشش کرتا ہی اگر اُس سے دریافت کیا جاوے کہ اُسکو یہ رغبت کیون ہوتی ہی تو وہ فقط یہی کہ سکتا ہی کہ مین عامل کی طرف کھینچا جاتا ہون بعض یہ کہتے ہین کہ کچھ رشتے ہنوز ایسے ہوتے ہین کہ وہ عامل کی طرف آہستہ آہستہ کھینچے لیے جاتے ہین یہ کشش عجیب فاصلہ پر بھی ہوتی ہی ہمنے سنا ہی کہ ایک عامل نے ایک معمول کو تنو گز کے فاصلہ پر سے اپنی طرف اِسی طرح کھینچا اور معمول اُسکی طرف کھنچا گیا تاوقتیکہ

ایک دیوار تک پہونچا اور آگے بسبب سدراہ ہونے دیوار کے وہ نہ جا سکا اس معمول کو ایک بڑا طاقتور شخص روکتا تھا مگر وہ نہ رکتا تھا یہ بات اُس حالت مین بھی ہو سکتی ہے کہ جب معمول حالت بیداری مین ہو ۔

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب معمول پر سے عمل کا اثر ہٹ جاتا ہے تو اُسکو اپنی حالت اصلی مین بھی عامل کے ساتھ محبت قائم رہتی ہے مجکو کوئی موقع ایسے معاملہ کے بچشم خود دیکھنے کا نہین ملا ہے لیکن مین جانتا ہون کہ اسمین شک نہین ہے کہ ایسا ہوتا ہے

اب ایک اور بات کا ذکر کرتا ہون کہ اگر عامل معمول کو حالت اثر عمل مین کسی طرح کا حکم دے اور وہ اسکی تعمیل کا اُس حالت مین اقرار کرلے تو جب وہ جاگیگا اُسکی تعمیل ضرور کریگا گو وہ امر کیسا ہی بیہودہ یا فضول ہو ۔ مثلاً اگر کسی عامل نے کسی معمول کو حکم دیا ہے کہ فلانے وقت مین فلانے شخص کے پاس جاکر اُس سے فلانی بات کہنا تو جب وہ وقت قریب پہونچیگا وہ شخص اُس شخص کی طرف جاویگا اگر کوئی راہ مین اُسے عمداً روکے تو کبھی نہین رُکیگا اور جو بات کہنی ہے ضرور کہہ آویگا اگر کوئی اُس سے پوچھے تو نے کیون یہ حرکت کی تو وہ یہی جواب دیتا ہے کہ ضبط نہین ہو سکتا اکثر اُسکو بہت رنج اس سبب سے ہوتا ہے کہ جو بات بیہودہ کہتا ہے لوگ اُسپر ہنستے ہین پس یہ احتیاط لازم ہے کہ اس قسم کا حکم اُسکو نہ دیا جاوے ورنہ حالت خواب مین ایسے حکم کی تعمیل کا اقرار وہ نہین کریگا یہ اکثر ہوتا ہے ۔

یہ قوت جو عامل کو حاصل ہے کہ اصلی حالت مین معمول اُسکے حکم کی تعمیل کرے اُسکو اگر اچھی طرح کام مین لایا جاوے تو بہت فائدہ کی بات ہے مین نے ایک شخص کو دیکھا جس سے لیوس صاحب نے حالت خواب مقناطیسی مین یہ اقرار کرالیا تھا کہ شراب تیز نہین پیونگا اس اقرار کو کیے ہوئے چار مہینے سے زیادہ ہوگئے تھے اور اس عرصہ مین کبھی اُسنے ایسی شراب نہین پی تھی نہ کچھ بھی خواہش اُسکی ایسی معلوم

ہوتی

ہوتی تھی کہ اپنے وعدہ کو شکست کرے مجکو یہ بات معلوم نہین ہی کہ اُسکو اپنے وعدہ
کرنے کا حال معلوم تھا یا نہین لیکن معلوم ہونا یا نہونا کچھ ضرور نہین اگر اُسکو بتایا بھی نہ جاوے
کہ ایسا وعدہ اُسنے کیا تھا اور اُسکو وعدہ کرنیکا حال معلوم بھی نہو تب بھی وہ خواہش ہی
بالکل رفع ہوجاتی ہی۔ لیوس صاحب نے مجھسے کہا ہی کہ انھون نے اسطرح بہت
شخصون کی عادت سخت شراب نوشی اور اور بُرے عادات ترک کرادیے ہین جو تجربہ
مجکو ہوا ہی اُس سے مجھے تسلی ہی کہ جو وعدہ حالت خواب مقناطیسی مین کیا جاتا ہی
ہمیشہ ایسے وعدون سے جو حالت اصلی مین کیے جاوین زیادہ واثق ہوتا ہی۔

اب مین آثار ادنی حالت عمل مقناطیسی کے بیان کر چکا اب آگے آثار اعلی کا
ذکر کیا جاویگا معمول کی یہ نوبت ہوتی ہی کہ عامل کے خیالات اور حرکات کا شریک
ہوجاتا ہی بلکہ اگر کسی اور شخص کے ساتھ اُسکو ربط دلایا جاوے تو اُسکے ساتھ بھی
یہی نوبت ہوتی ہی اسکا حال خط آیندہ مین لکھا جاویگا اسجگہ فقط یہی بیان کیا جاتا ہی
کہ ان آثار اعلا کا واقع ہونا ایسی ہی قسم کی شہادت پر ثابت ہی جیسی شہادت
آثار اسفل کے باب مین بیان کی گئی اکثر یہ شہادت بہت معتبر ہوتی ہی اور آثار
اعلی کی ماہیت دریافت ہونی بھی ایسی ہی مشکل ہی جیسی آثار اسفل کی میری سمجھ مین
یہ بات آتی ہی کہ دونون آثار کسی خاص باعث قدرتی پر موقوف ہین اگر ہم اچھی طرح
تحقیق کرین تو آثار شرکت خیال اور غائب بینی مین حقیقت مین کچھ اعجاز نہین ہی
اکثر دیکھا جاتا ہی کہ خود بخود یہ آثار لوگون مین نمایان ہوجاتے ہین غالب ہی
کہ متقدمین کو اسکا حال بخوبی معلوم تھا لیکن اس سبب سے کہ بعض بعض آدمی
واقف تھے اور اُسکو عیان نہین کرتے تھے اور خواہ بڑے طور پر اُنکو مصرف مین
لاتے تھے خواہ فقط خودغرضی کے سبب سے اُنکو پنہان رکھتے تھے اس واسطے مدت تک یہ علم دنیا سے جاتا رہا
اور انگلستان مین اب پھر اُسکے ظاہر کرنے کی ضرورت ہوئی اور بڑے بڑے حکیمون کو دستیاب ہوا

چھٹا خط

اب مین آثار اعلیٰ عمل مقناطیسی کا بیان کرتا ہون اور آثار مذکور شرکت خیال اور
غائب بینی دو آثار ہین پہلے بیان ہوچکا ہی کہ یہ آثار آثار ادنیٰ سے بطور معلوم ملے
ہوے ہین اور حقیقت یہ ہی کہ چونکہ دونون قسم کے آثار یعنی اعلیٰ بھی اور ادنیٰ بھی ایک ہی
باعث پر موقوف ہین اسواسطے ایک کو اعلےٰ اور دوسرے کو ادنیٰ کہنا صحیح نہین ہی
لیکن چونکہ شرکت خیال اور غائب بینی کے نتائج خاص قسم کے ہین اور ایسے ہین کہ اگر
ہم یہ بات نہ جانتے کہ حقیقت مین اُنکے پیدا ہونے کے قدرتی بواعث ہین تو ہم اُنکو
اعجاز مین داخل سمجھتے اسواسطے بخلاف اُن آثار کے جنکا سابق بیان ہوچکا ہم اِن
آثار کو اعلےٰ کہتے ہین مگر بخوبی سمجھنا چاہیے کہ آثار اعلےٰ کی ماہیت آثار ادنیٰ کی ماہیت
سے جدا نہین ہی فقط مرتبہ مین دونون کے فرق ہی۔

پہلے مین شرکت خیال کا ذکر کرتا ہون جو حال پہلے لکھا گیا ہی اُس سے
معلوم ہوا ہوگا کہ یہ اثر عمل مقناطیسی کا ابتدا مین اِس صورت مین ظاہر ہوتا ہی

کہ معمول عامل کی مرضی کا مطیع ہوتا ہی لیکن جون جون حالت عمل مترقی ہوتی جاتی ہی یہ اثر ایک خاص صورت حاصل کرتا ہی یعنی کہ ایک خاص حالت خواب مقناطیسی کا اثر نمایان ہوتا ہی سونے والے کو یہ قدرت حاصل ہو جاتی ہی کہ جو اثر عامل کے جسم پر ہو یا جو خیال اُسکے ذہن مین آوے اُسمین شریک ہو جاتا ہی بلکہ فقط عامل کی نسبت ہی یہ بات نہین ہوتی ہی بلکہ اور لوگون کی نسبت بھی جسکے ساتھ اُسکا جسم چھوا ہو یا جسکے ساتھ اُسکو ربط دلایا گیا ہو اُسکو اسطرح کی شرکت حاصل ہوتی ہی یہ آثار سونے والے پر ایسی تیزی سے نمایان ہوتے ہین گو یا خاص اُسکے جسم پر اُنکا اثر ہوتا ہی حقیقت مین ان دونون حالتون مین کچھ تمیز نہین معلوم ہوتی ہی سونے والے پر بالکل ہر طرح ویسا ہی اثر ہوتا ہی جیسے کہ اُس حالت مین ہوتا کہ خاص اُسکی ذات پر ابتدا مین وہ آثار نمایان ہوتے ہین اگرچہ حقیقت مین وہ اُن لوگون پر ہوتے ہین اور سونے والا فقط شرکت خیال کے سبب سے اُنکو معلوم کرتا ہی معمول کا یہ حال ہو جاتا ہی کہ جس شخص پر وہ آثار پیدا ہوتے ہین اُس شخص کا ایک جزو بن جاتا ہی اور ایک اثر دونون پر حاوی ہو جاتا ہی —

چنانچہ ایک شرکت ذائقہ ہوتی ہی اگر عامل یا اور کوئی شخص جو معمول سے ہم ربط ہو کوئی شی کھانے کی یا پینے کی اپنے مُنھہ مین لے تو ایسا ہوتا ہی کہ سونے والا فوراً اپنے منھہ کو اسطرح چلانے لگتا ہی جیسے کہ گو یا وہ خود کھا یا پی رہا ہی اور اگر عامل کے منھہ مین روٹی یا سنگترہ یا شیرینی یا پانی یا شراب یا دودھ یا اور کوئی چیز ہو تو جب سونے والے سے پوچھا جاویگا کہ تم کیا کھا رہے ہو تو جو چیز عامل اُسوقت کھا یا پی رہا ہوگا وہی اپنے منھہ مین بتا دیگا اگر عامل کے منھہ مین کوئی چیز بد ذائقہ یا تلخ ہو تو معمول کے چہرے سے تلخ یا ناگوار ذائقہ معلوم ہو جاتا ہی گو اُسکی آنکھین بند ہوتی ہین اور گو عامل اُسکے

پس پشت کھڑا ہو جہان اُسکی آنکھین کھلی بھی رہین تو بھی وہ اُسکو دیکھ نہین سکتا
بہت تشریح کرنی دقت کی بات ہی فقط یہ بات کہنی کافی ہی کہ اِس امر کا تجربہ
اتنے مرتبہ ہوا ہی کہ مین خوب جانتا ہون کہ یہ بات اسی طرح ہوتی ہی قطع نظر
اِس سے جس شخص نے کبھی یہ باتین ہوتے دیکھی ہین اُسکو اُنکی صحت مین کبھی کچھ بھی
شبہہ نہین ہوسکتا اس واسطے کہ معمول کے چہرے کے انداز سے صاف
معلوم ہوجاتا ہی اور علاوہ انداز چہرے کے وہ زبان سے صاف صاف
بیان کرتا ہی البتہ جیسے اور آثار مختلف معمولون مین مختلف درجے کے
ہوتے ہین اُسی طرح اِس اثر کا بھی حال ہی کہ مختلف معمولون مین
مختلف درجے کا پایا جاتا ہی لیکن جس معمول پر بکثرت عمل مقناطیسی
کیا جاتا ہی اُسمین اکثر یہ آثار بخوبی نمایان ہوتے ہین۔

دوم شرکت شم۔ اگر عامل یا اور کوئی شخص جسکو معمول کے ساتھ ربط دیا جاوے
گلاب سونگھے تو معمول کے چہرہ سے فرحت معلوم ہوتی ہی اگر عامل انگوزہ سونگھے
تو معمول کے چہرہ سے کراہیت عیان ہوتی ہی اگر کوئی چیز تیز مثل مرچ کے
سونگھے تو وہ اُسکی تیزی کی شکایت کرتا ہی جس درجے مین ذائقے کی شرکت کامل
ہوتی ہی اُسی درجے مین شرکت شم کامل ہوتی ہی لیکن مجکو اس بات کا تجربہ نہین
ہوا ہی کہ ایک معمول کو دونون شرکتین ذائقہ اور شم کی حاصل ہوتی ہین یا نہین
غالب ہی کہ دونون شرکتین ہوتی ہون لیکن مجکو تجربہ نہین ہوا ہی بیشک ایسا
ہوسکتا ہی کہ اگر عامل چاہے تو معمول کی قدرت اِن دونون باتون مین زائل ہوجائے

تیسری شرکت لمس۔ اگر عامل کسی سے ہاتھ ملاوے تو معمول فوراً کسی خیالی
ہاتھ سے ہاتھ ملاتا ہی اگر عامل کے ہاتھ مین سوئی چبھائی جاوے تو معمول اپنا ہاتھ
ہٹا لیتا ہی اور ایک خاص مقام کو ملنے لگتا ہی اور تکلیف کی شکایت کرتا ہی جسطرح

چاہو اس شرکت لمس کو آزمالو تمام مدارج پورے اترینگے کبھی معمولون کو دھوکا نہین ہوتا ہی بہت سی دلچسپ آزمائشین اسطرح پر ہوسکتی ہین اور مین نے بچشم خود بہت سی باتین دیکھی ہین اور خود آزمائی ہین —

مین یہ بات تحقیق نہین کہ سکتا ہون کہ آیا اس قسم کی شرکت نظر مین ہوتی ہی کہ نہین ممکن ہی کہ آنکھون کا بند ہونا اور پتلی کا پھرا ہونا اور روشنی سے اثر پذیر نہونا جو باتین خواب مقناطیسی مین واقع ہوتی ہین اِس بات کا باعث ہی کہ اس معاملہ مین تجربہ نہین کیا جاتا ایسا ہوتا ہی کہ اگرچہ دل کی آنکھین کھلی ہوتی ہین لیکن ظاہری حواس بصری سونے والے کے بالکل مسدود ہوتے ہین اور جو باتین نسبت شرکت ذائقہ و شرکت شم و شرکت لمس اوپر بیان کی گئین وہ شرکتین فقط اِس طرح سے پیدا ہوتی ہین کہ حواس ظاہری عامل پر جو اثر پیدا ہوتے ہین وہ بسبب شرکت خیال کے معمول پر اثر کرتے ہین تحقیقات طلب یہ بات ہی کہ جو کچھ عامل حس ظاہری باصرہ سے دیکھتا ہی معمول دل کی آنکھ سے دیکھ سکتا ہی کہ نہین اگر معمول حالت غائب بینی مین ہو تو بیشک دیکھ سکتا ہی اس واسطے کہ اگرچہ آنکھین اُسکی بند ہوتی ہین لیکن جو چیزین اُسکے گرد ہوتی ہین اُنکو وہ دیکھتا ہی لیکن جن شرکتون کا اثر بیان ہوا وہ شرکتین حالت غائب بینی پر موقوف نہین ہین اور یہ تو ضرور ہی کہ حالت اصلی غائب بینی مین اور اُن آثار مین جو بسبب شرکت خیال کے پیدا ہوتے ہین تمیز رکھین اور سمجھین بہر حال میری یہ رای ہی کہ جیسی حالت آنکھ کی خواب مقناطیسی مین ہوتی ہی اُسکے سبب سے شرکت نظر کی نسبت آزمائش کرنے مین نتائج شافی نہین نکلینگے —

سامعہ کے باب مین مین نے تجربات ہوتے نہین دیکھے ہین مین پہلے بیان کر چکا ہون کہ معمول سوا ے عامل کے یا اُس شخص کی آواز کے جسکو اُسکے

ساتھہ ربط دلایا گیا ہو اور کوئی آواز نہین سنتا ہو کیا معمول وہ باتین سُنتا ہو
جو عامل کو کوئی کہے مجھے شک نہین ہو کہ اکثر ایسی باتین معمول سُنتا ہو اور
اسی سبب سے جو باتین اُس سے پوشیدہ رکھی جاتی ہین اُنسے وہ واقف ہو جاتا ہو
اِس امر کے تجربہ کرنے پر توجہ رکھنی چاہیے ۔

اکثر معمول کو شرکت جذبہ ہوتی ہو یعنی جیسا جذبہ عامل کے دل مین یا
اور کسی شخص کے دل مین جسکو معمول کے ساتھہ ربط دیا گیا ہو پیدا ہو ویسا ہی
جذبہ معمول کے دل مین پیدا ہوتا ہو اِس بات کا تجربہ مجکو بخوبی نہین ہوا ہی
اس واسطے کہ یہ بات دشوار ہو کہ جسوقت جی چاہیے اُسوقت کوئی سچا جذبہ
دل مین پیدا کیا جاوے اس سبب سے اس باب مین جو تجربہ ہوتا ہو تو اتفاقیہ
ہو جاتا ہی مین نے دیکھا ہو کہ جب عامل مُسکراتا ہی یا ہنستا ہو تو معمول بھی
مُسکرانے یا ہنسنے لگتا ہو اور مین نے یہ بھی اکثر دیکھا ہو کہ جب عامل کی
طبیعت گھبراتی ہو یا اُسکو کسی طرح کا خوف ہوتا ہو تو معمول پر بھی یہ حالت
گذر جاتی ہو اور اُسکو تکلیف ہوتی ہو چنانچہ مین اول بیان کر چکا ہون کہ جب
کوئی ناآزمودہ کار شخص فقط دل لگی یا سیر کے واسطے عمل مقناطیسی کر بیٹھتا ہی
اور عمل چل جاتا ہو اور پھر وہ گھبرا جاتا ہو تو معمول کو بہت تکلیف ہوتی ہو اکثر
ایسے اشخاص یہ کرتے ہین کہ اُنھون نے کسی عامل کو جو عمل کرتے دیکھا ہو
اُسکی وہ نقل کرتے ہین اور کامیاب ہوتے ہین لیکن جو جو احتیاطین آزمودہ کار
عامل رکھتا ہو یا جو جو ہدایتین اُسنے کی ہون اُسکا خیال نہین رکھتے
معمول خصوصاً اُس حال مین کہ کم عمر ہو یا کوئی کم عمر عورت ہو بیہوش
سو جاتا ہو اور جو کچھ اُسکا ماں یا باپ یا اور کوئی رشتہ دار اُسکو کہے وہ نہین
سنتا یہ رشتہ دار ناواقف اِس بات سے کہ اس طرح کا بہرا پن ایک خاصہ

خواب مقناطیسی کا ہو گھبرا جاتے ہین اور چونکہ کبھی اُنھون نے پہلے ایسی
حالت نہین دیکھی ہوتی ہو اور یہ نہین جانتے کہ خواب مذکور نافع ہو مضر نہین ہو
یہ لوگ اُس شخص سے جسنے عمل کیا تھا کہتے ہین کہ اُسکو اچھا کرو اور وہ بھی
بسبب ناواقفیت کے کہ کیا کرون گھبرا جاتا ہو ازان بعد یہ رشتہ دار معمول کے
ہاتھ پکڑ لیتے ہین اور ناواقف اِس بات سے ہوتے ہین کہ اُنکا اپنا اثر مقناطیسی
عامل کے اثر کا مناقض ہوتا ہو نتیجہ یہ ہوتا ہو کہ معمول کو تکلیف ہوتی ہو
یہ تکلیف معمول کے چہرہ سے عیان ہوتی ہو اور طرفہ یہ ہو کہ حقیقت مین
اُسکو اتنی تکلیف نہین ہوتی جتنی اُسکے چہرہ سے اُس حالت مین عیان
ہوتی ہو چنانچہ جاگنے کے بعد جو وہ بیان کرتا ہو تو معلوم ہوتا ہو کہ دراصل اُسکو
اُس درجہ کی تکلیف نہین ہوتی جتنی لوگون کو ظاہر مین معلوم ہوتی ہو اِس
تکلیف کے عیان ہونے کے سبب سے یہ رشتہ دار اور بھی زیادہ ڈرتے ہین
اور اُسکو پکارتے ہین اور جب معمول نہین بولتا تو وہ رونے لگتے ہین عامل کو
بُرا بھلا کہتے ہین اور ملامت سے اُسکو لاد دیتے ہین آخرکار نہایت پریشان ہوکر
عامل اثر مقناطیسی کو دور کرنے کا ارادہ کرتا ہو شاید ایسی حالت مین کہ جب اور
لوگون کا جسم معمول سے چھوا ہوا ہو عامل معمول کا ہاتھ پکڑ لیتا ہو اور چونکہ عامل کی
طبیعت خود پریشان ہوتی ہو اِس واسطے شرکت کے سبب سے معمول کی طبیعت
اور بھی زیادہ پریشان ہوجاتی ہو اور بگڑ جاتی ہو تھوڑی دیر تک یہ نوبت رہتی ہو جو
لوگ پاس کھڑے ہوتے ہین اُنکی طرف سے بیجا اور مضر مزاحمت ہوتی ہو اسواسطے
کہ کوئی بھی اُنمین سے اصل ترکیب اُسکی تکلیف کے رفع کرنے کی نہین جانتا ہو
اور بیچارہ معمول بے وقوف اور جاہل آدمیون کے ہاتھون مین پڑکر تکلیف
اُٹھاتا ہو اُسکو غش کی نوبت ہوجاتی ہو اور بلکہ تشنج کی حالت پہونچ جاتی ہو

اس تکلیف کی حالت کو اور زیادہ بیان کرنے سے رنج ہوتا ہی غرض یہ ہی کہ جب
ڈاکتر صاحب بلائے جاتے ہین تو نوبت خراب تر ہو جاتی ہی خصوصًا اُس
صورت مین کہ جب ڈاکتر صاحب اُن لوگون مین سے ہون جو عمدًا مشاہدہ
خواب مقناطیسی سے محترز رہے ہون اور اُسکے حقائق سے واقفیت پیدا کرنے
سے اُنکو انکار رہا ہو اُسوقت جبکہ پشیمانی کار آمد نہین ہوتی ڈاکٹر صاحب پشیمان
ہوتے ہین کہ ہمنے اِس علم کے حقائق کے دریافت کرنے مین کیون توجہ نہین کی
معمول کے رشتہ دار بھی اُسوقت سمجھتے ہین کہ ڈاکتر صاحب نے بڑی غلطی کی
یعنی جو آثار نہایت عجیب علم مقناطیس حیوانی کے ہین اُنکی طرف سے اُنھون نے
بیوقوفی سے آنکھین بند کر لین لیکن اگر اُنکو سابق اس علم کی صحت مین کچھ شبہہ تھا
تو اب جاتا رہتا ہی اور غالب ہی کہ ڈاکتر صاحب کا شبہہ بھی رفع ہو جاتا ہی لیکن تعجب کی
بات ہی کہ ایسی صورتون مین بھی کہ جب تھوڑی واقفیت بھی اِس بات کے واسطے
کافی ہوتی کہ معمول کو تکلیف سے تسکین ہو جاتی مین نے اکثر اطبّا کو یہی نتیجہ نکالتے
سنا ہی کہ مقناطیس حیوانی ایک اندیشے کی چیز ہی اور یہ نتیجہ نکال کر وہ اُس علم کی طرف سے
اپنی آنکھین مثل سابق ضد سے بند کر لیتے ہین یہ بات سچ ہی کہ علم مقناطیسی اندیشے کی
چیز ہی لیکن حقیقت یہ ہی کہ علم مقناطیس حیوانی یا اُسکی تحقیقات مین کچھ اندیشہ نہین ہی
اندیشہ فقط اُسکے نہ جاننے کے سبب سے ہی اور اندیشہ اُن حالتون مین ہی کہ جب
ناآزمودہ کار آدمی عمل کرین جو لوگ آزمودہ کار ہین اُنکے عمل کرنے مین مین نے
ایک مرتبہ بھی ایسا حال نہین دیکھا ہی کہ جسمین معمول کو تکلیف ہو لیکن جب ناآزمودہ کار
عامل عمل کرتے ہین تو مین نے بہت سی حالتین ایسی تکلیف کی دیکھی ہین جنکا
اوپر بیان کیا گیا اور دونون عامل اور معمول کی زبان سے اُس تکلیف کا بیان
سنا ہی بالعکس اُسکے جب عمل ترکیب مناسب کے ساتھ کیا گیا ہو اور عامل

اپنے عمل کی ترکیب سے بخوبی واقف ہوتا ہی تو معمول سے ہمیشہ یہ بات سنی ہی کہ اُسے کچھ تکلیف نہین ہوئی بلکہ بعد بیداری کے نسبت سابق ہمیشہ اُسکی طبیعت زیادہ خوش ہوئی ہی اور بہت صورتون مین ایسا ہوا ہی کہ اگر معمول کی صحت مین کچھ فرق تھا یا کوئی بیماری اُسے تھی تو وہ بیماری رفع ہوگئی ہی اور اُسکی طبیعت صحیح ہوگئی ہی — میری یہ مراد نہین ہی کہ عمل مقناطیسی کبھی مضر نہین ہوسکتا اِس واسطے کہ مجھکو ایسا تجربہ حاصل نہین ہی جس سے مین یہ نتیجہ نکال سکون لیکن یہ بات مین کہہ سکتا ہون کہ جتنے تجربے مین نے اور عاملون کے دیکھے ہین اور جتنے مین نے خود کیے ہین اُنمین مین نے ہمیشہ یہ بات دیکھی ہی کہ گو معمول ذاتی کمزور مزاج رکھتے تھے اور بلکہ بیماریان بھی اُنکو لاحق تھین اور بیماریان بھی ایسی کہ جو دل سے متعلق تھین اور جن بیماریون مین زیادہ محنت غالباً مضر ہوتی ہی تو اُنپر مین نے عمل مقناطیسی کا اثر اور خواب مقناطیسی کا اثر خصوصاً یہ دیکھا ہی کہ معمول کو ہمیشہ آرام حاصل ہوا ہی اور کبھی مریض کو تکلیف نہین ہوئی بلکہ اُسکی طبیعت اکثر چاق ہوگئی ہی جہان تک مجکو تجربہ ہوا ہی مین خواب مقناطیسی کو نوم قدرتی معمولی سے زیادہ تر نافع سمجھتا ہون البتہ مین اس طور کے عمل کا ذکر نہین کرتا ہون کہ جسمین بہت قوی آثار نمایان ہون مثلاً جب معمول کو بہت شدت سے ہنسایا جاوے یا جذبات سخت اور قوی برانگیختہ کیے جاوین یہ عمل اِس قسم کا ہی کہ مین ہمیشہ اُسکو ناپسند کرتا ہون اور اُس عمل کو بھی مین ناپسند کرتا ہون جسمین جھوٹے اور سخت اثر پیدا کیے جاوین مثلاً ایسا اثر کہ جب معمول کے ذہن مین یہ بات منقوش کیجاوے کہ وہ تباہ ہوگیا یا یہ کہ معمول اپنے آپ کو ایک وحشی جانور سمجھے یہ بات تو نہین ہی کہ ایسی باتون کے منقوش خاطر ہونے سے معمول کو ہمیشہ تکلیف ہوتی ہی مگر جن معمولون کے طبائع بہت نازک ہوتے ہین اور جن کے طبائع پر بہت آسانی سے اور تیزی سے اثر ہوجاتا ہی احتمال ہی

که اُنکو نقصان ہو ایسی آزمائشین خصوصاً اُس حالت مین ممنوع ہین که جب جلسهٔ عام مین فقط سیر کے واسطے ایسا تجربه کیا جاوے اگر کسی طرح سے ایسا تجربه جائز ہو تو فقط اُس صورت مین که خلوت مین اس مراد سے کیا جاوے که جو باتین صحیح ہین اور جو نتائج پیدا ہو سکتے ہین اُنکو دریافت کیا جاوے تاکه اس علم کی تحقیقات مین ترقی ہو اور اُن نتائج سے مفید کام لیے جاوین —

میری رائے مین آثار مقناطیسی کا جلسهٔ عام مین نمایان کرنا کبھی بھی اچھا نہین ہی اِس بات کے نامناسب ہونے کے باب مین مین نے بہت وجوہات بیان کیے ہین اور ایک دلیل یه ہی که ان خوبصورت اور عجیب آثار کا فقط اسواسطے پیدا کرنا که لوگون کو استعجاب اور دل لگی حاصل ہو ایسی بات ہی که جو قدرت خداے تعالی نے ہمکو نیک کام کے واسطے بخشی ہی اُنکو بُرے طور پر کام مین لانا عجیب ہی علم مقناطیس حیوانی کچھ کھیل کی چیز نہین ہی حقیقت مین یه علم متبرک اور پاک ہی اِس علم مین ادب سے تحقیقات کرنی چاہیے اور اُس پر فقط اس واسطے عمل کرنا که اُن لوگون کو جو فقط سیر سمجھتے ہین یا ایک نئی بات کو دیکھکر ہنس دیتے ہین دل لگی حاصل ہو عامل کے واسطے اور نیز علم کے واسطے موجب ہتک ہی حقیقت مین یه بہتر ہی که اس علم کا عمل فقط خلوت مین چاہیے وجه ایک یه بھی ہی که مثلاً ایک بڑے مکان مین جلسهٔ عام مین اگر یه عمل کیا جاوے تو سواے اُن لوگون کے جو متصل معمول کے ہوتے ہین اور آدمی آثار عمل کو دیکھ نہین سکتے ہین نه اُنکی صحت کی تمیز بخوبی کر سکتے ہین یعنی جو شہادت انداز چہرهٔ معمول سے حاصل ہوتی ہی وه فاصله سے نہین دیکھی جا سکتی ہی مین نے ایسے بہت لوگ دیکھے ہین که جو عمل جلسهٔ عام سے جب واپس آئے ہین تو اُنکو تشفی اِس عمل کے باب مین نہین ہوئی حالانکه جب خلوت مین عمل کیا گیا تو پانچ منٹ کے عرصه مین اُنکو کامل تشفی ہو گئی اِس واسطے

کہ جو جو آثار پیدا ہوے انھون نے برائ العین دیکھ لیے۔

مین نے یہ انحراف شرکت خیال کے بیان سے اس واسطے کیا کہ بعض اوقات آثار شرکت خیال ایسے ہوتے ہین کہ معمول کو اُنسے تکلیف ہوتی ہی خصوصاً اُس صورت مین کہ عامل جاہل اور ناتجربہ کار ہو مین اب پھر وہی بات مکرر بیان کرتا ہون جو سابق مین کہچکا ہون کہ جب ایسے اتفاقات واقع ہوتے ہین تو سب سے اچھی تدبیر یہ ہی کہ سونے والے سے مزاحمت نہ کیجاوے اور جبتک وہ سووے اُسے سونے دین اگر عامل کی طبیعت قائم رہے اور پریشان نہو تو اُسکو عموماً اختیار ہی کہ اُلٹی ترکیب کرکے یعنی ہاتھون کو بجاے نیچے کی طرف کے اوپر کی طرف گذار کر معمول کو جگاوے لیکن یہ قاعدہ ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہیے کہ ایسے عمل بجز موجودگی کسی آزمودہ کار عامل کے کبھی نہ کیے جاوین۔

اب مین پھر بیان شرکت خیال کی طرف عود کرتا ہون اور اب مین شرکت جذبہ کا بیان کرتا ہون مین اب یہ بھی بیان کرونگا کہ جو لوگ معمول کے قریب کھڑے ہوتے ہین اُنکا اثر معمول پر بہت ہوتا ہی بہت سے سونے والے ایسے ہین کہ اُنکو جذبات دیگر اشخاص کے شریک ہونے کے واسطے اس بات کی ضرورت نہین ہوتی ہی کہ اُنکو اُن اشخاص کے ساتھہ ربط دلایا جاوے مثلاً شکی اور کھوٹے اور متعصب آدمیون کے موجود ہونے کے سبب سے معمول پر ناخوش بلکہ تکلیف دہ آثار پیدا ہوتے ہین اور بخلاف اُسکے اگر معقول اور نیکبخت آدمی موجود ہون تو اثر خوش آیند معمول کے چہرے پر نمایان ہوتا ہی سب سے زیادہ یہ بات ہی کہ مختلف ایسے آدمیون کا معمول کے قریب ہونا کہ جنکے مختلف خیالات اُسوقت ہون اِس بات کا موجب ہوتا ہی کہ معمول کی طبیعت پریشان ہو جاتی ہی اور کچھ تو اُسکی وجہ یہ ہوتی ہی کہ ہر ایک کے خیال کے ساتھ

اُسکو شرکت ہوتی ہی اور یہ کہ ہر ایک آدمی کی قوت مقناطیسی مختلف طور پر اُسپر اثر کرتی ہی چنانچہ جلسۂ عام مین عمل کے خطا ہوجانے کا یہ ایک بڑا سبب ہو ایسا اجتماع جہان تک ممکن ہو نہین کرنا چاہیے یہ بات عاملون کی خوش نصیبی کی ہوتی ہی کہ بہت سے معمول ایسے ہوتے ہین کہ اُنپر ایسے اجتماع اشخاص مختلف سے بہت اثر نہین ہوتا ہی لیکن بعض معمول ایسے تیز ہوتے ہین کہ اگر ایک آدمی بھی کسی خاص طبیعت کا اُسوقت موجود ہو تو اُنکو دریافت ہوجاتا ہی اور جو جو باتین اُس آدمی کے دل مین اُسوقت گذر رہی ہین اُنکو معلوم ہوجاتی ہین —

اب مین اِس بیان کو چھوڑکر اِس بات کا ذکر کرونگا کہ جب معمول سوتا ہی تو جس شخص کو اُسکے ساتھ ربط دلایا جاوے اُسکے دل کے خیالات پڑھ لیتا ہی یہ بات اُس امر سے جدا ہی کہ معمول کو عامل یا اور ہم ربط آدمیون کے جذبات سے شرکت ہوتی ہی اب جس امر کا مین ذکر کرونگا وہ ایک قسم کی غائب بینی ہی جسے ہم غائب بینی بسبب شرکت خیال کہہ سکتے ہین یا اُسکو قوت دریافت خیال اشخاص غیر کہہ سکتے ہین اگر دیکھا جاویگا کہ یہ ایک عجیب اثر عمل مقناطیسی کا ہی مگر اُسکے بیان کرنے سے پہلے مین اتنی بات کہنی مناسب سمجھتا ہون کہ بہت آدمی جو قدرت غائب بینی کی موجودگی کو ماننا نہین چاہتے ہین درحالیکہ وہ ثبوت غائب بینی برار العین دیکھتے ہین یہ کہ دیتے ہین کہ غائب بینی فی الحقیقت نہین ہی ایسے آدمیون سے دریافت کرنا چاہیے کہ کیا وہ اِس بات کو کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کے دل مین اندر اور جسم کے آر پار دیکھ لے اِس بات سے کچھ کم تعجب کی بات سمجھتے ہین کہ ایک پتھر کی دیوار کے آر پار دیکھ لے میرے ذہن مین اسطرح خیالات اشخاص غیر کا دریافت کرلینا اُس قسم کی غائب بینی سے کہ فاصلے سے کسی شی یا آدمی کو دیکھا جاوے زیادہ حیرانی کی بات ہو غائب بینی کی صورت مین تو ہم خیال کرسکتے ہین کہ کوئی خاص نہایت لطیف شی اِس امر کا واسطہ بن جاتی ہی کہ جسکے ذریعہ سے ہم تک

اشیار کی ہیئت یا خواص کا کچھ نقشہ پہونچ جاوے لیکن یہ بات کیونکر معلوم ہوسکتی ہی کہ فلانے شخص کے دل مین فلانا خیال ہی حالانکہ اُس خیال کا اُس آدمی نے اظہار بھی نہین کیا پس معلوم ہوا کہ جو لوگ دریافت خیال کی قدرت کو مانتے ہین اور غائب بینی کی قدرت کو نہین مانتے گویا کڑاہی مین سے سیدھے آگ مین پڑ جاتے ہین ایک امر کا جو بظاہر سبب وقوع نہین معلوم ہوسکتا اُسکی وجہ ایک دوسرے ایسے امر سے پیدا کرتے ہین جو بہ نسبت امر اول زیادہ تر سمجھ مین آنے کے قابل نہین ہی لیکن حقیقت مین دونون آثار یعنی قدرت دریافت خیال و قدرت غائب بینی صحیح ہین اور جہان تک ہمکو معلوم ہوسکتا ہی دونون در اصل ایک ہی سبب پر موقوف ہین بعد بحث قدرت دریافت خیال کے مین قدرت غائب بینی بلا واسطہ کا ذکر کرونگا۔

قدرت دریافت خیال مختلف صورتون مین نمایان ہوتی ہی اگر معمول کو کسی شخص کے ساتھ ربط دلایا جاوے تو اکثر بہت صحت کے ساتھ جو کچھ اُس شخص کے دل مین گذر رہا ہی اُسکو دریافت ہوجاتا ہی اگر اُس شخص کے جی مین کسی دوست کا خیال ہی جو اُس وقت کہین دور ہی یا اُسکو اپنے گھر کا یا اپنے مکان کا یا اور کسی شہر کا خیال ہی تو معمول کو جو جو خیال اُس آدمی کے جی مین جس جس طرح گذرتا ہی دریافت ہوتا جاتا ہی اور معمول اس تشریح اور تفصیل اور صحت سے بیان کرتا ہی کہ سب کو نہایت تعجب ہوتا ہی بلکہ اس سے زیادہ یہ ہوتا ہی کہ معمول کو اُس شخص کے جس سے اُسے ربط دلایا گیا ہی اُسوقت کے ہی خیالات نہین معلوم ہوتے ہین بلکہ اُسکے خیالات گذشتہ معلوم ہوجاتے ہین یعنی اُسکے حافظہ کا شریک ہوجاتا ہی یعنی معمول اُن باتون کو بیان کرتا ہی کہ جو اُسوقت موجود نہین ہوتین بلکہ اُس شخص کو جسکے ساتھ اُسے ربط ہی فقط اُسوقت نادانی مین بلکہ اس سے زیادہ یہ بات ہی کہ معمول وہ باتین دریافت کر لیتا ہی جو کبھی اُس

شخص کو معلوم تھین مگر اُسوقت بھول گیا ہی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ وہ شخص معمول کے بیانات کو غلط بتاتا ہی لیکن معمول اپنے بیان کے صحیح ہونے مین اصرار کرتا ہی اور وہ شخص اپنے بیان مین اصرار کرتا ہی تا وقتیکہ جب وہ سوچتا ہی یا تحقیق کرتا ہی تو اُسے معلوم ہوتا ہی کہ حقیقت مین معمول صحیح کہتا ہی اور حقیقت مین وہ خود اُس بات کو بھول گیا تھا ہم سب جانتے ہین کہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہی کہ ہمکو بعض باتین فراموش ہو جاتی ہین اور پھر یاد آجاتی ہین اس حال مین یہ بات معلوم ہوتی ہی کہ سونے والا ہمارے خیالات گذشتہ مین شریک ہو جاتا ہی اور خیالات بھی ایسے کہ اُسوقت ہم اُنسے خالی الذہن ہوتے ہین اگر اور کچھ نہین تو یہ بات تو اُن لوگون کو ضرور ماننی پڑیگی جنکو یہ خیال ہی کہ غائب بینی بسبب شرکت خیال کے حاصل ہوتی ہی لیکن اگر ہمکو امکان وقوع غائب بینی مین یقین ہو تو غائب بینی بلاواسطہ شرکت خیال اور بالواسطہ شرکت خیال مین تمیز کرنی بہت مشکل ہی مثلاً ایک معمول ایک شخص کی درخواست کے بموجب کسی خاص مکان کا بیان کرتا ہی جو جو اشیا اُس مکان مین رکھی ہین مثل میز اور کرسی اور پلنگ اور فرش اور دیگر اشیا آراستگی مکان کا تشریح کے ساتھ ذکر کرتا ہی اور جیسا وہ بیان کرتا جاتا ہی مالک مکان اپنے جی مین خیال کرتا جاتا ہی اور دیکھتا جاتا ہی کہ ہان جسوقت مین اپنے مکان سے باہر آیا تھا تو یہ سب اشیا اسی ترتیب سے اُسمین رکھی ہوئین تھین لیکن بیان کرتے کرتے معمول کسی خاص تصویر کا یعنی کسی آدمی یا کتے یا گھوڑے کی تصویر کا ذکر کرتا ہی اور بلحاظ کسی اور دوسری شی کے اُسکا موقع کسی طور پر بیان کرتا ہی مالک اُسکے بیان کو غلط بتاتا ہی لیکن سونے والا اپنے بیان پر قائم ہی اسی طرح مالک مکان اپنے قول پر قائم رہتا ہی اور بعد تکرار کے معمول اپنے قول کو اور مالک مکان اپنے قول کو صحیح مانتا ہی لیکن جب مالک مکان اپنے گھر واپس آتا ہی تو اُسکو دریافت ہوتا ہی کہ حقیقت مین مجھسے غلطی ہوئی اور

سونے والے کا قول راست تھا اب اُسکو یاد آتا ہی کہ کسی خاص وقت تک وہ تصویر
اُس موقع پر رکھی ہوئی تھی جو اُسکے ذہن مین تھا لیکن بعد ازان خواہ اُسنے خود خواہ کسی
اور شخص نے اُس موقع کو بدل کر اُس موقع پر رکھدیا تھا جو سونے والے نے بیان کیا تھا
لیکن وہ اِس بات کو اُسوقت بھول گیا تھا ایسی باتین اکثر ہوتی ہین اُسکے دو سبب
ہو سکتے ہین۔ اول تو یہ کہ سونے والا کہتا ہی کہ مین اُس دوسرے شخص کے خیال کو پڑھ
رہا ہون اور یہ بات حقیقت مین ہوتی ہی بلکہ اُن صورتون مین بھی کہ جب وہ یہ خیال
کرتا ہی کہ مین سیدھا اُن اشیا کی طرف دیکھ رہا ہون پس یہ ہو سکتا ہی کہ سونے والا
حقیقت مین اُس شخص کے خیالات گذشتہ پڑھ رہا ہی اور کسی طور سے جو ہمکو معلوم نہین
ہو سکتا ہی اُسکو یہ امر دریافت ہو جاتا ہی کہ خیال حال اُس شخص کا غلط ہی۔ یا یہ سبب ہی
کہ جب سونے والے سے کہا جاتا ہی کہ فلانے مکان کا حال بتاؤ تو اُس
مکان کا نشان مستفسر کے ذہن مین پاکر اُسکے نشان پر چلا جاتا ہی تا وقتیکہ قدرت
غائب بینی سے اُس مکان کو برای العین باطن دیکھنے لگتا ہی اس بات مین شک نہین
ہو سکتا ہی کہ ایسا امر اکثر واقع ہوتا ہی اور آگے دیکھا جاویگا کہ تجربہ اِس طور پر ہو سکتا ہی
کہ یہ بات ثابت ہو جاوے لیکن میری یہ بھی راے ہی کہ بعض صورتون مین سبب
اول راست آتا ہی اور بعض حالتون مین قوت دریافت اشیاء بعید یا بواسطہ اور
بے واسطہ مجتمع ہو جاتی ہین۔

ایک قسم کے خیال کا پڑھنا اکثر اِس طور پر واقع ہوتا ہی کہ ایک خط بند ہو یا کوئی لفافہ سربمہر ہو
یا کوئی صندوق سربمہر ہو اُس خط کے مطلب کو معمول پڑھ لے یا جو کچھ لفافہ یا صندوق
سربمہر مین ہو دریافت کرلے بعض معمول تو ایسے ہوتے ہین کہ اگر کوئی شخص ایسا موجود
ہو جو خط کے مطلب سے یا صندوق کے اندر کی اشیا سے واقف ہو اور اُسکے ساتھ ربط
دلایا جاوے تو سب باتین دریافت کرلیتے ہین اگر یہ بات نہو تو دریافت نہین کر سکتے

لیکن بعض صورتون مین یہ ہوتا ہی کہ اُس شخص کو معمول کے جسم کے ساتھ چھونا ضرور نہین ہی فقط یہ بات کافی ہوتی ہی کہ وہ شخص اُس موقع پر موجود ہو اور بعض اوقات ایسا ہوتا ہی کہ بعض معمولون کو اکثر اوقات تو قدرت غائب بینی حاصل ہوتی ہی لیکن کبھی کبھی یہ قدرت برائے چندے جاتی رہتی ہی اور فقط خیالات کے پڑھنے کی قدرت حاصل رہتی ہی اس بیان سے واضح ہوگا کہ جب معمول کو فقط خیال کے پڑھنے کی قدرت ہی تو ایسا تجربہ اُسوقت کامیاب ہوگا جب کوئی آدمی موقع پر واقف حال موجود ہو اگر ایسا آدمی موجود نہو تو اس تجربہ مین خطا ہوگی اِن سب باتون کا تجربہ کے وقت خیال رکھنا چاہیے ورنہ سوائے پریشانی کے اور کچھ نتیجہ حاصل نہین ہوگا جب ایک معمول اِس قسم کا جو شرکت خیال کے سبب سے اشیاء غائب کو دیکھتا ہی ایک وقت مین اشیاء غائب کو نہین دیکھ سکتا ہی اور پھر کسی ایسے شخص کے آنے کے بعد جو اُن اشیا کے حال سے واقف ہو اُنکو دیکھنے لگتا ہی تو دیکھنے والون کو خیال ہوتا ہی کہ کچھ سازش ہوتی ہی حالانکہ اگر ہمکو سب مختلف صورتین اِس عمل کی معلوم ہووین تو بجائے اِسکے کہ ہم معمول پر شبہہ کرین ایک نیا ثبوت راستی عمل کا اور ایمانداری معمول کا حاصل ہوتا ہی جو لوگ ایسی حالتین دیکھین جنمین خیال کے پڑھنے سے وجہ ملاحظۂ اشیاء غائب باطمینان حاصل ہوتی ہی اُنکو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ یہی وجہ سب حالتون پر راست نہین آتی ہی اکثر ایسا ہوتا ہی جیسا مین نے اوپر بیان کیا کہ جس معاملہ مین معمول کے بیان کو کسی خیال یا شی موجودہ حال کی نسبت غلط سمجھتے ہین حقیقت مین اُسکا بیان صحیح ہوتا ہی لیکن یہ بھی اکثر ہوتا ہی کہ معمول کے بیان کو غلط سمجھ لیتے ہین اور بعد ازان دیسی سبیل کوئی نہین واقع ہوتی جس سے اُسکے بیان کی صحت دریافت کیجاوے حقیقت یہ ہی کہ دونون جانب مین بہت سے بواعث غلطی کے ایسے واقع ہوتے ہین کہ اُنکا تحقیق کرنا بہت مشکل ہی — مثلاً یہ بات ہو سکتی ہی کہ سونے والا حقیقت مین کسی واقعہ گذشتہ کا ذکر کر رہا ہو اور اُسکے ذہن مین یہ بات ہو کہ وہ بات زمانۂ حال مین موجود ہی گذشتہ اور

حال کے واقعات کے آثار اُسکے دل پر ایک ہی طرح کی تیزی کے ساتھ
پیدا ہوتے ہین اِس واسطے کہ دونون آثار بالواسطہ اور باطنی آثار ہین اِسی
سبب سے اُسکو اُنمین فوراً تمیز نہین ہوتی اور غالب ہی کہ اگر یہکو دریافت ہو
کہ وہ کس زمانہ کا ذکر کر رہا ہی تو اُسکا بیان صحیح دریافت ہو اِس بات کا احتیاط سے
لحاظ رکھنا چاہیے اور تجربات کا انتظام اِن باتون کو ملحوظ رکھکر کرنا چاہیے ـ
یہ بھی ہو سکتا ہی کہ معمول کے خیال پر اور لوگون کے خیال سے اثر ہو شرکت
خیال کا معمول پر اِتنا تیز اثر ہوتا ہی کہ اگر کوئی شخص کوئی اشارہ صریحاً کرے
یا کوئی سوال بطور فہمایش کے حیلتہً کیا جاوے تو معمول پر اُسکا اثر ایسا ہی ہو جاتا ہی
جیسا کہ سوال کرنے والے کے خیالات اور حافظہ سے ہوتا ہی اور یہ سب باتین
مجتمع ہوکر معمول کے خیال کو پریشان کر دیتی ہین اسواسطے مناسب ہی کہ فہمائشی
سوالات اور اشارات ہرگز کام مین نہ لائے جاوین بلکہ معمول کو اپنے آپ ہی
جو کچھ کہے کہنے دین مگر سب حالتون مین برابر غلطی نہین ہوتی ہی بہت معمول ایسے
ہوتے ہین کہ مختلف قسم کے جو اثر اُنپر ہوتے ہین اُنمین تمیز کر سکتے ہین اور جن باتون کا
اشارہ اُنکو ہوتا ہی اُنکو منظور نہین کرتے ہین اور یہ بات ایسی صورت مین بھی ہو سکتی ہی
کہ معمول کو واقعات زمانہ گذشتہ اور حال مین تمیز کرنے کی قدرت حاصل نہو
البتہ بعض ایسے بھی ہوتے ہین کہ وہ زمانہ گذشتہ اور حال مین بھی تمیز کر سکتے ہین
ظاہر ہی کہ اِس قسم کے معمول اور سب معمولون کی نسبت بہتر
ہوتے ہین ـ

ایسا اکثر ہوتا ہی کہ تجربات اولین مین عامل کو ظہور آثار مقناطیسی کے
سبب سے ایسا استعجاب اور خوشی معلوم ہوتی ہی کہ وہ نادانستہ حالت حیرانی مین
اپنے خیالات معمول کے ذہن مین بسبب شرکت خیال کے پیدا کر دیتا ہی لیکن جب

چند مرتبہ وہ عمل کرچکتا ہر تو اُسکی طبیعت سلیم اور متین ہوجاتی ہر اور پھر اُسکو خالص خوشی اِسی بات کی ہوتی ہر کہ جو کچھ معمول کہے سنتا رہے چنانچہ معمول کو اشارات نہین سمجھ جاتے اور جو آثار اسپر پیدا ہوتے ہین اُنکا ظہور خالص ہوتا ہر اور کسی طرح کی پریشانی اُنکے اظہار مین نہین ہوتی درجہ بدرجہ معمول کی قوت بڑھتی بھی جاتی ہر اور مشق سے یہ بات حاصل ہوجاتی ہر کہ اگر ابتدا مین اُس سے اکثر غلطیان ہوتی ہین اور اُسکے بیان مین اولجھاوٹ ہوتی ہر تو رفتہ رفتہ یہ عیوب رفع ہوجاتے ہین۔

جب مین خالص غائب بینی کا حال لکھونگا تو ایسے مراتب کا اور زیادہ تشریح سے ذکر کرونگا۔

اکثر ایسا ہوتا ہر کہ معمول کو عامل یا اور ہم ربط آدمی کے جسم کی حالت کے ساتھ شرکت ہوجاتی ہر جو کچھ تکلیف جسمی عامل کو ہو دے اُسکا اثر معمول کے جسم پر ہوجاتا ہر اور بلکہ ایسا ہوتا ہر کہ جو عضو عامل کے جسم کا مریض ہو اُسکا حال معمول کو معلوم ہوجاتا ہر معمول بتا دیتا ہر کہ عامل کے سر مین درد ہر یا پہلو مین درد ہر یا تنفس مین اُسکو دشواری ہوتی ہر معمول یہ بات بتا دیتا ہر کہ عامل کے دماغ یا پھیپھڑے یا جگر یا معدہ مین فلانا ہرج ہر اور بہت صورتون مین اُسکا بیان سچ ہوتا ہر۔

اسجگہ مین اِس بات کا ذکر نہین کرتا ہون کہ معمول اِن سب اعضا کی حالت کو براء العین دیکھتا ہر اِس بات کا بیان فصل غائب بینی مین کیا جاویگا یہان فقط یہ ذکر کیا جاتا ہر کہ معمول کو ایک قسم کا ذہنی ملکہ حالت مرض اور صحت کے دریافت کرنیکا حاصل ہوجاتا ہر یہ ذہنی ملکہ اُس حالت مین بھی کام دیتا ہر کہ جس شخص کا حال دریافت کرنا ہو وہ فاصلہ پر ہو بشرطیکہ کسی طرح معمول مین اور اُس مین ربط پیدا کیا جاوے اس ربط کے پیدا کرنے کے واسطے یہ بات کافی ہر کہ اُس آدمی کے بال یا اور کوئی شے

جو اُسکے پاس رہی ہو یا کوئی تحریر تازہ اُسکی معمول کے پاس رکھی جاوے اِس شی کی امداد سے معمول کو شخص غیر حاضر کے ساتھ ایک ربط پیدا ہو جاتا ہی اور یہ بات حاصل ہو جاتی ہی کہ گویا وہ شخص معمول کے پاس موجود ہی اور پھر جو کچھ معمول اُسکی نسبت بیان کرتا ہی صحیح ہوتا ہی —

کہتے ہین کہ جن معمولون کو حالت جسم کے دریافت کرنے کی قدرت حاصل ہوتی ہی اُنکو یہ قدرت بھی ہوتی ہی کہ جو علاج مناسب ہون بتا دیتے ہین میرا قاعدہ ہی کہ جس بات کا مجھے بخوبی امتحان نہین ہوا ہی مین اُسکی نسبت کوئی امر قطعی طور پر بیان نہین کرتا ہون اس واسطے مین یہ نہین کہونگا کہ ایسا امر ناممکن الوقوع ہی یا کبھی واقع نہین ہوا ہی لیکن مین یہ بات کہہ سکتا ہون کہ معمول علاج اس طور پر بتا سکتا ہی کہ کبھی اُسی قسم کا مرض جو خود اُسکو ہو گیا ہو اور اُسکا علاج اُسنے دیکھا ہو تو وہی علاج بتا دیتا ہی یا یہ کہ طبیب سے اُسنے کبھی کچھ سیکھا ہو تو بتا سکتا ہی بعض صورتین ایسی ہوتی ہین کہ معمول کو اگر چند علاج بتائے جاوین تو اُنمین سے وہ علاج منتخب کر لیتا ہی جو مرض مذکور کے واسطے انسب ہوتا ہی مگر ایسے معاملات کا مجکو کافی تجربہ نہین ہوا ہی غالب ہی کہ معمول علاج مناسب اُس سبب سے بتا دیتا ہی کہ جو شخص چند طرح کے علاج اُسکو سمجھاتا ہی وہ خود اُنمین سے کسی خاص علاج کو سب سے بہتر سمجھتا ہی اور معمول کو جو اُس شخص کے ساتھ شرکت خیال ہوتی ہی اِس سبب سے وہ اُسی علاج کو منتخب کر لیتا ہی —

جو کچھ اوپر بیان کیا گیا اُس سے معلوم ہوگا کہ دریافت خیال اشخاص غیر کی قدرت جو معمول کو ہوتی ہی وہ غائب بینی کی ایک قسم ہی لیکن اُسمین اتنا امتیاز کرنا چاہیے کہ یہ غائب بینی بلا واسطہ نہین ہی یعنی اشیاء غائب کو معمول برای العین نہین دیکھتا ہی بلکہ غائب بینی بالواسطہ ہی یعنی اُن اشیا کا خیال یا نقشہ جو اور لوگون کے ذہن مین ہوتا ہی اُن غیر اشخاص کے ذہن سے معمول کے ذہن مین اُنکا خیال منتقل ہو جاتا ہی

بعض لوگ ایسے ہین کہ کہتے ہین کہ بس غائب بینی یہی ہی اور غائب بینی صریح کوئی شی نہین ہی لیکن آگے آپ کو دریافت ہوگا کہ غائب بینی صریح اور قوت دریافت خیال اشخاص غیر دو جدی چیزین ہین یہ بھی آپ کو آگے معلوم ہوگا کہ غائب بینی صریح اور قوت دریافت خیال اشخاص غیر امکاناً ایک ہی بات پر یعنی شرکت حس پر موقوف ہین لیکن ہمیشہ یہ امتیاز رکھنا چاہیے کہ یہ دونون امور ایک نہین ہین اور دونون کو مجتمع نہین کر لینا چاہیے۔

دنیا کے لوگون مین اس طرح کی شرکت یا رغبت خود بخود بہت واقع ہوتی ہی کوئی آدمی ایسا نہین ہی جسے کچھ نہ کچھ ایسی رغبت کسی خاص شی کی طرف نہوا گرچہ بہت اسباب ایسے ہین کہ جنکے باعث سے عموماً روزمرہ اُسکا ظہور علانیہ نہین ہوتا ہی ہر ایک آدمی نے اس قسم کی تمثیلین اکثر سُنی ہونگی میرے خاندان مین ایک عورت بیان کیا کرتی ہی کہ اُسکی والدہ کا قاعدہ تھا کہ جب کبھی کوئی قریب یا عزیز رشتہ دار اُسکا مرجاتا تھا تو اُسکو پہلے ہی خبر ہوجاتی تھی یہ عورت بار ہا انگلستان سے ہندوستان کو جاتی آتی رہتی تھی کئی بار ایسا اتفاق ہوا کہ سمندر مین جہاز مین چلتے چلتے اُسنے کہا کہ مجکو یقین ہی کہ فلانا شخص مر گیا اور جب بندر پر پہونچی تو ہمیشہ اُسکے مرنے کی خبر ملی اکثر ایسا بھی ہوتا ہی کہ مرتے ہوئے آدمی کو برارالعین مرتے دیکھتے ہین لیکن اسکا ذکر فصل غائب بینی صریح مین کیا جاویگا۔

ملک سوئٹزرلینڈ مین ایک شخص نامی تھا اُسکا یہ حال تھا کہ کبھی کبھی اگر کوئی شخص اُسکے پاس بیٹھا ہو تو جو کچھ گذشتہ حالات اُسکے ہوتے تھے وہ سب بیان کر دیتا تھا یہ ایک ثبوت اس بات کا ہی کہ بعض آدمیون کو دریافت خیال اشخاص غیر کی قدرت خود بخود بلا عمل مقناطیسی کے حاصل ہو جاتی ہی۔

رغبت ایسی چیز ہوتی ہی کہ اگر دو آدمی اتفاقیہ مرتبۂ اولین مل جاوین تو اُن مین

آپس مین بہت محبت ہوجاتی ہی اس بات کا سبب دونون مین سے کوئی بیان نہین کرسکتا ہی لیکن دونون کو رغبت قوی معلوم ہوتی ہی پس معلوم ہوا کہ کبھی کبھی جو دو آدمیون کو آپس مین اول ہی نظر مین تعشق ہوجاتا ہی یہ بات کچھ خیالی نہین بلکہ اصل ہی بلکہ یہ بات تو سب جانتے ہین کہ بعض اشخاص تو ایسے ہوتے ہین کہ مدت تک یکبارہ بکر لڑ پڑتے ہین اور علیحدہ ہوجاتے ہین لیکن جب علیحدہ ہوجاتے ہین تو دونون غمگین رہتے ہین اور آخر کار ناچار پھر یکجا ہوجاتے ہین اور پھر لڑ پڑتے ہین اور پھر علیحدہ ہوکر افسردہ اور پژمردہ ہوجاتے ہین —

جس طرح آدمیون مین رغبت ہوتی ہی اسی طرح سخت تنفر بھی ہوتا ہی ہر ایک آدمی نے دیکھا ہوگا کہ کسی خاص شخص کو کسی خاص شخص سے ایسا سخت تنفر ہوتا ہی کہ تمام عمر نہین رفع ہوتا اگر اس سے سبب دریافت کیا جاوے تو نہین بتا سکتا ہی اور حقیقت مین کوئی وجہ بھی نہین ہوتی بلکہ وہ اس تنفر کو دور کرنا چاہتا ہی مگر دور نہین ہوسکتا لیکن حالت عمل مقناطیسی مین اس طرح کا تنفر بہت قوی ہوتا ہی بعض حالتون مین معمول کو کسی خاص شخص کی موجودگی کی برداشت ہرگز نہین ہوتی اگرچہ درحالیکہ اسپر عمل مقناطیسی کا اثر نہو تو کچھ بھی تنفر اس شخص سے نہین ہوتا۔ حیوانات مطلق یا غیر ذی روح اشیا کی نسبت اس قسم کا تنفر بہت قوی طور پر نمایان ہوتا ہی چنانچہ بہت آدمی ایسے ہوتے ہین کہ انکو بلّی یا کہیں یا چوہے یا مینڈک یا مکڑی دیکھنے کی برداشت نہین ہوتی بلکہ بیانتک ہوتا ہی کہ اگر یہ جانور پوشیدہ بھی ہون تو بھی انکو انکی موجودگی معلوم ہوجاتی ہی اور اگر اس جگہ سے انکو علیحدہ نکیا جاوے تو طبیعت بگڑ جاتی ہی بلکہ غش کی یا تشنج کی نوبت ہوجاتی ہی بعض آدمیون کو ایسے اشیا سے تنفر ہوتا ہی کہ اکثر اور لوگون کو انکا کچھ بھی اثر نہین ہوتا بلکہ انکو خوش آیند معلوم ہوتے ہین مثلاً بعض آدمیون کو گلاب کے

پھول یا سیب یا ناشپاتی یا خربوزہ یا لاکھ بتی یا رال یا نمک یا روٹی کی برداشت نہین ہوتی اور تنفر بھی ایسا سخت ہوتا ہی کہ سمجھانے سے یا اُس شخص کے خود ارادہ کرنے سے دفع نہین ہوتا ہی کہتے ہین کہ ان اشیا کی بو ناگوار ہوتی ہی لیکن اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بو کا دخل بھی نہین ہوتا فقط اُن اشیا کے مکان مین موجود ہونے سے تنفر کا اثر ہوتا ہی گو وہ شی اتنی دور ہو کہ نہ نظر آوے نہ اُسکی بو آسکے۔ ایک بڑے عامل عمل مقناطیسی کو تجربہ ہوا ہی کہ اِس قسم کے تنفر مین اور عمل مقناطیسی مین آپس مین بہت ربط ہی یعنی جن شخصون کو اِس قسم کے سخت تنفر ہوتے ہین اُنپر عمل مقناطیسی کا اثر جلد اور تیز ہوتا ہی اِن بیانات سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہی کہ آدمیون اور حیوانات اور غیر ذی روح اشیا مین کچھ خاص قسم کی ایسی شی ہی کہ اُسکا اثر خاص آدمیون پر ہوتا ہی اور اثر بھی مختلف مدارج کا مختلف آدمیون پر ہوتا ہی اغلب ہی کہ یہ شی وہی ہی کہ جسکے سبب سے عمل مقناطیسی کا اثر آدمیون پر ہوتا ہی اور خواب مقناطیسی اور دیگر آثار مقناطیسی ظہور مین آتے ہین ــــ

اب جو مین اثر قدرت دریافت خیال اشخاص غیر اور شرکت خیال اور غائب بینی بالواسطہ کا ذکر کر چکا ہون تو خط آیندہ مین غائب بینی صریح کا ذکر کرونگا مین اوپر بیان کر چکا ہون کہ یہ آثار غائب بینی صریح گو اُنکی ماہیت ہمکو معلوم نہین ہوتی ایسی حالت مین بھی پیدا ہوتے ہین کہ جب عامل کو اُنکے ظہور کی امید نہین ہوتی یعنی اُس حالت مین کہ وہ اور آثار کے مشاہدہ اور پیدا کرنے کی طرف متوجہ ہی مجکو یقین ہی کہ حالت غائب بینی خود بخود بھی اکثر واقع ہوئی ہی اور اُسکی وجہ لوگون نے اکثر یہ سمجھ لی ہی کہ فقط واہمہ ہی یا امر اتفاقیہ ہی مگر وجہ وقوع کچھ ہی ہو اِس امر کے واقع ہونے مین کچھ شبہہ نہین ہی اور اِسکی تحقیقات ہم پر احتیاط سے کرنی فرض ہی اور یہ بات کہنی کہ فقط واہمہ سے یہ بات پیدا ہو جاتی ہی غلطی ہی بہت آدمی جب عمل مقناطیس حیوانی کا ذکر سنتے ہین تو وہ سمجھ جاتے ہین کہ حقیقت مین عمل مقناطیسی غائب بینی کی قوت

پیدا کرنے کی ترکیب کو کہتے ہین لیکن یہ بات سمجھ لینی غلطی مین داخل ہی غائب بینی فقط ایک اثر دیگر آثار عمل مقناطیسی مین سے ہی بعض آدمی ایسے ہوتے ہین کہ جب غائب بینی کا ذکر اُنکے روبرو ہو تو وہ پیشین بینی سے مراد سمجھ لیتے ہین لیکن جاننا چاہیے کہ اگر پیشین بینی کبھی واقع بھی ہوتی تو غائب بینی صریح جو در اصل فقط اشیاے غائب کے دیکھ لینے سے متعلق ہی حقیقت مین امر واقعی ہی اس امر کی بحث خط آیندہ مین کیجاوے گی ۞ فقط

ساتوان خط

جن حکمانے اوائل مین مقناطیس حیوانی کی نسبت تصنیفات اور تالیفات کیے ہین اُنھون نے بھی غائب بینی کا حال لکھا ہی غائب بینی مین اُسکو کہتا ہون کہ بلامدد آنکھون کے معمول فاصلہ کی اور غائب اشیاء کو دیکھے اس خط مین یہ بیان ہوگا کہ غائب بینی کی کیا کیا صورتین ہین اور عاملان عمل مقناطیس حیوانی نے کیا کیا صورتین لکھی ہین اور مین نے بچشم خود کیا کیا صورتین دیکھی ہین —

پہلی صورت غائب بینی کی یہ ہی کہ اگرچہ معمول کی آنکھین بند ہوتی ہین الاوہ عامل کے ہاتھ کو صاف دیکھتا ہی یہ اثر عمل مقناطیسی کا ابتدا مین کہ جب خواب مقناطیسی پیدا کیا جاتا ہی ظاہر ہوتا ہی سونے والا خود بخود بلا اس بات کے کہ اُس سے دریافت کیا جاوے کہتا ہی کہ مین ہاتھ کو دیکھتا ہون اور اکثر یہ بھی بیان کرتا ہی کہ مجکو انگلیون مین سے روشنی نکلتی نظر آتی ہی اگر ہاتھ بند آنکھون کے سامنے ہو یا سر کے پاس ایک جانب مین یا سر کے اوپر یا سر کے پیچھے ہو تو ان سب حالتون مین معمول اُسکو دیکھ سکتا ہی اور یہ بات تحقیق کر لینی کہ وہ حسّ باصرۂ ظاہری سے نہین دیکھتا ہی بہت آسانی سے اس امر کے علاوہ بھی حاصل ہو سکتی ہی کہ معمول کی آنکھین باندھ دی جاوین آنکھون کا باندھنا اکثر نامناسب ہی اس واسطے کہ معمول کو تکلیف ہوتی ہی اور جو قدرت غائب بینی اُسکو حاصل ہوتی ہی اُس مین کمی ہو جاتی ہی حقیقت یہ ہی کہ بلا

آنکھون پر پٹی باندھنے کے آنکھیں دوطور پر قدرتی بند ہو جاتی ہین چنانچہ اُن صورتون مین کہ جب خواب بیداری خود بخود و بلا عمل مقناطیسی کے واقع ہو جاتا ہی ہمیشہ یہ بات دیکھی جاتی ہی کہ آنکھ کی پتلی بالکل قائم ہوتی ہی اور اُسپر روشنی کا کچھ بھی اثر نہین ہوتا یہ امر آنکھون کو زور کے ساتھ کھول دینے سے معلوم ہوتا ہی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ پتلی فقط قائم ہی نہین ہوتی ہی بلکہ اوپر کی طرف اولٹی ہوتی ہی حتی کہ اگر آنکھون کو زور سے کھولا بھی جاوے تو بھی پتلی نظر نہین آتی ہی قطع نظر اس سے ہم یہ بات ہمیشہ کر سکتے ہین کہ ہاتھ کو سر کے اوپر یا پیچھے رکھین اور ظاہر ہی کہ کسی آدمی کی آنکھ مین یہ طاقت نہین ہی کہ جو شئے سر کے پیچھے رکھی ہو اُسکو دیکھ سکے کیا معنی کہ انسان کی آنکھ کو یہ قوت گردش ازل سے حاصل نہین ہی پہلے پہلے سونے والا ہاتھ کے دیکھنے کے واسطے بہت کوشش کرتا ہی اور اگرچہ آنکھین اُسکی بند ہوتی ہین لیکن آنکھون کی طرف دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ سونے والا اُنکے استعمال کے واسطے بہت جہد کرتا ہی اُسکی صورت سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ اپنے سامنے دیکھ رہا ہی گو ہاتھ سر کی پشت پر ہو ظاہر ہی کہ سونے والے کی باطنی آنکھ یعنی حس باصرہ باطنی ہاتھ کی شکل کو دریافت کرنے کے واسطے کوشش کرتا ہی اور ابتدا مین جب سونے والا ہاتھ کا ذکر کرتا ہی تو اُسکو دھوندھلا نظر آتا ہوا بتاتا ہی لیکن رفتہ رفتہ جب خواب اعلی کی نوبت پہونچتی ہی تو تاریکی زائل ہو جاتی ہی اور ہاتھ صاف صاف قدرتی رنگ مین نظر آتا ہی پہلے پہلے ہاتھ کا رنگ بھورا سا نظر آتا ہی —

جب سونے والے کا خواب ایک خاص درجے کو پہونچتا ہی تو اکثر ایسا ہوتا ہی کہ اگر کوئی اشیا اُسکی پشت کے پیچھے رکھی ہون تو وہ اُنکو دیکھنے لگتا ہی حالانکہ اگر اُسکی آنکھین کھُلی بھی ہوتین تو گردن موڑنے کے بغیر حالت اصلی اپنی مین اُنکو ایسے موقع پر وہ نہین دیکھ سکتا تھا اور سونے والا اپنی آنکھون کے سامنے

یا نیچے کی طرف اپنے زانو کی طرف ہر وقت دیکھتا نظر آتا ہی اور اُن چیزون کا بیان کرتا جاتا ہی لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ اُسکی آنکھین بالکل مضبوطی سے بند ہوتی ہین اگر کمرے مین کچھ بھی کام کیا جاوے اور خفیہ چاہیے اسکو پوشیدگی سے کرین تو اگر سونے والے کا دھیان کسی اور طرف متوجہ نہوگا تو وہ فوراً بتاویگا کہ فلانے شخص نے فلانی حرکت کی مین نے یہ بات اور نیز عامل کے ہاتھ کا دیکھنا اکثر معمولون مین اکثر دیکھا ہی غرض کہ یہ آثار عمل مقناطیسی کے روزانہ ظہور مین آتے ہین۔

اِس بیان سے ظاہر ہی کہ بلا استعمال حس باصرۂ ظاہری کے معمول اشیا کو صاف دیکھتا ہی اِس واقعی بات کے صحیح ہونے مین کچھ شک نہین ہی اور اِس بات کی وجہ دریافت ہونی بھی ایسی ہی مشکل ہی جیسے غائب بینی کی دیگر صورتون کے باعث کا دریافت کرنا دشوار ہی سوال جواب طلب یہ ہی کہ جو شی سونے والا بند آنکھون سے دیکھتا ہی اُسکا نقشہ دماغ تک کس ذریعہ سے پہونچتا ہی اسمین تو کبھی شک نہین ہو سکتا ہی کہ جب تک دماغ مین اثر نہین ہوتا تب تک کسی شی کو معمول دیکھ نہین سکتا ہی لیکن یہ فرمائیے کہ وہ کس قسم کا اثر ہی جو دماغ تک بلا ذریعہ حواس ظاہری کے پہونچ سکتا ہی حس باصرۂ ظاہری جو ہوتا ہی وہ تو کام مین آتا ہی نہین اس واسطے کہ آنکھین بند ہوتی ہین اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہی کہ بند پلکون پر بھی اشیا کی روشنی نہین پڑتی ہی اور قطع نظر اِسکے پتلی اُس وقت مین اِس قابل بھی نہین ہوتی کہ روشنی کا اثر اُسپر ہو۔ پس ہمکو یہ بات ضرور ماننی پڑیگی کہ اجسام مین کوئی خاص اثر ایسا ہی جو بلا ذریعہ آنکھون کے دماغ تک سرایت کر جاتا ہی حیرت کی بات یہ ہی کہ جب سونے والا کسی شی کو صاف نہین دیکھ سکتا ہی تو صاف دیکھنے کے واسطے اُسکو اپنی پیشانی پر یا سر کے اوپر یا پشت سر پر اُس شی کو رکھ لیتا ہی اور اِس ذریعہ سے اُسکو صاف صاف دیکھ سکتا ہی

پس معلوم ہوا کہ یہ جوہر مثل حرارت کے کھوپری کے اندر سے گذر کر دماغ تک سرایت کر لیتا ہی اور غالب ہی کہ جب معمول ایسی اشیا دیکھتا ہی جو اُسکے سر سے چھوئی ہوئی نہین ہوتین تو اُن اشیا سے بھی یہ جوہر کھوپری پر گر کر اُسکے اندر گذر کر جاتا ہی —

بعض آدمی جو اس بات کے مقر ہین کہ معمول کی ظاہری آنکھین کام مین نہین آتی ہین ایسا خیال کرتے ہین کہ معمول اشیا کو اس سبب سے دیکھ سکتا ہی کہ اُسکے دیگر حواس بہت تیز ہو جاتے ہین اور اندھے آدمیون کی نظیر دیتے ہین کہ اکثر اندھے آدمی اکثر اشیا کی موجودگی فقط اس سبب سے کہ اُنکے حواس لامسہ یا سامعہ یا شامہ بہت تیز ہو جاتے ہین دریافت کر لیتے ہین بلکہ اکثر چیزون سے بچ کر چلتے ہین یہ لوگ یہ بھی نظیر دیتے ہین کہ جن آدمیون پر حالت خواب بیداری خود بخود واقع ہوتی ہی اُنکو موجودگی اشیاے مجسم اس طرح سے دریافت ہو جاتی ہی کہ ان اشیا کے سبب سے ہوا مین کچھ حرکت ہو جاتی ہی اور جو اختلاف ہوا مین ہوتا ہی وہ اختلاف اُنکو اس سبب سے جلد ہی دریافت ہو جاتا ہی کہ اُنکا حس لامسہ بہت تیز ہو جاتا ہی لیکن یہ بات کہنی کہ حس لامسہ نہایت تیز ہو جاتا ہی فقط فرضی ہی نہین ہی بلکہ ایک ایسا امر ہی کہ جو بات ثبوت طلب ہی اُسکو بلا ثبوت پہلے ہی مان لینا اغلب ہی اور اگر اغلب نہین تو ممکن ہی کہ جن لوگون کو خواب بیداری حاصل ہوتا ہی اُس وقت مین اُنپر ایسے آثار نمایان ہوتے ہین جو حالت اصلی مین اُنپر کسی نے کبھی نہین دیکھے اور حس لامسہ کا تیز ہو جانا جو دلیل گردانا جاتا ہی سو اُنکا تیز ہو جانا کبھی ثابت نہین ہوا —

حس سامعہ کی یہ بات ہی کہ سوا اسکے کہ عمل مقناطیسی کے سبب سے اس حس کو تیزی پیدا ہو عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہی کہ معمول سوا عامل کے یا اُس شخص کی آواز کے جسکے ساتھ اُسکو ربط دلایا گیا ہو اور کسی کی آواز بالکل سنتا ہی نہین ہی اور حس شامہ کا یہ حال ہی کہ فقط ایسی بات نہین ہوتی ہی کہ اکثر ان اشیا مین جو معمول دیکھتا ہی [illegible]

ہوتی ہی نہین بلکہ معمول انکا رنگ اور انکی صورت بتاتا ہی اور اکثر یہ بات بتاتا ہی کہ انمین سے کچھ روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہی ضرور یہ امور حس شامہ سے تعلق نہین رکھتے اور اگر کوئی شخص اپنے ذہن مین سمجھ لے کہ حس شامہ کے تیز ہوجانے سے صورت اور رنگ اور شفافی یا تاریکی اشیا کی حالت خواب مقناطیسی مین معلوم ہوجاتی ہی تو گویا یہ بات مانتی ہی کہ عمل مقناطیسی کے سبب سے ایک حس کا فعل دوسری حس کو منتقل ہوجاتا ہی سو اگر اس بات کو مانین تو یہ اور بھی زیادہ عجیب اثر عمل مقناطیسی کا ہوگا۔

یہ موقع اس بات کی بحث کا نہین ہی کہ اصل ماہیت اُس جوہر کی کیا ہی جسکے سبب سے قوت باصرہ جگری یا باطنی کام مین آتی ہی لیکن ایک بات کا ذکر مین اس جگہ کرونگا اور وہ یہ ہی کہ جو جو اشیا سونے والا دیکھتا ہی اُن مین سے اسکو ہمیشہ ایک قسم کی روشنی نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہی چنانچہ معمول بتاتا ہی کہ عامل کے ہاتھ مین سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہی اس سبب سے ثابت ہوتا ہی کہ سب اشیا مین سے کچھ نہ کچھ چیز نکلتی ہی نام اُسکا ہم جو چاہین رکھ لین اور ریشن بیک صاحب نے جو تجربات علاوہ عمل مقناطیسی کے کیے ہین اُن تجربات سے انھون نے دریافت کیا ہی کہ جملہ اشیاے مادی مین سے ایک خاص قسم کا جوہر نکل کر تمام عالم مین پھیلا ہوا ہی اور اکثر آدمیون مین سرایت کرتا ہی اور اس جوہر کا اثر خاصتہً اُن آدمیون پر زیادہ ہوتا ہی کہ جنکو خواب بیداری کی حالت خود بخود واقع ہوتی ہی ریشن بیک صاحب نے جو نتایج اپنی تحقیقات سے حاصل کیے ہین اُنکا ثبوت عمل مقناطیسی سے بھی حاصل ہی کیونکہ معمول کو اشیا مین سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہی۔

جب بہت سے معمولون پر جداگانہ یہ اثر یعنی غائب بینی کی حالت کا پیدا ہوجانا

دیکھا جاتا ہی تو ہمکو مجبور ماننا پڑتا ہی کہ کوئی سبیل نئی ایسی ہی جسکے ذریعہ سے حس باطنی پر معمول کے اثر ہوتا ہی پس جو جو آثار غائب بینی کی حالت کے زیادہ عجیب ہوتے ہین اُنکے دیکھنے سے ہمکو حیرانی نہین ہوتی ہی جب ہم دیکھتے ہین کہ ایک آدمی کسی چیز کو اپنی پشت کے پیچھے دیکھ سکتا ہی اور ایسی حالت مین دیکھ سکتا ہی کہ اُسکی آنکھین بالکل بند ہوتی ہین اور ایسی حالت مین کہ جب وہ اُس چیز کو اپنے سر کے اوپر رکھ لیتا ہی تو ہم یہ بات مان جاتے ہین کہ کوئی سبیل ایسی ہی جسکے ذریعہ سے اُسکی حس باطنی پر اثر ہوتا ہی اور وہ سبیل ایسی ہی کہ اُسکا اثر حالت اصلی انسان مین نہین ہوتا ہی یا اگر ہوتا بھی ہوگا تو حواس ظاہری پر جو اثر ہوتا ہی وہ ایسا قوی ہوتا ہی کہ جو اثر حس باطنی پر ہوتا ہی وہ دب جاتا ہی ایسی حالت مین یہ بات آسانی سے ہمارے ذہن مین آجاتی ہی کہ عمل مقناطیسی جب کسی معمول پر کیا جاتا ہی تو یہ بات کچھ اثر نہین رکھتی کہ جس شی کو وہ دیکھے وہ دور ہو یا قریب ہو یہ بات بھی آسانی سے ذہن مین آجاتی ہی کہ یہ جوہر اس قسم کا ہی کہ تمام عالم مین مثل نور آفتاب وغیرہ اور حرارت کے آسانی سے دوڑ جاتا ہی اور مثل حرارت کے سب اشیا مین حتیٰ کہ خشتی دیوارون مین بھی اُسکا گذر ہوجاتا ہی ریشن بنگ صاحب نے اس جوہر کا نام اوڈ آئل رکھا ہی اس جوہر کی کیفیت یہ ہی کہ نور آفتاب سے اُسکی رفتار کمتر ہی اور حرارت کی نسبت مجسم اجسام مین زیادہ آسانی سے نفوذ کر لیتا ہی —

دوسری صورت غائب بینی کی یہ ہی کہ اگر کسی شی کو کاغذ مین لپیٹ کر رکھین یا صندوق مین بند کرکے رکھین تو معمول اُسکو دیکھ لیتا ہی مین نے اکثر دیکھا ہی کہ کوئی چیز کاغذ مین لپٹی رکھی ہوئی یا لوہے کے یا برنجی صندوق مین بند رکھی ہوئی ہی اور معمول نے اُسکی بالکل ماہیت بتا دی ہی حتیٰ کہ اگر اُس مین کسی طرح کا کوئی شگاف آگیا ہی یا کچھ کھردراپن ہی یا داغ کسی طرح کا ہی تو اُسنے صاف صاف

اُسکا پتہ بتادیا ہی مین نے یہ بھی دیکھا ہی کہ کوئی خط سربمہر صندوق مین بند کیا ہوا رکھا ہی اور معمول نے سرنامہ اور ڈاک کی مُہر بلکہ مضمون اُس خط کا صاف صاف پڑھ دیا ہی میجر بکلی صاحب نے ایکسو چالیس آدمیون پر اس طرح کا عمل کیا ہی کہ کوئی تحریر کسی صندوق مین بند کرکے رکھدی ہی اور معمول نے اُس تحریر کو پڑھ دیا ہی ان آدمیون مین سے اسّی آدمی ایسے ہین کہ اُن پر نوبت خواب مقناطیسی کی نہین گذرتی بلکہ بلا خواب کے پیدا ہونے کے وہ تحریرین پڑھ دیتے ہین میجر بکلی صاحب یہ عمل کیا کرتے ہین کہ کسی شخص سے کہدیتے ہین کہ جو اُسکے جی مین آوے وہ لکھکر ایک صندوق مین بند کردے پھر معمول کو اشارہ کرتے ہین تو معمول فوراً اُس تحریر کو پڑھ دیتا ہی کبھی کبھی غلطی بھی ہوجاتی ہی انگلستان مین اکثر تحریرات چھوٹی چھوٹی چیزون مین بند کی ہوئی فروخت ہوتی ہین اکثر ایسا ہوتا ہی کہ لوگ دوکانون مین سے ایسی چیزین خرید لاتے ہین اور پھر معمولون سے پڑھواتے ہین ظاہر ہی کہ اُن مشتریان کو خود بھی نہین معلوم ہوتا کہ اُنمین کیا تحریر ہی پس معلوم ہوا کہ جو معمول اُسکو پڑھتا ہی اُسکو شرکت خیال کے سبب سے بھی یہ قدرت حاصل نہین ہوتی بلکہ غائب بینی کی قدرت کے سبب سے وہ تحریر پڑھ لیتا ہی لیکن یہ بات کہنی ضرور ہی کہ سب معمول ایسے نہین ہوتے ہین کہ اُنکو اِس قسم کی تحریرات پڑھنے کی قدرت حاصل ہو بعض ایسے بھی ہوتے ہین کہ وہ ایسی تحریرات کو نہین پڑھ سکتے ہین کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ کسی وقت معمول پڑھ سکتا ہی اور کسی وقت نہین پڑھ سکتا ہی مین ابتدا مین بیان کرچکا ہون کہ معمول کے قواء مقناطیسی مین کن کن بواعث سے حرج پیدا ہوجاتا ہی وہی بواعث ایسے وقت مین بھی خارج ہوجاتے ہین تیسرے یہ کہ بعض عامل ایسے ہین کہ اُنکے معمولون کو یہ قدرت حاصل ہوتی ہی اور بعض ایسے ہوتے ہین کہ اُنکے معمولون کو یہ قدرت حاصل نہین ہوتی ہی چنانچہ میجر بکلی صاحب کو اِس عمل مین بہت

دستنگاہ ہی کہ اُنکے معمول تحریرات سر بمُہر اکثر پڑھ لیتے ہین بعض عامل ایسے ہین کہ اُنکے معمول کبھی تحریرات نہین پڑھ سکتے ہین لیکن وہ عامل دیگر آثار ایسے ہی عجیب بلکہ اس سے زیادہ عجیب اپنے معمولون پر پیدا کر دیتے ہین پس اگر کسی خاص معمول مین یہ قدرت نپائی جاوے یا کسی خاص وقت کسی خاص معمول سے ایسی تحریر نہ پڑھی جاوے یا اگر کوئی خاص عامل اپنے معمولون مین ایسا اثر پیدا نہ کر سکے تو اس بات سے یہ امر لازم نہین آتا کہ اس قسم کی قدرت کسی معمول کو بھی حاصل نہین ہوتی یا یہ کہ کسی عامل کو بھی ایسے اثر کے پیدا کرنے کا اختیار نہین ہی مین اوپر بیان کر چکا ہون کہ بعض غائب بین ایسے ہوتے ہین کہ جب تک کوئی ایسا شخص موجود نہو جو اُس تحریر سے واقف ہو جسکا پڑھانا منظور ہی یا اُس شی سے واقف ہو جسکا معمول کو نظر آنا منظور ہی تو وہ نہ پڑھ سکتے ہین اور نہ دیکھ سکتے ہین جو ایسے غائب بین ہوتے ہین وہ فقط شرکت کے سبب سے پڑھ یا دیکھ سکتے ہین اسجگہ مین اتنا حال اور لکھتا ہون کہ بعض غائب بین ایسے ہوتے ہین کہ کسی وقت وہ صریح غائب بینی کے سبب سے پڑھ یا دیکھ سکتے ہین اور کسی وقت شرکت کے سبب سے اور کسی وقت نہ صریح غائب بینی کی قدرت اُنمین ہوتی ہی نہ شرکت کے ذریعہ سے یہ قدرت اُنکو حاصل ہوتی ہی یعنی کسی وقت غائب بینی کی قوت ہی اُنکو ہرگز نہین ہوتی تو معلوم ہوا کہ اگر کسی موقع پر غائب بینی کا اثر پیدا نہو تو یہ نہین کہنا چاہیے کہ یہ قوت کبھی کسی کو حاصل ہی نہین ہوتی بلکہ اگر بہت کہین تو یہ کہہ سکتے ہین کہ جس خاص موقع یا خاص شخص مین یہ قدرت نہین پائی جاتی ہی اس مین یہ امر خطا کر گیا جو کچھ پہلے مین اس باب مین کہہ چکا ہون کہ اکثر دھوکہ دہی کا لوگون کو شبہہ ہوتا ہی اس سے زیادہ اس معاملۂ غائب بینی کے باب مین کچھ کہنا ضرور نہین ہی یہ بات کہنی کافی ہی کہ یہ بات نہایت آسان ہی کہ دھوکہ دہی ممکن نہو میجر بکلی صاحب کا جو طریق مین نے اوپر بیان کیا وہ طریق شافی ہی لیکن ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اگر کسی معمول کے گرد بہت سے لوگ مجتمع ہو جاوین

اور انمین سے چند ایسے بھی ہون کہ جنکے ذہن مین دھوکہ دہی کا خیال اُسکی طرف سے
جما ہوا ہو تو انکا اثر مقناطیسی خصوصاً ایسی حالت مین کہ شکی آدمی عامل کی نسبت
قوی الجثہ ہو معمول پر اینسا ہوتا ہی کہ جو کچھ قدرتین انمین ہوتی ہین انمین فرق آجاتا ہی

ایک اور صورت غائب بینی کی یہ ہی کہ جس مکان مین معمول ہو اُسکے اوپر یا نیچے
یا پہلو مین جو دوسرا مکان ہو اُسمین جو چیزین ہون اُنکو دیکھتا ہی یہ صورت اکثر واقع
ہوتی ہی اور کچھ تدبیر اُسکے پیدا کرنے کے واسطے اکثر ضرور نہین ہوتی معمول خود
بخود کہنے لگتا ہی کہ فلانے مکان مین مین فلانی چیزین دیکھتا ہون یہ اثر ایسا ہی کہ
اِسمین عامل کے ساتھ شرکت خیال نہین پائی جاتی کیا معنی کہ یا تو عامل اُس
مکان سے واقف نہین ہوتا یا اگر واقف ہوتا ہی تو ایسی ایسی چیزون کا معمول
ذکر کرتا ہی کہ عامل کو اُنکی اطلاع نہین ہوتی مثلاً اُس وقت کے بعد کہ جب عامل کو
کسی شی کی آگاہی تھی اُس شی مین فرق آگیا ہو اِس بات کا مجھے خود تجربہ ہوا ہی —

اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جس مکان کا غائب بین ذکر کرتا ہی عامل اُس سے واقف ہوتا ہی
اور جو بیان معمول کرتا ہی اُسکو عامل غلط بتاتا ہی مگر اکثر معمول کا بیان درست نکلتا ہی
اس واسطے کہ جس وقت عامل نے اُس مکان کو دیکھا تھا اُس وقت کے بعد
موقع اشیا مین کچھ تغیر ہوگیا ہو بہت تمثیلین دینی کچھ ضرور نہین ہین غرض یہ ہی
کہ ایسی باتین اکثر واقع ہوتی ہین اور ایسی باتون کا واقع ہونا ایک بڑا ثبوت اِس
بات کا ہی کہ معمول شرکت خیال کے سبب سے وہ باتین نہین بتاتا ہی بلکہ جو کچھ
نظر باطنی کے ذریعہ سے دیکھتا ہی اُسکا ذکر کرتا ہی لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جملہ
معمولون کو یہ قدرت حاصل نہین ہوتی ہی اور جنکو حاصل بھی ہوتی ہی اُنکو ہر وقت
اور ہمیشہ ایک ہی درجہ پر حاصل نہین ہوتی ہی —

ایک اور صورت غائب بینی کی یہ ہی کہ جس مکان مین معمول ہوتا ہی اُس سے

کسی علیحدہ مکان کو گویا قوت باصرہ باطنی سے دیکھتا ہی مین نے یہ بات اکثر دیکھی ہی اور مجکو اطمینان ہی کہ معمول کو عامل کے ساتھ شرکت خیال نہین ہوتی بلکہ بلاشرکت خیال کے ذریعہ کے دیکھتا ہی اول تو یہ کہ معمول بیان اس طور پر کرتا ہی کہ جیسے کوئی مرتبہ اول ہی کسی شی کو دیکھے اور اُسکا بیان کرے ذرا ذرا سی چیزون کا معمول بیان کرتا ہی اور اکثر جبتک اُسکو اشارہ نکیا جاوے خاص اُس چیز کا ذکر نہین کرتا جسکی طرف عامل کا خیال اُس وقت ہوتا ہی۔ دوسرے یہ کہ جو آدمی اُس مکان مین ہون اور جو کچھہ وہ کر رہے ہون سب کا حال بیان کرتا ہی اور عامل نہ تو اُن آدمیون سے واقف ہوتا ہی نہ یہ جانتا ہی کہ وہ کیا کر رہے ہین۔ چنانچہ ایک غائب بین نے میرا گھر ڈھونڈھ لیا میرے گھر کا حال کبھی اُسنے نہین سُنا تھا اور نہ اُسکو اُس مکان کا پتا بتایا گیا تھا پہلے اُسنے زینے گنے بعد اُسکے وہ ایک کمرے مین داخل ہوا اور جو چیزین وہان رکھی ہوئی تھین مثل میز اور کرسی اور پارچہ وغیرہ کے سب کا ذکر کیا اُس مکان کے ایک کمرے مین ایک ستون تھا اُسنے وہ بھی بتایا پھر ایک کمرے مین داخل ہوا اور جو جو سامان آرایش مکان کا مثل تصاویر وغیرہ وہان رکھا تھا اُن سب کو بتایا اُسنے یہ بھی بتایا کہ ایک مرد ایک خاص جگہہ پر کھڑا ہی پھر اُسنے کہا کہ ایک عورت پلنگ پر بیٹھی ہی اور ایک نئی کتاب پڑھ رہی ہو پھر جو مین اپنے مکان پر گیا تو یہ حال درست پایا یہ امر حال مین ہی واقع ہوا ہی ایک بار اور ایک عورت پر لیوس صاحب نے عمل کیا اور حالت غائب بینی اسکو دفعتہً حاصل ہوگئی اُس عورت نے میرے گھر کا حال بیان کرنا شروع کیا اور بیان کیا کہ ایک کمرے مین ایک عورت اور ایک مرد موجود ہین جو پوشاک عورت پہنے ہوئے تھی وہ بیان کی اور کہا کہ اور کئی آدمی اور وہ عورت پلنگ پر

نیٹھے ہوئے ہین اور مرد ایک میز کے پاس کھڑا ہوا ہو اور میز کے اُوپر ایک ہاتھ
ٹیکے ہوئے ہو اور اُسکے ایک ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی مین ایک چھلا ہو اور ایک اور
مرد سے جسکا قد پست ہو اور سیاہ بال ہین باتین کر رہا ہو جب دریافت کیا گیا تو
معلوم ہوا کہ جس وقت کا ذکر معمول نے کیا تھا اُس وقت یہ سب باتین درست تھین
فقط اتنی غلطی نکلی کہ اُس مرد کے دست راست کی اُنگلی مین چھلا تھا اور معمول نے
دست چپ مین بیان کیا تھا ایسی غلطی معمول اکثر کیا کرتے ہین بعض معمول ایسے
ہوتے ہین کہ وہ ہمیشہ راست کو چپ اور چپ کو راست اور جنوب کو شمال اور
شمال کو جنوب اور غرب کو شرق اور شرق کو غرب بتاتے ہین اس سے
یہ بات ثابت ہو کہ معمول جو کچھ بیان کرتے ہین عامل کے ساتھ شرکت خیال
ہونے سے نہین بیان کرتے ہین اس واسطے کہ اگر یہ بات ہوتی تو عامل تو سمت
درست جانتا ہو پس معمول بھی درست سمت بتاتے ایک اور معمول کے بیانات مین
جو اطراف و سمت کی غلطی ہوئی تو مین پہلے پہلے بہت متعجب ہوا لیکن جب مین نے
اُسکی سب باتین ملائین تو معلوم ہوا کہ اِس قسم کی غلطی وہ ہمیشہ کیا کرتا ہو مثلاً اُسنے
مجھسے کہا کہ تمھارے گھر مین آتش خانہ مشرق کی سمت مین ہو اور دروازہ گھر کا
مغرب کی سمت مین ہو حالانکہ میرے گھر کا دروازہ مشرق کی طرف اور
آتش خانہ مغرب کی رخ ہو اور جب مین نے اُسکو کہا کہ تم اسمین غلطی
کرتے ہو اور جو سمت درست تھا وہ بتایا تو اُسنے نہ مانا اور کہا کہ تم مجھے احمق
بناتے ہو مین اس بات کی وجہ نہین بتا سکتا ہون کہ ایسی غلطیان معمول کیون
کیا کرتے ہین لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ کچھ قاعدہ کلیہ نہین ہو کہ سب ہی
معمول ایسی غلطی کرین کوئی غلطی کرتا ہو کوئی نہین کرتا ۔
ایک اور صورت غائب بینی کی یہ ہو کہ معمول عامل کی خواہش سے اور اکثر

خود بخود بھی مقامات اور ممالک دور و دراز کی سیر کرتا ہے اور اُن مقامات اور ملکون کا اور
جو آدمی وہان کے ہین اُنکا حال بیان کرتا ہے بعض اوقات تو یہ امر اس سبب سے
واقع ہوتا ہے کہ عامل کے ساتھ معمول کو شرکت خیال ہوتی ہے لیکن بہت سی صورتین
ایسی ہین کہ شرکت خیال ہرگز بھی نہین ہوتی مثلاً معمول ان مقامات اور ملکون کی
سیر کرتا ہے جو عامل کو معلوم ہی نہین ہوتے نہ کسی اور شخص کو موجودگان مین سے ان
مقامات سے واقفیت ہوتی ہے قطع نظر اس سے جب اُن ممالک کا بیان کرتا ہے تو ایسے
جزئیات اور تغیرات کا بیان کرتا ہے جو کسی کو بھی موجودگان مین سے معلوم نہین
ہوتے ہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ معمول گویا جی ہی جی مین اُس ملک کو جاتا ہے پہلے
پہلے تو اسکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مین ہوا مین تیر رہا ہون اور کسی خاص جگہ مین نہین
اور بعد تھوڑی دیر کے وہ کہتا ہے کہ اب مین وہان پہونچ گیا جس جگہ کا وہ نام بتاتا ہے
وہ جگہ عموماً پہلی ہی جگہ ہوتی ہے جو اسکو اس ہوائی سفر مین ملتی ہے لیکن یہ بات خواہ ہمیشہ
ہوتی ہو خواہ نہوتی ہو کسی نہ کسی طرح سے اُسکے ذہن مین یہ بات آجاتی ہے کہ کون
سی جگہ صحیح ہے جہان جاتا ہے اگر کسی فاصلہ کے شہر مین بھیجا گیا ہو اور کوئی خاص مکان
اُسکو بتا دیا گیا ہو تو وہ اُس شہر کو اسی طرح سے دیکھتا ہے کہ جیسے ہوا مین سے
چڑیا دیکھے یا کسی گلی یا کوچے یا بازار مین داخل ہو جاتا ہے اور اسکا حال بیان کرنے
لگتا ہے درخت اور مکانات اور معبد اور حمام اور لوگ جو چلتے پھرتے ہین سب کا
حال بیان کرتا ہے اور نہایت خوش ہوتا ہے اور مکرر یا سہ کرر اسی شہر مین بھیجا جاوے
تو سب حال درست بیان کرتا ہے فقط اتنا فرق پہلے بیان سے ہوتا ہے کہ آدمیون کے
حال مین اختلاف ہوتا ہے اس واسطے کہ آدمی ہمیشہ ایک ہی طور پر اُسکو نہین مل سکتے چنانچہ
مین نے ایک معمول کو اسی طرح ایک شہر کو بھیجا جو جو مکانات اور بازار اور عمارات
وہان تھے اُن سب کا اُس نے حال بیان کیا اور اُسکے بیان سے مجھکو معلوم ہو گیا

اُسکا اب فلانی جگہ کا ذکر کرتا ہی اور حال بیان کرتے کرتے وہ کہنے لگا کہ ایک شخص ایک دروازے مین کھڑا ہوا ہی اور اُس دروازے مین سے لوگ آتے جاتے ہین اور کہنے لگا کہ مین جانتا ہون یہ شخص دربان ہی اندر اُس دروازے کے اُسنے ایک کمرے مین کئی میزین بچھی ہوئی دیکھین اور بہت سے آدمی کھانا کھاتے ہوئے دیکھے ایک دن مین نے اُسکو ایک اور شہر مین بھیجا وہان کے آدمی داڑھی اور مونچھین نہ رکھتے ہین معمول کو داڑھیان اور مونچھین دیکھکر بہت حیرت ہوئی اور جس جس طرح کی جسکی داڑھی مونچھ تھی اُنکے انداز اور قطع بیان کی اسی معمول نے خود بخود اور مقامات کی سیر کی ہی اور اُن مقامات کا حال اِس تشریح اور تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہی کہ اگر مجکو اُنکے دیکھنے کا اتفاق ہو تو مین اُنکو فوراً پہچان لون اِس معمول کی سیر کا حال اِس کتاب کے دوسرے حصے مین لکھا جاویگا۔

اکثر ایسا ہوتا ہی کہ اگرچہ معمول اُن اشیا کا حال بخوبی بیان کرتا ہی جو اُسی کمرے مین ہون جہان وہ خود ہی یا دوسرے کمرے مین ہین یا اُسی کمرے مین ہون جہان وہ ہی لیکن دور دراز ملکون کی سیر بلا اس بات کے کہ ایک نئی حالت اُسمین پیدا ہو نہین کر سکتا ہی یہ نئی حالت اکثر تو خود بخود پیدا ہو جاتی ہی اگر خود بخود نہو تو ترکیب معروف یعنی ہاتھون کو اُسکے اوپر گذارنے سے یا عامل کی مرضی سے یہ حالت پیدا ہو جاتی ہی یہ نئی حالت یعنی حالت سیاحی جب پیدا ہوتی ہی تو معمول کا نقشہ کچھ اور ہو جاتا ہی مثلاً ایک معمول کو مین نے دیکھا کہ پہلی حالت روشن مین جو کچھ حرکت اُسکی پشت کے پیچھے ہوتی یا دوسرے کمرے مین ہوتی اُسکا حال بتا دیتا تھا اور جب کوئی آدمی جسم کے ساتھ چھوا ہوا ہو تو اُسکے جسم کا حال صحیح صحیح بتا دیتا تھا اور ایک بات اُسمین یہ تھی کہ کوئی شخص اُس سے کسی طرح کا

سوال کرے اُسکو سن لیتا تھا اور جواب دیتا تھا لیکن اکثر مین نے دیکھا کہ یہ معمول خود بخود ایک نئی حالت مین چلا جاتا تھا اِس نئی حالت مین وہ کوئی آواز بھی نہین سنتا تھا حتی کہ اگر عامل بھی اُس سے بولتا تھا تو جبتک اُسکی انگلیون کے پورون سے اپنا مُنھ نہ لگا دے تب تک عامل کی بھی بات نہین سنتا تھا الا اگر کوئی اور شخص بھی سوا عامل کے اُسکی انگلیون کے ذریعے سے اُس سے بات کرتا تھا تو وہ سن لیتا تھا لیکن جب کبھی کوئی شخص اِس ترکیب سے اُس سے بات کرتا تھا تو معمول ہمیشہ چونک پڑتا تھا اور جب یہ نئی حالت اُسکی ہوتی تھی تو فقط یہی بات نہین ہوتی تھی کہ جہان چاہو اُسے بھیجدو بلکہ وہ خود بخود کسی دور دراز ملک مین پہونچا ہوا ہوتا تھا اور وہان کی سیر مین مصروف ہوتا تھا ایسی حالت مین وہ کہتا تھا کہ اب مین فلانی جگہ چلا گیا یا اگر عامل کے حکم سے بھیجا جاتا تو کہتا تھا کہ اب مجھے فلانی جگہ لیگئے اور اگر تھک جاتا تھا تو کہتا تھا کہ اب مجھے واپس لیچلو اور عامل تھوڑی سی ترکیب سے اُسے واپس لے آتا تھا جب وہ اپنی پہلی حالت مین آجاتا تھا تو جو کچھ اُسنے سیر کی تھی اُسکا حال اُسے یاد رہتا تھا اِس معمول کا نام مین الف رکھونگا اور اُسکی سیر اور سیاحی کا حال اِس کتاب کے دوسرے حصے مین بیان کرونگا

ایک اور صورت غائب بینی کی یہ ہی کہ جس شخص کو عامل کہے اُسکو معمول دیکھتا ہی بعض حالتین ایسی ہوتی ہین کہ جس شخص کے دیکھنے کے واسطے اُسکو کہا جاوے اُسکو معمول کسی خاص مقام مین نہین دیکھتا ہی بلکہ مثل اپنے ہوا مین تیرتا ہوا دیکھتا ہی اُس آدمی کا چہرہ اور نقش و نگار اور رنگ اور بال اور آنکھین اور وضع بہت صحت سے بتاتا ہی اور یہ سب باتین اُس صورت مین بھی بتاتا ہی کہ عامل نے خود کبھی اُس شخص کو نہ دیکھا ہو بعض حالتون مین معمول اُس شخص کو اُسکے مکان مین یا بازار مین یا کسی اور مقام مین دیکھتا ہی اور

جو کچھ وہ کر رہا ہو اُسکا حال بیان کرتا ہو ایسا ہو سکتا ہو کہ معمول خواہ تو اُسکو
اُس حالت مین دیکھے جس مین وہ شخص اُس وقت ہو خواہ کسی پہلی حالت مین
دیکھے عجائب ہین جس آدمی کو دیکھتا ہو خواہ تو اُسکو اُس سے رغبت ہوتی ہو
خواہ تنفر ہو جاتا ہو اگر وہ شخص بہت فاصلہ پر ہو اور دریافت کرنے والے کو خاص
مقام اُسکی سکونت کا معلوم نہو تو معمول کے بیان سے دریافت ہو سکتا ہو اور
یہ بات عموماً دیکھی جاتی ہو کہ جس شخص سے معمول واقف ہوتا ہو اور اُسکا نام
جانتا ہو اُسکا نام نہین لیتا ہو بلکہ فقط اُسکا پتا بتاتا ہو ظاہر ہو کہ جن آدمیون کا
یا مقامات کا نام ہم نہین جانتے ہین تو معمول سے اُنکا نام حاصل نہین ہو سکتا
فقط اُنکا حال ہی بیان کرتا ہو اسطرح کے تجربات عمل مقناطیسی نہایت تعجب
پیدا کرتے ہین اور ہزار طرح سے یہ آثار مختلف طور پر نمایان ہو سکتے ہین ایسا
کتاب کے دوسرے حصے مین تشریح کے ساتھ اُنکا حال بیان کیا جاویگا
بعض عجائب ہین ایسے ہوتے ہین کہ جن آدمیون کو وہ دیکھتے ہین اُنکے ساتھ
اُنکو شرکت خیال ہو جاتی ہو یعنی اُس شخص کے خیال کے دریافت کر لینے مین
اور گذشتہ حال اُسکا بلکہ جو کچھ اُسکے ارادے ہوتے ہین وہ بھی دریافت کر لیتے ہین
الف کو اِس امر مین بہت ملکہ ہو اِسکی تمثیلین دوسرے حصے مین لکھی جاوینگی —
یہ ملکہ فقط اُس صورت مین ہی ظاہر نہین ہوتا ہو کہ جب عامل اُس شخص کا نام
بتاوے جسکا وہ نظر آنا چاہتا ہو بلکہ اُس صورت مین بھی یہ ملکہ نمایان ہوتا ہو کہ
کوئی شے اُس آدمی کی مثل بال یا چھلا یا تحریر اُسکے ہاتھ کی معمول کے
ہاتھ مین رکھدی جاوے یہ ملکہ الف مین بہت ہو اور مجکو بہت امتحان ہوا ہو
اگر کسی آدمی کے بال یا اُسکی تحریر الف کے ہاتھ مین رکھدی جاوے تو آپ بہت
آسانی سے اُس آدمی کا حال بیان کرنے لگتا ہو دوسرے حصہ مین تمثیلین لکھی

جاویگی اُس جگہ مین فقط اتنا ہی بیان کرونگا کہ الف کیا ترکیب کرتا ہی اور اُس ترکیب سے کیا نتیجہ نکلتا ہی اکثر الف یہ کرتا ہی کہ بال کو یا تحریر کو اپنے ہاتھ مین دبا لیتا ہی اور اگر وہ آدمی اُسکو فوراً نظر نہین آوے تو اُس چیز کو یعنی بال یا تحریر کو اپنے سر کے اوپر رکھ لیتا ہی اور کہتا ہی کہ اب مین نے اِس چیز کو اپنی آنکھون کے سامنے رکھ لیا حالانکہ اُسکی آنکھین بالکل بند ہوتی ہین جب یہ ترکیب کر چکتا ہی تو اُس آدمی کو دیکھنے لگتا ہی اور جو کچھ وہ کر رہا ہو اُسکا حال بیان کرنے لگتا ہی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جو کچھ وہ آدمی اُسوقت کر رہا ہو وہ معلوم ہو جاتا ہی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ وہ حال معلوم ہوتا ہی جو وہ آدمی اُسوقت کر رہا تھا جب اُسنے وہ کاغذ جو الف کے ہاتھ مین ہوتا ہی لکھا تھا کبھی ایسا ہوتا ہی کہ کسی پہلے وقت کا حال دریافت ہوتا ہی اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہیے اِس واسطے کہ اگر اِس بات کا لحاظ نہ رہے تو خیال ہو سکتا ہی کہ الف غلطی کر رہا ہی حالانکہ حقیقت مین وہ کچھ بھی غلطی نہ کرتا ہو۔ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ الف اِس آدمی کا تمام گذشتہ حال دم حال تک بیان کرتا ہی چنانچہ ایک شخص مع ایک اور آدمی کے انگلستان سے نئی دنیا مین گیا تھا اور دونون ایک خاص شہر مین تھے اُنکا حال الف نے جو بیان کیا اُسکو اُن شخصون نے جلسۂ عام مین انگلستان مین واپس آنے کے بعد تصدیق کیا اور شخصون کا حال بھی الف نے اکثر اِسطرح بیان کیا ہی چنانچہ اُنکا ذکر حصۂ دوم مین کیا جاویگا الف کا یہ حال ہی کہ جن شخصون کو وہ اِسطرح دیکھتا ہی اُنکے خیالات دریافت کر لیتا ہی لیکن زیادہ تعجب کی بات یہ ہی کہ وہ اُنکے ساتھ گفتگو کرتا ہی اور بلکہ وہ اُسکو جواب دیتے ہین لیکن جواب کا دینا قرائن سے معلوم ہوتا ہی اسواسطے کہ الف کی گفتگو کی وضع سے معلوم ہو جاتا ہی کہ کوئی شخص جواب دیتا ہی اُس جواب کے جواب مین وہ خود کچھ کہتا ہی الا اُن

لوگون کے جواب سواے معمول کے اور آدمیون کے کانون تک نہین
پہونچتے ہین اور الف اُنکے ساتھ کلام بھی اسطرح کرتا ہی کہ گویا اُنمین بہت رسم اور
ربط ہی مثلاً کبھی کبھی وہ اُن لوگون کو تنبیہ کرتا ہی کہ تمنے اپنے عزیزون یا دوستون کو
خط کیون نہین لکھے اور جو کچھ وہ عذرات کرتے ہین اُنکو توجہ سے سنتا ہوا معلوم
ہوتا ہی اور یا تو اُنکے عذرات کو پذیرا کرتا ہی یا نامنظور کرتا ہی الف مصر ہو کر کہتا ہی
کہ مین اُن لوگون سے گفتگو کر رہا ہون اور یہ بھی بیان کرتا ہی کہ مین اُنکے ذہن مین
اپنا خیال ڈال سکتا ہون بلکہ ایسا کر سکتا ہون کہ وہ خوب دیکھنے لگین ایک آدمی کی
تحریر الف کے ہاتھ مین تھی اُسنے جب اُس آدمی کو دیکھا تو اُس سے کہا کہ فلانے
وقت جب تم بیمار تھے تو تمھین اپنی بیوی نظر آئی تھی اسطور پر کہ گویا وہ تمھارے
دیکھنے کے واسطے آئی تھی یہ بات الف نے اسطور پر بیان کی کہ گویا اُس شخص نے
اُسکو بھی بتائی تھی اور بعد ازان دریافت ہوا کہ حقیقت مین اُس شخص کو اُسکی بیوی
اُسی طور پر نظر آئی تھی جسطور پر الف نے بیان کیا تھا الف نے اور بھی
باتین بہت مفصل کہی تھین جنکا ذکر تشریح کے ساتھ حصۂ دوم مین
کیا جاویگا جس شخص کو ایسی حالت مین الف دیکھتا ہی یا اُسکی طرف اُسکو
رغبت ہو جاتی ہی یا اُس سے تنفر ہو جاتا ہی اور اگر کوئی چیز بد یا کمینہ پن کی
دیکھے تو اُسکو نہایت نفرت ہوتی ہی ایک مرتبہ الف نے ایک مسروقہ گھڑی
اور چور کا پتا لگایا اور یہ چور پکا چور نہین تھا یعنی عادی چوری کا نہین تھا اُسنے
اُس چور کو صاف صاف کہدیا کہ تیرے دل مین فلانے فلانے خیالات اور
فلانے فلانے اندیشے ہین اور اُس چور کو چوری کرنے اور مکاری کے واسطے بہت
دھمکایا اور کہا کہ مین جانتا ہون کہ تجکو اپنے کیے کا خوف ہی اور تیرا ارادہ ہی کہ گھڑی کو
واپس کر دون اور یہ کہدون کہ مین نے ایک جگہ اُسکو پڑا پایا تھا پھر دفعتہً اُس

چور سے الف اس طرح کہنے لگا لیکن تمنے گھڑی لے لی تم جلتے ہو کہ تمنے چورائی اور یہ بات الف نے بہت خفگی اور تمکنت سے کہی قبل اسکے کہ الف پر اس عمل کے ہونے کی خبر گھڑی کے مالک کو پہونچے چور نے گھڑی واپس کردی تھی اور کہا تھا کہ مین نے پڑی ہوئی پائی تھی حصۂ دوم مین اسکا بیان مشرح کیا جاویگا الف نے اکثر مال مسروقہ پیدا کر دیا ہے اس طرح پر کہ خواہ تو اس مال کے ساتھ خواہ مالک کے ساتھ کسی طرح اسکو رابطہ لایا گیا اسی طرح سے الف نے بہت سے کھوئے ہوے کاغذات قیمتی پیدا کر دیے ہین ایک اور غائب بین نے روئی کے بندر گٹھون کا جو ایک جہاز مین سے چورائے گئے تھے پتا لگا دیا اور ایک دوسرے شہر مین ایک اور جہاز مین رکھا ہوا بتایا جب تلاش کی گئی تو وہ گٹھے دستیاب ہوے اس بات کی تصدیق جہاز کے کپتان نے کی اور کپتان موصوف نقصان عظیم سے اس غائب بین کے ذریعہ سے بچ گیا مین نے خود الف کا بہت سے کاغذات اور اور چیزین اسکے ہاتھ مین رکھکر امتحان کیا ہے اور عجیب عجیب آثار دیکھے ہین بعض مثالین حصۂ دوم مین مشرح لکھی جاوینگی ایک اور تعجب کی بات یہ ہے کہ جن مقامات مین معمول گویا دل ہی دل مین جاتے ہین وہان کا وقت بتا دیتے ہین الف بہت صحت کے ساتھ وقت بتاتا ہے بعض غائب بین تو عند الاستفسار یہ کہتے ہین کہ ہم آفتاب کو دیکھکر وقت بتا دیتے ہین اور جب اس طرح سے وقت بتایا جاتا ہے تو قیاسی ہی بتایا جاتا ہوگا جیسا کہ ہم سب آفتاب کو دیکھکر اندازہ وقت کا کر لیتے ہین لیکن الف یہ کہتا ہے کہ مین اُس آدمی کی جسکو مین دیکھ رہا ہون گھڑی کو دیکھکر وقت بتاتا ہون اور جب فرق کے عرصہ مین نوبت نوبت اُس سے وقت پوچھا جاتا ہے تو کمی بیشی مطابق بتاتا ہے پس اگر دونون جگہ کی گھڑیان سچ ہون یعنی اُس جگہ کی جہان معمول موجود ہے اور اُس جگہ کی جہان کی وہ سیر کرتا ہے

تو دونون جگہ کے طول جغرافیہ مین جو فرق ہو وہ دریافت ہو سکتا ہی بعض بعض اوقات الف کا امتحان بہت صحت اور اطمینان کے ساتھ کیا ہی حصۂ دوم مین مفصل بیان کیا جاویگا۔

غائب بین کے ہاتھ مین جب کسی شخص کے بال یا اُسکی تحریر رکھی جاوے تو فقط وہ ایسے اشخاص کو ہی نہین دیکھتا ہی جنکا حال ہم پوچھتے ہین یا نہین پوچھتے ہین بلکہ اسی سبیل سے ایسے آدمیون کو بھی دیکھتا ہی جو زندہ نہین ہین ایک غائب بین نے جسکا نام مین لام قرار دونگا اکثر شاید بذریعہ شرکت خیال کے میری درخواست پر اور جب مین نے اُنکا نام بتایا ایسے اشخاص کا حال بیان کیا ہی کہ وہ مدت سے مر چکے ہین اور لام کو اُنکی زندگی کی کبھی واقفیت بھی نہ تھی اکثر وہ آدمی اُسکو مثل ہمارے یعنی زندہ نظر آتے تھے لیکن اُسنے اپنے بھائی کو جو پانچ برس سے مر گیا تھا جب دیکھا تو اُسکو مثل ہمارے نہ بتایا بلکہ بالکل مختلف بتایا الف کو بھی مرے ہوے آدمیون کے دیکھنے کا ملکہ حاصل ہی لیکن جب وہ اُنکا ذکر کرتا ہی تو اُنکی نسبت لفظ مردہ نہین بیان کرتا ہی بلکہ یہ کہتا ہی کہ ڈھکے ہوے ہین۔ ایک دفعہ الف ایک دور دراز شہر کی سیر کے واسطے حالت عمل مین گویا جی ہی جی مین جاتا تھا راہ مین خودبخود کچھ اسکو ایسا خیال آگیا کہ بجاے اُس مکان کے جہان اُسکو جانا تھا اور دوسرے مکان مین چلا گیا اور اس مکان مین اُسنے ایک عورت دیکھی کہ وہ بعدازان ڈھکی ہوئی معلوم ہوئی جب اُسکو دریافت ہو گیا کہ وہ عورت ڈھکی ہوئی ہی تو اُسنے کچھ خوف نہین کیا لیکن پہلے دیکھ کے ذرا اُسکو خوف سا معلوم ہوا الف مردہ آدمیون کو دیکھکر کبھی نہین ڈرتا ہی اور عموماً اور غائب بین بھی مردہ آدمیون کو دیکھکر نہین ڈرتے ہین بلکہ اُنکو دیکھکر کچھ خوش ہوتے ہین لام کو جب اُسکا مردہ بھائی نظر آتا ہی تو وہ خوش ہوتا ہی لیکن بھائی کے

مردہ ہونے کے خیال سے کچھ اُسکو غم ہوتا ہی الف کو بھی مردہ آدمیون کے دیکھنے کا شوق ہی دونون کی طبیعت پر مردہ اشخاص کے دیکھنے سے کچھ تغیر ہوجاتا ہی لیکن ایسے آدمیون کی نسبت یہ دونون لفظ مردہ زبان پر نہین لاتے بلکہ بڑے ایچ پیچ کی تقریر کرتے ہین تا وقتیکہ کوئی خاص لفظ سوچ کر پیدا کر لیتے ہین —

غائب بین فقط مردہ آدمیون کو ہی نہین دیکھتے ہین بلکہ پہلے زمانے کے آدمیون کو دیکھتے ہین اور جو جو کچھ واقعات اُنسے متعلق ہوتے ہین اُنکا بیان کرتے ہین مین نے بہت سی تمثیلین ایسی دیکھی ہین کہ ایسے آدمیون کا ذکر کیا گیا ہی کہ جنکا تواریخ مین بیان ہی مین اُنکا حال متعاقب لکھونگا اِس جگہ پر فقط اتنا کہتا ہون کہ جہانتک غائب بین کے بیان کی تحقیقات ہوسکی تو اُسکا بیان صحیح دریافت ہوا مثلاً ایک غائب بین نے ایک چھلّے کا حال تین سَو برس تک برابر بتایا اور ستر یا اسّی برس تک جو اُسکا حال دریافت کیا گیا تو غائب بین کا بیان درست معلوم ہوا الف نے جو ڈھکی ہوئی عورت دیکھی تھی جسکا بیان مین نے اوپر کیا اُس عورت کی پوشاک اور جس مکان مین وہ تھی وہان کا اسباب اُس قطع کا تھا کہ تین سَو برس پہلے اُسکا رواج تھا اِس عورت کے ساتھ جو جو واقعات متعلق تھے اُنمین سے بہت سے الف نے بیان کیے اور جب اُس سے دریافت کیا گیا کہ وہ عورت مری کس طرح سے تھی تو اُسنے ذرا چونک کر کہا کہ کسی نے اُسکا سر کاٹ ڈالا تھا مفصل حال حصۂ دوم مین لکھا جائیگا مجھکو بوجوہ یقین ہی کہ بہت روشن غائب بینون کے ذریعہ سے بہت سے واقعات تواریخی جنکی نسبت اب شبہہ ہی تحقیق دریافت ہوجاوینگے اور بلکہ شہادت تحریری اُنکی حاصل ہوگی —

یہ ملکہ گذشتہ حالات دریافت کرنے کا حقیقت مین نہایت عجیب اور غریب ہی گویا اِس سے ایسی بات معلوم ہوتی ہی کہ جو چیز کبھی ہوگذری ہی یا دنیا مین موجود رہی ہی کسی نہ کسی طرح کا ایسا نشان چھوڑ جاتی ہی کہ حس باصرۂ باطنی انسان پر اُسکا اثر ہوتا ہی خصوصًا اُس حالت مین کہ حواس ظاہری کے ذریعہ سے جو اثر دماغ کو پہونچتے ہین اُنسے وہ آثار نہ دب جاوین جو حس باطنی پر ہوتے ہین اکثر حکما کو اِس قسم کا خیال ہوا ہی اور اسکا ذکر مشرح آیندہ کیا جاویگا۔

غائب بین کو ایک اور ملکہ یہ ہوتا ہی کہ اپنے جسم کی ترکیب اور جسم کے اندر کی ترکیب دیکھہ لیتا ہی اکثر لوگون نے انسان کے جسم مین جو جو نادرات چیزین ہین اُنکو بہت فصاحت سے بیان کیا ہی لیکن غائب بین جو سلیس اور پر معنی عبارت مین اِن نادرات کا حال بیان کرتا ہی جتنا اُسکے کلام سے دل پر نقش ہوجاتا ہی اُس سے نصف بھی بیانات فصیح حکما کا اثر نہین ہوتا ہی حالانکہ غائب بین علم تشریح سے بالکل ناواقف ہو اور باوجود ناواقفیت کے پٹھون اور ہڈیون اور رگون اور دماغ اور پھیپڑہ اور دیگر اعضا کا اور رگون کے شعبون کا اور کل اعضا کے حُسن ترتیب اور کمال ترکیب کا ذکر ایسی صحت اور فصاحت سے بیان کرتا ہی کہ نہایت ہوشیار تشریح دان اُسکے بیان مین عاجز ہوتا ہی جسم کے اندر جو رگ یا عضو ہی غائب بین اُسکے نہایت پیچدار شعبون کو اور اُسکی نادر ترکیب کو دیکھہ لیتا ہی ہر چیز اُسکو شفاف نظر آتی ہی بعض غائب بین ابتدا مین ایسے نادرات کو دیکھکر ڈر جاتے ہین لیکن رفتہ رفتہ یہ خوف جاتا رہتا ہی اور وہ اُن چیزون کو دیکھکر خوش ہوتے ہین لیکن سب غائب بینون کو یہ ملکہ حاصل نہین ہوتا ہی اور از اسجاکہ فی زماننا اکثر تجربات اِس قسم کے اُن لوگون پر کیے جاتے ہین جو غیر تعلیم یافتہ ہوتے ہین یا جنکی تربیت

اچھی نہین ہوتی ہی اس واسطے قوت بیان اُنکو اچھی نہین ہوتی ہی اِس واسطے مجھے شبہہ نہین ہی کہ جب اچھے ہوشیار اور فہیم اطبا پر ایسا عمل ہوا کریگا تو اِس ملک کے سبب سے بہت فائدہ ہوگا یہ بات آسانی سے سمجھ مین آتی ہی کہ جب غائب بین اپنے جسم کی ہیئت اور حیثیت اندرونی اس طرح بخوبی دیکھ لیتا ہی تو اگر کوئی حرج کسی عضو مین ہو تو وہ بھی دریافت کر لیتا ہی اور فی الحقیقت یہ بات اُسکو آسانی سے حاصل ہوتی ہی اور جو کیفیت وہ بیان کرتا ہی اُسکا طبیب یعنی جو شخص حالت بیماری مین اُسکا معالج ہوتا ہی اُسکے بیان کو تصدیق کرتا ہی غائب بین کو ایسی صورتون مین یہ بھی ملکہ ہوتا ہی کہ جس شخص کے ساتھ اُسکو ربط دلایا گیا ہو اُسکے جسم کا حال بھی بیان کرتا ہی تمام اعضا کی ترکیب اور جو کچھ اُنمین حرج ہو بیان کر دیتا ہی اور مجھے بوجوہ یقین ہی کہ بعض حالتون مین جب بیماری طبیب کو اچھی طرح دریافت نہین ہوتی تو جو کچھ غائب بین نے تشخیص کی ہی وہ تشخیص عندالتحقیقات صحیح اور درست دریافت ہوتی ہی —

جس غائب بین کو یہ ملکہ حاصل ہوتا ہی وہ ایسی باتین اُس صورت مین بھی دریافت کر سکتا ہی کہ جس آدمی کا حال اُس سے دریافت کیا جاوے وہ فاصلہ پر ہو یعنی اُس آدمی کے بال یا تحریر غائب بین کے ہاتھ مین رکھدی جاوے تو اُسکو سب حال دریافت ہو جاتا ہی مین نے یہ بات دونون طور پر بہت تفصیل اور صحت کے ساتھ ہوتی دیکھی ہی جو طبیب مریض کا معالج ہوتا ہی اور اُسکی رائے مرض کی بابت ہوتی ہی غائب بین کی رائے اُسکے مطابق ہوتی ہی بلکہ بعض باتین طبیب کی نسبت بڑھکر بتاتا ہی اور بعد ازان طبیب کی رائے بھی اُس مین مطابق ہوتی ہی جس مقام مین مین نے شرکت خیال کی بحث کی ہی اُس جگہ لکھا ہی کہ جو علاج غائب بین بتاتا ہی اکثر وہ علاج ہوتا ہی جسکا اُسکو خود تجربہ ہوتا ہی

یا جو اُسنے کسی طبیب سے سیکھا ہی لیکن جو غائب بین علاج بتانے والے ہین
انہین سے ہر خاص غائب بین ہمیشہ ایک ہی قسم کا علاج بتاتے ہین یعنی
اگر کوئی خاص غائب بین مقناطیسی علاج بتاتا ہی تو ہمیشہ مقناطیسی ہی علاج بتاتا ہی
اور قسم کا علاج کبھی نہین بتاتا ہی علی ہذا القیاس دیگر اقسام علاج کا بھی یہی
حال ہی٭ لیکن معلوم ہوتا ہی کہ بعض غائب بینون کو بجھ طبعی ملکہ ایسے علاج کے
بتانے کا ہوتا ہی کہ جو کسی کو معلوم نہین ہوتا مگر مجکو ایسے علاج بتاتے ہوے
دیکھنے کا موقع نہین ملا ہی—

بہت افسوس کی بات ہی کہ بعض نادان آدمی فقط روپیہ کی طمع سے غائب
بینون سے امراض کی تشخیص اور علاج پوچھتے ہین اور لوگون کو بتاتے ہین یہ رسم
موقوف ہونی چاہیے لیکن اگر اچھے طبیب کو قسمت سے اچھا غائب بین ملجائے
تو اُسکو مناسب ہی کہ تشخیص مرض مین غائب بین سے امداد لے مجکو بہت
خوشی ہی کہ بعض نامی طبیبون کا ایسا عمل درآمد ہی—

اب مین یہ خط ختم کرتا ہون اور خط آیندہ مین اور صورتین غائب بینی کی بیان کرونگا

٭ فرنگستان مین علاج تین قسم کے ہوتے ہین ایک قسم کے طبیب ایسے ہوتے ہین
کہ وہ فقط پانی ہی سے علاج ہر مرض کا کرتے ہین ایک رسمی طبیب جو دوا دیتے ہین
اور ایک قسم کے طبیب ایسے ہوتے ہین کہ وہ طبیعت پر مرض کا علاج چھوڑ دیتے ہین
اور دوا اتنی تھوڑی سی دیتے ہین کہ قیاس مین نہین آتی حتیٰ کہ رتی کا کروروان حصہ—

آٹھوان خط

اب مین عمل مقناطیسی کے ایک ایسے اثر کا ذکر کرتا ہون جو بعض آدمیون کے ذہن مین نہایت دلچسپ ہی بلکہ جب عمل مقناطیسی کا ذکر ہوتا ہی تو اکثر لوگ اسی سے مراد سمجھ لیتے ہین یہ اثر وہ ہی کہ غائب بین کو قدرت پیشین گوئی کی حاصل ہوتی ہی۔

فرض کیجیے کہ پیشین گوئی کی قدرت نہین حاصل ہوتی ہی لیکن اِس امر کی شہادت تو بہت ہی کہ گذشتہ اور گذران حالات کا بیان غائب بین کر دیتا ہی اور فرض کیجیے کہ جن تمثیلات پیشین گوئی کا حال لوگون نے لکھا ہی اسمین کچھ غلط فہمی رہی ہی تاہم دریافت حالات گذشتہ اور گذران کی قدرت کے باب مین تو اِس سبب سے شبہہ نہین ہو سکتا ہی اِس قدرت ثانی کا ثبوت بنفسہ علیحدہ حاصل ہی یہ تقریر مین نے اسواسطے کی ہی کہ اکثر آدمی غیر امکان وقوع پیشین گوئی کو اس بات کی دلیل گردان لیتے ہین کہ غائب بینی اور اندرون بینی اور گذشتہ بینی بھی واقع نہین ہو سکتی ہین میری رائے اس بات مین اتفاق نہین کر سکتی ہی کہ یہ پچھلے آثار کسی طور پر پیشین گوئی یا پیشین بینی کے وقوع پر موقوف ہین برخلاف اسکے جب وقوع غائب بینی اور گذشتہ حالات کے دیکھنے کا ثبوت بخوبی ہو گیا تو ایک دلیل اِس بات کی ملتی ہی کہ پیشین بینی کے وقوع کا بھی امکان ہی اگر کسی طور سے جسکو ہم سمجھ نہین سکتے ہین یہ بات پیدا ہوتی ہی

کہ حالات گذشتہ اور گذران دریافت ہوجاتے ہین تو کیا یہ ممکن نہین ہی
کہ حالات آیندہ بھی دریافت ہوسکین اگر واقعات گذشتہ کے کچھ علامات پیچھے
رہ جاتے ہین تو کیا یہ ممکن نہین ہی کہ واقعات آیندہ کا پرتو پہلے پڑتا جاوے اگر
کوئی کہے کہ یہ بات نسبت واقعات آیندہ کے قیاس مین نہین آسکتی تو اسکا
جواب یہ ہی کہ اگر واقعات گذشتہ کی نسبت ہمکو تجربہ سے ثبوت حاصل نہین ہوتا
تو لوگ انکی نسبت بھی ایسی ہی تقریر کرسکتے تھے اور خواہ قیاس مین آسکے
خواہ نہ آسکے وجہ وقوع دونون کی سمجھنی دشوار ہی۔

اوپر بیان ہوچکا ہی کہ بہت سے معمول پہلے بتا دیتے ہین کہ ہمکو اتنی دیر تک
سونا ہی اور اگر کئی بار متواتر انسے دریافت کیا جاوے تو ہر بار صحیح وقت
بتاتے ہین مین یہ نہین کہتا ہون کہ اس معاملہ مین معمول کبھی بھی غلطی نہین کرتے ہین
بہت سے امور معروف جنکا ذکر اوپر ہوچکا ایسے ہین جنکے باعث سے غلطی انکے
بیان مین واقع ہوجاتی ہی اور بہت سے امور نامعلوم بھی ہین جنسے اس طرح کی
غلطی واقع ہوسکتی ہی لیکن جن معمولون کو یہ قدرت حاصل ہوتی ہی انسے خطا
شاذ و نادر ہوتی ہی چنانچہ ایک شخص پر جو عمل کیا گیا تو ۳۵ بار کے عمل مین
۳۱ بار معمول نے صحیح وقت اپنے جاگنے کا بتایا کئی مرتبے کے خواب مین
ایک خواب مین تین چار مرتبہ اور اور سب خوابون مین ہر خواب مین ایک مرتبہ سے
زیادہ اُس سے دریافت کیا گیا تھا باقی چار مرتبہ مین دو مرتبہ مین تو معمول سے
حال بیداری دریافت ہی نہین کیا گیا اور دو مرتبہ مین کچھ حرج ہوگیا۔

پیشین گوئی کی صورت مختلف ہوتی ہی بعض معمول تو عامل کی گھڑی سے
وقت بتا دیتے ہین گو گھڑی انکو دکھائی نہین جاتی ہی اور بعض کسی خیالی ساعت سے
بتاتے ہین مثلاً بعض کہتے ہین کہ مین آٹھ بجے تک سوونگا بعض کہتے ہین کہ مین

نو بجے پر جب ۴۴ منٹ گذر ینگے تو جاگ اُٹھیگا بعض تعداد گھنٹون اور منٹون کی بتاتے
ہین چنانچہ ایک معمول کو مین ایک گھنٹے تک سلایا کرتا تھا جب اُس سے ایک بار
دریافت کیا گیا کہ تم کب تک سوؤگے تو اُسنے کہا کہ ۴۵ منٹ اور سوؤنگا اور
جب مین نے ۲۱ منٹ بعد اپنی گھڑی کو دیکھکر پوچھا کہ اب کتنی دیر سوؤگے
تو اُس نے ۲۴ منٹ بتلائے پھر جو ساڑھے چودہ منٹ بعد مین نے اُس سے
پوچھا کہ اب اور کتنی دیر سوؤگے تو اُسنے کہا کہ ۱۸ نہین ساڑھے ۷ منٹ اور
سو اسی سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ دو طریق وقت بتانے کے اس بات پر موقوف ہین
کہ وقت معمول کو کس صورت مین نظر آتا ہی جو معمول طریق اول سے وقت
بیداری بتاتے ہین وہ گھنٹون کو یا تو کسی خیالی ساعت مین دیکھ لیتے ہین یا
اتفاقاً اپنی حالت روشن کے سبب سے عامل کی گھڑی مین وقت دیکھ لیتے ہین
مین جانتا ہون کہ بعض معمول کہتے ہین کہ ہمکو کسی قسم کی گھڑی سے وقت دریافت
ہوتا ہی اور ہم اپنے جی مین جان جاتے ہین کہ جسوقت ہمکو جاگنا ہوگا اُس وقت
گھڑی کی سوئیان فلانے موقع پر ہونگی ایک معمول نے ایک آلہ ساعت کا بہت
مفصل اور مشرح بیان کیا اُسکا بیان حسب تفصیل ذیل تھا قولہ مین ایک قسم کا
مقیاس وقت دیکھتا ہون اُسکی ترکیب یہ ہی کہ ایک چھڑی سی ہی اور میری
آنکھون کے سامنے دست راست کی طرف سے دست چپ کی طرف چلتی ہی
اور اُس چھڑی پر کچھ نشانات ہین جو نشانات پہلے دست چپ کی طرف سے
اور میری آنکھون سے غائب تھے چھڑی کے چلنے کے سبب سے دست راست
کی طرف آتے جاتے ہین جب دست راست کی طرف چھڑی چلتی جاتی ہی تو
نشانات غائب ہوتے جاتے ہین لیکن مجکو چھڑی کے دونون سرے نظر
نہین آتے ہین یہ معمول بہت فہیم آدمی تھا اور اُس آلہ وقت کو ایک لا انتہا

گردش کرنے والے فیتہ سے تشبیہ دیتا تھا اور کہتا تھا کہ فیتے کا ایک ٹکڑا سیدھا
میرے سامنے رہتا ہی اور آگے چلتا جاتا ہی اِس چھڑی مین درجے بنے ہوے ہین
یعنی نشانات ہین اور ہر نشان سے ایک منٹ تعبیر ہوتا ہی ہر دسوین منٹ پر
نشان زیادہ طویل اور گہرا ہوتا ہی تاکہ آسانی سے تمیز ہو سکے لیکن یہ بات کچھ ضرور
نہین ہی کہ یہ نشان ہمیشہ زیادہ نمایان ضرور رہو جب مین اور باتون مین مصروف
ہوتا ہون تو ہر وقت اِس آلہ کی طرف متوجہ نہین ہوتا ہون لیکن مجکو ہمیشہ یہ دھیان
رہتا ہی کہ یہ آلہ میرے ساتھ ہی جب کوئی مجھسے دریافت کرتا ہی کہ کتنی دیر
سونا باقی ہی تو مین اِس آلہ کی طرف دیکھتا ہون اور وہ وقت فوراً معلوم
ہو جاتا ہی جو نشانات اِس آلہ مین ہین اُنپر ہندسے نہین لکھے ہوے ہین لیکن
مین ٦٠ نشان تک اپنے دست چپ کی طرف دیکھ سکتا ہون جو نشان سیدھا
میری آنکھون کے سامنے ہی اُسکو مین جانتا ہون کہ یہ حال کا وقت ہی اور جب
ذرا اپنے دست چپ کی طرف دیکھتا ہون تو مجکو معلوم ہو جاتا ہی کہ جس وقت
مین بیدار ہونگا اُسوقت فلانا نشان میری آنکھون کے سامنے ہوگا مین
یہ خوب جانتا ہون کہ جو نشانات میرے دہنی طرف کو گذرتے جاتے ہین وہ
زمانہ گذشتہ ہوتا جاتا ہی اور جو بائین طرف ہین وہ زمانہ آیندہ کو تعبیر کرتے ہین
جب ایکبار مجھسے دریافت کیا جاتا ہی اور مین کوئی خاص وقت مقرر کر دیتا ہون
تو جو وقت دہنی طرف کو گذرتا جاتا ہی مجھے یاد رہتا ہی اور جب کوئی مکرر مجھسے
دریافت کرتا ہی تو مین دیکھ لیتا ہون کہ اُسوقت سے دہنی طرف کتنے نشان
گذرے ہین اور اُنکو وقت معینۂ اول سے منہا کر کے جتنا وقت سونیکا باقی
رہتا ہی بتا دیتا ہون یہ سب بیان اِس معمول نے اِس طرح اور اِس
ترتیب سے کیا جس ترتیب سے یہان لکھا ہوا ہی کیونکہ جس وقت وہ بیان

کرتا تھا مین لکھتا جاتا تھا اور تاوقتیکہ وہ بیان کرتا رہا مین اُس سے کسی طرح کا
سوال نہین کرتا تھا جتنے مرتبے مین نے اِس شخص پر عمل کیا اُنمین نصف مرتبے
مین مین نے اُسے حکم دیا کہ ۲۰ یا ۳۰ یا ۳۴ یا ۳۵ یا ۵۰ یا ۵۵ یا ۶۰ منٹ تک سووے
اور باقی مین مین نے اُسکو کہا کہ اپنے سونے کا وقت آپ مقرر کر دے
چنانچہ اپنے مقیاس وقت کی طرف دیکھکر اُسنے وقت مقرر کیا اور جو وقت
اُسنے مقرر کیے اُنکی تفصیل یہ ہی ۷-۸-۱۲-۱۴-۱۴-۱۵-۲۰-۲۰-۲۲-۲۴-۳۳-۳۵
۴۰-۴۱-۴۳-۴۴-۴۷-۵۰-۵۵ اور ۶۵ منٹ پس معلوم ہوا کہ جو اوقات
مین نے مقرر کیے تھے معمول نے اُنکی تقلید نہین کی اور اِس بات کا
کہ اُس نے ۶۰ منٹ سے زیادہ کبھی وقت نہین معین کیا ایک باعث
یہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ جانتا تھا کہ مجھے بھی اور اُسے بھی فرصت کم ہی اور یہ خیال اُسکو
عالم خواب مین رہتا تھا اور از انجا کہ جو وقت مین نے مقرر کیے اُنسے وہ اوقات
مختلف تھے جو وہ خود مقرر کرتا تھا اور چونکہ وقت مقرر کرنے سے پہلے معمول
ہمیشہ اپنے مقیاس وقت کی طرف دیکھ لیا کرتا تھا اس سے ثابت ہی
کہ وہ جو وقت معین کرتا تھا تو خود اپنی طبیعت سے مقرر کرتا تھا میری طرف سے
کچھ اشارہ اُسکو نہین ہوتا تھا لیکن اگر یہ بھی فرض کیا جاوے کہ میری طرف سے
اُسکو اشارہ ہوتا تھا تو بھی یہ بات تو بہت نادرات سے ہی کہ جب اُس سے
وقت بیداری دریافت کیا جاتا تھا تو وہ اپنے مقیاس وقت پر ایک زمانہ
آیندہ دیکھتا تھا اور جانتا تھا کہ اب وہ وقت زمانہ حال مین شامل ہوتا جاویگا
اور بعد ازان گذرتا جاویگا مجکو آگاہی نہین ہی کہ اِس قسم کی ترکیب اور معمولون پر
عمل کرنے کی حالت مین بھی ظاہر ہوئی ہی یا نہین میرے عمل مین ایک بڑے
نفع کی بات یہ ہی کہ معمول بہت ہوشیار اور اچھا تعلیم یافتہ شخص تھا اور جو آثار

اُسپر ہوتے تھے اور جو کچھ اُسکو معلوم ہوتا تھا اُسکے بیان کی قوت اُسکو
عمدہ حاصل تھی لیکن مجکو شبہہ نہین ہے کہ اگر اچھی طرح سے تحقیقات کیجاوے
تو اِس معاملہ مین عجائب نتائج دریافت ہونگے - اِس معمول نے جو دو بار
وقت خواب معین کیا تھا اُنمین عمدہ پورا نہین ہوا تھا یعنی وقت معینہ سے
۱۵ منٹ تک معمول زیادہ سوتا رہا تھا نوبت اول مین مین نے ایک طرح کا
تغیر اُسکے چہرے اور انداز مین دیکھا لیکن جبتک وہ بیدار نہین ہوا تب تک
مجکو یہ بات نہین معلوم ہوئی کہ جو وقت اُسنے مقرر کیا تھا اُس سے زیادہ دیر تک
وہ سوتا رہا تھا - دوسرے روز مین اُسکو بہت غور سے دیکھتا رہا اور مین نے
ویسی ہی علامات تغیر دیکھین معمول خاموش ہوگیا اور تھوڑی دیر بعد مجھسے
کہنے لگا کہ مین کسی جگہ مین آن پہنچا ہون یہان ہون اور پھر کہنے لگا کہ مین ایک اور
دنیا مین ہون جو بالکل متفاوت ہے حقیقت یہ ہے کہ اور دنیا سے اسکی فقط یہ مراد تھی کہ غیر ملک
اور غیر آدمیون مین ہون نسبت سابق اُسکی نگاہ بھی تیز تر ہوگئی اُسوقت اُسکی
حالت خواب متغیر تھی اور اُسکو وقت بیداری کے بتانے کی قوت اِس قدر
پہلے حاصل ہوگئی تھی کہ اُسکی نگاہ صاف ہو یہ تغیر اُسکی حالت مین اُسوقت سے
جو اُسنے بیداری کے واسطے مقرر کیا تھا سات یا آٹھ منٹ پہلے پیدا ہوا اِس
نئی حالت مین وہ ۱۵ منٹ تک جو کچھ دیکھتا تھا اُسکا بیان کرتا رہا مین اُسکے
بیان کے لکھنے مین مصروف تھا اس واسطے مجکو وہ وقت ۱۵ منٹ سے کم
معلوم ہوا پھر دفعۃً وہ خاموش ہوگیا اور بعد اُسکے اُن امور کا ذکر کرنے لگا
جسکا ذکر اس حالت غیر کے واقع ہونے سے پہلے کر رہا تھا پھر مین نے اُس سے
دریافت کیا کہ اب کتنی دیر سونا باقی ہے اُسنے کہا سات منٹ اور حقیقت مین سات
منٹ کے بعد بیدار ہوگیا یہ معمول حالت ترقی مین تھا اور خود سمجھتا ایک نئی حالت مین

داخل ہوگیا تھا اور اُس حالت میں جو ۵ امنٹ گذرے وہ حالتِ سابق میں محسوب نہین ہوے غالب ہو کہ بہت حالتون مین جنمین وقت معین سے ایزادی ہوگئی ہو عندالتحقیقات یہی یا ایسا ہی باعث ایزادی وقت کا معلوم ہوگا اور مین اِس بات کا یقین رکھتا ہون کہ کسی تیسرے شخص کی مزاحمت کے سبب سے ایسا نتیجہ ایزادی وقت کا پیدا ہو سکتا ہو خصوصاً اُس صورت مین کہ وہ شخص معمول کو چھو لیوے نتیجہ یہ ہوتا ہو کہ یا تو معمول کی طبیعت پریشان ہوجاتی ہو یا اور ایک نئی حالت اُسمین پیدا ہوجاتی ہو —

دوسری صورت پیشین بینی کی یہ ہو کہ معمول اپنی طبیعت مین جو اختلاف ہونے والا ہو وہ پہلے سے بتا دیتا ہو ہر آئینہ یہ بات اُنمین اکثر پائی جاتی ہی جو مریض رہتے ہین معمول اکثر خود بخود ٹھیک ٹھیک بتا دیتے ہین کہ فلانے وقت فلانی بیماری ہوگی یہ بھی بتا دیتے ہین کہ مرض کی شدت اِس خاص درجے کی ہوگی اور کتنے عرصہ تک مرض قائم رہیگا اور اکثر یہ پیشین گوئی بہت مدت قبل وقوع مرض سے ہوتی ہو لیں جو مراتب احتیاط کے ہین وہ ملحوظ رہ سکتے ہین —

معمول اکثر یہ بھی بتا دیتے ہین کہ جب بیماری نوبت اول یا دوم یا سوم یا علی ہذا القیاس فلانے وقت اور فلانے گھنٹے واقع ہوگی تو وہ نوبت اخیر ہوگی یعنی اُسکے بعد پھر وہ بیماری نہوگی لیکن یہ بات خصوصاً اُس صورت مین ہوتی ہو کہ جب مریض کا علاج عمل مقناطیسی سے کیا جاتا ہو اور یہ سب پیشین گوئیان سچی ہوتی ہین گو نوبات لحوق مرض مین کیسا ہی اختلاف ہو یہ بات بھی ملحوظ رکھنی چاہیے کہ معمول جو اِس قسم کی پیشین گوئی کرتے ہین اُنکو یہ پیشین گوئی اپنی یاد نہین رہتی ہو کیونکہ جو کچھ خواب مین واقع ہوتا ہو اُنکو یاد نہین رہتا ہو پس یہ بات مشکل ہو کہ اُنکو بلا گھبرا دینے کے زیر نظر رکھین تاکہ جب وقت وقوع مرض پہونچے اُسوقت فوراً اُنکی امداد کیجاوے ایسی تمثیلات کے بہت اخبار تحریری ہین لیکن مجکو بذات خود تجربہ نہین ہوا ہو اسواسطے

کہ مین نے جب عمل کیا ہی تو تندرست آدمیون پر کیا ہی۔

معمول اکثر بتا دیتا ہی کہ مجکو حالت روشن کب حاصل ہوگی اور وہ حالت روشن درجۂ غایت کو کب پہونچیگی وہ بتا دیتا ہی کہ فلانے روز مین فلانے شخص یا فلانے مقام کو دیکھ سکونگا یا اس طرح پر کہتا ہی کہ فلانے وقت مین بتا سکونگا کہ مجکو یہ ملکہ کس وقت حاصل ہوگا اور یہ بتا دیتا ہی کہ یہ فلانے وقت فلانی حالت میرے اوپر واقع ہوگی اکثر سونے والا یہ بھی بتا دیتا ہی کہ کون سی ترکیب عمل میرے اوپر زیادہ اثر کریگی آیا یہ ترکیب کہ عامل اُسکی طرف نظر کرتا رہے یا یہ ترکیب کہ اُسکے سر پر ہاتھ رکھے یا ہاتھ اُسکے جسم کے نیچے کی طرف یا اُسکی پشت کے پیچھے یا سر کے گرد گزارے یا یہ ترکیب کہ اُسکے سر پر یا پیشانی پر یا دل پر یا معدے پر دم کرے یا یہ ترکیب کہ اُسکے ہاتھون کو پکڑ کر عمل کرے سونے والا یہ بھی بتا دیتا ہی کہ کتنے مرتبہ اور کب کب کتنی کتنی دیر تک اُسپر عمل کی ترکیب کرنی چاہیے اور جب وہ ترکیب عمل پہلے بتا دیتا ہی اور یہ بھی بتا دیتا ہی کہ اُس ترکیب کا کیا نتیجہ ہوگا تو اُسکا بیان ہمیشہ صحیح ہوتا ہی۔

اِس معمول یعنی لام کی حالت جب کچھ کچھ روشن ہونی شروع ہوئی تو مین نے اُس سے دریافت کیا کہ تمکو حالت کمال روشنی حاصل ہوگی کہ نہین اُسنے جواب دیا کہ ہوگی لیکن بہت مرتبہ عمل میرے اوپر کرنا ضرور ہوگا جب مین نے اُس سے پوچھا کہ کتنے مرتبے تو وہ ذرا سوچنے لگا اور کہا کہ مین ٹھیک ٹھیک نہین بتا سکتا ہون اِس واسطے کہ مین دو عربی ہندسے دھوندلے دیکھتا ہون اور یہ ہندسے ہمیشہ گردش کرتے رہتے ہین اِس واسطے مین یہ بات معین نہین کر سکتا ہون کہ کتنے مرتبے عمل کرنا ضرور ہوگا دوسری دفعہ جو مین نے پوچھا تو اُسنے کہا کہ مین دو ہندسے دیکھتا ہون مگر اب وہ دھوندلے نظر نہین آتے بلکہ سرخ رنگ کے نظر آتے ہین اور ایسے تیز پھر رہے ہین

کہ ایک انمین سے یا ۸ یا ۹ ہی اور دوسرا بھی ۸ یا ۹ ہی یا شاید صفر ہی۔ پس مین اپنے جی مین سمجھ گیا کہ یا تو ۸۰ یا ۸۸ یا ۸۹ یا ۹۰ یا ۹۸ یا ۹۹ ہونگے مگر اتنے مرتبے کی نوبت جو پہونچتی تو نہایت روشن حالت معمول کو حاصل ہوتی لیکن مین نے دیکھا کہ معمول کو حالت روشن حاصل ہونے مین نوبت بنوبت ترقی ہوتی جاتی تھی اور جن حالات اعلی کا وہ ذکر کرتا تھا وہ ایسے حالات تھے جو ایسے کم مرتبہ مین اُسکو حاصل نہین ہوتے جسکا مین ذکر کرتا ہون اُس معمول کا نام مین پہلے لام بتا چکا ہون زیادہ مفصل بیان اُسکا حصۂ دوم مین کیا جاویگا بہت سی مثالین اِس قسم کی تحریری موجود ہین اور مین جواب لکھ رہا ہون مجھکو الف سے ایک ایسے وعدہ کے ایفاے کا انتظار ہی کہ جس مین اُسنے بالکل مسلوب الحواس ہونے کا اقرار کیا ہی۔

یہ بات کہنی ضرور ہی کہ لام کو اپنی حالت اصلی مین یعنی حالت روزمرہ بیداری مین کچھ اِس بات کا خیال بھی نہین ہی کہ اُسنے حالت روشن حاصل ہونے کی نسبت پیشین گوئی کی ہی نہ اُسکو اپنے مقیاس وقت کا کچھ بھی خیال ہی اور اُسکو اِس حال کی اطلاع پہلے ہی اِس کتاب کے پڑھنے سے ہوگی مجھکو یقین ہی کہ الف نے جو حالت مسلوب الحواسی کی نسبت پیشین گوئی کی ہی اُسکو بھی اُسکا خیال ذرا بھی نہین ہی اور یہ بات عموماً ہوتی ہی کہ معمول جو کچھ کہتے ہین اُنکو اپنے بیان حالت مقناطیسی کا کچھ بھی خیال نہین ہوتا ہی۔

سونے والا اکثر اُن آدمیون کی نسبت جنکے ساتھ اُسکو ربط دلایا گیا ہی وقوع مرض اور اُس بیمار کے اختتام کا وقت بیان کرتا ہی ایسے بیان کی تحریرین بہت ہین لیکن مجھکو بذات خود ایسے امر کے امتحان کا موقع نہین ملا ہی

لیکن ایک شخص کا بیان ضرور ہی کہ ایک عامل کے معمول نے اپنی موت کے واقع ہوجانیکا
وقت چھ برس پہلے بتادیا تھا اور مجکو معتبر اطلاع پہونچی ہی کہ جو وقت اُسنے بتایا تھا اُسی وقت
وہ شخص قدرتی موت سے مرا۔ ایک اور پیشین گوئی کی تحریر موجود ہی کہ شہر ونس مین ایک ساحرہ تھی
تین شخص جو آپس مین دوست تھے اُس سے کچھ اپنا حال دریافت کرنے گئے اُسنے تینون آدمیون کی
موت کا وقت بتایا چنانچہ جو جو وقت اُسنے بتایا تھا اُسی وقت مین تینون
شخص مرے ایک تو مرگ اتفاقیہ سے مرا دوسرا کسی سخت بیماری سے مرا
اور تیسرا تپ سے مرا اور اِس تیسرے شخص کا یہ حال تھا کہ اُسکو ساحرۂ
مذکورہ کی پیشین گوئی مین کچھ بھی اعتقاد نہین تھا بلکہ مرنے کے وقت تک اُسکو اپنے
اچھے ہوجانے کی امید تھی اور کچھ تماشا جو چند روز مین ہونے والا تھا اُسکی
سیر دیکھنے کے انتظام کی باتین کرتا رہا ہین اِس واقعہ کا ذکر اس واسطے کرتا ہون
کہ مجکو بہت معتبر خبر اُسکے واقع ہونے کی پہونچی ہی ورنہ اگر مجکو کچھ بھی شبہہ ہوتا
تو مین اِس جگہ اُسکا ذکر نہ کرتا غالب بلکہ اغلب ہی کہ اُسوقت ساحرۂ مذکورہ کے
یا تو بے ساختہ یا ساختہ حالت غائب بینی کی طاری تھی —

ایک اور معمول نے ایسی پیشین گوئی کی جس سے ثابت ہوتا ہی کہ معمولون کو
قوت اس بات کی پیشین گوئی کی حاصل ہی کہ کس آدمی کی طبیعت مین کب حرج
ہوجاویگا اور ایسی پیشین گوئی اُس حال مین کرتے ہین کہ جس شخص کی نسبت
وہ بیان کرتے ہین اُسکو خود خبر نہین ہوتی ہی چنانچہ ایک شخص بہت ذی عزت
اور عالم فاضل اتفاقیہ ایسے موقع پر آگئے کہ جہان ایک معمول پر حالت غائب بینی
کی اُسوقت طاری تھی یہ شخص سمجھتا تھا کہ مین بہت تندرست ہون لیکن غائب
بین نے اُسکو کہا کہ تمہارے ہاتھ پاؤن کو سردی معلوم ہوتی ہی اور تمہارے
پہلو مین سخت درد ہی چونکہ اِس شخص کو اُن دونون آثار مین سے کوئی بھی اُسوقت

نہین

نہین معلوم ہوتا تھا تو اُسنے یہ خیال کیا کہ غائب بین نے غلطی کی ہو لیکن تھوڑی ہی
دیر بعد جس پہلو مین غائب بین نے درد بتایا تھا اُسی پہلو مین سخت درد
ہونے لگا اور اُسکے ہاتھ پانؤن کو سردی معلوم ہونے لگی تب اُس شخص کو
یاد آیا کہ غائب بین کے پاس آنے سے پہلے مین نہایت خنک ہوا مین بہت
پتلا پاجامہ پہنکر پھر اتھا اور اُسوقت مجکو سردی معلوم ہوئی تھی لیکن بعد اُسکے
وہ بات مجکو فراموش ہوگئی اور اُسی وقت وہ بات یاد آئی کہ جب مرض جسم پر
پہونچ گیا اِسس صورت مین مجھے یہ بات صاف ثابت ہوتی ہو کہ غائب
بین نے اعضاے شخص مذکور مین اُس وقت کچھ حرج دیکھ لیا کہ جب خود اُس
شخص کو کچھ بھی آگاہی اُس مرض کی نہین تھی اور دو باتون سے یہ امر خالی نہین
یعنی یا تو یہ کہ یا تو غائب بین نے جو امر شدنی تھا وہ پہلے بتا دیا یعنی پیشین گوئی کی
یا یہ کہ جو بات آئندہ ہونے والی تھی اُسکو موجود دیکھ لیا تو اُس صورت مین
پیشین گوئی نہین بلکہ پیشین بینی ہوئی —

اکثر ایسی تمثیلین لکھی ہوئی ہین کہ غائب بین نے جو کچھ صدمہ خواہ غش
خواہ مرگی کا اُسکو کبھی ہونے والا تھا وہ پیشتر بتا دیا ہو مین نے آپ ایسی
پیشین گوئی کا امتحان نہین کیا لیکن معتبر اطلاع اِس امر کی مجکو حاصل ہو
اور اِس امر کا ہو جانا بہت تعجب کی بات ہو اس واسطے کہ غائب بین کو وہ
حال معلوم ہو جاتا ہو کہ جو اُسکی ذات سے علٰحدہ ہو اور جسکے ساتھ اُسکو کسی
طرح کی شرکت نہین اور نہ کچھ سبیل اُسکو ملا ہو اُسکے معلوم کرنے کی
ہوتی ہو غائب بین اکثر یہ تو نہین بتا سکتا ہو کہ وہ صدمہ ٹھیک ٹھیک کس قسم کا
ہوگا لیکن یہ بات ٹھیک ٹھیک بتا سکتا ہو کہ کس وقت وہ صدمہ واقع ہوگا اور اُسکے نتائج کیا ہونگے —
اور تمثیلین ایسی ہین کہ غائب بین اکثر ایسے واقعات کی نسبت پیشین گوئی کرتا ہو

اُسکے فرزند کا ایک ہاتھہ مین روشنی اور ایک ہاتھہ مین چاقو لیکر اُسکے فرزند کی
خوابگاہ مین چلا گیا اُس نوکر نے آہستہ آہستہ جاکر دیکھا کہ اُسکا آقا سویا ہوا تھا اُسوقت
اُس نوکر نے اپنے آقا کے کپڑون مین سے کنجیان نکال لین اور کمرے مین ایک
طرف جاکر ایک الماری کھولی اور ایک کتاب مین سے ایک نوٹ پانسو روپیہ کا
نکال لیا پھر وہ چور اپنے آقا کے پلنگ کے پاس آیا اور جہانسے کنجیان لی تھین
وہین پھر رکھدین اور پھر اپنا اطمینان کر کے کہ اُسکا آقا سویا ہوا ہی اپنے کمرے مین
چلا گیا یہ حال دیکھکر یہ عورت بہت اندیشہ مند ہوئی اور دوسرے دن شہر مین گئی
اور اپنے فرزند سے ملی اُسنے اپنے فرزند سے جو حال اوپر لکھا گیا بیان نہین کیا
لیکن لطائف الحیل سے دریافت کرلیا کہ اُسکے صندوق مین ایک نوٹ پانسو
روپیہ کا تھا اور پھر اُسنے کہا کہ دیکھو تو وہ نوٹ صندوق مین ہی یا نہین جب
دیکھا گیا تو قفل مین کچھہ حرج نہین تھا لیکن نوٹ مفقود تھا اُسوقت اُس عورت نے
سب حال بیان کیا لیکن وہ بھی اور اُسکا بیٹا بھی اِس بات مین متفق ہوے کہ
اِس شہادت پر کسی کو چوری کا الزام دینا لاحاصل ہوگا اُس نوٹ کا نمبر وہ
جانتے تھے اُنھون نے بنک گھر مین بیان کیا کہ فلانا نوٹ چرایا گیا ہی اور
درخواست کی کہ اُسکا روپیہ کسی کو نہ دیا جاوے اور اُس نوٹ کے چرائے
جانے کا اشتہار دیدیا اُس چور نے کبھی اُس نوٹ کو بنک گھر مین روپیہ لینے
کے واسطے پیش نہین کیا تھوڑے عرصہ کے بعد وہ نوکر اُس شخص کی نوکری چھوڑکر
چلا گیا اور اِس چوری کا حال کچھہ بھی معلوم نہین ہوتا لیکن تھوڑے دنون کے بعد
یہی نوکر کسی اور چوری کی علت مین ماخوذ ہوا اور جب اُسکی خانہ تلاشی ہوئی تو وہی
نوٹ اُسکے روپیہ کے کیسے مین تھیلی کی تہ مین موڑا تُوڑا ہوا دستیاب ہوا یہ حال
مجکو ایک بہت شریف اور ذی عزت اور ذی رتبہ شخص نے بتایا تھا اور اِس

شخص نے خود اُس عورت کی زبانی سُنا تھا اِس بیان کے مطالعہ سے ظاہر ہو کہ اِس
عورت کو یہ حال چوری کا خواب مین نہین معلوم ہوا تھا بلکہ اُسنے بیداری اور ہوش کی
حالت مین برار العین دیکھا تھا اگر فرض کیا جاوے کہ یہ عورت یہ چوری خواب مین
دیکھتی تو فقط یہی بات ثابت ہو سکتی تھی کہ جو حالت غائب بینی کی اکثر اُسکو حالت
بیداری اور ہوش مین واقع ہوتی تھی وہ اُس خاص مرتبہ حالت خواب مین ہوئی
لیکن ایسی غائب بینی کے واقع ہونے مین شبہہ نہین ہو سکتا تھا۔
مجکو ہرگز شبہہ نہین ہر کہ بہت سے ایسے خواب جو واقع ہوتے ہین کہ جو بعد از ان
راست نکلتے ہین اُنکا واقع ہونا بھی کسی ایسے ہی سبب پر موقوف ہر بلکہ بادی النظر
مین یہ بات غالب معلوم ہوتی ہر کہ غائب بینی اکثر حالت خواب مین واقع ہوتی ہر
اور حالت ہوش مین کمتر واقع ہوتی ہر ہم سب جانتے ہین کہ اکثر خواب بہت بے ربط
اور بے میل ہوتے ہین لیکن غالب ہر کہ سب خواب غائب بینی کے سبب سے
واقع ہوتے ہین رلیشن نگ صاحب کو تحقیق معلوم ہوا ہر کہ جو لوگ خواب مین
چلتے ہین اور خواب مین باتین کرتے ہین اُنپر عمل مقناطیسی بہت آسانی سے ہوتا ہر
سوئٹزرلنڈ مین ایک بہت نامی آدمی ژوک نامے تھے اُنھون نے اپنی تصنیفات مین
اکثر لکھا ہر کہ اُنکو یہ ملکہ اوقات مختلف مین ہو جاتا تھا کہ جو شخص اُنکے پاس بیٹھتا تھا
اسکا سب گذشتہ حال اُنکو معلوم ہو جاتا تھا اور ایک بار ایک بہت شکی آدمی کو
اُنھون نے اس طرح حیران کر دیا کہ جو اُسکی سرگذشت سابق تھی سب بیان کر دی
اور ایسے ایسے حال بیان کر دیے کہ فقط اُسی کو معلوم تھے اور اُسکی تمنا تھی کہ کوئی
غیر شخص اُنکو نہ جانے اور یہ حال اُنھون نے ایک بڑے مجمع مین بیان کیا تھا
اِس سے ثابت ہو کہ حالت غائب بینی اور عقب بینی خود بخود بھی واقع ہو جاتی ہر
مین نے شہر ونس کی ساحرہ کی نسبت بیان کیا تھا کہ غالباً اُسکو پیشین گوئی کی

قوت بسبب ساختہ حالت عمل مقناطیسی کے حاصل تھی اس بات کا میرے پاس
کچھ ثبوت نہین ہی امکان ہو کہ اُسکو خود بخود یہ حالت پیدا ہو گئی ہو مگر بہت تمثیلین
ایسی پیشین بینی کی تحریری موجود ہین جو خود بخود واقع ہو جاتی ہین چنانچہ حصۂ
دوم مین کزوٹ صاحب کی پیشین گوئی اور پیشین بینی کا ذکر کیا جاویگا کزوٹ صاحب
کو اور اُس عورت کو جسکا مین نے نوٹ کی چوری مین تذکرہ مین ذکر کیا تھا ایسی
حالت اکثر پیدا ہو جاتی تھی کہتے ہین کہ جسوقت کزوٹ صاحب کو یہ حالت پیدا
ہوتی تھی تو وہ ایک خاص خواب کی حالت مین کہ وہ رسمی نیند سے جدا ہوتا تھا
ہوا کرتے تھے غالب ہو کہ کزوٹ صاحب کو وہ قوت جداگانہ حاصل تھا بہت
لوگ تھوڑا عرصہ ہوا زندہ تھے اور بعض ابھی زندہ ہین جنکو کزوٹ صاحب کی
پیشین گوئی کا حال معلوم تھا بلکہ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ کچھ عرصہ پہلے وقوع امور
پیش گفتہ سے لوگ اُسکی پیشین گوئی پر ہنسا کیتے تھے اور طعن کیا کرتے تھے ـ
اکثر ملکون مین اچھی معتبر تحریرین اس امر کی ہین کہ بعض بعض لوگون کو بصر
باطنی حاصل تھا اور گو اس سے یہ بات ثابت نہو کہ پیشین بینی حقیقت مین کوئی
اصل شی ہو تو یہ بات تو ہر آئینہ ثابت ہو کہ لوگون کے جی مین ایسی پیشین بینی کا اعتقاد
بہت تھا ـ میری رائے یہ ہو کہ جبتک کچھ بنیاد ایسے اعتقاد کی نہین تھی تب تک ناحق
لوگون کو ایسا اعتقاد نہین ہو سکتا تھا مین یہان اس امر سے قطع نظر کرتا ہون کہ جو
ایسی پیشین گوئی کی عند التحقیقات حل ہو سکتی ہو آگے ذکر ایسی پیشین گوئیون کا
کیا جاویگا کہ جو عوام مین مشہور ہین ـ
اب مین بعض ایسے آثار عمل مقناطیسی کا ذکر کرونگا جنکا یا تو مین نے ہنوز
بالکل ذکر نہین کیا ہو یا ذکر کیا ہو تو فقط مختصر طور پر بیان کیا ہو اس واسطے کہ وہ
آثار اکثر واقع نہین ہوتے ہین غالب ہو کہ جب تحقیقات اچھی طرح کیجاویگی تو

معلوم ہوگا کہ یہ آثار معمول مین اکثر موجود ہوتے ہین مگر خاص مدارج مین ہوتے ہین
اور اکثر نظر انداز ہو جاتے ہین تجربہ کرنے والون کو چاہیے کہ اس امر کے تحقیق کرنے مین توجہ کرین

اول اثر اس قسم کا یہ ہے کہ معمول ہرگز کسی آدمی یا مقام یا چیز کا نام نہین بتانا چاہتا ہے
سونے والے کا یہ حال ہوتا ہے کہ ایک دو منٹ اسمین صرف کرتا ہے کہ پتا اُس شے کا بتاوے
مگر نام نہین بتانا چاہتا ہے اکثر تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُسکو نام کے تلاش کرنے مین
دقت ہوتی ہے لیکن اُسکے انداز سے زیادہ یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ نام کا زبان پر
لینا نہین چاہتا ہے چنانچہ اگر معمول پر بہت تاکید کیجاوے تو وہ اپنا نام غلط بتاتا ہے
اور اکثر عامل کے نام سے اپنا نام بتاتا ہے لیکن جب وہ خود بخود عامل سے گفتگو کرنا
چاہتا ہے تو اُسکا نام لیکر بات نہین کرتا ہے بلکہ کوئی پیچدار تقریر کرتا ہے اکثر معمول اپنی
نسبت یہ بات نہین کہتا ہے کہ مین غائب بینی کی یا روشن حالت مین ہون لیکن
یہ کہتا ہے کہ مین روشن ہون یا گرم ہون یا یہ کہیگا کہ مجھکو فلانی جگہ بھیجدیا ہے یا لیگئے
ہین اور علی ہذا القیاس اسی قسم کی تقریر کرتا ہے اور بہت غائب بین ایسے ہین کہ وہ
موت کا نام نہین لیتے ہین بلکہ بہت پیچدار تقریرین کرتے ہین اس نیت سے کہ
موت کا نام نہین لینا پڑے۔ اس بات کی یا تو یہ وجہ ہے کہ اُنکو مردہ شخص مردہ
نہین نظر آتے ہین یا یہ کہ اُنکو موت کے خیال سے تنفر ہوتا ہے مجکو اب تک ایسا
موقع نہین ملا ہے کہ مین اس امر مین تجربات کرتا۔

جب غائب بین کسی شخص کے باب مین کوئی خاص لفظ استعمال مین لاتے
ہین تو اُس شخص کی نسبت وہی لفظ ہمیشہ کہتے ہین اور کوئی شاذ معمول جسکو
حالت روشن حاصل ہوتی ہے ایسا ہوتا ہوگا کہ جو خاص الفاظ کام مین نہین لاتا
چنانچہ الف جسکا مین نے ذکر کیا ہے اشخاص مردہ کی نسبت لفظ ڈھکا ہوا
اور عمل مقناطیسی کی نسبت لفظ گرمی کام مین لاتا ہے اور یہی مین نے بہت سے

ایسے الفاظ سُنے ہین اور معاملات مین غائب بینون کی تقریر بہت شستہ اور صاف اور زبردست ہوتی ہی یہ امر لائق تحقیقات کے ہی بہت سی ایسی بھی صورتین ہوتی ہین کہ یا تو غائب بینون کی تقریر مین کوئی خصوصیت خاص حالات مین نہین ہوتی ہی یا اگر ہوتی ہی تو معلوم نہین ہوتی اور نظر انداز ہو جاتی ہی —

مین نے اوپر ذکر کیا ہی کہ یہ بات مشکل سے معلوم ہوتی ہی کہ آیا غائب بین کسی امر گذشتہ کا ذکر کر رہا ہی یا امر گزران کا حال بیان کرتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ دونون زمانون کا غائب بین کے دل پر ایسا نمایان نقش ہو جاتا ہی کہ سُننے والے کو تمیز نہین ہو سکتی ہی مین مکرر یہان لکھتا ہون کہ اس سبب سے اکثر غائب بین کے بیان پر شبہہ پیدا ہو جاتا ہی بلکہ لوگ سمجھتے ہین کہ غائب بین بیان مین غلطی کرتا ہی مگر اگر تحقیقات سے اصل امر کی تنقیح ہو سکے تو ثابت ہوگا کہ حقیقت مین اُسکے بیان مین غلطی کچھ بھی نہین ہی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ اگر معمول کو اِس طرف متوجہ کیا جاوے تو وہ کسی ذریعہ سے زمانۂ گذشتہ اور حال مین تمیز کر سکتا ہی لیکن یہ بات ہمیشہ حاصل نہین ہوتی ہی —

اگرچہ عمل مقناطیسی کا اصلی خاصہ یہ ہی کہ جو کچھ خواب مقناطیسی مین گذرے اُسکو معمول یاد نہین رکھ سکتا ہی لیکن یہ بات ہو سکتی ہی کہ اگر عامل چاہے اور معمول کو حکم دے تو خواہ سب حال خواہ کچھ حصہ اُسمین سے معمول کو حالت بیداری معمولی مین یاد رہیگا جن صورتون مین اُسکا تجربہ نہین ہوا اُنمین مجھے یقین ہی کہ آزمایش اِس امر کی نہین کی گئی تھی لیکن مین نے خود معمولون کو کہا ہی کہ تم حالت بیداری مین یاد رکھنا کہ حالت خواب مقناطیسی مین کیا کیا گذرا تھا اور جب وہ جاگا ہی تو یا تو اُسکو کل یاد رہا ہی یا تھوڑا سا یاد رہا ہی اِس بات کا

کچھ عجب نہین ہی اس واسطے کہ ہم سب کو کبھی کل حال کسی خواب کا یاد رہتا ہی کبھی
تھوڑا سا یاد رہتا ہی اور کبھی فقط اتنی ہی بات یاد رہتی ہی کہ ہمنے خواب دیکھا تھا اور کچھ حال یاد
نہین رہتا ہی حالانکہ جسوقت خواب آیا تھا اُسوقت وہ خواب بخوبی معلوم ہوتا تھا
عامل کے حکم کا معمول پر اتنا بڑا اثر ہوتا ہی کہ اگر عامل معمول کو خواب کی حالت مین
کچھ حکم دے تو اُسکی طبیعت پر بیداری کے وقت عجیب آثار نمایان ہوتے ہین
چنانچہ اگرچہ حالت خواب مین معمول شست اور افسردہ معلوم ہوتا ہو عامل اگر حکم
دیدے تو وہ خوش اور چاق بیدار ہوتا ہی علی ہذا القیاس اگر حکم دیا جاوے تو جب
معمول بیدار ہوگا افسردہ اور غمگین اُٹھیگا البتہ مجکو ایسا تجربہ کرنا منظور نہین ہی مین
پہلے ذکر کر چکا ہون کہ عامل کو معمول کے دل پر ایسا یقین کر دینے کا اختیار ہی کہ معمول کو
لاچار کوئی بات جسکا عامل نے حکم دیا ہو کہنی پڑتی ہی گو اُسکا نتیجہ ایسا ہی ہو کہ لوگ اُسکو
ہنسین اور اُسکا ٹھٹھہ کرین لیکن یہ بات مین مکرر بیان کرتا ہون کہ اگر معمول جانے
کہ یہ بات نامناسب ہی تو اُس سے حکم کی اطاعت کرانی آسان نہین ہی —
اب مین ایک اور بات کا ذکر کرتا ہون جو اکثر مین نے دیکھی ہی اور میرے نزدیک
وہ بہت مرتبہ واقع ہوئی ہی گو عموماً لوگ جانتے ہین کہ شاذ ہوتی ہی وہ بات یہ ہی کہ
سواے وقوف اصلی انسان کے اور اُس وقوف کے جو عمل مقناطیسی مین عموماً
حاصل ہوتا ہی ایک دوسری قسم کا وقوف معمول کو حاصل ہوتا ہی کہ وہ دونون وقوفون سے
جدا ہوتا ہی اگر یہ تیسرا وقوف متواتر پیدا ہو تو مین نے دیکھا ہی کہ معمول اپنے تینون
وقوفون کو ملا نہین دیتا ہی لیکن جیسا وقوف مقناطیسی کی حالت مین اُسکو اپنے
اصلی وقوف کا کچھ ہوش نہین ہوتا ہی ویسے ہی اس تیسرے وقوف کی حالت مین
اُسکو دوسرے درجے کے وقوف یعنی وقوف رسمی حالت مقناطیسی کا کچھ ہوش
نہین ہوتا ہی اور جیسا وقوف اصلی اور وقوف معمولی مقناطیسی مین کچھ ربط نہین ہی

ویساہی وقوف اصلی اور اُس تیسرے وقوف مین کچھ ربط نہین ہوتا ہی جس قسم کا وقوف
اُسکو کسی وقت حاصل ہوا اُسوقت اُسکو اُسی قسم کے وقوف کی حالت یاد آجاتی ہی ایک
معمول کا مین نے یہ حال دیکھا کہ سونے والے کا ڈھنگ اور انداز بالکل بدل گیا اور کہنے لگا
کہ مجکو نئی چیزین نظر آتی ہین اور اُسکی حالت نسبت سابق زیادہ روشن ہو گئی اور اُس
نئی نظر سے پہلے جو اُسکو سفر کرنا پڑا وہ نسبت سابق زیادہ دراز تھا جو کچھ وہ دیکھتا تھا
اُسکے صاف صاف دیکھنے سے وہ بہت خوش ہوتا تھا اور اگرچہ وہ اپنی اصلی حالت مین
کبھی اُس جگہ کے ہزارون میل کے اندر بھی نہین گیا تھا لیکن ہر ایک چیز کا مفصل اور ذرا ذرا
حال بیان کرتا تھا اِس طرح سے کہ گویا وہ اُس جگہ موجود تھا اور جو جو خوبصورت اشیار
وہان تھین اُنکو دیکھکر نہایت خوش ہوتا تھا یہ معمول یہانتک اُس جگہ سے مانوس ہو گیا
کہ وہ ہر ایک درخت اور مکان اور آدمی اور اور حیوانات کا اس طرح ذکر کرتا تھا کہ گویا اُسے
اُسکو مدت سے محبت تھی اور کہنے لگا کہ جب مین لڑکا تھا تو مین یہان مدت تک رہا ہون
مجکو اِس معمول کو دیکھکر یہ خیال ہوا کہ یہ نئی حالت اُسمین مستقل رہیگی اور ہمیشہ اُس
حالت مین مین اُسکو دیکھ سکونگا لیکن یہ سمجھ غلط تھی کیونکہ جب مین نے اُس سے
دریافت کیا کہ اب تم کتنی دیر تک اور سوؤ گے حالانکہ اُسکا وقت معینہ گذر گیا تھا
تو اُسنے مصر ہو کر کہا کہ مین ہرگز سوتا نہین ہون مین نے کہا کہ تمھاری آنکھین بند ہین
اُسنے جواب دیا کہ نہین بالکل کھلی ہین اور اگرچہ میرے کہنے پر اُسنے اپنی آنکھون کو
ٹٹولا اور حقیقت مین وہ بند تھین تب بھی وہ یہی کہتا رہا کہ نہین میری آنکھین بالکل
کھلی ہین چونکہ یہ حالت اُسکی کبھی نہین تھی مین نے سمجھا کہ یہ معمول نئی حالت مین ہی اور
مین اسی خیال مین تھا کہ یہ حالت مستقل تھی کہ اتنے مین اُسکی حالت متغیر ہونے لگی اور جب مین نے
اُس سے پھر کلام کیا تو معلوم ہوا کہ اِس حالت سے پہلے جو اُسکی حالت تھی اب پھر اُسمین
داخل ہو گیا ہی اب اُسنے فقط یہی نہین اقرار کیا کہ مین سوتا ہون بلکہ اپنے جاگنے کا وقت معین

کردیا دوسری حالت اُسپر ۵ منٹ تک طاری رہی تھی یہ حالت گویا ایسی تھی کہ خود
بخود حائل ہوگئی تھی اور جتنا وقت اُسمین گزرا تھا وہ اول حالت کے وقت مین
محسوب نہین ہوتا تھا اب اُسکو اِس نئی حالت کا ذرا بھی خیال نہین تھا نہ اُسکو
یہ خیال تھا کہ اِس ملک مین جسکا اُسنے اُس نئی حالت مین ذکر کیا تھا پیدا ہوا ہون
اور جب وہ جاگا تو دونون حالات مقناطیسی کا بالکل اُسکو خیال نہین تھا —

شاید بہت آدمیون کو یہ خیال ہوگا کہ یہ نئی حالت جو اِس معمول پر گذری فقط
ایک روشن خواب تھا مین نام کی بابت تکرار نہین کرتا ہون لیکن فرمائیے کہ خواب
کسکو کہتے ہین حقیقت یہ ہی کہ ہمکو ماہیت اِن امور کی ایسی کم معلوم ہی کہ ممکن ہی
کہ جتنے خواب ہوتے ہین سب دراصل غائب بینی کی حالت کو تغیر کرتے ہین فقط
اتنا فرق ہی کہ جو لطیف اور نازک جوہر ایسا ہی جسکے سبب سے غائب بینی کی حالت
پیدا ہوتی ہی اُسکا اثر حالت نوم مین ہم پر زیادہ ہوتا ہی اِس واسطے کہ جو کچھ حرج
حواس ظاہری کے سبب سے ہوتا ہی وہ بسبب بیکار ہونے اُن حواس ظاہری کے
حالت نوم مین عمل نہین کرتا اور اِس جوہر کا اثر حالت خواب رسمی اور خواب مقناطیسی
دونون مین زیادہ ہوتا ہی اور جب ہم دیکھتے ہین کہ خواب دیکھنے والا فقط مقامات کا
ذکر ہی نہین بلکہ لوگون کا حال اور ایسا حال کہ وہ اُسوقت کیا کیا کر رہے ہین صحت سے
بیان کرتا ہی تو ہمکو اِس بات کے سمجھنے مین بہت آسانی ہوتی ہی کہ خواب اکثر سچے
کیون ہوتے ہین اور یہ بھی سمجھ مین آجاتا ہی کہ بعض اوقات ہمکو خواب یاد کس واسطے
رہتا ہی اور بعض اوقات فراموش کیون ہوجاتا ہی جب ہمارے خواب ایسے ہوتے ہین
کہ اپنی نسبت کچھ کچھ باتین دیکھی جاتی ہین اور پس ایسا خواب خیالی ہوتا ہی تو
اُسکی تنقیح یہ ہی کہ بہت سے خیالات مجتمع ہوجاتے ہین یا اور لوگون کے افعال
یا خیالات کے ساتھ شرکت ہوجاتی ہی اور عمل مقناطیسی کی حالت مین

دفعۃً خواب کا چلا جانا ایک ایسی بات ہی جو روزانہ دیکھی جاتی ہی—
گاہ گاہ ایسا ہوتا ہی اور یہ بات نہایت عجیب ہی کہ ایک معمول پر ایک ہی وقت دو جداگانہ حالات ہوتے ہین اور ایک ہی وقت مین اُسکو دوگانہ وقوف حاصل ہوتا ہی مثلاً جب کہ معمول نہسے معقولیت کے ساتھ گفتگو کر رہا ہی اور جو کچھ اُسکے سامنے گذر رہا ہی اُسکو دیکھ رہا ہی تو بلا اس بات کے کہ سلسلۂ تقریر مین کچھ ہرج ہو معمول دفعۃً ایسے اشیا اور اشخاص دیکھنے لگتا ہی جسکا اُسکو کچھ خیال بھی نہین تھا لیکن عامل اُسکے بیان سے اُنکو فوراً پہچان لیتا ہی—چنانچہ الف جسکا اوپر کئی بار ذکر ہو چکا ہی ایسی نوبت گذر جاتی ہی کہ اگرچہ وہ جاگتا ہوتا ہی اور ہر طرح سے اُسکی طبیعت مطمئن ہوتی ہی دفعۃً ایسے اشخاص دیکھنے لگتا ہی جنکو اُسنے پہلے خواب مین دیکھا تھا اور حالت خواب مین جنکا ذکر کیا تھا لیکن اُسکو اپنی مقناطیسی حالت کا اُسوقت ہوش نہین ہوتا ہی اس واسطے کہ جو قوت ذاتی اُسکا ہوتا ہی وہ غالب ہوتا ہی اگر الف ایسے وقت مین بالکل سو جاوے تو اُسکو خواب مقناطیسی کی حالت کی سب باتین یاد آجاوین جب اُس سے کہتے ہین کہ جن لوگون کو تم دیکھتے ہو حقیقت مین موجود نہین ہین بلکہ فقط تمھارے خیال مین نظر آتے ہین تو الف حیران ہو جاتا ہی اور گھبرا جاتا ہی—

میری یہ عادت نہین ہی کہ خواہ نخواہ ہر امر کے وقوع کی وجہ بیان کرنے لگون خصوصاً ایسی حالت مین کہ جب مجکو بخوبی اُسکا حال معلوم نہو لیکن مین اِس بات کے کہنے سے یہان نہین رہ سکتا ہون کہ اگر تحقیق کیا جاوے تو بیشک اِس قوت جداگانہ اور ہم وقت کا واقع ہونا غالباً کچھ بہت متعجب امر معلوم نہوگا وجہ اُسکی یہ معلوم ہوتی ہی کہ ہمارے دماغ کے جو دو حصے ہین جیسے دو ہاتھ اور دو آنکھین ہین وہ دونون حصے ایک وقت اپنا فعل نہین کرتے ہین اور جبکہ ایک حصہ اپنی

حاشیہ

حالت ذاتی مین ہی اور اپنا فعل کرتا ہی دوسرا حصہ کسی سبب سے حالت مقناطیسی مین خود بخود پڑجاتا ہی ظاہر ہی جیسے کہ ایک آنکھ دونون آنکھون کا کام دیتی ہی اسی طرح دماغ کے ایک حصہ کا فعل بھی عموماً سب باتون کے واسطے کافی ہی جس حصہ پر حالت مقناطیسی طاری ہوگئی ہی اُسکو پہلے مقناطیسی حالتون کی کیفیات نظر آتی ہین یا یہ ہوتا ہی کہ جو فعل غائب بینی کا اُن اشیا کی نسبت ہوتا تھا جو سابق نظر آتی تھین اِس حالت مین اُس فعل کی تکرار ہوجاتی ہی —

ہر آدمی کو معلوم ہی کہ کبھی کبھی اسپر ایسی حالت ہوجاتی ہی کہ اگر دو آدمی یکجا بیٹھے ہون تو معلوم ہوجاتا ہی کہ فلانا شخص فلانی بات کہیگا چنانچہ اکثر میرے اوپر بھی ایسی حالت گذری ہی یعنی میرے دل مین ایسی بات آگئی ہی کہ مین کہہ بیٹھا ہون کہ فلانے تم یہ بات کہنے لگے تھے اور اُس شخص نے پھر کچھ جواب دیا ہی اور مین نے پھر اُسکا کچھ جواب دیا ہی لیکن اتنا حال ضرور مجکو معلوم ہوتا رہا ہی کہ مین نے یہ بات ہمیشہ دیریز کبھی ہی اور میرے نزدیک ہر آدمی کے کہنے مین اس طرح دیر ہوجاتی ہی میری رائے یہ ہی کہ اس طرح کے خیالات کی بھی غالباً یہی وجہ ہی کہ دونون حصص دماغ کا فعل برابر نہین ہوتا ہی یعنی ہمارا یہ خیال ہوتا ہی کہ دماغ کے ایک حصے سے کسی فکر مین ہین کہ یہ حالت حالت مقناطیسی سے کچھ مشابہ ہوتی ہی اور دوسرے حصے کے فعل سے جو کچھ گذر رہا ہی اُسکو سنتے تو جاتے ہین لیکن کچھ خیال اُسپر اُسوقت نہین ہوتا اور جب وہ حالت فکر کی گذر جاتی ہی تو جو کچھ گذرا ہی اُسکا دفعۃً خیال آجاتا ہی اور بسبب مجتمع ہوجانے دو قسم کے وقوف کے گذشتہ امر کو امر آئندہ سمجھ لیتے ہین یہ بھی ممکن ہی کہ دماغ کے ایک حصہ کے ذریعہ سے ہم پر حالت غائب بینی اور پیشین بینی کی گذر رہی ہو لیکن یہ حالت وقوف دوگانہ کے تمیز ہونے کے تھوڑے عرصہ تک رہتی ہی مجکو یہ شبہی نہین ہی کہ اس امر کے واقع ہونے کی وجہ مین نے بالکل بیان

کردی ہی مین فقط ایک قیاس بتاتا ہون کہ ممکن ہی کہ یہ امر بسبب تابرا برفعل دمعص
دماغ کے واقع ہوتا ہوا ور غالب ہی کہ اگر مشابہ آثار عمل مقناطیسی کی تحقیقات اچھی طرح
کیجاوے تو اس امر کی بخوبی تنقیح ہوجاوے ـــ
مین نے ہنوز ایک اثر کا حال بخوبی بیان نہین کیا ہی اور وہ یہ ہی کہ حس ایک
عضو جسم کا کسی اور عضو کو منتقل ہوجاتا ہی یہ بات تو مین کہہ چکا ہون کہ غائب بین کی
آنکھین اگرچہ بند ہوتی ہین الا کسی اور راہ سے اُسکے دماغ تک خاص شعاعین
پہونچتی ہین مین نے یہ بھی ذکر کیا ہی کہ اکثر غائب بین کسی شی کو بخوبی دیکھنے کے واسطے
اپنے سر پر رکھ لیتا ہی لیکن اکثر یہ بھی ہوتا ہی کہ قوت باصرہ یعنی ذاتی اور ظاہری قوت
نظر کی علیٰحدہ کسی خاص عضو مین پیدا ہوجاتی ہی اکثر ایسا دیکھا گیا ہی کہ قوت باصرہ
معدہ مین یا اُنگلیون کے سرون مین یا سر کی پشت مین یا پیشانی مین یا سر کی
چاند مین پیدا ہوجاتی ہی اور مین نے ایک بڑے عالم سے سنا ہی کہ ایک معمول کی
قوت باصرہ اُسکے کف پا مین نمودار ہوئی جو کتابین علم مقناطیسی کے باب مین
ہین اُنمین ایسے اذکار بھرے ہوے ہین اور سر اور ہاتھ اور معدے مین اکثر
یہ قوت پائی جاتی ہی وجہ اِسکی یہ معلوم ہوتی ہی کہ سر دماغ کے بہت قریب ہی اور
ہاتھ مین اس سبب سے یہ قوت نمودار ہوتی ہی کہ جن رگون سے حس لمس ہوتا ہی
اُنکا عمل بہت تیز ہوجاتا ہی اور معدہ مین اس وجہ سے کہ وہان ایک جنگ ایسی
رگون کا موجود ہی جنکے سبب سے شرکت حس حاصل ہوتی ہی اِسمین
کسی طرح کا شک نہین ہی کہ یہ آثار نمودار ضرور ہوتے ہین اور بہت تمثیلین
دینی کچھ ضرور نہین ہین ہر معمول مین یہ بات دیکھی جاتی ہی کہ کسی نہ کسی طرح
اگرچہ اُسکی آنکھین بند ہوتی ہین لیکن چیزون کا رنگ اُسکو نظر آتا ہی
حس سامعہ کے انتقال کا ذکر مین پہلے کر چکا ہون چنانچہ مین نے ذکر

کیا ہی کہ جب الف اپنی سیاحی کی حالت مین ہوتا ہی تو وہ کوئی آواز نہین سُنتا ہی تاوقتیکہ اُسکی اُنگلیون کے سرون سے مُنھہ نہ لگایا جاوے یہ بات مین نے خود دیکھی ہی اور مجھے یقین ہی کہ اگر اُس حالت مین اُسکے کان کے اندر پستول چھوڑا جاوے تو وہ اُسکی آواز کبھی نہین سنیگا۔

ایسے حال کی تحریر موجود ہی کہ حس ذائقہ بلکہ حس سامعہ معدے مین منتقل ہوگیا ہی باقی حس لامسہ کا یہ حال ہی کہ چونکہ جسم کے ہر عضو مین یہ حس موجود ہوتا ہی اس واسطے کبھی منتقل نہین ہو سکتا ہی۔

اس انتقال حس کی یہ وجہ نہین ہی کہ حس ظاہری مذکور اپنے ذاتی عضو سے دوسرے عضو مین منتقل ہو جاتا ہی لیکن یہ وجہ ہی کہ جس عضو مین یہ حس پیدا ہوتا ہی اُس عضو کی رگین گویا اس بات کا ذریعہ ہو جاتی ہین کہ وہ جوہر جس کے ذریعہ سے یہ اثر ہوتا ہی دماغ تک پہونچے پس اُنگلیان یہ فعل نہین کرتی ہین کہ شعاعون کو جمع کرکے اُنکو شبیہہ پر مرتسم کرین اور مطابق علم مناظر و مرایا کے دماغ تک اُس ارتسام کو پہونچاوین بلکہ اُنگلیون کی رگین اُس جوہر کو سیدھا دماغ تک پہونچا دیتی ہین اور دماغ مین نقش بنجاتا ہی بہرحال جہان تک میری رائے پہونچتی ہی مجکو یہی طریق معلوم ہوتا ہی

ایک عجیب اثر یہ ہی کہ ظاہر مین جو تکلیف معمول کو ہو وہ عامل کو معلوم ہوتی ہی مثلاً اگر معمول کے سر مین یا دانت مین درد ہو یا وجع مفاصل کا آزار ہو تو اکثر ایسا ہوتا ہی کہ عامل کو اپنے جسم پر یہ تکلیفین معلوم ہوتی ہین گو اُسکو پہلے سے یہ بات معلوم نہو کہ معمول کو اس طرح کی تکلیف ہی اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ جس وقت عامل کو یہ تکلیف معلوم ہوتی ہی تو اُسی وقت معمول کو آرام ہو جاتا ہی مجکو یہ یقین بخوبی نہین ہی کہ یہ دو اثر

اس طرح آپس مین ربط رکھتے ہین کہ جیسا علت و معلول مین ربط ہوتا ہی
اِس واسطے کہ عمل مقناطیسی کے سبب سے اِس طرح بھی معمول کی تکلیف
جاتی رہتی ہی کہ عامل کو وہ تکلیف نہ معلوم ہو اور ایسا بھی ہوتا ہی کہ عامل کو
تکلیف معلوم ہو اور معمول کو آرام کچھ بھی نہ معلوم ہو لیکن یہ بات اکثر ہوتی ہی
کہ جب عامل ارادۃً اِس واسطے عمل نہ کرے کہ معمول کی تکلیف رفع ہووے
تو گویا وہ درد عامل کو اُڑ کر لاحق ہو جاتا ہی اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہی کہ معمول کی
تکلیف رفع بھی ہو جاتی ہی مگر اِس وجہ سے نہین کہ عامل کے جسم پر منتقل
ہو جاتی ہی بلکہ فقط اس سبب سے کہ معمول پر عمل مقناطیسی کیا جاتا ہی۔
مجکو خود ایک مرتبہ اِس امر کا تجربہ ہوا ہی کہ عامل کو تکلیف ہو سکتی ہی اُس
تجربہ مین مین خود معمول تھا مجکو کئی سال سے یہ مرض تھا کہ نقاہت بہت
تھی اور اعضا ورم کر کے درد کرتے تھے چند عرصہ سے یہ مرض بہت رفع ہو گیا ہی
فقط اُس حالت مین ہی نمودار ہوتا ہی کہ جب مین بہت چلون یا بہت دیر تک
کھڑا رہون ایک دفعہ لیوس صاحب نے میرے اوپر اِس غرض سے عمل کیا
کہ لوگون کو دکھاوین کہ وہ اپنے اختیار سے معمول کے جسم کے پٹھون کو بیکار
کر سکتے تھے اُسوقت تک میرے اوپر کبھی ایسا تجربہ نہین ہوا تھا اور میرا جسم
عمل مقناطیسی کا کچھ تھوڑا ہی اثر پذیر تھا اور لیوس صاحب کو اپنی طبیعت کا
سب زور صرف کرنا پڑا تب یہ بات حاصل ہوئی کہ مین اپنی ٹانگ فرش
پر سے نہین اُٹھا سکا اور اُسوقت اُنھون نے میری ٹانگ پر اپنے ہاتھون کی
حرکت سے بھی عمل کیا لیکن اس نیت سے نہین کہ میرا درد رفع ہو اس واسطے
کہ اُسوقت مین نے درد کی کچھ شکایت نہین کی تھی دوسرے روز لیوس صاحب کو
نقاہت ایسی ہوئی اور ورم اور کمزوری ٹانگ اور ٹخنے مین ایسی ہوئی کہ لنگڑا ناچار

پٹی باندھنی پڑی انھون نے مجھسے بیان کیا کہ اکثر آنکو ایسی حالت ہو جاتی ہی
اس واسطے کہ آنکا مزاج بہت نازک ہی اور عمل مقناطیسی کا اثر جلد قبول
کر لیتا ہی لیکن اگر آنکو معلوم ہوتا کہ میرے اعضا مین ایسا مرض ہی تو وہ ایسی تدبیر کر لیتے
کہ آنپر اثر کچھ نہوتا جو کچھ مین نے دیکھا ہی اُس سے مجھے یقین ہی کہ یہ سب باتین صحیح ہین
ایک اثر یہ بھی ہوتا ہی کہ اگر کسی شخص کے کسی عضو مین تکلیف ہو تو اگر ایک رومال
یا ایک دستانہ اُس عضو پر رکھ دیا جاوے اور عامل کے پاس بھیجدیا جاوے
تو عامل کو وہ تکلیف ہونے لگتی ہی مجکو اسکا تجربہ خود نہین ہوا ہی لیکن ایسے شخص سے
یہ حال سنا ہی جسکے بیان پر مجھے کامل اعتبار ہی اسکا حال اور زیادہ اس فصل مین
بیان کیا جاویگا جہان غیر ذی روح اشیاء پر عمل مقناطیسی کیے جانے کا ذکر ہوگا
کبھی کبھی یہ بھی ہوتا ہی کہ اگر عامل کو کچھ مرض یا تکلیف ہو اور تندرست شخص پر
عمل کرے تو اسکا درد معمول پر منتقل ہو جاتا ہی البتہ یہ بات اکثر نہین ہوتی ہی اس واسطے
کہ عموماً یہ قاعدہ بندھا ہوا ہی کہ جبتک عامل تندرست نہو تب تک وہ عمل مقناطیسی
نہین کیا کرتا ہی لیکن مین نے ایکبار دیکھا ہی کہ عامل کے سر کا درد معمول پر منتقل ہو گیا
اور تمام دن معمول کے سر مین درد رہا حالانکہ عامل کا درد بالکل رفع ہو گیا بہت سی
تمثیلین ایسی تحریری موجود ہین اور اسی سبب سے یہ قاعدہ باندھا گیا ہی
کہ جبتک عامل تندرست نہو تب تک وہ عمل نہین کرتا —

خط آیندہ مین مین اُن آثار کا ذکر کرونگا جو ایسی حالت مین پیدا ہو سکتے ہین کہ خواب
کی نوبت معمول پر نہ پہونچے بلکہ وہ جاگتا رہے بعض لوگ سمجھتے ہین کہ یہ حالت حالت
مقناطیسی سے جدا ہوتی ہی ان اعمال کے نام بھی جدا جدا رکھے ہوئے ہین
اُس خط مین مین وہ ترکیب بھی بیان کرونگا جس سے بریڈ صاحب ایک خاص
حالت خواب مقناطیسی کی پیدا کرتے ہین —

نوان خط

مین اوپر کہہ چکا ہون کہ بہت سے عجیب آثار اشخاص پر اُنکی حالت اصلی اور بیداری مین روزانہ اسطرح پیدا ہو سکتے ہین اور روزانہ پیدا کیے جاتے ہین کہ اُنپر عمل معروف مقناطیسی اِس طور پر کیا جاوے کہ اُنکی طرف نظر جما کر دیکھا جاوے یا ہاتھون سے اس طور پر عمل کیا جاوے کہ نوبت خواب کی نہ پہونچے یا عامل خواب کا پیدا کرنا نہ چاہے بلکہ معمول کو حالت بیداری مین رہنے دے یہ آثار اکثر اِس طرح کے ہوتے ہین کہ عامل کو معمول کی حرکات وسکنات اور حواس اور احساس اور مرضی پر اختیار ہوتا ہی یہان اُنکی تکرار کی ضرورت نہین ہی اِس واسطے کہ اول تو ہر ایک کا مقام مناسب پر جداگانہ ذکر ہو چکا ہی اور دوسرے اِس واسطے کہ اب مین ایک اور ترکیب کا ذکر کرتا ہون جس سے وہ پیدا ہو سکتے ہین فقط آپ کو اتنی بات یاد دلانی ضرور ہی کہ یہ آثار دونون حالتون مین ترکیب معروف سے پیدا ہو سکتے ہین یعنی حالت خواب مین بھی اور حالت بیداری مین بھی اور مین نے دونون حالتون مین اس ترکیب معروف سے یہ آثار پیدا کیے ہین لیکن یہ آثار اس طرح سے بھی پیدا ہو سکتے ہین کہ عامل کی ذات کا اثر معمول پر نہو بلکہ معمول کا اپنی ذات کا عمل اُسپر ہو اول بات یہ بیان کرونگا کہ جو آثار ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب حالت بیداری مین پیدا

کرتے ہین اُن آثار مین اور اُن آثار مین جو لیوس صاحب اُسی حالت مین پیدا کرتے ہین
کچھ بھی فرق نہین ہی یہ بات البتہ ہوتی ہی کہ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب بعض اوقات
بعض ایسے آثار پیدا کرتے ہین کہ بعض اوقات لیوس صاحب اُنکو پیدا نہین کر سکتے ہین لیکن وہ آزمین
تو ضرور پیدا کر سکتے ہین اور علی ہذا القیاس بعض آثار لیوس صاحب بعض اوقات ایسے پیدا کر سکتے ہین
کہ اُنکی آزمایش ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب نہین کرتے ہین اگر وہ آزماتے تو پیدا کر سکتے اور فی الحقیقت
بعض حالات مین انھون نے پیدا کیے ہین پس اتنا ہی فرق مجکو ابتک معلوم ہوا ہی
اور وجہ اس فرق کی یہ معلوم ہوتی ہی کہ وقت محدود ہوتا ہی اور بعض دفعہ ایک
خاص اثر ایسی خوبی کے ساتھ نمایان ہوتا ہی کہ اُسکی نمایش بہت دیر تک کیجاتی ہی
اور دیگر تجربات کے واسطے وقت نہین رہتا لیکن مین نے کبھی کوئی اثر ایسا
ہوتے نہین دیکھا ہی جو کسی نہ کسی وقت حالت بیداری معمول مین دونون نہین
پیدا کر سکتے ہین ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی یہ ترکیب ہی کہ ایک شخص کے دست
چپ کی ہتھیلی پر ایک چھوٹا سکہ یا ایک جسد کی چیز جو دونون طرف سے محدب ہو
اور اُسکے بیچ مین ایک مسی چکر چھوٹا سا جما ہوا ہو رکھ دیتے ہین اور جو شخص آزمایش پر
راضی ہو اُسکو کہتے ہین کہ دس یا پندرہ منٹ تک اُسکی طرف دیکھتا رہے شرط
یہ ہی کہ وہ شخص طبیعت کو جما کر دیکھتا رہے اور بالکل خاموش رہے اور عمل کے
ہونے کو اپنی طبیعت سے نہ روکے۔ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کہتے ہین کہ یہ ترکیب
ہمنے پوشیدہ نہین رکھی ہی ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب یہ بات نہین کہتے ہین کہ جو شخص
ارادۃً عمل کے ہونے کو روکتے ہین اُنپر ہم اثر کر سکتے ہین یا اُنپر جو سکّے کی طرف
نہین دیکھتے ہین بلکہ جو اُنکے گرد آدمی بیٹھے ہین اُنکو دیکھتے ہین نہ اُنپر جو بجاے سکہ کی
طرف دیکھنے کے اپنی آنکھین بند کر لیتے ہین فی الحقیقت ایسے اشخاص پر عمل
نہین ہوتا ہی—

جو شخص سکہ کی طرف دل لگاکر اور نظر جماکر دیکھتے ہین اور باقی سب شرطون کو بھی ملحوظ رکھتے ہین اُنہین سے اکثر ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی مرضی کے مطیع ہو جاتے ہین پہلے ڈاکٹر صاحب موصوف اِس بات کو دریافت کرتے ہین کہ اُن اشخاص مین سے کس پر اثر ہوا ہی اور ترکیب اِس بات کے دریافت کرنے کی یہ ہی کہ ایک ایک آدمی سے وہ کہتے ہین کہ اپنی آنکھین بند کرلو اور پھر وہ اُسکی پیشانی کو اپنی اُنگلی سے چھوتے ہین اور آنکھون کے اوپر ہاتھ گزارتے ہین پلکون کو ذرا ایک جانب کو ہاتھ کو تیز حرکت دیکر دبا دیتے ہین اور پھر اُس شخص سے کہتے ہین کہ تم اپنی آنکھون کو کھول نہین سکتے ہو اگر باوجود اُنکے حکم کے وہ شخص آنکھ کھول سکے تو وہ اُسکا ایک ہاتھ پکڑ کر کہتے ہین کہ ہماری طرف دیکھو اور خود بھی اُسکی طرف نظر جماکر دیکھتے ہین اور پھر وہی عمل کرتے ہین جو پہلے کیا تھا اگر نوبت دوم بھی معمول آنکھ کھول سکے تو اُسوقت اُسپر پھر عمل نہین کرتے اور دوسرے شخص کو آزماتے ہین میرے اوپر اُنکا اختیار دوسرے مرتبے مین ہو گیا تھا یعنی مجکو آنکھون کے کھولنے کی قدرت نہین رہی تھی یہ بات دیکھکر اُنھون نے مجھسے کہا کہ اب تم آنکھ کھول سکوگے اور فوراً مجکو آنکھ کھولنے کی قدرت ہو گئی مین نے خصوصاً خلوت مین دیکھا ہی کہ اکثر آدمیون پر ایسا اثر ہو جاتا ہی اور اگر تھوڑے آدمی بھی جمع ہون تو اُنمین سے ضرور ایک نہ ایک پر عمل ہو جاتا ہی جسکے اوپر اثر کا ہونا دریافت ہوتا ہی اُنسے ڈاکٹر صاحب کہتے ہین کہ ٹھہرے رہو اور اپنی آنکھین بند کیے رہو باقیون کو رخصت کر دیتے ہین —

آپ ایک آدمی کو لیکر وہ آزما لیتے ہین کہ آیا اثر اس پر قائم ہی یا نہین اور یہ آزمایش اِس طرح ہو جاتی ہی کہ اُسکو آنکھون کے کھولنے کا اختیار نہین ہوتا جب اُنھون نے دیکھ لیا کہ آنکھین نہین کھول سکتا ہی

تو اپنے ہاتھون سے اُسکے دونون ہونٹ دبا دیتے ہین اور گلے کے نیچے ذرا ہاتھ کو حرکت دیکر کہتے ہین کہ اب تم مُنھ نہین کھول سکوگے اکثر ایسا ہی ہوتا ہی کہ وہ آدمی مُنھ نہین کھول سکتا ہی بعد اُسکے وہ کہتے ہین کہ اپنے ہاتھ پھیلاؤ اُسکے دونون ہاتھون کی ہتھیلیان ملا دیتے ہین اور ذرا دبا کر کہتے ہین کہ اب تم ہتھیلیان الگ نہین کر سکتے ہو چنانچہ اُنکے علیحدہ کرنے کا اختیار اُس شخص کو نہین رہتا ہی یا وہ یہ کرتے ہین کہ معمول سے کہتے ہین کہ اپنے سر پر اپنے ہاتھ رکھدو اور پھر کہدیتے ہین کہ اب تم اپنے ہاتھ سر پر سے نہین اُٹھا سکتے ہو چنانچہ اُنکا اُٹھانا اُس شخص کو ناممکن ہوتا ہی ان سب صورتون مین جب ڈاکٹر صاحب موصوف کہتے ہین کہ اب تم یہ بات کر سکوگے یا فقط خیر کہتے ہین تو پھر اُسکو اختیار علیحدہ کرنے کا ہو جاتا ہی —

اسی طرح سے ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب یہ اثر دکھاتے ہین کہ معمول کی حس مین فرق آجاتا ہی مثلاً اگر وہ کہین کہ تم ہاتھ یا پانون نہین ہلا سکتے ہو تو معمول نہین ہلا سکتا ہی اور اُسکی حس مین یہان تک فرق آجاتا ہی کہ اگر سخت تکلیف اُسکو دیجاوے تو اُسکو معلوم نہین ہوتی یا اگر کوئی سرد شی ہو تو ڈاکٹر صاحب کے کہنے سے معمول کو بہت گرم معلوم ہوتی ہی یا اُنکے کہنے سے معمول کو سردی بہت معلوم ہوتی ہی یا اُسکو پانی کا مزا دودھ کا یا برانڈی شراب کا سا معلوم ہوتا ہی حصۂ دوم مین کچھ تمثیلین لکھی جاوینگی —

ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کو معمول کے ارادے پر بھی اختیار ہوتا ہی یعنی اگر وہ کہین کہ ایک منٹ مین سو جاؤ یا گاؤ تو سو جاتا ہی یا گانے لگتا ہی اور ایک رومال فرش پر رکھدین اور اُسکو کہین کہ اس پر سے تم کود نہین سکتے ہو تو کبھی نہین کود سکتا ہی

ڈاکٹر صاحب موصوف کو معمول کے حافظہ پر بھی اختیار ہوتا ہی چنانچہ معمول اُنکے حکم سے اپنا نام یا اور کسی شخص کا نام بھول جاتا ہی بلکہ حروف تہجی کا ایک ایک حرف بھول جاتا ہی۔

علاوہ اِسکے ڈاکٹر صاحب موصوف کو یہ اختیار ہوتا ہی کہ جس چیز کو چاہین ویسا ہی معمول سمجھ لے مثلاً گھڑی کو ناسدان یا ایک کرسی کو کُتا سمجھ لے یا جہان کچھ بھی چیز موجود نہین ہو وہان جو وہ چاہین وہ چیز معمول دیکھ لے مثلاً خالی مکان مین جہان چڑیا نہین ہی وہان چڑیا دیکھنے لگے یہ دھوکا کامل ہوجاتا ہی اس سے علاوہ ڈاکٹر صاحب کو یہ اختیار ہی کہ معمول آپ کو حسب مرضی اُنکے کوئی اور غیر شخص سمجھ لے مثلاً کوئی نواب یا وزیر یا بادشاہ سمجھ لے اور بعینہ اُن لوگون کی نقل کرتا ہی اور ڈاکٹر صاحب چاہین تو کسی مضمون علمی پر درس دینے لگتا ہی یا کسی فوج کا افسر بن جاتا ہی اور خیالی سپاہ سے قواعد لینے لگتا ہی۔

علاوہ اِن سب باتون کے ڈاکٹر صاحب موصوف کو معمول کے جذبات پر اختیار ہوتا ہی مثلاً اگر معمول ہنستا ہو تو اُسکی ہنسی فوراً بند کر دیتے ہین اور اُسکو سنجیدہ یا غمگین بنا دیتے ہین یا اُسکو نہایت خوش کر دیتے ہین اور بلاتحاشا ہنستا جاتا ہی اور اگر اُس سے دریافت کیا جاوے تو بالکل وجہ ہنسنے کی نہین بتا سکتا ہی۔

مین نے اِن سب اختیارات کا عمل سیکڑون طور پر ہوتے دیکھا ہی اکثر یہ اثر فوراً ہوجاتا ہی اور فقط عامل کے کہنے سے فوراً جاتا رہتا ہی اور اس عمل مین کوئی امر پوشیدہ نہین یہ آثار اِس طرح ہوتے ہین کہ گویا قدرتی ہین اور جو شخص چاہے آزما سکتا ہی اور کر سکتا ہی البتہ شاید ہر شخص ابتدا مین ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کے برابر کر نہ سکے لیکن صبر اور استقلال کے ساتھ ہر عامل کو بخوبی یہ اختیار حاصل ہو سکتا ہی اور مجکو خود ایسے آثار کے پیدا کرنے مین کچھ دشواری نہین ہوئی ہی اگر تلاش کرین تو اچھے معمول

بہت ملتے ہین یعنی ایسے معمول جن پر عمل کا اثر بخوبی ہو میرے مکان پر ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب نے اپنے عمل کے آثار تین مرتبہ بہت اچھی طرح سے دکھائے ایک ایسا شخص تھا کہ جسکو انھون نے کبھی پہلے نہین دیکھا تھا اور اسپر انکا عمل بہت اچھی طرح ہوا دوسرے شخص پر بھی انکا عمل اچھا ہوا اور تیسرے شخص پر بھی اچھا عمل ہوا اس تیسرے شخص پر کبھی پہلے کسی نے عمل نہین کیا تھا ان شخصون کا مفصل ذکر حصۂ دوم مین کیا جاویگا مین ایک جزو عمل کو بخوبی تصدیق کر سکتا ہون اور مین بیشمار مثالین بیان کر سکتا ہون لیکن زیادہ تمثیلون کا ذکر کرنا فضول ہی جس جس نے عمل کو ہوتے دیکھا ہی انکو اسکی راستی اور صحت مین ذرا بھی شک نہین رہا —

اگر وجہ ان آثار کے واقع ہونے کی دریافت کیجاوے تو پہلے یہ بات ملحوظ رکھنی چاہیے کہ عمل کے چل جانے کے واسطے یہ بات اول ضرور ہی کہ معمول کی طبیعت عمل کی اثر پذیر ہو دوسرے یہ کہ ایک خاص حالت معمول پر واقع ہونی چاہیے تاکہ عمل کا اثر ہو ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کے عمل مین یہ حالت معمول پر معمول ہی کے فعل سے حاصل ہوتی ہی لیکن خیال رکھنا چاہیے کہ معمول کا اپنا اثر اسکی ذات پر فقط اتنا ہی ہوتا ہی کہ اسکی طبیعت جمع ہوجاتی ہی اور طبیعت کے جمنے کے سبب سے ایک ایسی حالت واقع ہوجاتی ہی کہ پھر جو عمل کیا جاتا ہی تو اسکے چلنے مین امداد ہوجاتی ہی —

لیوس صاحب کا عمل اس طرح ہوتا ہی کہ صاحب موصوف فقط پانچ منٹ تک طبیعت کو جما کر معمول کی طرف دیکھتے ہین اور معمول یا تو انکی طرف دیکھتا ہی یا کسی اور شی کو دیکھتا ہی جو انکی طرف واقع ہی باقی شرطین وہی ہین جو ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کے عمل مین ہوتی ہین بعد دیکھنے کے لیوس صاحب بعض حرکتین اور کرتے ہین جنسے معمول پر بخوبی عمل کا اثر ہوجاتا ہی —

مین سنفاویرز ذکر کیا ہی کہ دونون ترکیبون سے ایک سی ہی حالت واقع ہوتی ہی
اِس بیان سے یہ سمجھنا چاہیے کہ ایک سی حالت فقط اِس معنی مین واقع ہوتی ہی کہ عامل کو
فقط معمول پر اختیار ہوتا ہی لیکن میرے خیال مین یہ بات ہی کہ دونون حالتون مین
در اصل کچھ فرق ضرور ہوگا اسواسطے کہ ایک حالت مین معمول کی اپنی ذات کا عمل
زیادہ ہوتا ہی اور دوسری حالت مین ایک غیر شخص کا یعنی عامل کا زور اُسپر پہونچتا ہی
مجکو اِس بات کا تجربہ نہین ہوا ہی کہ معمول پر اِن دونون مین سے کسی ایک ترکیب سے
دوسری ترکیب سے زیادہ اثر ہوتا ہی یا نہین بعض اوقات ایک ترکیب کا زیادہ اثر
معلوم ہوتا ہی بعض اوقات دوسری ترکیب کا لیکن جہان تک مجکو تجربہ ہوا ہی
وجہ زیادہ اثر ہو جانے کی یہ معلوم ہوتی ہی کہ جب شرائط بخوبی پورے ہوتے ہین تو
اثر قوی ہوتا ہی مجھکو خوب یقین ہی کہ اگر آٹھ دس آدمی عامل کے سامنے روبرو بیٹھین
اور سچے دل سے شرائط کو پورا کرین تو دونون ترکیبون سے سات یا آٹھ آدمیون پر
اُنمین سے اثر ہو جائیگا اور اگر زیادہ وقت صرف کیا جاوے تو کل
آدمیون پر کچھ نہ کچھ اثر ہو جاویگا۔

جن آدمیون کو طب مین دخل ہی اُنکو واضح ہوگا کہ یہ خاص آثار جنکا ذکر ہو رہا ہی
اور جو حالت بیداری مین پیدا ہوتے ہین تلقین پر موقوف ہوتے ہین تلقین کے اثر کو
اکثر لوگون نے دیکھا ہی لیکن اِس بات کا ثابت کرنا کہ تلقین کا اثر آسانی سے اور
بہت آدمیون پر ہو سکتا ہی یہان تک کہ لوگون کو اُسپر اعتقاد ہو جاوے زمانۂ حال
اور مشتاقان علم و عمل مقناطیس حیوانی کے واسطے باقی تھا۔

اگر ہم تلقین کے زور سے اثر مقناطیسی پیدا کرنا چاہین تو غالب ہی کہ نا حالیکہ
ایسے آدمی پر عمل نہ کیا جاوے کہ جسکی طبیعت نہایت اثر پذیر ہو اثر کامل نہوگا
بعض آدمی ایسے ہوتے ہین کہ اگر اُنپر ایک مرتبہ عمل کیا جاوے تو پھر پیچھے بھی اُس

عمل کا اثر اُنپر بلا کسی سامان کے ہو سکتا ہی مجکو اس بات کا تجربہ نہین ہی کہ کسی آدمی پر
اول ہی مرتبہ بلا ترکیب معروف ابتدائی کے فقط تلقین کا عمل ہو سکتا ہی یا نہین لیکن
میری رائے یہ ہی کہ غالب ہی کہ بعض اشخاص پر اس طرح کا عمل ہو جاوے
مگر عموماً ترکیب معروف ابتدائی کی مرتبۂ اول ضرورت ہوتی ہی گو بعد ازان اُسکی
ضرورت نہین رہتی ہی —

جس سبب سے وہ حالت پیدا ہو جاتی ہی جسمین تلقین کا اثر ہوتا ہی اُسکی حقیقت
اور جوہر مقناطیسی کی جسکا اثر ترکیب معروف سے ہوتا ہی ایک حقیقت ہی
اس واسطے کہ اگر تلقین کا زور زیادہ دیر تک کیا جاوے تو خواب مقناطیسی پیدا ہوتا ہی
اور جملہ آثار اُس خواب کے نمودار ہوتے ہین اس معاملہ مین زیادہ مفصل بحث آگے کیجاویگی
ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی ترکیب مین یہ بات ہی کہ معمول کا اپنی ذات پر بسبب
اسکے کہ ایک شی کی طرف نظر جما کر دیکھتا ہی زیادہ زور ہوتا ہی ہم جانتے ہین کہ بریڈ
صاحب کی ترکیب مین اگر معمول ایک شی کی طرف اس طرح دیکھے کہ اُسکی
آنکھون سے اوپر اور ذرا سامنے رکھی ہوئی ہو تو خواب بھی پیدا ہو جاتا ہی پس چونکہ
اس طرح دیکھنے سے زیادہ اثر ہوتا ہی تو ظاہر ہی کہ کم اثر بھی ہوتا ہی اور پس معلوم ہوا
کہ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی ترکیب دراصل ترکیب معروف سے جدا نہین ہی
مگر فرق اتنا ہی کہ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب اور بریڈ صاحب کی ترکیب مین عامل کا
اپنا حیوانی زور معمول پر نہین پہونچتا ہی اور رسمی ترکیب دیگر مین عامل کا زور معمول پر
پڑتا ہی لیکن فرق ترکیب مین وہین تک ہی کہ جب تک معمول کی طبیعت کو عمل
کے اثر پذیر ہونے کے قابل بنایا جاوے اس واسطے کہ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب بھی
اپنی ترکیب کے اثر کو زیادہ کرنے کے واسطے معمول کو چھوتے بھی ہین اور اُسکی طرف
نظر جما کر دیکھتے بھی ہین بلکہ ہاتھون سے بھی مثل ترکیب معروف عمل کرتے ہین

قیاسی وجہ اثر مقناطیسی ہونے کی یہ معلوم ہوتی ہی کہ جو حالت نظام عروقی مقناطیسی
یا حیوانی انسان کی ہوتی ہی اُس حالت مین بسبب عمل کرنے کے فرق آجاتا ہی پس
جب یہ بات ٹھہری تو یہ بات لائق لحاظ کے ہی کہ یہ فرق کسطور پر پیدا ہوتا ہی اگر
قوت ذاتیِ انسان مین اِس طور پر فرق آجاوے کہ اُسکے اپنے ذاتی فعل سے وہ قوت
متفرق ہوکر خواہ سر کی طرف خواہ جلد پر خواہ دماغ مین خواہ کسی اور عضو مین زیادہ
ہوجاوے اور اُسی کے مطابق کہین کم ہوجاوے تو وزن کی برابری مین تو ضرور
فرق آجاتا ہی لیکن کچھ قوت مجموعی زیادہ نہین ہوتی ہی لیکن اگر غیر شخص کا زور کسی آدمی کے
دماغ پر ڈالا جاوے یا کسی اور عضو پر ڈالا جاوے تو وزن کی برابری مین تو فرق
ضرور آتا ہی لیکن اگرچہ بہ نسبت اور اعضا کے اُس خاص عضو مین زیادہ زور ہوتا ہی
الا بذا تہ دیگر اعضا مین جتنی قوت پہلی تھی وہ قائم رہتی ہی پس معلوم ہوا کہ اِن
دونون ترکیبون سے ایک سی حالت پیدا نہین ہوتی ہی سوا اسکے اِسلیے کہ دونون
حالتون مین تلقین کا اثر بمنزلہ حقیقت ہوتا ہی اور آگے دیکھا جاویگا کہ جو خواب معمول پر
اپنے فعل سے بریڈ صاحب کی ترکیب سے ہوتا ہی اُسکے آثار اور آثار خواب مقناطیسی
مین بہت فرق ہوتا ہی —

جو آثار تلقین کے زور سے اور عمل مقناطیسی معروف سے نمودار ہوتے ہین
وہ دراصل ایک ہوتے ہین لیکن غالب ہی کہ جو حالت معمول کی ایک کے
سبب سے ہوتی ہی وہ حالت اُس سے مختلف ہوتی ہی جو دوسری ترکیب سے
پیدا ہوتی ہی اور یہ اختلاف حالت خواب اور مدارج اعلی مین زیادہ نمایان ہوتا ہی
جب معمول پر وہ حالت گذرے جسکا اوپر بیان کیا گیا تو اُسپر عامل کا اختیار ہوتا ہی عامل کے
ایما کا اُسپر ایسا زور ہوتا ہی کہ اُس ایما کے اثر کا روکنا اُسکے واسطے ناممکن ہوتا ہی
پس اگر اُس سے عامل کہے کہ اب تم فلانا کام نہین کرسکتے ہو تو فوراً وہ

اپنی ذات مین اُس کام کے کرنے کی قوت نہین پاتا ہی اُسکے جسم کے پٹھے اُس
درجے تک بیکار ہو جاتے ہین کہ جہان تک اُس خاص کام کے کرنے کی طاقت
نہ رہے اُس سے زیادہ مسترخی نہین ہوتے اگر معمول کی مٹھی بند ہو اور کوئی چیز
ہاتھ مین ہو اور اُس سے کہا جاوے کہ تم مٹھی کھول نہین سکتے ہو اور اس چیز کو
ہاتھ سے گرا نہین سکتے ہو تو وہ اپنے بازو کو تو اُٹھا یا گرا سکیگا اور جس طرف
چاہے حرکت دے سکیگا لیکن فقط اتنی طاقت اُسکی اُنگلیون کی رگون مین
نہوگی کہ وہ مٹھی کھول سکے یا اگر اُس سے کہا جاوے کہ تم اپنا نام نہین بتا سکوگے
تو فقط اسی امر مین اُسکا حافظہ زائل ہو جاتا ہی کچھ یہ بات نہین ہوتی ہی کہ وہ بالکل
بول نہ سکے یا کسی اور آدمی کا نام نہ بتا سکے جب وہ پانی پیتا ہی اور اُسکو مزا نہایت
تیز برانڈی شراب کا معلوم ہوتا ہی تو وجہ یہ ہی کہ اُسکا اصلی ذائقہ تلقینی ذائقہ سے مغلوب
ہو جاتا ہی جس طرح کہ اُس حالت مین کہ مُنھہ مین کچھ نہو اور آدمی کو برانڈی شراب
خواہ اور کسی چیز کا ذائقہ یاد آجاتا ہی اسی طرح سے معمول کو برانڈی شراب کے
ذائقہ کی تلقین کیجاوے تو وہ اپنے اصلی ذائقہ کو فراموش کرکے برانڈی کا مزا لینے
لگتا ہی جیسا کہ مین اوپر بیان کرچکا ہون تلقین کے اثر کا حال مدت سے لوگون کو
معلوم ہی لیکن اب تک لوگ یہ جانتے تھے کہ کبھی کبھی ایسا اثر ہوتا ہی اور بیشک
ایسا اثر اُسوقت مین نمایان ہوتا تھا کہ جب کوئی آدمی خود بخود اثر پذیر حالت مین پڑجاتا تھا۔
لیکن یہ بات چند روز سے ہی معلوم ہوئی ہی کہ تلقین کا اثر بہت آدمیون پر چند
منٹ مین جب عامل چاہے ہو جاتا ہی اور اغلب ہی کہ صبر اور استقلال کے ذریعہ سے سب
آدمیون پر یہ حالت پیدا ہو سکتی ہی اسکے ہونے سے ایک اور ثبوت اس بات کا ہی
جو مین اوپر بیان کرچکا ہون کہ جو بڑے بڑے آثار عمل مقناطیسی کے ہین وہ خود بخود
پیدا ہو جاتے ہین اس واسطے کہ جملہ آثار بواعث قدرتی پر موقوف ہین ایسا معلوم ہوتا ہی

کہ بہت ایسے آدمیون پر حالت اثر پذیر عمل مقناطیسی کی بیداری کی صورت مین پیدا ہو جاتی ہی جنپر حالت خواب مقناطیسی بلا دقت پیدا نہین ہو سکتی ہی اگر یہ بات صحیح ہو تو ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی اور اور عاملون کی ترکیب جو اُنکی ترکیب سے مشابہ ہی بہت قدر کے لائق ہی اس واسطے کہ یہ بات بہت غالب ہی کہ عمل مقناطیسی کا اثر شفاے مرض کے واسطے اِس بات پر موقوف ہی کہ معمول کی طبیعت اثر پذیر عمل کی ہو جاتی ہی اور یہ حالت اُسکی طبیعت کی خواب کی صورت مین ہو سکتی ہی اور اُس صورت مین بھی کہ وہ شخص ہوش مین ہو اور بیدار ہو اِس قیاس سے یہ بات حل ہو سکتی ہی کہ بہت سے علاج مقناطیسی اُس صورت مین ہو سکتے ہین کہ معمول پر خواب کی نوبت نہ گذرے نہ کچھ اور آثار عمل کے نمایان ہون مریض پر فقط اتنا ہی اثر ہوتا ہی کہ اُسکی طبیعت اثر پذیر ہو جاتی ہی اور کچھ اثر نہین ہوتا ہی جب ہم دیکھتے ہین کہ ایک منٹ کے عرصہ مین ایسے آدمی بخوبی سو جاتے ہین جو ایک منٹ پیشتر نہایت زور سے ہنس رہے تھے اور جو ہر طرح نیند کے آنے کو روکتے تھے جب ہم دیکھتے ہین کہ ایک آدمی اتنے ہوش مین ہی کہ ہر ترکیب سے تجربات کا کرنا دیکھتا ہی اور تھوڑی دیر مین ایک بازو اُسکا ایسا مسترخی ہو جاتا ہی کہ اگر نہایت سخت تکلیف بھی اُسکو دیجاوے تو اُسکو معلوم نہین ہوتی جب ہم خود ایسے آثار پیدا کر سکتے ہین چنانچہ مین نے خود کیے ہین تو اُس مین شبہہ نہین ہو سکتا ہی کہ عمل مقناطیسی نہایت کار آمد ہی۔

اب مین بریڈ صاحب کی ترکیب کا ذکر کرتا ہون مین نے اِن صاحب کو عمل کرتے خود دیکھا ہی اور جو کچھ وہ بیان کرتے ہین اُسکو مین خود تصدیق کر سکتا ہون بریڈ صاحب کی ترکیب یہ ہی کہ وہ ایک شخص کی آنکھون کی ذرا اوپر کی طرف اور پیشانی کے ذرا اوپر ترنج ایک شے رکھدیتے ہین مثلاً ایک سلائی رکھدیتے ہین

اور اسکو کہتے ہین کہ اُسکی طرف دیکھتا رہے معلوم ہوتا ہی کہ اس طرح کی تنی ہوئی نظر سے
دیکھنے کے سبب سے جو قوت مقناطیسی اُس آدمی مین ہوتی ہی اُسکی مسویت فوراً مین
فرق ضرور ہو جاتا ہی تھوڑے سے عرصہ مین اکثر اُن آدمیون مین سے جنپر یہ عمل کیا
جاتا ہی سو جاتے ہین مجکو اپنی ذات پر تجربہ ہوا ہی کہ اس ترکیب سے بہتر اور کوئی ترکیب
اس بات کی نہین ہی کہ جب ہمین نیند نہین آتی ہی تو نیند آجاوے بعض آدمیون کے
حق مین بعض کتاب کا پڑھنا خصوصاً ایسی کتاب کا مطالعہ جسکا مضمون دلچسپ نہین ہی
ایک اثر منوم رکھتا ہی اور علاوہ خواب اور بیہودہ عبارت اور مضمون کے غالب ہی
کہ ایسی منوم کتابون کی کثرت الفاظ مین سے معنی نکالنے کے واسطے جو فکر کرنی ضرور
ہوتی ہی اور طبیعت کو جھانا پڑتا ہی اُسکا اثر یہ ہوتا ہی کہ ایک طرح کی نیند مثل خواب
مقناطیسی کے پیدا ہو جاتی ہی لیکن جن شخصون کا ایسی کتابون کے پڑھنے سے یہ حال
ہوتا ہی اُنکو چاہیے کہ ایک کمرے مین روشنی ذرا فاصلے پر رکھکر ایک روشن چیز اپنی
آنکھون کے اوپر کی طرف اس طرح رکھین کہ اُسکے دیکھنے کے واسطے آنکھون کو ایسا
ماننا ضرور ہو جیسے کوئی احول دیکھتا ہو تو غالب ہی کہ اُسکو نیند لانے کے واسطے ایسے
مضمون کی تصنیفات کے مطالعہ کی حاجت نہو گی اس ترکیب سے ایک خوش آیند
اور شیرین خواب آنے لگتا ہی فی الحقیقت خواب کا اثر ایسی حالت مین نہایت لطیف
ہوتا ہی اور خواب بھی کامل اور آرام دہ اور بلا حرج ہوتا ہی اس خواب کی یہ تشبیہ ہی
کہ جیسے کوئی آدمی بہت محنت کرکے اور تھک کر کہین بیٹھ جاوے یا لیٹ رہے
اور اُسکے اوپر نیند غالب آجاوے اور وہ سو رہے —

بریڈ صاحب کے معمول البتہ سو جاتے ہین لیکن اگر آزمایش کیا جاوے
تو معلوم ہوتا ہی کہ وہ خواب مقناطیسی مین ہین غالب ہی کہ جسوقت ہم خود
اس ترکیب سے سو رہین جو اوپر بیان ہوئی یعنی کسی چیز روشن کو اپنی

آنکھون کے اوپر کی طرف رکھکر دیکھ کر سو جاوین تو اگر کوئی شخص آزماوے تو ہمیں خواب مقناطیسی کی حالت معلوم ہو خواب مقناطیسی اور نوم معمولی انسان مین کچھ اس معنی مین فرق نہین ہوتا ہو کہ بدن کو مقناطیسی خواب سے کچھ اور آرام ہوتا ہو اور خواب معمولی سے کچھ اور آسایش ہوتی ہو حقیقت مین فرق یہ ہو کہ خواب مقناطیسی مین حواس باطنی بیدار ہوتے ہین اور جسم اور حواس ظاہری سو جاتے ہین اور فراموشی کی حالت مین مستغرق ہوتے ہین بریڈ صاحب کی ترکیب سے جو خواب پیدا ہوتا ہو اور اُس خواب مین آثار نمایان ہوتے ہین اُن آثار کا بیان مکرر بیان کرنا کچھ ضرور نہین ہو ایک خاص درجے تک یہ آثار ایسے ہی ہوتے ہین جو خواب مقناطیسی معروف مین نمایان ہوتے ہین یعنی جداگانہ وقوت کی حالت ہوتی ہو بعض حواس بند ہو جاتے ہین اور سب سے زیادہ یہ کہ عامل کا اختیار معمول پر ہوتا ہو اور وہ حالت ہوتی ہو جسمین عامل کی تلقین کا مطلق اختیار اور زور ہوتا ہو سوالات کا جواب بلا اِسکے کہ سونے والا جاگے فوراً دیا جاتا ہو اور آخری بات یہ ہو کہ آثار شفاے مرض بہت نمایان ہوتے ہین۔ بریڈ صاحب کا یہان تک زور چلتا ہو کہ ضعیف عورتون کو جنکے کسی عضو مین بھی حرج ہوتا ہو حالت خواب مین اچھی طرح چلا دیتے ہین اور کئی بار متواتر عمل کرنے کے سبب سے عضو از کار رفتہ مین پھر قوت حاصل ہو جاتی ہو بعض حالتون مین جو عمل پہلے ہی کیا جاتا ہو اُسکا اثر بریڈ صاحب کے زور اور طبیعت کے سبب سے بعد گذرنے حالت خواب کے حالت بیداری مین بھی قائم رہتا ہو بعض اوقات ایسا ہوتا ہو کہ دُبلے پتلے اور ناتوان آدمی بریڈ صاحب کے حکم سے ایسے طاقت کے کام کرتے ہین جو توانا آدمیون سے نہین ہو سکتے ہین اور ایک اُنگلی سے اتنا بھاری بوجھ اُٹھا لیتے ہین کہ حالت بیداری مین دونون ہاتھون سے کبھی نہ اُٹھا سکتے

مگر بڑے تعجب کی ایک بات یہ ہی کہ بریڈ صاحب اپنے معمولون مین آثار اعلیٰ
خصوصاً مثل غائب بینی کے پیدا نہین کر سکتے ہین حالانکہ جو عامل ترکیب معروف سے
عمل کرتے ہین یہ اثر اکثر پیدا کر سکتے ہین اس بات مین دو قیاس ہو سکتے ہین ایک یہ کہ
شاید بریڈ صاحب اُن شخصون مین سے ہون جو ایسے آثار پیدا کرنے کی قوت نہین رکھتے ہین
بہت سے عامل ایسے ہین جو اپنے عمل سے بیماری کا علاج کر سکتے ہین اور خواب کی
حالت پیدا کر سکتے ہین لیکن اپنے معمولون مین حالت غائب بینی نہین پیدا کر سکتے
مین نے کئی عاملون کا حال سُنا ہی جو دیگر آثار اعلیٰ پیدا کر سکتے ہین لیکن اثر غائب بینی
نہین پیدا کر سکتے ہین مختلف عاملون کا جو اثر معمول پر ہوتا ہی وہ اثر مختلف ہوتا ہی
چنانچہ مین اوپر بیان کر چکا ہون کہ بعض عامل ایسے ہوتے ہین کہ اُنکے عمل کی
معمول کو برداشت نہین ہوتی اور معمول کو تکلیف ہوتی ہی اور بعض ایسے ہوتے ہین
کہ اُنکے عمل سے معمول کو آرام اور تسکین ہوتی ہی علیٰ ہذا القیاس ایسا بھی ہوتا ہی
کہ بعض عامل بعض آثار پیدا کر سکتے ہین اور بعض نہین پیدا کر سکتے ہین۔ دوسرا قیاس
یہ ہی کہ چونکہ بریڈ صاحب کی ترکیب مین معمول کی اپنی ذات کا فعل اُسپر موثر ہوتا ہی
اس واسطے بعض خاص آثار نمایان نہین ہوتے حالانکہ اگر بریڈ صاحب خود اور
ترکیب سے اُنپر عمل کرین تو شاید وہ آثار بھی نمایان ہو جاوین اس بات کی تحقیق
فقط تجربات متواتر سے ہو سکتی ہی۔

چونکہ بریڈ صاحب نے حالت غائب بینی کی کسی معمول پر نہین دیکھی ہی اور نہ
اُنھون نے خود پیدا کی ہی اس واسطے اُنکو غائب بینی کے واقع ہونے مین یہان تک
اعتبار نہین کہ وہ غائب بینی کے واقع ہونے سے منکر ہین مجکو بریڈ صاحب کا بہت
لحاظ ہی لیکن اس معاملہ مین مجھے ناچار کہنا پڑتا ہی کہ اُنھون نے یہ نتیجہ بہت جلدی اور بلا
غور مناسب نکال لیا ہی مین نے بھی خود اعلیٰ آثار مدت تک پہلے پہلے ہوتے نہین دیکھے تھے

چنانچہ ان خطوط مین مین نے اکثر یہ ذکر کیا ہی لیکن فقط نہ دیکھنے کی وجہ سے جو نہایت معتبر شہادت غائب بینی کے واقع ہونے کی مجکو ملی تھی مین اُسکو رد نہین کر دیتا تھا حال یہ ہی کہ جس شہر مین مین اکثر رہتا ہون وہان مجکو بہت موقع ایسے عملیات کو ہوتے دیکھنے کا نہین ملا سواے اسکے میرے ذہن مین یہ بات تھی کہ میری اپنی ذات مین کافی قوت مقناطیسی موجود نہین ہی گو ایسا مین کر سکتا تھا کہ جن لوگون پر اور عاملون نے عمل پہلے کیے تھے بلکہ جنپر عمل نہین ہوا تھا اُنمین آثار شرکت خیال اور خواب مقناطیسی اور یہ حالت کہ اُنکو تکلیف کا حس نہو مین پیدا کر سکتا تھا اُس زمانہ مین مین یہ بات نہین جانتا تھا کہ اس علم کے عمل مین طبیعت کا استقلال اور صبر بہت ضرور ہی اور چونکہ مجھے یکبارگی ہی آثار اعلیٰ کے پیدا کرنے کا اتفاق نہین ہوا اس واسطے مین یہ بات اپنے ذہن مین سمجھ گیا تھا کہ مجھ مین اُنکے پیدا کرنے کی قوت نہین ہی لیکن اب مجھے خوب یقین ہی کہ اگر استقلال کے ساتھ عمل کیا جاتا تو ضرور آثار اعلیٰ پیدا کر سکتا اور مجکو افسوس ہی کہ فقط ناواقفیت کے سبب سے ایسا اچھا موقع میرے ہاتھ سے جاتا رہا فی الحال مین نے فقط آثار اعلیٰ کو ہوتا ہی نہین دیکھا ہی بلکہ مین نے خود پیدا کیے ہین اور مجکو ضرور محققین علم ہذا کو فہمایش کرنی پڑتی ہی کہ اس علم مین کامیاب ہونے کے واسطے صرف وقت اور صبر اور استقلال ضرور ہی اگر یہ باتین نہون تو چند آدمی ہی کامیاب ہونگے اگر یہ جوہر طبیعت مین ہون تو کوئی ایسا آدمی متوسط قوی کا نہین ہی جو نہایت عجیب آثار پیدا نہین کر سکتا ہی سواے بعض شاذ آدمیون کے جنکی طبیعت اصلی ایسی بنی ہوئی ہی کہ وہ بعض آثار نہین پیدا کر سکتے ہین —

افسوس ہی کہ برٹید صاحب حالت غائب بینی نہین پیدا کر سکتے ہین لیکن مجکو امید قوی ہی کہ اگر وہ خود پیدا نہ کر سکین تو اُنکو ایسا موقع مل جاویگا کہ جب اور عاملون نے ایسی حالت پیدا کی ہو اُسکو اپنی آنکھون سے دیکھ لین مجھے خیال ہی کہ برٹید صاحب نے

حالت غش اور سلب حواس پیدا کی ہو یہ حالت حالت غائب بینی سے بھی اعلیٰ تر ہو
اور ایسی شاذ و نادر واقع ہوتی ہو کہ اکثر عاملون کو اس حالت کا تجربہ نہین ہوا ہو لیکن ممکن ہو
کہ برڈ صاحب کی ترکیب سے حالت غائب بینی پیدا ہو سکے لیکن اس معاملہ مین بخوبی
آزمایش کرنی چاہیے اور تب پختہ نتیجہ نکالنا چاہیے میرے خیال مین یہ بات مشکل سے
آتی ہو کہ در حالیکہ ایک آدمی پر ترکیب معروف عمل مقناطیسی سے حالت غائب بینی
پیدا ہو سکتی ہو دوسری ترکیب سے یعنی برڈ صاحب کی ترکیب سے یہ حالت اُسپر
واقع نہو لیکن اس امر کا تجربہ کسی ایسے شخص پر جسپر پہلے ترکیب معروف سے عمل ہوا ہو
شافی نہین ہو اس واسطے کہ بہت معمول ایسے ہوتے ہین کہ جب عامل اُنسے فقط اتنی
بات کہدے کہ سو جاؤ تو بلا کسی اور عمل کے سو جاتے ہین فقط عامل کو اتنی بات کہنی
کافی ہو کہ فلانے طور پر اور فلانے وقت تک سو رہو اور معمول فوراً سو جاتا ہو
پس عجب نہین کہ جب ہم برڈ صاحب کی ترکیب سے عمل کا ہونا چاہتے ہون حقیقت مین
وہ حالت پیدا ہو جاوے جو ترکیب معروف سے ہوتی ہو عمل مقناطیسی کے آثار مین
یہ عجیب اثر ہو کہ جب معمول پر عامل کا عمل بخوبی چل جاتا ہو تو عامل نہایت کامل اور
گہری نیند بہت آسانی سے پیدا کر سکتا ہو۔

غرضکہ جو کچھ اوپر بیان کیا گیا اُس سے معلوم ہوتا ہو کہ عمل معروف مقناطیسی اور
برڈ صاحب کی اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی ترکیب در اصل ایک ہین یہ دونون
ترکیبین حقیقت مین عمل مقناطیسی معروف کے شعبے ہین لیکن غالب ہو کہ ہر ایک ترکیب مین
بعض خاص فوائد اور بعض خاص مضرتین ہون اب سب کی تحقیقات احتیاط سے
اور محنت سے کرنی چاہیے اور اس بات پر اعتقاد ہونا چاہیے کہ جیسے اور قدرتی حقایق کو
دریافت کرنے سے بہت فائدے نکلے ہین ویسے ہی اس سے فوائد پیدا ہونگے اور جتنا
اُنکا علم زیادہ ہوگا اُتنا ہی زیادہ فائدہ ہوگا حقیقت یہ ہو کہ اگر اندیشہ کچھ بھی ہو تو جہل مین ہو

علم مین نکین مشہور ہی کہ تھوڑا علم اندیشے کی چیز ہی لیکن اندیشہ فقط اُسکے تھوڑا ہونے مین ہی اور علاج یہ ہی کہ اُسکو زیادہ کرلین اگر علم کامل ہونا ممکن ہو تو اندیشہ کا ہونا ممکن نہین ـ

اگر آپ یہ سمجھین کہ جو باتین مین نے بیان کی ہین ایسی ہین کہ اُنکی نسبت بخوبی تحقیقات ہو چکی ہی اور بخوبی سمجھ مین آتی ہین تو آپ میرے حق مین نا منصفی کرینگے حقیقت یہ ہی کہ مین اُن باتون کو اس طور پر بیان کرتا ہون کہ اُنکی نسبت تصدیق اور شہادت کامل خوب حاصل ہی اور ہم یہ نہین کہ سکتے ہین کہ اُنکے واقع ہونے کا اعتبار نہین ہی اور چونکہ حل نہین ہو سکتے ہین اس واسطے اُنپر توجہ نہ کرنی چاہیے حقیقت یہ ہی کہ جب تک مثل دیگر علوم کے اس علم کی نسبت بھی تحقیقات کماحقہ اور تحقیقات بھی ترکیب علمی کے طور پر نہو تب تک یہ باتین اچھی طرح سمجھ مین نہ آوینگی جب تحقیقات بخوبی ہوگی تو ہمکو معلوم ہوگا کہ جتنا ہمارا علم اُنکی نسبت زیادہ ہوتا جاویگا اوتنا ہی اُنکا نیا پن جاتا رہیگا اور جس طرح جہلا کو اب یہ بات معلوم ہوتی ہی کہ اِن آثار مین کچھ بات ایسی ہی جو قدرت سے بڑھکر ہی یہ خیال زائل ہو جاویگا جب تحقیقات بخوبی ہوگی تو قواعد قدرتی جنکے رو سے یہ آثار واقع ہوتے ہین دریافت ہو جاوینگے خواہ تو یہ کہ جو قواعد اب معروف ہین اُنکے ذیل مین یہ آثار آجاوینگے یا کوئی نیا قاعدہ جو ابتک معلوم نہین ہی دریافت ہو جاویگا ظاہر ہی کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہی تب سے قاعدہ کشش اجرام مادی موجود تھا لیکن کوئی نہین جانتا تھا تاوقتیکہ نیوٹن صاحب نے ۲۰۰ دو سو برس ہوے اُسکو دریافت کیا اور جب اچھی طرح تحقیقات ہوگی تو معلوم ہوگا کہ اِس علم مقناطیس حیوانی کے بھی مثل دیگر علوم کے بہت فوائد ہین جیسا اور علوم سے انسان کو فائدہ نکلا ہی اسی طرح اس علم سے اُسکو نفع ہوگا لیکن ہنوز اِس علم مین اچھی طرح دخل نہین ہی ہنوز اتنی واقفیت ہی

که جیسے تاریکی مین کوئی شی کو ٹٹولتا ہی اور ہنوز اتنی دستگاہ نہین ہی کہ جو غاتِ مطلق نے اِس قوت روحانی کو انسان کو عطا کرنے سے غرض رکھی ہی یعنی اِس قوت سے مطلب رکھا ہی کہ ایک آدمی کا اثر دوسرے آدمی پر ہو اُس نیت کو نہ تو ہم جانتے ہین اور نہ اُسکی قدر کر سکتے ہین —

میری غرض فقط یہ ہی کہ جو لوگ ہنوز علم مقناطیس روحانی کے عمل پر شبہہ کرتے ہین اُنکو یقین ہو جاوے کہ یہ علم لائق تحقیقات اور نہایت توجہ کے ہی میری کوشش اِس علم مین فقط اتنی ہوئی ہی کہ بعض بعض حقائق جو ہین وہ تحقیق کیے ہین لیکن اُن حقائق کی وجہ وقوع مجکو نہین دریافت ہوئی اور مین وہ قواعد حل نہین کر سکتا ہون جنکے روسے یہ باتین واقع ہوتی ہین میری غرض یہ ہی کہ اِس علم کی تحقیقات کیجاوے اور اگر کوئی عامل اور لائق شخص میری کتاب کو دیکھکر اِس بات پر متوجہ ہو جاوے کہ علم مقناطیس روحانی کی نسبت تحقیقات از روے قواعد علمی کرے تو جو کچھ محنت مین نے اِن خطوط کے لکھنے مین کی ہی اُس محنت کا اجر مجکو بخوبی مل جاویگا —

ہنوز مین نے اُس اثر عمل مقناطیس روحانی کا ذکر نہین کیا ہی جس سے معمول کو حالت سلب حواس اور سلب حواس مع انتقال حواس حاصل ہوتی ہی یہ آثار شاذ و نادر ہوتے ہین وجہ اِسکی اب تک ذکر نہ کرنے کی یہ ہی کہ مجکو بذات خود ایسی حالت کے واقع ہونے کا تجربہ نہین ہوا ہی اور مجکو منظور تھا کہ اول آثار کا ذکر کرون جو مین نے خود دیکھے ہین یا خود پیدا کیے ہین لیکن بہت آثار ایسے ہین جو مین نے اب تک نہین دیکھے ہین اور علم ایسی لا انتہا شی ہی کہ غالب ہی کہ بیشمار آثار عند التحقیقات ایسے دریافت ہونگے جو اب تک کسی کو معلوم نہین ہوے ہین اور نہایت خوشی کی بات یہ ہی کہ اکثر ایسے شخص جو علم مین کمال رکھتے ہین اور عالم اجل ہین اب اِس علم مقناطیس روحانی کی تحقیقات کرنے مین متوجہ ہین اور یقین ہی کہ اُنکی تحقیقات سے بہت اچھے نتائج حاصل ہونگے

دسوان خط

اب مین عمل مقناطیسی کے اُس اثر کا ذکر کرتا ہون کہ جس سے حالت سلب حواس یعنی حالت مسکوت۔ اور حالت سلب حواس مع انتقال حواس واقع ہوتی ہی اس حالت کے مشرح ذکر کرنے کا مین قصد نہین کرونگا اس واسطے کہ جیسا اور آثار کے دریافت ہونے کا مجکو موقع ملا ہی ویسا موقع مجکو ایسی حالت کے تجربہ کا نہین ملا ہی نہ مین نے کبھی یہ حالت خود پیدا کی ہی اور اسی سبب سے جو بیان اس حالت کی نسبت لوگون نے کیے ہین اُنکا امتحان اپنی واقفیت سے نہین کرسکتا ہون لیکن چونکہ جن آثار کے امتحان کا مجکو موقع ملا ہی اُنکی نسبت عاملون کے بیانات کو مین نے درست پایا ہی اس واسطے تاوقتیکہ اس خاص حالت کی نسبت جو بیانات عاملان کے ہین اُنکا غلط ہونا ثابت نہو مین اُنکے بیانات کو صحیح اور درست

سمجھتا ہون۔

پہلی بات یہ خیال مین رکھنی چاہیے کہ اِن دونون حالتون مین فرق ہو ایک تو حالت سکوت ایسی ہو کہ سب آثار ظاہری موت کے نمایان ہوتے ہین۔ دوسری حالت ایسی ہو کہ ظاہراً معمول ایک اعلیٰ تر حالت زندگی مین داخل ہوتا ہو اور ایسے ایسے خیالات اور مشاہدۂ فضاہاے خوش آیند مین مستغرق ہوتا ہو کہ اِس دنیا کے تمام عیش اُسکے مقابلہ مین بے حقیقت اور ناچیز معلوم ہوتے ہین بعض عالمون کو اِن دونون حالتون مین تمیز نہین ہوئی ہو اور دونون حالتون کا نام اُنھون نے حالت سکوت رکھا ہو یہ بات تو ضرور ہو کہ اِن دونون حالتون مین مشابہت ہو اور ایک معنی مین دونون کو حالت سکوت کہ سکتے ہین اسواسطے کہ دونون حالتون مین معمول کا یہ حال ہوتا ہو کہ گویا ایک وقت کے واسطے اِس دنیا کو بلکہ اِس زندگی کو چھوڑ دیتا ہو لیکن مین ایک حالت کو حالت سکوت کہونگا۔ اور دوسری کو حالت سکوت مع انتقال حواس کہونگا۔

حالت سکوت خود بخود بھی واقع ہو جاتی ہو ایک کتاب مین ایک مزدور کا ذکر لکھا ہو کہ وہ کئی ہفتہ تک اِس حالت مین رہا اِس عرصہ مین اُسنے فقط ایک یا دو بار کھانا کھایا اور کھانا بھی اِس طرح کھایا کہ گویا عادت کے سبب سے الا وہ اپنی حالت غیر سے جاگا نہین اسی طرح ایک دو بار اُسکو رفع حاجات بھی ہوئی غرضکہ اِس شخص کی حالت ایسی تھی جیسے بعض جانور موسم سرما مین حالت سکوت مین رہتے ہین اِس زمانے مین اِن جانورون کو کھانے پینے کی کچھ ضرورت نہین رہتی ہو اور حرارت غریزی کچھ کچھ اِس طور پر اُنمین قائم رہتی ہو کہ جو چربی حالت بیداری اور ہوش مین وہ جانور اپنے جسم مین جمع کرتا ہو وہ چربی حالت سکوت مین اُسکی حیات کے قائم رہنے کے واسطے اُسکے بدن مین صرف ہوتی جاتی ہو۔ یہ آدمی اِس تمام

عرصہ مین کوئی آواز نہین سنتا تھا اور کبھی اُسنے کلام نہین کیا اور جب وہ جاگا تو اُسکو بالکل اس بات کا ہوش نہین تھا کہ مین کتنے عرصہ تک سویا ہون بلکہ وہ سمجھتا تھا کہ جتنے عرصہ تک روزمرہ سوتا تھا اُتنے ہی عرصہ تک اب بھی سویا تھا اور اُسکو مدت تک سونے کا فقط تب یقین ہوا کہ جب اُسنے دیکھا کہ سونے کے وقت جو زراعت سبز تھی اُسکے جاگنے کے وقت پختہ ہو کر قابل کاٹنے کے ہو گئی تھی ملک فرانس مین بھی تھوڑا عرصہ ہوا ایک آدمی پر ایسی حالت واقع ہوئی تھی۔

بہت سی ایسی مثالین تحریری موجود ہین لیکن چند سال ہی ہوے جب اِس مزدور کا جسکا فقرۂ بالا مین ذکر ہوا حال بیان کیا گیا اور اُسکے بیان کرنے مین یہ توضیح کی گئی کہ اس حالت کا واقع ہونا اِس امر کا ثبوت ہے کہ حالت سکوت کا اِس طرح واقع ہونا کہ تکلیف کا حس نہو ممکن ہے تو بعض آدمیون نے جنھون نے اپنے جی مین تہیہ کر لیا تھا کہ اس بات کو نہ ماننا چاہیے کہ حالت خواب مقناطیسی مین عمل جراحی بلا تکلیف کے ہو سکتا ہے صاف کہا کہ وہ مزدور مکار ہو گا لیکن اُسکو مکار کہنے کی وجہ بھی کوئی نہین تھی بہت عالم اور عقیل آدمی نے اُس مزدور کی حالت کو دیکھا تھا اور کسی طرح کا فریب اُنکو معلوم نہین ہوا تھا اور یہ حال اِس مزدور کا بہت مشہور ہو گیا تھا اور جا بجا اُسکا چرچا تھا۔

یہ حالت سکوت صدمۂ اتفاقیہ سے بھی ہو جاتی ہے چنانچہ ایک شخص جہاز کے مستول پر سے گر پڑا اور اُسکا سر پھٹ گیا اور کئی ماہ تک حالت بیہوشی مین پڑا رہا کبھی کبھی بے خودی مین کھانا کچھ کھا لیتا تھا کئی مہینے کے بعد وہ لندن کو گیا اور وہان اُسکا علاج ہوا اور اُسکو ہوش آیا تو اُسکو فوراً اُسی وقت کا خیال آیا جسوقت وہ گر پڑا تھا اور اُسکو اس بات کا کچھ بھی ہوش نہین تھا کہ اُس صدمہ کو واقع ہوے کتنا عرصہ ہوا۔

یہ مثالین جو حالت سکوت کی خواہ کسی قدرتی سبب سے خواہ کسی صدمۂ اتفاقیہ کے سبب سے واقع ہونے کی بیان کی گئین اُنسے ثابت ہوتا ہو کہ اگر کوئی شخص اپنی ذات مین یہ قدرت ظاہر کرے کہ عرصہ تک کھانے پینے کے بغیر رہ سکے تو اُسکو مکار نہین سمجھنا چاہیے غالب یہ بات معلوم ہوتی ہو کہ کبھی جو حقیقت مین ایسی حالت واقع ہوئی اور لوگون کو اُسکے دیکھنے سے حیرانی اور استعجاب ہوا اور جب جلسہ مین یہ حال دیکھا گیا تو کچھ روپیہ کا بھی فائدہ ہوا تو اِس سبب سے بعض اوقات بعض آدمیون نے فریب سے اپنے اوپر اِس حالت کا واقع ہونا ظاہر کیا ہو۔

ایسی ہی بنیاد پر ممالک مشرقی مین وہ قصے بنے ہین کہ بعض آدمی کسی پہاڑ کے کھوہ مین سو رہے اور جب وہ جاگے تو اُنھون نے اپنے گرد ایک نئی دنیا دیکھی یعنی صورت دنیا کی اُسوقت کے مقابلہ مین کہ جب وہ سوئے تھے بالکل بدلی ہوئی اُنکو نظر آئی ظاہر ہو کہ اگر ایک آدمی ایک ہفتے یا ایک مہینے تک سویا ہو تو ممالک مشرقی کے لوگون کے خیالات مین جو بلند پروازیان بہت ہین اِس سبب سے اُنھون نے ہفتے اور مہینے کی جگہ سال اور صدہا سال بنا لیے اتنی بات اِس سے ثابت ہو کہ جہان نہایت عجیب اور حیرت انگیز باتین بہت مشہور ہو جاتی ہین کچھ نہ کچھ اصل اُنکی ضرور ہوتی ہو۔

ایسی ہی حالت عمل مقناطیسی سے بھی یعنی ساختہ بھی پیدا ہو جاتی ہو اور جبکہ خود بخود واقع ہوتی ہو تو ساختہ پیدا ہونا آسانی سے قیاس مین آتا ہو ساختہ حالت کے جزئیات کی تفصیل کچھ ضرور نہین اس واسطے کہ جو آثار حالت سکوت قدرتی کے ہوتے ہین وہی ساختہ حالت مین ہوتے ہین جن لوگون نے یہ حالت ساختہ دیکھی ہو اُنکا بیان یہ ہو کہ جب خواب مقناطیسی کی اعلی حالت ہوتی ہو اور نیند نہایت گہری ہوتی ہو تب یہ حالت پیدا ہوتی ہو حالت سکوت مقناطیسی اور حالت خواب

مقناطیسی مین تمیز کرنی ضرور ہی خواب مقناطیسی کی مدت تھوڑی ہی ہوتی ہی اور یہ معمول کو
ایک طرح کا ہوش ہوتا ہی اگرچہ یہ ہوش اُس ہوش سے جدا ہوتا ہی جو عموماً آدمیون کو
رسمی حالت مین ہوتا ہی اور معمول بولتا ہی اور سوچتا ہی اور کچھ کام بھی کرتا ہی جیسا اُسکو
کہا جاوے لیکن حالت سکوت مین ظاہراً معمول بیہوش ہوتا ہی اور حالت سکوت
حالت خواب کی نسبت بہت زیادہ مدت تک قائم رہتی ہی بعض معمولون کی
طبیعت ایسی ہوتی ہی کہ اُنکی طبیعت حالت سکوت مین داخل ہونے کی طرف زیادہ
راجع ہوتی ہی اور بعض کو بہت کم کسی طرح کا شک نہین ہوسکتا کہ ایسی حالت سکوت
فی الحقیقت واقع ہوتی ہی لیکن بخیال وجوہات مندرجۂ صدر کے مین بہت مفصل
ذکر جزئیات کا نہین کرتا ہون —

لوگون کو مدت سے یہ بات معلوم ہی کو اس بات پر اچھی طرح توجہ نہین ہوتی ہی
کہ بعض آدمیون کو جسوقت چاہین اپنے اوپر حالت سکوت پیدا کرنے کی قدرت
حاصل ہوتی ہی اور یہ بھی اختیار ہوتا ہی کہ تھوڑے عرصے کے واسطے فعل حیات کو
روک دیتے ہین مسٹر برَیڈ صاحب نے ایک کتاب مین اس امر کی بہت شہادتین جمع
کی ہی چنانچہ ایک مثال اُنھون نے کرنیل ٹونزنڈ صاحب کی لکھی ہی کہ کرنیل صاحب
موصوف اکثر اپنے اوپر حالت ظاہری موت کی پیدا کر لیتے تھے بلکہ اطبا کے روبرو
ایسی حالت پیدا کر لیتے تھے اور اطبا ان کو جب اُنکی نبض دیکھتے تھے تو اندیشہ
ہوتا تھا کہ مبادا مرگ حقیقی واقع ہوجاوے لیکن کرنیل صاحب موصوف
تھوڑی دیر بعد اس حالت سے بیدار ہوجاتے تھے دل دھڑکنے لگتا تھا
پھیپھڑے مین تنفس پھر پیدا ہوتا تھا اور تمام افعال حیات کے پھر نمایان ہوجاتے تھے
برَیڈ صاحب نے کرنیل ڈیڈ صاحب کی شہادت پر اور نیز دیگر صاحبان انگریزی کی
شہادت پر کہ جنھون نے ہندوستان مین اس بات کو دیکھا تھا لکھا ہی کہ کئی فقیر اپنے اوپر

حالت سکوت پیدا کر لیتے تھے اور ایسا بھی ہوا کہ ان فقیرون کو ایک صندوق کے اندر بند کر کے زمین کے اندر کئی روز تک بلکہ کئی ہفتون تک دفن کر دیا اس حال کے راست ہونے مین کسی طرح کا شک نہین ہی جب ان فقیرون کو زمین سے نکالا تو انکے بدن کو ملنے اور نہلانے سے پھر آثار حیات نمایان ہو گئے۔

یہ بات تو معلوم ہو چکی ہی کہ انسان اپنے اوپر آپ ایسی حالت پیدا کر لیتا ہی کہ جن سے تلقین کا اثر اسپر ہو جاوے بلکہ حالت خواب مقناطیسی بھی اس طرح پیدا ہو جاتی ہی چنانچہ بریڈ صاحب اور ڈاکٹر ذار لنگ کی ترکیب سے یہ بات معمول کو حاصل ہو جاتی ہی اور وجہ اسکی یہ بیان کی گئی ہی کہ معمول اپنی طبیعت کو خوب جما کر جب کسی شی کی طرف دیکھتا ہی تو طبیعت کے جمع ہونے کے سبب سے یہ بات حاصل ہوتی ہی بس اگر ذرا اور فکر کیجاوے تو ظاہر ہوگا کہ اگر طبیعت کا جماؤ اور معمول کی توجہ بدرجۂ غایت ایک طرف ہو تو حالت سکوت کا پیدا ہونا کچھ عجب نہین جیسا کہ کرنیل ٹونزنڈ صاحب اور ہندوستان کے فقیر ایسی حالت پیدا کر لیتے ہین ممکن ہی کہ بعض صورتون مین بعض آدمی مثل کرنیل ٹونزنڈ صاحب کے دل کے فعل کو تھا دینے کا ایک خاص ملکہ رکھتے ہین حالانکہ ایسی قدرت ہونی نادرات سے ہی لیکن اگرچہ فقیران ہند کے وجود مین افعال حیات پھر نمایان ہو جاتے ہین ایسے تجربات اندیشے سے خالی نہین اس واسطے کہ اگرچہ مین اس بات کو پسند کرتا ہون کہ اگر عمل مقناطیسی مین کبھی ایسی حالت خود بخود واقع ہو جاوے تو اسکے تمام آثار کو بخوبی ملاحظہ کرین الا مین اس بات کو جائز نہین سمجھتا ہون کہ ایسی حالت کے پیدا کرنے مین جہد کیا جاوے۔

مین نے بچشم خود دیکھا ہی کہ بعض اشخاص شکی ایک جگہ تھے اور انکو عمل کی تاثیر مین اعتبار نہین ہوتا تھا تو معمول کے اصرار کرنے سے عامل نے معمول پر ایسی حالت

پیدا کی کہ اُسکی نبض ایک منٹ مین دو سو مرتبے پھڑکنے لگی بلکہ یہان تک سرعت اُسمین ہو گئی کہ پھڑک گنی نہین جاسکتی تھی حالانکہ ضعف نبض مین اتنا ہو گیا کہ حرکت مشکل سے محسوس ہوتی تھی مین نے دیکھا ہو کہ اس طرح غش کی حالت پیدا ہو گئی کہ ممکن ہو کہ یہ حالت غشی حالت سکوت ہو لیکن جب مین نے ایکبار ایسا اثر دیکھا تو میری پھر کبھی نہ چاہا کہ خواہ آپ ایسی حالت پیدا کرنے مین کوشش کرون خواہ کسی کو ایسی حالت پیدا کرتے دیکھون۔—

حالت سکوت مع انتقال حواس کا یہ حال ہو کہ یہ حالت شاذ و نادر پیدا ہوتی ہو وجہ اسکی یہ ہو کہ یا تو شاید عاملان عمل مقناطیسی کو ایسی حالت کے واقع ہونے کی امید نہین ہوتی ہو یا یہ کہ وہ ایسی حالت کے پیدا کرنے کی خواہش نہین رکھتے یہ حالت حالت سکوت اول سے اس بات مین مشابہ ہو کہ معمول اصلی زندگانی سے بالکل علیحدہ ہو جاتا ہو اور اگر اس حالت مین زیادتی ہو تو اندیشہ زیان جان کا ہو کیہنیٹ صاحب نے لکھا ہو کہ اُنھون نے بعض بعض صورتین ایسی دیکھی ہین کہ اگر ایسی حالت زیادہ دیر تک قائم رہتی تو موت واقع ہو جاتی مین نے کبھی یہ خاص حالت نہین دیکھی ہو نہ کبھی اُسکے پیدا کرنے مین کوشش کی ہو لیکن جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہو مین نے حالت رسمی خواب مقناطیسی مین ایک خاص درجہ خواب کا خود بخود ایسا پیدا ہو جاتے ہوئے دیکھا ہو کہ معمول نہایت خوشی مین تھا اور جب وہ حالت دفع ہو گئی تو اُس بات کا بہت شاکی تھا کہ اس کمبخت ناکارہ دنیا مین جہان روزانہ ایک سی ہی حالت گذرتی ہو کس واسطے واپس آگیا یہ حالت حالت اعلی سکوت کی ایک صورت ہو اور اس واسطے اغلب ہو کہ جس معمول پر یہ حالت گذرتی ہو اگر کوشش کیجاوے تو حالت سکوت اعلی بھی اُسپر واقع ہو جاویگی تاہم مجکو ایسے تجربے کے کرنے مین تامل ہو اس واسطے کہ میرے ذہن مین یہ بات جمی ہوئی ہو کہ ایسا تجربہ اندیشے سے خالی نہین

لکھا ہی کہ یہ دونون حالتین یعنی حالت سکوت ادنی و اعلی مستورات پر گاہ گاہ خود بخود واقع ہوجاتی ہین درحالیکہ مستورات مذکور نازک طبع ہون یا کچھ مرض متعلق بہ عروق اُنکو لاحق ہو لوگ اکثر ایسے حال سنکر کہہ دیتے ہین کہ فریب کی باتین ہین لیکن ہرچند کہ ایسی عورتین ایسے آدمیون کے ہاتھون مین بھی پڑ جاوین جو اُنکی حالت دکھاکر کچھ روپیہ پیدا کرنے کی طمع رکھین یا بعض بعض مسائل مذہبی کو فروغ دینا چاہین تب بھی اِس بات کے سمجھ لینے مین کہ یہ سب باتین فریب کی ہین تامل اور احتیاط چاہیے۔ جنپر یہ حالت گذرتی ہی اُنکو بہر اور فرشتے بلکہ بہشت نظر آتا ہی اور جو کچھ وہ دیکھتے ہین اُسکا حال نہایت رنگینی سے بیان کرتے ہین اگر بالفرض یہ مشاہدات فقط خیالی ہون یعنی بطور خواب کے ہون اور وجہ ایسے خواب کی یہ ہو سکتی ہی کہ یا تو اہل مذہب کی تلقین ہو یا جو کچھ اُنھون کا حال پڑھا ہوا ہی وہ خواب مین نظر آتا ہی تب بھی ایسے مشاہدات کی نسبت فریب کا کہنا جائز نہین ہو سکتا ہی جس معمول کی طبیعت عمل مقناطیسی کی بہت اثرپذیر ہو اُسکے واسطے یہ بات ہو سکتی ہی کہ خواہ وہ خواب مقناطیسی مین ہو خواہ نہو جو کچھ عامل چاہے اور حکم کرے وہ ہی معمول کو نظر آتا ہی عامل بھی یقین ہی کہ اپنی اِس قوت کو خوب جانتا ہی چنانچہ بہت فقرا کو علم عمل مقناطیس روحانی کی روایت سے یا بعض کتابون کے سبب سے جو عموماً معلوم نہین ہین واقفیت ہی اور اِس عمل کو پوشیدہ کیا کرتے ہین یہ بات ہو سکتی ہی کہ اِن فقیرون کے جو اعتقاد اکثر معاملات مذہب مین مضبوط ہوتے ہین تو فقیر مذکور معمول کو ایسی چیزون کے دیکھنے کی تلقین کرتا ہی جسمین عامل کو خود اعتقاد ہی اگر عامل ایسا کرے تو حقیقت مین کچھ عیب یا گناہ نہین اور عامل کی خواہش سے معمول کو فرشتے یا پیر اسی طرح نظر آتے ہین جیسا ایوس صاحب اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کے معمول بہت سی ایسی اشیاء دیکھتے ہین جو حقیقت مین موجود نہین ہوتین

لیکن عاملان کے یقین کے سبب سے اُنکو نظر آتی ہین اگر فقیر عامل اس بات کی خواہش کرے کہ معمول بہشت یا دوزخ دیکھے تو معمول بہشت یا دوزخ دیکھتا ہی جو عامل کے ذہن مین ہی اور بہشت مین پارسا اور دوزخ مین گنہگار آدمی اُسی قسم کے دیکھتا ہی جسکو فقیر عامل پارسا اور بد سمجھتا ہی —

یہ سب باتین اور بلکہ اُنسے زیادہ بلا فریب کے واقع ہو سکتی ہین گو ممکن ہی کہ بعض فقیر جو جاہل اور وہمی ہین درحالیکہ اسرار مذہب کی نسبت کچھ بحث ہو رہی ہی ایسا کرین کہ اپنے معمول پر جو قدرت اُنکو حاصل ہی اُس سے فائدہ اوٹھاوین اور ایسی باتین اُس سے کہلالین جنسے فقیر عامل کا شوق اور جوش پایا جاوے اور راستی نہ پائی جاوے —

الا معمول اکثر سچا اور صادق ہوتا ہی اور اس بات کا ثبوت کہ یہ حالت جب خود بخود واقع ہو جاتی ہی تو اُسکا باعث وہی ہی جس سے رسمی حالت عمل مقناطیسی کی پیدا ہوتی ہی یہ ہی کہ اِن معمولون کو خواب بیداری حاصل ہوتا ہی اور خود بخود بہت آثار حالت اونی عمل مقناطیسی کے اُنمین نمایان ہوتے ہین اغلب ہی کہ جو قدرتی اشیاء یا اشخاص یہ معمول دیکھتے ہین اس سبب سے دیکھتے ہین کہ اُنکو حالت غائب بینی حاصل ہوتی ہی —

ایسے اشخاص کی حالت کی نسبت اکثر یہ بیان کیا گیا ہی کہ جو اشیا ر یا اشخاص موقع پر موجود ہوتے ہین اُنمین سے معمولون کو کچھ روشنی نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہی بلکہ بعض اوقات خود اِن معمولون کے سر کے گرد ایک ہالہ روشنی کا معلوم ہوتا ہی مین اس بات کو فقط خیالی ہی نہین سمجھتا ہون ریشن بیگ صاحب نے ثابت کیا ہی کہ سب چیزون مین سے اور خصوصاً آدمیون کے سر اور ہاتھون مین سے لمعات نور نکلتے ہین اور جو لوگ نازک طبع ہوتے ہین اُنکو اندھیرے مین یہ

لمعات نور نظر آتے ہین بعض آدمی ایسے نازک طبع ہوتے ہین کہ اُنکو حالت بیداری مین بھی روز روشن مین یہ لمعات نظر آتے ہین اور جن لوگون پر حالت خواب بیداری واقع ہوتی ہی وہ تو اکثر بلکہ ہمیشہ ایسے لمعات دیکھتے ہین فرض کرو کہ معمول کے عروق کی حالت ایسی ہی کہ یہ لمعات نور مجتمع ہوکر تیز ہوجاوین تو اگر نازک طبع آدمی اُن معمولون کے قریب جاوین تو یقین ہی کہ بعض بعض کو روز روشن مین معمول کے جسم مین سے نکلتے ہوے یہ لمعات نظر آوینگے اور تاریکی مین زیادہ آدمیون کو نظر آوینگے اگر یہ لمعات نور ایک مرتبہ دیکھے جاوین تو غالب ہی کہ دیکھنے والون کو ایسی حیرانی اور استعجاب ہوگا کہ وہ اس امر کو ایک معجزہ سمجھینگے اور سنجیدگی سے گذر کر اُسکے بیان مین مبالغہ کرینگے —

مسٹر ہنری مارٹیس صاحب اور اور لوگون نے لکھا ہی کہ اکثر ایسے ہالے اُن آدمیون کے سر کے گرد نظر آتے ہین جو حالت مرگ مین ہوتے ہین اور اس بات مین تمام دنیا کو اعتقاد ہی کہ حالت مرگ مین آدمی اکثر صورتین دیکھتے ہین غالب ہی کہ یہ صورتین اُنکو بسبب واقع ہونے حالت غائب بینی کے نظر آتی ہین —

ہمکو چاہیے کہ حالت اعلی سکوت کے آثار کو بیوقوفی سے نتیجہ فریب کا نہ سمجھین بلکہ اس امر مین اچھی طرح تحقیقات کرین مذکور ہی کہ بعض صورتون مین قوت جاذبہ کا فعل بیکار ہوجاتا ہی اور معمول تھوڑے عرصہ تک ہوا مین بلا کسی طرح کے سہارے کے معلق رہتا ہی چنانچہ ایک عورت کا اس طرح معلق رہنا مشہور ہی یہ بات متعجب معلوم ہوتی ہی لیکن اسکی نسبت بھی مین یہ بات نہین کہ سکتا ہون کہ یہ بیان دروغ ہی عمل مقناطیسی کی ساختہ حالت مین بہت آثار اس قسم کے ہین جنسے ہوا مین معمول کا معلق رہنا امر ممکن الوقوع معلوم ہوتا ہی چنانچہ عامل کو معمول کی نسبت ایسی قوت کشش حاصل ہوتی ہی کہ بعض بہت طاقتور عامل اپنی قوت کشش کے

سبب سے یہ نوبت پیدا کر دیتے ہین کہ معمول فرش پر سے بلند ہو جاتا ہی اور بمقابلہ قوت جاذبہ زمین کے ایسے موقع ہوا مین معلّق رہتا ہی کہ جس موقع مین ایک لمحہ تک بجز تاثیر قوت عامل کے نہین ٹھہر سکتا تھا اور فرش پر گر نہین پڑتا ہی۔

حالت سکوت اعلی جو عمل مقناطیسی کی حالت مین واقع ہوتی ہی اس معنی مین حالت ساختہ کہی جا سکتی ہی کہ عمل مقناطیسی کا ایک نتیجہ ہوتی ہی اور غالب ہی کہ اکثر بلا عمل مقناطیسی پیدا نہوتا ہم یہ حالت اُن لوگون پر جو باوجود تندرستی بہت زیادہ اثر پذیر جوہر مقناطیسی کے ہوتے ہین خود بخود بھی واقع ہو جاتی ہی اور حالت عمل مقناطیسی مین یہ حالت سکوت اعلی اکثر اس طرح واقع ہو جاتی ہی کہ اُسکے پیدا کرنے کی تلاش نہین ہوتی اور شاید ہمیشہ مرتبۂ اول ہی واقع ہو جاتی ہی الا بعض اوقات معمول ارادۃً خود پیدا کر سکتا ہی۔

جب یہ حالت کسی معمول پر اس طرح واقع ہوتی ہی کہ عامل عقیل ہو اور اپنے خیالات کی تلقین نہ کرے بلکہ معمول کو بالکل اس طور پر چھوڑ دے کہ جو وہ خود دیکھے اپنی مرضی سے اُسکا بیان کرے تو نہایت عجیب باتین دریافت ہوتی ہین اور ہندو لوگون کو اختیار ہی کہ جس طرح چاہین اُس حال کو تعبیر کر لین۔

اکثر ایسا ہوتا ہی کہ معمول خواہ وہ مریض ہو خواہ تندرست ہو وقوع حالت سکوت اعلی سے پہلے ٹھیک دن اور گھنٹا اور منٹ وقوع حالت مذکور کا بتا دیتا ہی۔ چنانچہ الف نے جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہی دو برس ہوے ایسی حالت کا واقع ہونا بتا دیا تھا اور اُسکے بعد کئی چھوٹی چھوٹی ایسی حالتون کا وقت وقوع بتایا ہی چنانچہ اب جو مین یہ خط لکھ رہا ہون مجکو ایک بڑی حالت سکوت کی الف پر واقع ہونے کا انتظار ہی کیونکہ اُسنے مدت ہوئی اُسکا آٹھوین جنوری کو واقع ہونا بتایا ہوا ہی یقین ہی کہ اُسکا بیان حصۂ دوم مین مفصل کیا جاویگا۔

جب الف حالت بیداری مین ہوتا ہو تو اُسکو اپنی پیشین گوئی کی کچھ خبر نہین ہو
نہ اُس سے کوئی اُسکا حال کہتا ہو بلکہ سوا ے میرے اور دو تین آدمیون کے
کسی کو اس حال سے واقفیت بھی نہین ہو —

کیھنیٹ صاحب کی کتاب مین جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہو ایک غائب مین کا
اس طرح مذکور ہو کہ غائب مین مذکور اپنے عامل کی اجازت اور اعانت سے
نہایت اعلی درجہ حالت سکوت مین داخل ہو جاتی تھی ایسی حالت مین وہ بیان
کیا کرتی تھی کہ مین ایسی خوش ہون کہ بیان نہین ہو سکتا اور کہتی تھی کہ مین فرشتون سے
باتین کرتی ہون اور اس دنیا سے یعنی زمین سے بالکل جدا ہون اور بالکل مجھکو
اس دنیا مین واپس آنے کی خواہش نہین بلکہ جب وہ بیدار ہوتی تھی تو کیھنیٹ صاحب
کو بہت برا بھلا کہتی تھی کہ پھر اس دنیا مین کسواسطے مجھکو لے آئے ایک دفعہ جو
اس عورت کی یہ حالت تھی تو کیھنیٹ صاحب نے اُسکے اصرار کے سبب سے
اُسکو ذرا دیر تک اُس حالت مین رہنے دیا لیکن اتنی احتیاط صاحب موصوف نے
کی کہ ایک لڑکے کو جو بہت روشن غائب مین تھا اُس عورت کے ساتھ ہم ربط
کر کے اُسکو حکم دیا کہ بہت احتیاط سے اُسکا نگران رہے تھوڑی دیر تک تو ابتدا مین
عورت مذکور بے ہوش رہی لیکن ایک تھوڑے عرصے کے بعد اُسکے جسم کا حال ایسا
متغیر ہو گیا کہ اندیشہ ہوا یعنی بظاہر بالکل مردہ معلوم ہوئی نبض تھم گئی اور بدن سرد
ہو گیا اور تنفس موقوف ہو گیا وہ لڑکا جو غائب مین اُس سے ہم ربط تھا کہنے لگا
کہ یہ عورت چلی گئی اب مجھکو نظر نہین آتی کیھنیت صاحب کو بہت اندیشہ ہوا اور
بڑی دشواری اور محنت سے بلکہ خدا کی جناب مین دعائین مانگ کر اُنکو یہ بات
حاصل ہوئی کہ عورت مذکور کے جسم پر حرارت نمایان ہوئی اور تنفس پھر جاری ہوا
جب عورت مذکور بیدار ہوئی تو اُسنے کیھنیت صاحب کو بہت لعنت ملامت کی

کس واسطے مجھے پھر دنیا مین لائے اور جو رنج اُسکو پھر دنیا مین واپس آنے کا ہوا فقط اسطرح سے رفع ہوا کہ وہ نیکبخت اور پارسا عورت تھی اور کہنیٹ صاحب نے یہ بات اُسکے ذہن نشین کردی کہ جو اُسکی خواہش پوری ہوتی تو نفس کشی ہوتی اور نفس کشی گناہ ہی اور خدا ے تعالے کے روبرو اُسکو جوابدہی کرنی پڑتی ــ

بہت سی مثالین ایسی کہنیٹ صاحب کی کتاب مین درج ہین کہنیٹ صاحب اب حیات نہین ہین ورنہ مین اس بات مین کوشش کرتا کہ اُنکے تجربات کو دیکھتا یہ صاحب ایسے عامل تھے کہ اُنکو بہت اچھی لیاقت تھی اور تجربات بہت احتیاط سے کیا کرتے تھے اِن صاحب کے معمولون کو حالت غائب بینی بہت اچھی حاصل تھی اور اکثر اُنکے معمولون پر حالت سکوت اعلی واقع ہوجاتی تھی اور اُس حالت مین عالم ارواح کا ذکر کیا کرتے تھے حقیقت یہ ہی کہ عالم ارواح کا دیکھنا ایک خاص اثر حالت سکوت اعلی کا ہی اور نہایت اعلی درجہ اِس حالت کا کہ جسمین معمول پر حالت مشابہ بمرگ طاری ہوتی ہی اور جسکا ذکر اوپر ہوا بہت شاذ پیدا ہوتی ہی عموماً یہ بات ہی کہ جن لوگون پر یہ حالت واقع ہوتی ہی وہ جو کچھ دیکھتے ہین اُسکا حال مفصل بیان کرتے ہین ــ

اسمین تو شک نہین کہ کہنیٹ صاحب کو اِس عمل مین بہت اعلی شوق تھا لیکن اُنکی کتاب کے مطالعہ سے ہرگز یہ بات نہین پائی جاتی کہ شوق کے سبب سے کچھ اُنکی عقل مین فتور آیا ہو اہو بہت آدمی بلا تحقیقات یہ بات سمجھتے ہین کہ کہنیٹ صاحب کے معمولون کو جو حالات نظر آتے تھے فقط بصورت خواب نظر آتے تھے اور جیسے خیالات صاحب ممدوح کے عالم ارواح کی نسبت تھے ویسا ہی بیان اُنکے معمولون کا ہوتا تھا چنانچہ مجکو بھی ایسا ہی خیال پہلے پہلے ہوا تھا لیکن بلا تحقیقات مناسب نہین کسی امر پر قائم نہین ہوتا ہون اور جب زیادہ تحقیقات اور توجہ کی گئی

تو مجکو دریافت ہوا کہ ایسا خیال کرنا تملم باتون پر جنکا ذکر درج ہی صادق نہین آتا حقیقت مین یہ بات ہی کہ ہر چند بعض باتون مین کینیٹ صاحب کے معمولون کے خیال مطابق خیالات صاحب موصوف کے ہوتے تھے لیکن اکثر معاملات مین اُنکی راے صاحب موصوف کی راے کے برخلاف ہوتی تھی اور وہ اپنی راے پر قائم رہتے تھے اور انجام یہ ہوا کہ صاحب موصوف نے اقرار کیا کہ مین نے اپنے خیالات کو جو نسبت عالم ارواح میرے ذہن مین جمے ہوے تھے مجبور ہو کر بدل دیا بلکہ ناچار اُن خیالون کو بدلنا پڑا —

میرا ارادہ ایسی باتون کے مفصل بیان کرنے کا نہین ہی جنکا مجھے خود تجربہ نہین ہوا ہی لیکن مجھے مناسب معلوم ہوا کہ کینیٹ صاحب کے تجربات کا ذکر کرون اس واسطے اُنکا حال بیان کر دیا ہی اگر حقیقت مین عالم ارواح کا کچھ وجود ہی اور جمیع نوع انسان کو عالم ارواح کے وجود مین اعتقاد ضرور ہی تو ممکن ہی کہ ایسے معمولون کا بیان جنپر حالت اعلی سکوت واقع ہوتی ہی نسبت عالم ارواح کم و بیش راست ہوگا اس وجہ سے کہ مختلف معمولون کے بیانات آپسمین اتفاق رکھتے ہین میری راے یہ نہین ہی کہ عالم ارواح کا نظر آنا فقط ایک خواب ہی چنانچہ کینیٹ صاحب کے معمولون کا بیان اور الف کا بیان اکثر مطابق ہی اور الف کو مین نے دیکھا ہی اور مین اُسکے بیان کو ہر طرح معتبر اور راست سمجھتا ہون اگر ایسے معمولون کے بیانات فقط خواب سمجھے جاوین تو یہ خواب بھی نادرات سے ہونگے اور زیادہ تعجب کی یہ بات ہی کہ جو باتین اصل ہین اُنکی نسبت جو مختلف معمولون کے بیانات ہوتے ہین وہ آپسمین بہت مطابق اور موافق ہوتے ہین جملہ معمول سکّان عالم ارواح سے باتین کرتے ہین اکثر اُنکے نام بتاتے ہین اور اکثر اُنکی نسبت اس طرح بیان کرتے ہین کہ فلانے دوست یا رشتہ دار کی روحین ہین تعجب کی بات یہ ہی کہ اس طرح کا ربط سکّان عالم ارواح سے ایسی حالت مین حاصل ہوتا ہی

کہ خواہ معمول خواندہ خواہ ناخواندہ ہو اور بلکہ عامل کو اعتبار اور اعتقاد اِس عالم ارواح مین نہین ہوتا اور معمول کو اُس عالم کے لوگون سے ربط پیدا ہوجاتا ہی جو کچھ جواب یا باتین ان ارواح مین سے کوئی روح کرتی ہی اُسکا حال معمول مفصل بتاتے ہین بعض اُنمین سے کہتے ہین کہ ہر ایک آدمی کے ہمراہ ایک اچھا اور ایک بُرا فرشتہ ہوتا ہی بعض معمول خواہ اپنی قدرت سے خواہ اپنے ہمراہی فرشتے کی مدد سے جب چاہتے ہین کسی اپنے مردہ دوست یا رشتہ دار کی روح کو بلا لیتے ہین اور گو کبھی معمول نے یا عامل نے یا کسی نے موجودگان مین سے اُس شخص کو نہ دیکھا ہو تب بھی اُسکی روح کو طلب کر لیتے ہین اور جو مفصل حال اُسکا معمول بیان کرتے ہین عند التحقیقات اکثر صحیح پایا جاتا ہی اور بھی زیادہ عجیب باتین اِس قسم کی لکھی ہوئی ہین ظاہر ہی کہ ایسی صورتون کا نظر آنا فقط خواب نہین ہوسکتا اگر فقط وہم کہا جاوے تو بیجا ہی اور بلا تحقیقات اُنکو وہم بتانا خلاف عقل ہی اور اِسمین شک نہین کہ جن لوگون کو عالم ارواح کے وجود مین اعتقاد ہی اُنکے ذہن مین یہ بات ضرور جمیگی کہ ان معمولون کے بیان سے کچھ حال اُس عالم ارواح کا واضح ہوتا ہی —

جب سے انسان کی بنیاد ہی تب سے عالم ارواح مین اعتقاد دنیا کے لوگون کو ہی اور اِس بات کا اعتقاد تبھی سے ہی کہ بعض بعض حالات مین انسان مین اور سکان عالم مذکور مین ربط ہوسکتا ہی ہر زمانہ مین حکما اور شعرا اور اہل مذاہب نے اِس معاملہ مین بہت کچھ لکھا ہی مین رائے تو کچھ نہین دیتا لیکن اتنا ضرور کہتا ہون کہ تا وقتیکہ بخوبی تحقیقات اور تامل نہ کیا جاوے تب تک کسی بات کو دروغ نہین کہنا چاہیے —

گیارھوان خط

جب بعض معمولون پر حالت خواب مقناطیسی ہوتی ہو تو اگر بعض مقامات اُنکے سر کے چھوے جاوین تو خاص خاص مقامات کے چھونے سے خاص خاص حواس باطنی کے افعال نمایان ہوتے ہین اور یہ بات بھی پائی جاتی ہو کہ اِن حواس کے افعال کا نمایان ہونا علم قیافہ کے مطابق ہوتا ہو بعض نے تو ان تجربات کے سبب سے اِس قول کو شہرت دی ہو کہ علم قیافہ کے اصول صحیح ہین اور بعض نے اِن آثار عمل مقناطیسی کے وقوع کو بالکل نہین مانا ہو اِس واسطے کہ اُنکے ماننے سے علم قیافہ کی صحت ماننی پڑتی ہو میری راے یہ ہو کہ دونون فریق نے بلا خوض کامل اپنی اپنی راے دی ہو اِس واسطے کہ بعض اوقات تو یہ آثار اِس طرح نمایان ہوتے ہین کہ اُنسے لابدی صحت علم قیافہ کی نہین ماننی پڑتی اور بعض اوقات اس طرح کہ تا وقتیکہ گال٭ صاحب کے اصول علم قیافہ کو نہ مانین تب تک وجہ وقوع اِن آثار کی حاصل نہین ہو سکتی اور گال صاحب کا قول یہ ہو کہ ہر ایک حس باطنی کے فعل کا نمایان ہونا جو متعلق بہ دماغ ہو اِس زندگی مین خاص خاص مقامات دماغ سے متعلق ہین اِس مقام پر

٭ گال صاحب اور سپرزم صاحب فرنگستان مین دو حکیم تھے جنھون نے ابتدا مین علم قیافہ کے حقائق کو ظاہر کیا اور پہلے ہی اِس علم مین تصنیفات کین —

صحت یا غیر صحت علم قیافہ کے باب مین بحث کرنے کی کچھ ضرورت نہین ہی ابتدا مین
گال صاحب اور سپرزم صاحب پر بسبب طعن اور ملامتین لوگون کی طرف سے ہوئی تھین
اور اُنکو مکار اور جاہل کہتے تھے فی زماننا اُنکی تشریح دماغ کو صحیح مانتے ہین اور جس طرح سے
وہ دماغ کے جسم کو تقسیم کرتے تھے فقط وہی تقسیم صحیح سمجھی جاتی ہی اور اُنکی ترکیب
اور تفریق حواس باطنی صحیح مانی جاتی ہین اب لوگون کو یقین ہوتا ہی کہ جن
لوگون کو علم نفس ناطقہ مین اچھا دخل تھا اور جو حکمت مین دستگاہ اچھی
رکھتے تھے وہ جاہل یا مکار نہین ہوسکتے تھے —

اب علم قیافہ دو زمانون مین سے گذر چکا ہی یعنی ایک تو وہ زمانہ جسمین
لوگ کہتے تھے کہ یہ ایک نیا ایجاد ہی اور ایجاد بھی ایسا ہی کہ اُس سے قباحتین
نکلتی ہین دوسرا وہ زمانہ جسمین لوگ کہتے تھے کہ سب اِس علم کو جانتے ہین اور
یہ علم پرانا ہی کچھ نیا نہین اور لوگ اس علم پر طعنہ زنی کرتے تھے غالب ہی کہ تھوڑے
عرصہ مین اِس علم کو اچھا فروغ ہو جاویگا اور لوگ اِس علم سے مثل اور
علوم کے اچھی واقفیت حاصل کرینگے ایک بڑے عالم نے ایک کتاب مین
یہ قول درج کیا تھا کہ دماغ کو حواس باطنی سے کچھ علاقہ نہین لیکن یہ قول
غلط ہی روزانہ یہ بات دیکھی جاتی ہی کہ اگر سر پر سخت صدمہ پہونچے یا شریان خون
سر کی طرف ہو جاوے تو حواس خمسہ باطنی مین خلل آجاتا ہی اور یہ بات تو ثابت ہی
کہ جن لوگون کے سر کا دور ۱۴ انچ سے کم ہوتا ہی اُنکو عقل انسانی نہین ہوتی اب
شاید کوئی آدمی ایسا ہی جسکو اِس بات مین شک ہی کہ سر کے اچھے انداز
اور شکل پر عقل کا ہونا موقوف ہی اور اگر بلند اور فراخ پیشانی ہو تو عقل بھی زیادہ
ہوتی ہی اگر سر کی پشت بڑی اور فراخ ہو تو خواہش حیوانی زیادہ ہوتی ہی اور اگر سر کی
چاند اچھی فراخ اور بلند ہو تو خیالات آراستہ اور نیک اور مذہبی حاصل ہوتے ہین

اکثر آدمیون کو دماغ کی اِن تینون قسمتون مین اعتقاد ہو لیکن جزئیات مین اُنکو تامل
ہوتا ہو اُنکے خیال مین یہ بات ہو کہ گال صاحب نے ان تینون قسمتون مین قیاسی
اور تفریقین چھوٹی چھوٹی کردی تھین آج کل علم قیافہ کی نسبت عموماً لوگون کی ایسی
راے ہو جیسی اوپر بیان کی گئی لیکن یہ راے نہ فقط بے بنیاد ہو بلکہ خلاف راستی بھی ہو
گال صاحب کے وقت سے فرنگستان مین دماغ کی قسمتون مین کسی کو اعتقاد نہین تھا
اِن صاحب سے پہلے لوگون نے ایک فقط قیاسی نقشہ سر کا بنایا ہوا تھا اور
گال صاحب کو بھی پہلے پہلے اِن تینون قسمتون مین اعتقاد نہین تھا بعد از آن
بہت محنت اور تلاش اور تحقیقات سے اُنھون نے سب تفریقین اور تقسیمین
سر کی دریافت کین اور اُنھون نے ایک نقشہ سر کا مفصل بہت تحقیقات اور دلائل سے
بنایا اور اِن جزئیات کے ثبوت سے دماغ مین تین قسمتون کا ہونا ثابت کیا اب
یہ بات ہو کہ لوگ جزئیات کو نہین مانتے اور تینون بڑی قسمتون کو مانتے ہین اب
امید ہو کہ ایک پشت کے بعد لوگون کو علم قیافہ مین اعتقاد ہو جاویگا ــــ
چونکہ مین اصول علم قیافہ کو مانتا ہون گو بسبب اِسکے کہ یہ علم فرنگستان مین بنا ہو
مین یہ نہین سمجھتا کہ اِس علم کے سب فروع مکمل ہین اِس واسطے مجکو اِس بات کی امید
ہمیشہ تھی کہ جو باتین علم قیافہ کی حالت بیداری مین انسان مین ثابت ہوتی ہین
وہی باتین عمل مقناطیسی کی حالت مین بھی ثبوت کو پہونچین گی اب مین اُن باتون کا
ذکر کرتا ہون جو فی الحقیقت عمل مقناطیسی کی حالت مین دیکھی جاتی ہین ــــ
بعض معمولون کے سر کے اگر کسی خاص مقام کو چھوا جاوے تو اُس مقام کے
مطابق آثار نمایان ہوتے ہین اِس عمل کے آثار اِسی طرح نمایان ہوتے ہین کہ جیسے
ستار کے کسی خاص پردے کے دبانے سے اور تار پر مضراب لگانے سے خاص آواز پیدا ہوتی ہو
اگر معمول کے سر کے راگ کے مقام کو اُنگلی سے چھوا جاے تو معمول فوراً گانا شروع کرتا ہو

اگر خود بینی کے مقام کو چھوا جاوے تو معمول فوراً اکڑنا شروع کرتا ہی اور تمام اُسکے انداز سے خود بینی نمایان ہوتی ہی اور وہ کہتا ہی کہ میری برابر دنیا مین کوئی آدمی نہین ہی۔ اگر مقام محبت اطفال چھوا جاوے تو معمول فوراً ایک خیالی بچہ کو نہایت محبت پدرانہ سے پیار کرنے لگتا ہی اگر فیاضی کا مقام چھوا جاشے تو اُسکے چہرے سے رحم نمایان ہوتا ہی اور معمول فوراً اپنی جیب مین ہاتھ ڈال کر جو کچھ اُسمین ہی نکال کر دینے کے واسطے ہاتھ بڑھاتا ہی اگر طمع کا مقام چھوا جاوے تو معمول کے انداز مین فوراً بخل کے آثار نمایان ہوتے ہین جو ہاتھ جیب مین سے نکالا ہوا تھا پھر جیب کے اندر ڈال لیتا ہی اور روپیہ جیب مین رکھ دیتا ہی بلکہ یہان تک کہ اگر کوئی چیز اُسکے دسترس مین ہو تو اُسکو اوٹھا کر جیب مین ڈال لیتا ہی اگر احتیاط کا مقام چھوا جاوے تو معمول کے چہرے سے خوف نمایان ہوتا ہی اگر امید کا مقام چھوا جاوے تو چہرے سے غبار رفع ہو جاتا ہی اور ہر ایک نقش و نگار سے خوشی کے آثار نمایان ہوتے ہین ایسے ایسے آثار پیدا ہوتے ہین لیکن جتنے آثار مین نے دیکھے ہین یا خود پیدا کیے ہین اُتنے آثار کا مین نے بیان کیا ہی یہ بات کہنی فضول ہی کہ مین نے اُن حالتون مین ایسے آثار پیدا کیے ہین کہ جن مین دھوکہ یا فریب کا خیال بھی نہین ہو سکتا تھا اب استفسار طلب یہ بات ہی کہ یہ آثار کسواسطے پیدا ہوتے ہین یہ بات کہنی ضرور ہی کہ یہ سب باتین اُس حالت مین پیدا ہوتی ہین کہ عامل کی طرف سے کچھ اشارہ یا تلقین معمول کو نہین ہوتی۔

اس بات مین دو قیاس کیے جاتے ہین ایک یہ کہ یہ آثار فقط مرضی عامل کے طلب سے اور اس باعث سے پیدا ہوتے ہین کہ معمول کو عامل کے ساتھ ہمہ وجوہ شرکت حاصل ہوتی ہی اور دوسرا یہ کہ فی الحقیقت یہ سب آثار فقط خاص مقامات سر کے چھوئے جانے سے حاصل ہوتے ہین میری رائے یہ ہی کہ دونون قیاس صحیح ہین یعنی

بعض

بعض آثار کا واقع ہونا تو پہلے قیاس پر سمجھ مین آسکتا ہی لیکن بعض ایسے ہین کہ اُنکی وجہ وقوع پہلے قیاس سے حل نہین ہوسکتی اور فقط دوسرے قیاس پر حل ہوسکتی ہی اسمین تو شک نہین ہی کہ بعض صورتون مین عامل کی مرضی مطلقاً قادر ہوتی ہی کیا معنی کہ جب بیوس صاحب او ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کا عمل اِس طرح پر کیا جاتا ہی کہ معمول کو ہوش رہے تو فقط تلقین کے سبب سے یہ آثار پیدا ہوجاتے ہین اگر معمول کو کہین کہ تم پادری ہو تو فوراً نہایت نصیحت وعظ کہنے لگتا ہی اگر اُس سے گانے یا منھ چڑھانے کے واسطے کہا جاوے تو یہ حرکتین کرنے لگتا ہی اور اگر اُسکو کہین کہ تم بالکل برباد ہوگئے تو اُسکے چہرے اور انداز سے سخت مایوسی نمایان ہوتی ہی یہ باتین مین نے اکثر بچشم خود واقع ہوتے ہوئے دیکھی ہین اور چونکہ مین نے یہ سب آثار اس طرح پر بھی واقع ہوتے ہوے دیکھے ہین کہ عامل کی مرضی ناگفتہ ہو تو مجکو کچھ شک نہین ہی کہ مرضی ناگفتہ یعنی عامل کا جی ہی جی مین خواہش کرنا بجاے تلقین کے عمل کرتا ہی علاوہ اِسکے یہ بات بھی سمجھ مین آسکتی ہی کہ جو معمول علم قیافہ سے واقف ہو اُسکو فقط مقامات سر کے چھوئے جانے سے ہی تلقین کا اثر ہوجاوے الا اتنی بات ظاہر ہی کہ اگر اس پچھلے طور پر اثر ہوتا ہو تو ایسے آدمی بہت کم ہین جن پر ایسا اثر ہوتا ہوگا اس واسطے کہ اگر امتحان کیا جاوے تو ان لوگون مین بھی جو علم قیافہ مین اعتقاد رکھتے ہین اور اُس علم سے واقف ہین ایسے آدمی بہت کم ہین جو صحیح صحیح خاص خاص مقامات خاص خاص حواس باطنی کے بتا سکتے ہین —

قطع نظر اس سے ایسے ہی آثار اس طرح پر بھی پیدا ہوتے ہین کہ سر کے مقامات کو نہ چھوا جاوے بلکہ اور اعضا کے مقامات کو چھوا جاوے حتی کہ بعض صورتون مین اگر سر کے مقامات کو چھوا جاوے تو ایسے آثار نمودار نہین ہوتے بعض آدمیون نے

اس بات کا ثابت کرنا چاہا ہی کہ جب کسی خاص عضو کے خاص مقام کو چھوا جاوے تو ہمیشہ ایک ہی سے آثار نمایان ہوتے ہین لیکن جہان تک مجکو تجربہ ہوا ہی اس بات کا ثبوت میرے نزدیک اچھا بہم نہین پہونچتا ہی لیوس صاحب نے مجھسے بیان کیا کہ جب وہ فقط اپنی مرضی کے زور سے آثار قیافہ معمول پر نمایان کرتے ہین تو اُنکو اختیار ہوتا ہی کہ جس عضو کو چاہین چھوئین وہ آثار پیدا ہون گے بلکہ ایک ہی خاص اثر مختلف اعضا کے چھونے سے پیدا ہو سکتا ہی۔

شرکت خیال کا یہ حال ہی کہ اس امر کا ہونا ضرور ہی کہ عامل کی مرضی کی اطاعت کے واسطے شرکت خیال ہونی شرط لابدی ہی لیکن جن لوگون کو آثار عمل مقناطیسی کا اچھا تجربہ حاصل ہی وہ خوب جانتے ہین کہ معمول کی حالت بالکل عامل کی طبیعت کے عکس نہین ہوتی ہی یعنی ایسا نہین ہوتا کہ جو کچھ عامل کی طبیعت مین خیال ہو یا جو کچھ عامل کا قول ہو ہمیشہ وہی خیال اور فعل معمول کا بھی ہو۔

ایسا اکثر ہوتا ہی کہ معمول کی طبیعت مین کسی طرح کا جوش ہو اور عامل کی طبیعت بالکل ٹھہری ہوئی ہو اور مین پہلے بیان کر چکا ہون کہ اگر عامل کی طبیعت پر کسی طرح کا تغیر اتفاقیہ ہو جاوے تو معمول پر اُسکا اثر ہمیشہ نہین ہوتا ہی مثلاً ایسا ہوتا ہی کہ عامل شدت سے ہنس رہا ہو اور معمول کسی اور فعل اور خیال مین مستغرق ہو اور ذرا بھی حرج اُسکے خیال اور فعل مین نہین ہوتا ہی۔ بنظر وجوہات بالا میری یہ راے ہی کہ بعض صورتین تو ایسی ہین کہ آثار قیافہ کی وجہ وقوع تلقین یا مرضی عامل کے قیاس پر یا اس قیاس پر کہ معمول کو عامل کے ساتھ شرکت خیال و فعل ہوتی ہی حل ہو سکتی ہی لیکن بہت آثار ایسے ہین کہ اُنکے واقع ہونے پر یہ قیاس صادق نہین آتا اور مین مکرر لکھتا ہون کہ مین نے بہت احتیاط اس بات مین کی ہی کہ کسی طرح کا فریب یا دھوکا نہو۔

اول تو یہ بات غور طلب ہو کہ اگر معمول ایسا ہو کہ اُسکو علم قیافہ سے ہرگز مس نہو
اور وہ ہرگز ایک بھی مقام حواس باطنی کا نہیں جانتا ہو تب بھی جس کسی مقام
کو اُسکے سر کے چھوا جاوے جو اثر مطابق اُس مقام کے ہوگا وہ نمایاں ہوگا
اور یہ آثار اسی طرح نمایاں ہوتے ہیں کہ جیسے مرضی عامل کے سبب سے نمودار ہوتے ہیں —
دوسرے یہ کہ جب عامل خود علم قیافہ سے ناواقف ہوتا ہو تو جو آثار پیدا ہوتے ہیں
اُنکو دیکھکر وہ خود حیران ہوتا ہو اِس واسطے کہ جب کسی مقام سر کو چھوتا ہو
تو اُسکو یہ بات نہیں معلوم ہوتی ہو کہ کیا اثر نمایاں ہوگا پس
معلوم ہوا کہ اُسکی مرضی اِس حالت میں کچھ کام نہیں کرتی ہو بلکہ نوبت یہاں تک
پہونچتی ہو کہ اگر اتفاقیہ کوئی خاص مقام سر کا کسی شی مثل کرسی یا میز سے چھوا
جاوے یا اتفاقیہ عامل کا یا اور کسی شخص کا ہاتھ سر کے کسی خاص مقام پر لگ جاوے
تو ایسے آثار پیدا ہو جاتے ہیں کہ جو قواعد علم قیافے کے مطابق ہوتے ہیں فی الحقیقت
ایسا اثر ہوتا ہو کہ جب عامل علم قیافے سے واقف ہوتا ہو اور وہ سر کے
کسی خاص مقام کو چھوکر ایک خاص اثر پیدا کرنا چاہتا ہو اور اِس اثنا میں وہ
کسی سے بات کرنے لگتا ہو اور جس خاص مقام کو چھونا چاہتا تھا اُسکو نہ چھوے
بلکہ بجاے اُسکے کسی اور مقام کو چھوے یا اُسکا ہاتھ پھسل کر کسی ایسے مقام پر
جا لگے جسکو وہ ارادۃً نہیں چھونا چاہتا تھا تو ایسا اثر ہوتا ہو کہ جو وہ پیدا کرنا
نہیں چاہتا تھا اور حیران ہوتا ہو آخرکار فکر اور استفسار سے اُسکو اپنی غلطی
معلوم ہوتی ہو اور اثر کا صحیح ہونا ثابت ہوتا ہو اور یہ باتیں ایسی صورتوں میں واقع
ہوتی ہیں کہ معمول کو علم قیافہ سے ذرا بھی مس نہیں ہوتا ہو —
سوم یہ کہ اکثر ایسا بھی ہوتا ہو کہ جب عامل کسی خاص مقام سر کو چھوتا ہو
تو اُسکو واقفیت نہیں ہوتی کہ کیا اثر ہوگا یا شاید کسی خاص اثر کے پیدا ہونے کی

اُسے توقع ہوتی ہر اور حقیقت مین ایک مختلف اثر نمایان ہوتا ہی چنانچہ مین نے
ایک دفعہ بہت سے مقامات کو چھوتے چھوتے وزن کے مقام کو چھولیا
اکثر اس مقام کے چھونے سے مقابلہ کا اثر پیدا ہونے کی امید ہوا کرتی ہی
لیکن دو معمولون پر مین نے اس مقام کو آزمایا دونون بیٹھے ہوے تھے
اور مین نے ذرا بھی نہین سوچا کہ کیا اثر ہوگا ایک معمول جو جھکا ہوا بیٹھا تھا
فوراً اُسنے اپنے جسم کو سیدھا کر لیا اور ایک ٹھنڈی سانس کھینچی اس اثر کو
اپنے جی مین خیال کرکے مین نے دوسرے کو آزمایا یہ شخص فوراً آگے کو جھک گیا
اور اُسکے چہرے سے نہایت خوف نمایان تھا اور کہنے لگا کہ مین نہایت
عمیق چاہ مین جسکی تہ نہین گرا جاتا ہون یہ دونون آثار وزن کے مقام سے
متعلق ہین لیکن جسوقت مین نے آزمایا تھا اُسوقت مجھے اِن دونون مین سے
ایک کی بھی توقع نہین تھی —

جسوقت مین نے اِن معمولون مین سے ایک کے قد یعنی جسامت کے مقام کو
چھوا تو اُسنے فوراً کہا کہ مین ایک بڑا کالا جانور دیکھتا ہون جو چالیس فٹ
اونچا ہی یہ شخص ناخواندہ تھا ایک مرتبہ پہلے جب مین نے اِس مقام کو آزمایا تھا
تو معمول کو بہت فراخ میدان اور مسافت معلوم ہوئی تھی مجکو اِس مرتبہ بھی
مسافت کے نظر آنے کی امید تھی جانور کی امید نہین تھی اور بہت مثالین
بیان ہوسکتی ہین لیکن کچھ ضرورت زیادہ طول کی نہین معلوم ہوتی -
چوتھے یہ کہ جب مین نے دو مقامات کو ایک مرتبہ چھوا تو متفرق آثار
ایسی ہی جلدی نمایان ہوے جیسے متفرق نمودار ہوتے تھے اور ایسی جلدی
نمایان ہوتے تھے کہ مجھے خیال بھی نہین ہوتا تھا کہ کیا اثر پیدا ہوگا چنانچہ
جب مین نے طمع اور فیاضی کے مقامات دونون چھوے تو معمول نے اپنا

جیب مین ڈال لیا اور جیب مین سے پھر نکالا اور ایک خیالی فقیر سے اس بات کے سننے فرض کے باب مین کہ غریب آدمیون کی نصیحت سنے مدد کرنی چاہیئے وہ یہ دینا چاہیے تقریر کرنے لگا ایک مرتبہ اور اتفاقیہ ایک عجیب اثر پیدا ہوا اور اس تجربہ سے یہی معلوم ہوتا ہوگا کہ اگر کوئی خاص مقام سر کا چھوا جاوے تو چھونے کا اثر کچھ عرصہ تک رہتا ہو گو تھوڑا فرق ہو کسی معمول پر زیادہ اور کسی پر کم دیر تک رہتا ہو جسوقت اُسکے سر کا مقام پارسائی مین نے چھوا تو معمول نے سجدہ کیا اور اُسکے چہرے سے عبادت اور پارسائی ایسی نمودار تھی کہ بیان نہین ہو سکتا تمام اُسکے انداز سے خاکساری ترشح تھی جب خودبینی کے مقام کو مین نے چھوا تو شیخی اور غرور درجۂ غایت مین نمایان ہوا اور تھوڑی دیر تک یہ اثر قائم رہا اس عرصہ مین ایک میرے دوست اُس موقع پر آگئے اور اُنھون نے اصرار یہ بات کہی کہ ہم پارسائی کی نمایش دیکھا چاہتے ہین اُنکے کہنے سے مین نے پارسائی کے مقام کو چھوا اور یہ توقع مجکو تھی کہ آثار پارسائی اور خاکساری نمایان ہونگے لیکن جو اثر پیدا ہوا وہ ایسا اثر تھا جسکی مجھے امید نہین تھی پارسائی نمایان تو ضرور ہوئی لیکن ایک مختلف صورت مین نمودار ہوئی بجاے سجدہ کے معمول سیدھا کھڑا ہو گیا اور اِسطرح نماز ادا کرنے لگا —

قولہ یا خداوند تعالے مین تیرا بہت شاکر ہون کہ تو نے مجکو اور سب آدمیون سے زیادہ اچھا اِس بات مین بنایا ہی کہ مین تجکو اور آدمیون کی نسبت بہتر پہچانتا ہون اِس شخص کی آواز خاکساری کی نہین تھی بلکہ شیخی اور ریا پارسائی کی ملی ہوئی تھی بہت سی مثالین ایسے متفق آثار کے نمایان ہونے کی لکھی جاسکتی ہین —

جو باتین اوپر بیان کی گئین اُنسے ثابت ہوگا کہ بہت سے آثار ایسے نمایان ہوتے ہین کہ اُنکی وجہ ظہور تلقین یا مرضی عامل کی اطاعت کے قیاس پر حمل نہین ہو سکتی اور اِن آثار کے واقع ہونے کی وجہ فقط قواعد علم قیافیہ اور اس بات سے

کہ خاص خاص مقامات سر کے چھونے سے یہ نتایج نکلتے ہین حل ہو سکتی ہو
مین نے ایسی صورتین بھی دیکھی ہین کہ جنمین خاص مقام سر کو چھونے سے کوئی
خاص اثر پیدا کرنا چاہا وہ پیدا نہوا اور اور مقام کے چھونے سے اور آثار نمایان ہوگئے
چنانچہ ایک معمول کے سر کا مین نے مقام احتیاط چھوا لیکن کچھ اثر نمودار نہوا اتفاقاً
میرا ہاتھ مقام پوشیدگی پر لگ گیا مین اس مقام کو پہچانتا بھی نہین تھا فوراً ایک آدمی نے
جو پاس کھڑا تھا کہا کہ دیکھو یہ شخص کیا کر رہا ہو اور جب مین نے معمول کی طرف
نظر کی تو دیکھا کہ ایک چھوٹی سی چیز میز پر سے اوٹھا کر معمول اپنے کپڑون کے
نیچے چھپا رہا تھا جسوقت یہ اثر نمایان ہوا تو مجھکو یہ خیال اور خواہش تھی
کہ اثر خوف پیدا ہو ۔

مجھکو اس بات کا تجربہ ہوا ہو کہ بعض آدمیون کے حواس باطنی حالت ہوش
اور بیداری میں معمول مین بہت تیز ہوتے ہین بلکہ اُنکے سر کے مقامات مناسب کے
چھونے سے سب آثار نمایان ہوتے ہین ایک عورت نے مجھسے بیان کیا کہ مجھکو خیالی
شکلین بہت نظر آتی ہین اس سے معلوم ہوا کہ جن حواس سے رنگ اور شکل معلوم
ہوتی ہو وہ حواس اس عورت کے ماؤف تھے چنانچہ مین نے مقامات شکل اور
رنگ اور قد اور ترتیب اور شمار کو چھوا اور بہت سی چیزین اُس عورت کو
نظر آئین کبھی فرداً فرداً اور کبھی کئی یکجا کبھی ترتیب کے ساتھ اور کبھی غیر مرتب
کبھی سفید اور کبھی اور رنگون کی اور کبھی بڑے قد اور کبھی چھوٹے قد کی اور کبھی لا انتہا
فاصلے تک نظر آنے لگین جسوقت مقام وزن کو چھوا تو اُس عورت کو ایسا
معلوم ہوا گویا بُرا خواب دیکھتی ہون اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بڑی بلندی سے
نیچے گرتی ہون یا زمین پیرون کے نیچے سے نکلتی جاتی ہو ۔

ایک قیاس ملکا کا یہ ہو کہ بھوت اور پریت وغیرہ بسبب حالت ماؤفیت حواس ظاہر کے

نظر آتے ہین یہ مثال جو اوپر بیان کی گئی اِس سے اِس قیاس کی صحت معلوم ہوتی ہی لیکن جملہ صورتین بھوتون کی نظر آنے کے اِس قیاس سے حل نہین ہو سکتین اور بھی کچھ بواعث ہین۔
یہ حال جو کچھ اوپر بیان کیا گیا اُس سے واضح ہی کہ آثار قیافہ نمایان ہونے کی ایک یہ وجہ ہی کہ خاص خاص مقامات سر کے چھونے سے وہ آثار نمایان ہوتے ہین اور دوسری یہ وجہ بھی ہی کہ عامل کی تلقین اور مرضی سے بھی یہ آثار نمودار ہوتے ہین

اب مین اِس بات کا ذکر کرتا ہون کہ عمل مقناطیسی کا اثر حیوانات غیر ناطق پر بھی ہوتا ہی اِس سے یہ بات ثابت ہوگی کہ عمل مذکور کا اثر ہوتا کچھ خیال پر موقوف نہین ہی اور اسمین فریب اور دھوکہ کا شبہہ بھی نہین ہو سکتا ہی اور یہ بات ثابت ہوگی کہ حقیقت مین عامل کا اثر معمول پر ہوتا ہی انگلستان مین ایک شخص ایسا تھا کہ کیسا ہی شریر گھوڑا اُسکے پاس آوے وہ اُسکو فوراً رام کر لیتا تھا غالب ہی کہ یہ شخص کچھ عمل مقناطیسی کرتا ہوگا گو شاید اُسکو خود معلوم نہو کہ یہ عمل عمل مقناطیسی تھا بہت آدمی ایسے ہین کہ وہ وحشی اور درندہ جانورون کو رام کر لیتے ہین آیرلنڈ مین ایک مشہور گھوڑے کا ہلانے والا تھا اُسکا یہ حال تھا کہ تھوڑی دیر تک گھوڑے کے ساتھ اُسکو ایک جگہ بند کر دیتے تھے اور جب وہ باہر نکلتا تھا تو گھوڑا مثل بکری ہو جاتا تھا معلوم ہوتا ہی کہ یہ شخص کچھ پوشیدہ عمل کیا کرتا تھا اور یہ بھی ظاہر ہی کہ یہ عمل بہت سیدھا اور آسان ہوگا ورنہ اُسکے افشا ہونے کا اُسکو بہت اندیشہ نہوتا کہتے ہین کہ یہ شخص اور اور لوگ بھی جو اسطرح وحشی جانورون کو ہلاتے ہین اُن جانورون کے نتھنون مین دم کیا کرتے تھے اور جن لوگون نے اِس عمل کو آزمایا ہی اُنکو یہ یافت ہوا ہی

کہ اِس علم مین بہت اثر ہے اب یہ بات لائق لحاظ ہے کہ دم کرنے کا عمل مقناطیسی مین بہت استعمال ہے اور دم کرنے کا اثر بہت ہوتا ہے سب لوگ جانتے ہین کہ انسان کی آنکھ کا اثر حیوانات پر بہت ہوتا ہے اور ایک شخص ایم برگ نامے اور اور کئی آدمی شیرون کو فقط آنکھ کے زور سے رام کرلیا کرتے تھے یہ شخص فی الواقع کبھی اپنی جمی ہوئی اور تیز نظر کو جانورون کی آنکھ سے علیحدہ نہین کرتے تھے اور جبتک اُن جانورون کی آنکھ اُنکی نظر سے مغلوب رہتی تھی تب تک وہ جانور ہرگز اُنپر حملہ نہین کرسکتے تھے یہ بات مشہور ہے کہ اگر آنکھ ہٹا لیجاوے تو بہت اندیشہ ہوتا ہے یہ بات ثابت ہے کہ نظر جاکر دیکھنے سے عمل مقناطیسی بہت آسانی سے اور زبردست ہوتا ہے حتی کہ جب کسی نئے آدمی پر مین عمل کیا چاہتا ہون تو ابتدا مین مین یہی ترکیب کرتا ہون کہ اُسکی آنکھون کی طرف پانچ یا دس منٹ تک نظر گاڑ کر دیکھا کرتا ہون لیوس صاحب عمل کرتے ہین تو نظر ہی سے کیا کرتے ہین اور جو لوگ اُنکو عمل کرتے دیکھتے ہین اُنکو یقین ہوتا ہے کہ آنکھ مین بڑی قوت ہے چند روز ہوے لیوس صاحب نے کئی آدمیون کے روبرو ایک بلی پر کامل عمل مقناطیسی فقط اُسکی طرف نظر جاکر دیکھنے سے کردیا اور دلوک مالیرانے اسی طرح ایک کتے پر کامل عمل مقناطیسی کردیا ایک عورت نے ایک مادہ گاو پر جو بیمار تھی اسی طرح عمل کیا اور اُسکی بیماری فقط اُسی عمل سے دور کردی معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ حیوانات غیر ناطق عمل اور علم سے مبرا ہوتے ہین اس واسطے اُنپر عمل مقناطیسی کا اثر بہت جلد ہوتا ہے غالب ہے کہ اگر انسان بھی اپنی مادرزاد حالت مین ہو تو اُسپر بھی یہ عمل بہت جلد ہو جاوے —

فقط یہی بات نہین ہے کہ انسان ہی کا اثر حیوانات پر ہوتا ہے بلکہ ایک حیوان کا اثر بھی دوسرے حیوان پر ہوتا ہے سانپ مین جو یہ قدرت ہوتی ہے کہ چڑیا کو بالکل اپنے بس مین

کر لیتا ہی یہ قدرت قابل عمل مقناطیسی سے مشابہ ہی یہ بات اکثر دیکھی جاتی ہی کہ سانپ بلی کو بالکل بے اختیار کر دیتا ہی ایبوس صاحب کہتے ہین کہ ہمنے اکثر یہ بات دیکھی ہی کہ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ سانپ اور بلی مین فاصلہ بہت ہوتا ہی حال یہ ہوتا ہی کہ بلی کی حالت پریشان ہونے لگتی ہی اور آدمی کہین سانپ کو پہلے پہلے نہین دیکھتے لیکن جب تلاش کیا جاتا ہی تو ضرور دیکھا جاتا ہی کہ ایک سانپ کہین چھپا ہوا بلی کے اوپر نظر جمائے بیٹھا ہی بلی سانپ کی طرف کھنچی ہوئی چلی جاتی ہی اور بالکل بے اختیار اور بے حس و حرکت ہو جاتی ہی اور اگر کوئی آدمی بچانے والا نہو تو سانپ کا شکار آسانی سے ہو جاتی ہی یہ بھی تجربہ ہوا ہی کہ جب سانپ کو دفعتًہ مار ڈالین یا ہٹا دین تو فقط اُس سبب سے کہ سانپ کی نظر بلی سے دفعتًہ علیحدہ ہو جاتی ہی بلی فورًا مر جاتی ہی ایبوس صاحب نے یہ بات بچشم خود دیکھی ہی اس سے وہ بات ہمکو یاد آتی ہی جو پہلے بیان ہو چکی کہ حالت سکوت عمل مقناطیسی سے موت کے واقع ہونے کا اندیشہ ہی اور عامل کو بسا اوقات فعل حیات پھر پیدا کرنے مین دشواری ہوتی ہی —

معلوم ہوتا ہی کہ حیوانات مین آپس مین کوئی ایسی سہیل باتین کرنے کی ہی جو ہمکو معلوم نہین بعض آدمی کہتے ہین کہ یہ بات حیوانات کو شعور حیوانی سے حاصل ہوتی ہی لیکن مین آپ سے دریافت کرتا ہون کہ شعور کسکو کہتے ہین اس عبارت سے فقط ایک نام حاصل ہوتا ہی لیکن تاہم حقیقت اُسکی دریافت نہین ہوتی کہ شعور حقیقت مین کیا شی ہی یہ شعور لوگ کہتے ہین کہ کُتّے مین بہت ہی لیکن اس قول کا سبب یہ معلوم ہوتا ہی کہ کتا آدمیون کے پاس بہت رہتا ہی اور لوگ اکثر اُسکو دیکھتے رہتے ہین لیکن اور حیوانات کے شعور کا بھی مذکور اکثر جگہ درج ہی گو وّن کی عدالت اور بعض اقسام جانوران کا خاص خاص موسم مین سفر کرنا کسی ایسے ہی باعث پر موقوف ہی یہ بات کیونکر ہوتی ہی کہ کتا اپنے مالک کو تلاش کر لیتا ہی بلکہ یہان تک

کہ کوئی چیز جو اُسکے مالک نے چھوئی ہو اور چھپائی گئی ہو اُسکو ڈھونڈھ لیتا ہی
یہ بات کیونکر ہوتی ہی کہ ایک کُتے کو جہاز پر چڑھا کر بلکہ ایک تھیلے مین بند کر کے
لیجاوین اور پھر اُسے چھوڑ دین تو سیدھی راہ سے اپنے گھر کو چلا جاتا ہی ایک
ذکر لکھا ہوا ہی کہ ایک کُتا ایک جگہ موجود تھا وہان ایک کُتے نے اُسکو زخمی کیا
مجروح کُتا اپنے گھر کو جو کئی سو کوس کے فاصلے پر تھا گیا اور وہان سے ایک اور
کُتا اپنے ساتھ لیکر اُسی جگہ آیا جہان وہ زخمی ہوا تھا اور اپنے دوست کُتے کی مدد سے
اُس کُتے کو جسنے اُسے پہلے زخمی کیا تھا اگر زخمی کیا اور اپنا بدلہ لیا فرمائیے کہ کون
بتا سکتا ہی کہ یہ عقل اُسمین کہان سے آئی اگر یہ بات کہی جاوے کہ کُتا اپنی
قوت شامہ کے باعث سے اپنے مالک کو ڈھونڈھ لیتا ہی تو قوت شامہ
ایسی تیز ہونی چاہیے گویا ایک نادر حس اُسکو کہنا چاہیے کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہی
کہ جس جگہ کُتا بار اخیر اپنے مالک سے علیحدہ ہوا تھا وہان جاتا ہی اور اگر وہان
اُسکا مالک نہ ملے تو اور بہت جا تلاش کرتے کرتے آخر اُسکو ڈھونڈھ
لیتا ہی یہ بات خیال مین نہین آسکتی ہی کہ قوت شامہ معمولی سے یہ بات
حاصل ہو سکتی ہی میری یہ راے ہی کہ حیوانات مین آپس مین شرکت
مقناطیسی بدرجۂ کثیر ہی ہم سب جانتے ہین کہ مختلف قسم کے حیوانات مین
آپس مین ایسا اُنس اور اپنا تنفر پایا جاتا ہی جیسا انسانون مین عامل
و معمول عمل مقناطیسی مین ہوتا ہی۔

دو شخص دس سال سے ایک فرانس مین اور ایک نئی دنیا مین
ایک تجربہ کر رہے ہین اُنکے تجربے سے معلوم ہوتا ہی کہ گھونگھون مین
آپس مین بہت ہمدردی اور اُنس ہوتا ہی یعنی اگر بہت سے یہ جانور
یکبار رکھے جاوین تو مدت تک اُنمین آپس مین ہمدردی رہتی ہی اگرچہ

کتنے ہی فاصلے پر لیجا کر ہم انکو علحدہ کر دین اور اس امر کے ذریعے سے تجویز
یہ ہوئی ہی کہ ایک ذریعہ خبر رسانی مقامات بعید مین نکالا جاوے چنانچہ جن دو شخصون کا
ذکر ہوا انھون نے اس ذریعے سے اسمین تحریر کی تفصیل ترکیب کی مجھکو معلوم
نہین ہی لیکن تجویز مذکور مجملاً یہ ہی کہ ایک گھونگے کا نام الف رکھا اور ایک اور کا نام بھی
الف رکھا ان دونون کو آپسمین تھوڑے عرصہ تک ساتھ رکھا اور بعد ازان انکو علحدہ کر لیا اور اسی طرح
دو گھونگون کا نام ب اور دو کا نام ت اور علی ہذا القیاس جتنے حروف تہجی ہین
دو دو گھونگون کے نام مطابق حروف کے رکھ لیے اور انکو تھوڑی دیر تک
یکجا رکھکے پھر علحدہ کر دیا احتیاطاً کئی کئی گھونگے ایک ہی حرف کے نام کے
رکھتے ہین اگر ایک سال تک ان جانورون کو کچھ کھانے کو نہین ملے تو زندہ رہتے ہین
اب فرض کرو کہ لفظ شام لکھا ہی ایک شخص کلکتہ مین اور ایک شخص لاہور مین ہی
لاہور والے نے ایک برقی آلے سے اس گھونگے کو چھوا جسکا نام ش ہی
کلکتے والا بیٹھا ہوا اپنے گھونگے کو دیکھ رہا ہی اور ایک آلے سے ہر ایک کو چھوکر
دیکھتا ہی آزماتے آزماتے جو گھونگا اسکے پاس ش کے نام کا ہی وہ مثل ش
لاہور کے تڑپنے لگتا ہی بس کلکتے والے نے ش لکھ لیا علی ہذا القیاس ا اور م
لکھ لیا تو انکو ملا کر لفظ شام بنگیا—

اول ہی اس ذکر کو سنکر ہنسی آتی ہی اور ایک امر بیوقوفی کا معلوم ہوتا ہی
چنانچہ مجھکو بھی مرتبہ اول ایسا ہی خیال ہوا تھا لیکن جب مین نے خیال کیا
کہ انسان مین آپس مین بدرجہ نہایت انس اور تنفر ہوتا ہی اور حیوانات پر
عمل مقناطیسی کا اثر بہت ہوتا ہی تو مین نے سوچا کہ اسمین فقط دقت طلب
یہ بات ہی کہ ان جانورون مین اس شدت کی ہمدردی کو ماننا چاہیے یہ بات
مان لی تو پھر سب اور باتین آسانی سے خیال مین آجاتی ہین صحیح گھونگون کے

خواص اچھی طرح معلوم نہین ہین اور جب تک امتحان اور تحقیقات کے بعد
کوئی بات غلط نہین معلوم ہو تب تک اُسکو نامعتبر نہین سمجھنا چاہیے مین یہ نہین
کہ سکتا ہون کہ اِس شدت کی ہمدردی ناممکن ہی دو بڑے فاضل شخص
اس تجربے پر دس برس سے مصروف ہین اور یقین ہی کہ وہ سب حال مفصل
مشتہر کرینگے جب تک وہ یہ حال مفصل مشتہر نہین کرتے تب تک البتہ شک
رہتا ہی لیکن جب یہ حال مشتہر ہو جاویگا تو سب آدمی اپنی اپنی جگہ امتحان
کر سکینگے اگر یہ ذریعہ خط و کتابت کا امتحان پر صحیح نکلے تو تار برقی سے
جو فی زماننا مروج ہی اسکی قدر بہت بڑھکر ہو گی اسواسطے کہ اندیشہ کم ہی
کوئی تار نہین جسکے کاٹ ڈالنے کا غنیم کی طرف سے اندیشہ ہو اور خرچ
بہت کم ہو گا کیونکہ فقط چند عدد گھونگے اور دو آلات دو مقام مین جہانسے
اپسمین تحریر کرنی منظور ہو درکار ہونگے معلوم ہوتا ہی کہ یہ ترکیب ابھی نئی
نہین ہی معلوم ہوتا ہی کہ مدت سے ایک قلعہ کا محاصرہ ہو رہا تھا اور قلعہ
والون کو کسی جگہ تحریر کرنی منظور تھی تو اُنھون نے بذریعہ شرکت حیوانی
تحریر کی تھی —

بارھوان خط

اِس خط مین یہ ذکر کرونگا کہ انسان کے جسم پر غیر ذی روح اشیا مثل مقناطیس مصنوعی وغیرہ کا کیا اثر ہوتا ہی رلشین بیک صاحب نے اِس معاملہ مین تحقیقات کی ہی اور انھون نے اپنی تحقیقات کے نتائج ایک کتاب مین مشتہر کیے ہین صاحب موصوف نے پانچ سال تک سو آدمیون پر تجربات کیے ہین اور محنت اور جانفشانی اِس تحقیقات مین کی ہی ـ

ابتدا مین عمل مقناطیس روحانی مسمر صاحب کے وقت سے شروع ہی صاحب موصوف کو دریافت ہوا تھا کہ مقناطیس مصنوعی اور دیگر غیر ذی روح اشیا جسم انسان پر کچھ اثر کرتے ہین لیکن صاحب موصوف اور اُنکے شاگردون نے اِس علم کو فیطر فوائد استعمال کرنے مین بہت جلدی کی مثلاً اِس عمل کو علاج امراض مین کام مین لائے اور اِس جلدی کے سبب سے انھون نے تحقیقات کامل اور ایسی جیسی علوم کے باب مین مناسب ہی نہین کی اور اِس سبب سے یہ عمل کچھ عرصہ تک نامعتبر سمجھا گیا لیکن اب یہ بات معلوم ہوتی ہی کہ اصلی باتین مسمر صاحب کی صحیح تھین مقناطیس مصنوعی کا جسم انسان پر ضرور اثر ہوتا ہی اگر مقناطیس کو ہاتھ مین لیکر وہی ترکیب کیجاوے جیسے ہاتھون سے کیجاتی ہی

اور جسکا ذکر شروع کتاب ہذا مین ہوا ہی تو اُسکا اثر بھی ایسا ہی ہوتا ہی جیسے ہاتھ کے عمل کا ہوتا ہی بیشک اس ترکیب سے ہاتھ کا اثر اور مقناطیس کا اثر دونون مجتمع ہو جاتے ہین لیکن اِس طرح پر بھی تجربہ ہوا ہی کہ مقناطیس کا بلا عمل ہاتھ کے استعمال کیا گیا ہی یا ایک ایسے آدمی کے ہاتھ مین مقناطیس دیکر عمل لیا گیا ہی کہ جسکے ہاتھ کی تاثیر کچھ بھی نہین معلوم ہوتی تھی اور تب بھی مقناطیس مصنوعی کا اثر جسم انسانی پر ایسا نمایان ہوا ہی جیسا عامل کے ہاتھ کا اثر نمودار ہوتا ہی یہان تک نوبت گذری کہ اگر معمول فاصلہ پر ہو تو مقناطیس مصنوعی کا یہ اثر ہوتا ہی کہ خواب مقناطیسی معمول پر واقع ہو جاتا ہی یا یہ ہاتھ پیر اکڑ جاتے ہین اور تشنج پیدا ہو جاتا ہی مقناطیس مصنوعی کا اثر تندرست آدمیون پر ہوتا ہی اور ریشن بیک صاحب کی تحقیقات سے ثابت ہوا ہی کہ ہر تین آدمیون مین سے ایک پر یہ اثر ہو جاتا ہی یہ اثر مقناطیسی جملہ اشیاء مادی کے درمیان ہین سے گزر جاتا ہی اور اس لحاظ مین یہ اثر اثر الکٹرسٹی یعنی برقی سے علیحدہ ہی کیا معنی کہ اثر برقی شیشہ اور رال مین سے نہین گزر سکتا ہی لیکن فلذات مین سے آسانی سے گزر جاتا ہی —

مثل کیفیت الکٹرسٹی اور مقناطیس مطلق کے یہ کیفیت جسکا فعل جسم انسان پر اثر کرتا ہی قطبین مین منتشر ہوتی ہی اس کیفیت کا نام ریشن بیک صاحب نے اوڈ اکل رکھا ہی مقناطیس مصنوعی مین یہ کیفیت اس کیفیت کے ساتھ مشترک ہی جس کے اثر سے لوہے کی سوئی یعنی قطب نما جسوقت لٹکائی جاتی ہی تو شمال کی طرف مڑ جاتی ہی اور جسکے اثر سے سنگ مقناطیس مصنوعی لوہے کے ریزون کو کھینچتا ہی لیکن جسم انسان مین جو یہ کیفیت ہوتی ہی یہ کیفیت مقناطیس مصنوعی سے مشترک نہین ہوتی لیکن جہان کہین یہ کیفیت موجود ہوتی ہی ۔

خواہ مقناطیس مصنوعی مین خواہ جسم انسان خواہ بلور مین ہر جگہ اُسکا ظہور بلحاظ قطبین ہوتا ہی یعنی جیسا ظہور جسم کے ایک سرے پر ہوتا ہی اُس سے دوسرے سرے پر مختلف ظہور ہوتا ہی —

اس کیفیت وڈائل کا یہ خاصہ ہی کہ مثل کیفیت حرارت روشنی اور الکٹریسٹی یعنی بجلی کے ایک جسم سے دوسرے جسم کی طرف روان ہوتی ہی اور جو لوگ نازک طبع ہوتے ہین اور اُنکو لمعات نور تاریکی مین نظر آتے ہین یہ روشنی بہت ضعیف ہوتی ہی اور اگر تھوڑی سی بھی روشنی آفتاب یا شمع کی ہو تو یہ روشنی مغلوب ہوجاتی ہی الا جن لوگون کی طبیعت بدرجۂ غایت نازک ہوتی ہی اُنکو روشنی روز مین بھی نظر آتی ہی واڈائل کی روشنی کا رنگ قوس قزح کے رنگ سے مشابہ ہوتا ہی لیکن مقناطیس مصنوعی کی شمالی قطب کے طرف رنگ اودا اور جنوبی قطب کی طرف رنگ سرخ زیادہ نظر آتا ہی —

کیفیت وڈائل فقط مقناطیس مصنوعی ہی مین موجود نہین ہوتی بلکہ جس جسم کی حیثیت بطور کرسٹل ہو اُسمین بھی موجود ہوتی ہی جس جسم کی ایسی حیثیت ہو اُسمین یہ کیفیت ظاہر ہوتی ہی اور نازک طبع آدمیون کو اجسام کرسٹل* مین سے نہایت خوبصورت روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہی کرسٹلون کا اثر بھی بہ لحاظ قطبین ہوتا ہی اور اُنکا فعل اگرچہ فعل مقناطیس مصنوعی اور جسم انسان کے ہاتھ کے فعل سے ضعیف ہوتا ہی لیکن اُس فعل سے مشابہ ہوتا ہی نازک طبیع آدمیون پر انسان کے جسم کا بھی ایسا ہی اثر ہوتا ہی جیسا مقناطیس مصنوعی کا اثر ہوتا ہی مین اوپر بیان کرچکا ہون کہ جب معمول خواب مقناطیسی مین —

* کرسٹل اُسکو کہتے ہین جو روشن اور شفاف اور پہلودار چیز ہو اکثر شیشے کی چیز جو ایسی ہو اُسکو کرسٹل کہتے ہین *

ہوتا ہی تو اسکو عامل کی انگلیون کے سرون مین سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہی
یہ روشنی روشنی اوڈائل ہوتی ہی اور یہ روشنی نازک طبع آدمیون کو تاریکی مین
بلا حالت خواب مقناطیسی بھی نظر آتی ہی دونون ہاتھون کے سرے دو قطب
ہوتے ہین اور سر اور آنکھین اور منھ نقاط ماسک ہوتے ہین جہان یہ روشنی
مجتمع ہوکر بھڑی ہوتی ہی یہی وجہ ہی کہ ہاتھون کے گذرانے اور نظر جماکر
دیکھنے سے عمل مقناطیسی کا بہت قوی اثر ہوتا ہی —

علاوہ ان اشیا کے جنکا اوپر بیان کیا گیا ریشن بیگ صاحب نے
ثابت کیا ہی کہ یہ کیفیت اوڈائل جملہ اجسام مادی مین موجود ہوتی ہی ہر چند
یہ بات ضرور ہی کہ مقناطیس مصنوعی اور کرسٹلون کی نسبت ان اجرام مین
کمتر ہوتی ہی چنانچہ حرارت اور روشنی اور الکٹرسٹی اور رگڑ اور ہر قسم کے
فعل کیمیائی سے مثل شعلۂ آتش اور کسی شراب مین کسی دھات یا کھار کے
گل جانے سے اور تنفس سے اور ہر ایک تغیر اور تبدیل سے جو جسم انسان مین
ہوتا ہی یہ کیفیت نمایان ہوتی ہی اس سے اس بات کی وجہ معلوم ہوتی ہی کہ جسم
انسان یا حیوانات مین اتنا اوڈائل کیون جمع رہتا ہی ریشن بیگ صاحب نے
اس کیفیت کی موجودگی درختون مین اور روشنی آفتاب اور ماہتاب اور ثوابت مین
دریافت کی ہی —

ایک اور بڑی بات قابل غور کے یہ ہی کہ جسم انسان پر مقناطیس ارضی کا
بہت قوی اثر ہوتا ہی بہت آدمی ایسے ہین کہ جب تک انکا پلنگ سمت الراس
مقناطیس ارضی کے سطح متوازی مین نہ ہو اور انکا سر شمال کی طرف نہو تب تک
انکو نیند نہین آتی مین نے ایسے آدمی خود بہت دیکھے اور سنے ہین ریشن بیگ صاحب کی
تحقیقات سے پہلے بہت لوگون کو اس بات کا تجربہ ہوا تھا

لیکن اسکی وجہ کوئی نہین دریافت کرسکتا تھا یہ بات بہت غالب معلوم ہوتی ہی
کہ اگر مریض کا پلنگ اس انداز سے بچھایا جاوے تو بعض بعض امراض سے
جلد شفا ہوسکے گی بعض مریض ایسے ہوتے ہین کہ اگر انکا پلنگ سمت الراس
مقناطیس ارضی کے متقاطع بچھایا جاوے تو آنکو نہایت تکلیف ہوتی ہی
اور ذرا بھی برداشت نہین ہوتی اس بات کا بھی تجربہ لوگون کو مدت ہوئی
ہوا تھا لیکن لوگ کہتے تھے کہ یہ فقط وہم کی بات ہی - اس بات کا بھی تجربہ
ہوا ہی کہ جس شخص پر عمل مقناطیسی کرنا منظور ہو اگر اسکو اسطور پر بٹھایا جاوے
کہ اسکا سر شمال کی طرف ہو اور اسکا چہرہ جنوب کی طرف اور اسکے پانون
جنوب کی طرف پھیلے ہوئے ہون تو اور انداز نشست کی نسبت اس
انداز مین اسپر عمل بہت جلد ہوجاتا ہی مجکو اکثر اس بات کا تجربہ ہوا ہی اور
اگر تحقیقات کی جاوے تو غالب ہی کہ یہ بات عموماً صحیح معلوم ہوگی لیکن
بہت آدمی ایسے ہین کہ کسی رخ انکو بٹھاو انپر عمل ہوجاتا ہی ریشن بیگ صاحب کو
یہ بھی دریافت ہوا ہی کہ روشنی اوڈائل کو بخوبی دیکھنے کے واسطے یہ بات
بہتر ہی کہ معمول شمالاً جنوباً بیٹھے اور اسکا سر شمال کی طرف ہو —
ریشن بیگ صاحب نے بہت سی عجیب باتین اس باب مین کہ کیفیت
اوڈائل جسم انسان مین مختلف اوقات مین اور قبل اور بعد کھانا کھانے کے
کسطرح منتشر ہوتی ہی دریافت کی ہین صبح کے وقت سو کر اٹھنے سے پیچھے
بلکہ طلوع آفتاب سے یہ کیفیت بڑھتی جاتی ہی صبح کے کھانا کھانے سے
پہلے اسکے سبیل سے کم ہونے لگتی ہی پھر اسکی ترقی افزون ہوتی جاتی ہی
اور شام کے کھانا کھانے کے وقت سے پہلے دفعتاً بہت بڑھ جاتی ہی
پھر شام تک یعنی غروب آفتاب تک بڑھتی جاتی ہی اور رات پھر کم ہوتی جاتی ہی

چنانچہ طلوع آفتاب سے پہلے کمترین درجہ پر ہوتی ہو ان حقائق کو ملحوظ رکھنے سے انسان کی تندرستی اچھی طرح محفوظ رہ سکتی ہو۔

جتنی تحقیقات کی گئی ہو اُس سے معلوم ہوتا ہو کہ اوڈائل کا فصل بہ لحاظ قطبین کے ہوتا ہو یعنی جس شے مین مثل جسم انسان یا مقناطیس مصنوعی یا کرسٹل مین کیفیت اوڈائل ہوتی ہو اُسکے دونون قطبون کا علٰحدہ علٰحدہ فعل ہوتا ہو سالبہ یعنی شمالی قطب مین سے جو روشنی نکلتی ہو اُسکا اثر خنک ہوتا ہو اور رنگ اودا ہوتا ہو اور موجبہ یعنی جنوبی قطب کی روشنی کا اثر ناگوار گرم ہوتا ہو اور اُسکا رنگ سرخ ہوتا ہو دست راست آدمی کا سالبہ اور خنک ہوتا ہو اور دست چپ موجبہ اور گرم ہوتا ہو آفتاب کی شعاع سالبہ ہو اور نازک طبع آدمی پر خنکی کا خوش آیند اثر کرتی ہو ایک گرم منقل یعنی انگیٹھی کا ایک بہت نازک طبع آدمی پر تا وقتیکہ وہ بہت قریب انگیٹھی کے نہ آیا ایسا اثر ہوا کہ جیسے کسی کو جاڑا معلوم ہوتا ہو جب وہ انگیٹھی کے قریب آیا تو آگ کی حرارت کا گرم اثر ہوا اس خنکی کی وجہ یہ تھی کہ انگیٹھی مین سے لمعات سالبہ اوڈائل کے نکلتے ہین اور بعض آدمیون پر گرجا گھر کی بہت سی شمعون کی روشنی کا بہت خنک اثر ہوتا ہو حتی کہ غش کی نوبت پہونچ جاتی ہو چاند کا اوڈائل موجبہ ہو اور نازک طبع آدمیون پر چاند کی شعاع کا اثر گرم ہوتا ہو جتنے سیارے آفتاب سے مستنیر ہو کر چمکتے ہین اُنکا اوڈائل موجبہ ہوتا ہو اور گرم اثر رکھتا ہو۔

قصہ مختصر اوڈائل تمام عالم مین پھیلا ہوا ہو اور اس بات مین حرارت اور روشنی اور الکٹرسٹی سے مشابہ ہو ریشن بنگ صاحب نے میری راے مین بڑی محنت اور جانفشانی سے تحقیقات کر کے ثابت کیا ہو کہ ایک کیفیت شال

جسکا نام جو چاہو رکھ لو اور جسکا وزن کچھ نہین دنیا مین ایسی موجود ہی جو کیفیات حرارت و روشنی و الکٹرسٹی و قوت جاذبہ زمین سے جدا ہی لیکن اِن سب کیفیات سے یہ کیفیت مشابہ ہی اور آسکے ساتھ مشترک ہی ممکن ہی کہ بعد امتداد زمانہ شاید کوئی ایک کیفیت ایسی دریافت ہو جو ان سب کیفیات کی جامع ہو لیکن تا وقتیکہ ایسی کوئی کیفیت دریافت نہو تب تک اوڈائل کو کیفیات معروف سے بالکل علیحدہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ فی زماننا کیفیت الکٹرسٹی اور حرارت اور روشنی کو آپسمین علیحدہ سمجھتے ہین—

اگرچہ ریشن بیگ صاحب نے ایسے شخصون پر تجربات نہین کیے ہین جنپر عمل مقناطیسی کیا گیا ہی یا جنکو حالت خواب مقناطیسی حاصل ہی یا جنپر حالت خواب بیداری مصنوعی واقع ہوئی ہی لیکن صاحب موصوف کو اس بات کا تجربہ ہوا ہی کہ جن شخصون کو حالت بیداری خودبخود واقع ہوتی ہی اُنکی طبیعت حالت اصلی ذاتی مین بہت اثرپذیر ہوتی ہی اور جب انپر حالت خواب بیداری ہوتی ہی تو زیادہ اثرپذیر ہوتی ہی ہم جانتے ہین کہ جن لوگونپر حالت بیداری مصنوعی واقع ہوتی ہی اور جنپر حالت خواب مقناطیسی واقع ہوتی ہی اُنکی طبیعت بہت اثرپذیر ہوتی ہی حتیٰ کہ اُنکو روز روشن ہمین عامل کے ہاتھ اور اور اشیاء مین سے روشنی اوڈائل نکلتی ہوئی نظر آتی ہی—

پس یہ بات قابل شک کے نہین ہی کہ کیفیت اوڈائل جو انسان کے ہاتھ مین اور مقناطیس مصنوعی مین ہوتی ہی اور جسکے سبب سے مقناطیس کا ایسا فعل ہوتا ہی جسکا اوپر ذکر کیا گیا یا کہ مقناطیس مصنوعی کے ذریعہ سے خواب مقناطیسی پیدا ہوتا ہی انسان کے ہاتھ کے اُس جوہر سے مشابہ ہی جس سے عمل مقناطیس روحانی کا اثر ہوتا ہی—

غرضکہ ہم کہ سکتے ہین کہ وہ کیفیت یا جوہر جسکے سبب سے عمل مقناطیس روحانی کے آثار پیدا ہوتے ہین حقیقت مین وہی اوڈائل ہی جسکو ریشن بیگ صاحب نے دریافت کیا ہی اور اب یہ بات سمجھ مین آسکتی ہی کہ ایک نازک طبع آدمی پر دوسرا شخص بلا اِس بات کے کہ اُسکو چھوئے خواب بیداری کی حالت پیدا کر سکتا ہی اگر مقناطیس مصنوعی سے یہ حالت پیدا ہو سکتی ہی تو انسان کے ہاتھ سے کیون نہو سکے جب کہ ہم جانتے ہین کہ جو جوہر مقناطیس مصنوعی مین ہی وہی جوہر انسان کے ہاتھ مین ہی میری راے مین ریشن بیگ صاحب کی تحقیقات سے بالکل یہ بات ثابت ہو گئی ہی کہ ایک قسم کی کیفیت عالم مین پھیلی ہوئی ہی جسکے ذریعہ سے عمل مقناطیس روحانی کا اثر پیدا ہوتا ہی ریشن بیگ صاحب نے جو تجربات مقناطیس مصنوعی اور کرسٹل اور انسان کے ہاتھ کے ذریعہ سے کیے ہین اُنکا مین نے متواتر اعادہ کیا ہی اور اُنکے تجربات بالکل صحیح پائے ہین میرے سوا اور لوگون نے بھی ریشن بیگ صاحب کے تجربات کا اعادہ کیا ہی اور سب کا یہ بیان ہی کہ صاحب موصوف کے تجربات کو صحیح پایا ہی۔ اگر ہم تلاش رکھین تو اثر پذیر آدمی آسانی سے ملجاتے ہین اور ہم تجربہ کر سکتے ہین لیکن جو اشخاص ایسے تجربات کرنے چاہین اُنکے واسطے یہ بات ضرور ہی کہ ریشن بیگ صاحب نے جو شرائط لکھے ہین اُنکو ملحوظ رکھین روشنی اوڈائل کے دیکھنے کے واسطے یہ بات ضرور ہی کہ جس شخص پر تجربہ ہو اُسکی طبیعت بہت اثر پذیر اور نازک ہو اور کامل تاریکی مکان مین ہو اور معمول ایک گھنٹہ یا دو گھنٹے اُس مکان تاریک مین رہے جب یہ شرائط پوری ہون تو انسان کے ہاتھ اور مقناطیس مصنوعی اور کرسٹل مین سے بھی خوبصورتی کے ساتھ لمعات روشنی نکلتے ہوئے نظر آتے ہین اور جب معمول اور عامل دونون کمرے مین داخل ہو جاوین

تو نہایت ضعیف روشنی بھی اُس کمرے مین داخل نہین ہونی چاہیے یعنی
دروازے کے سوراخ مین سے ہلکی سے ہلکی روشنی دن کی یا شمع کی کمرے کے
اندر نہین پہونچنی چاہیے کوئی آدمی نہ کمرے کے اندر جاوے اور نہ کمرے
مین سے باہر آوے اسواسطے کہ اگر دروازہ کھولا جاوے تو جو تھوڑی بھی
روشنی بھی دوسرے مکان مین سے آوے معمول کو فوراً اندھا کر دیتی ہی
یعنی کبھی آدھے گھنٹے اور کبھی ایک گھنٹے تک پھر اُسکو اوڈائل روشنی کی دیکھنے
کی طاقت نہین رہتی ہی تاوقتیکہ معمول کی طبیعت بدرجۂ اتم اثر پذیر نہو اور ایسے
معمول شاذ و نادر ہوتے ہین ایک اور ضروری احتیاط یہ ہی کہ اور کوئی شخص معمول کے
قریب نہو اگر مقناطیس مصنوعی مین سے روشنی معمول کو نظر آرہی ہو تو دیکھنے والا
اگر اُسکے قریب چلا جاوے تو فوراً اُس روشنی کا نظر آنا موقوف ہو جاتا ہی
اسواسطے کہ حالت اوڈائل معمول و مقناطیس مین تغیر پیدا ہو جاتا ہی اگر یہ سب
احتیاطین نہین کی جاوین تو تجربہ مین خطا ہو گی۔

اب مین دو باتون کا ذکر کرتا ہون جنکے سبب سے ریشن بیگ صاحب کے
تجربات سے فائدہ نکلتا ہی اول یہ کہ جو فعل کیمیائی ہوتا ہی اُسمین سے روشنی
اوڈائل نکلتی ہی اور کیفیت اوڈائل پیدا ہوتی ہی اس واسطے مردہ اجسام مین سے
جب وہ گل جاتے ہین روشنی اوڈائل نکلتی ہی کیونکہ گل جانا جسم کا ایک فعل
کیمیائی ہی اور تنفس اور انہضام طعام مین بھی فعل کیمیائی ہوتا ہی اس سبب سے
نازک طبع آدمیون کو مردون پر اور خصوصاً قبرون پر سے روشنی نکلتی ہوئی
نظر آتی ہی۔ ریشن بیگ صاحب نے اپنی کتاب مین بہت سی مثالین لکھی ہین
اور علم سے یہ فائدہ ہوتا ہی کہ وہم زائل ہو جاتا ہی یہ روشنی جو معلوم ہوتی ہی
اُس سے حقیقت مین کچھ اندیشہ نہین اور جو لوگ اُسکو دیکھتے ہین فقط اس

سبب سے دیکھتے ہین کہ اُنکی طبیعت نازک اور اثر پذیر ہوتی ہی مین نے بھی ایسے اذکار بہت سنے ہین اور قبرستان ہین ایسی روشنی نکلتی ہوئی اکثر لوگون کو نظر آتی ہی اور اُس زمانے کے اذکار سنے ہین کہ جو زمانہ تحقیقات رائشن بیگ صاحب سے پیشتر تھا۔

دوسرے یہ کہ جسطرح مقناطیس مصنوعی مین سے روشنی اوڈائل نکلتی ہی اُسی طرح زمین مین سے کہ عظیم مقناطیس ہی روشنی اوڈائل نکلتی ہی اور یہ روشنی زمین کی بسبب عظم زمین کے سب لوگون کو نظر آتی ہی غالب ہی کہ جو لوگ نازک طبع ہوتے ہین اُنکو یہ روشنی زمین کی زیادہ نظر آتی ہی لیکن یہ بات تحقیق نہین دریافت ہوئی ہی یہ بات کہ زمین مین سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہی فقط قیاسی نہین ہی یہ بات بہت تجربات سے ثابت ہی رلیشن بیگ صاحب نے ایک کرہ لوہے کا اتنا بڑا بنایا کہ اُسکا قطر دو یا تین فیٹ کا تھا اور ایک آدھرا اُسکا بنایا ایک قطب سے دوسرے قطب تک یہ دوھرا تھا اس دوھرے کے گرد اُنھون نے ایک تار لپیٹا اور ایک کل کے ذریعہ سے ایک موج بجلی کی اس تار مین گزار دی اس ترکیب سے یہ کرہ مقناطیس بن گیا بعد ازان اُنھون نے اس کرہ کو ایک تاریک کمرہ مین ہوا مین لٹکا دیا جن نازک طبع آدمیون نے اُس کرہ کی طرف نظر کی اُنکو اُسمین سے ایسی روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی تھی جیسے قدرتی *ارورا بوری ایلس اور ارورا اسٹریلیس زمین کے قطبون پر نظر آتے ہین ہر قطب پر ایک چوڑا حلقہ روشنی کا نظر آتا تھا شمال کی طرف روشنی کا رنگ اُودا تھا اور جنوب کی طرف سرخ رنگ زیادہ تھا لیکن سب رنگ قوس وقزح کے رنگون کی طرح مخلوط تھے خط استوا پر ایک منطقہ روشنی کا

* یہ زمین کے شمالی اور جنوبی قطبون کے اوپر بہت تیز روشنی نظر آیا کرتی ہی شمالی کو ارورا بوری ایلس اور جنوبی کو ارورا اسٹریلیس کہتے ہین

نمایان تھا اور قطبین کی طرف سے امواج روشنی کچھ خط استوا کی طرف دوڑتے نظر
آتی تھے قطبین کی طرف کے حلقون مین اور امواج روشنی مین رنگون کی ایسی ترتیب
تھی کہ جنوب کی طرف سرخی کی کثرت تھی اور اُسکے مقابل مین اودا رنگ زیادہ تھا
مغرب کی طرف زرد رنگ کی زیادتی تھی اور اُسکے مقابلہ مین بھورا رنگ تھا
یعنی کچھ بھی رنگ نہین تھا اور بھورے رنگ کے قریب ایک دھاری سرخ
رنگ کی نظر آتی تھی اور جس جگہہ سرخ رنگ کی شدت تھی اُس جگہہ سے فاصلے پر
یہ دھاری نظر آتی تھی یہ سب دھاریان رنگ کی آپسمین بہت نزاکت کے
ساتھہ مخلوط تھین اور بتدریج اختلاف رنگ نمایان ہوتا تھا یعنے
کسی جگہہ دو رنگ ایک معلوم ہوتے تھے پھر آگے بڑھکر جدا جدا ہوجاتے تھے
غرضکہ جیسے قوس و قزح کے رنگون کی ترتیب ہوتی ہی ویسی ہی ترتیب
نظر آتی تھی یعنی سرخ نارنجی زرد سبز اودا نیلا اور
سب کے آخر سرخ اور بھورا الا سرخ اور نارنجی اور زرد رنگ مین
جو فرق تھا وہ تدریج نمایان ہوتا تھا اور اِس سبب سے جتنے متوسط رنگ تھے
سب نظر آتے تھے لیکن فقط اتنی ہی بات نہین تھی بلکہ ہوا مین قطبون سے
اوپر ایک شعلہ روشنی کا نظر آتا تھا اور شمال کی طرف اودا پن زیادہ اور
جنوب کی طرف سرخی زیادہ نظر آتی تھی الا جتنے رنگ تھے سب نظر آتے تھے
اور خط استوا کی طرف امواج روشنی مختلف رنگون کی کودتی اور دوڑتی تھین
کبھی موج طویل اور کبھی قلیل ہوتی تھی غرضکہ جیسے قدرتی ارورا زمین کے
قطب کے اوپر نظر آتی ہی اور ناظرین اُسکو دیکھکر حیران ہوتے ہین
ویسے ہی اِس کرۂ آہنی مصنوعی کے قطب پر ارورا نظر آتی تھی یہ مصنوعی
ارورا دنیا مین مرتبۂ اول ہی پیدا کیا گیا تھا اور اُسکے پیدا ہونے سے

اُس قیاس کو جس سے زمین کی قدرتی ارورا کو ظہور روشنی اوڈائل کا شمار کرتے ہین ایک تقویت ہوتی ہی اتنی بات کہنی مناسب ہی کہ ارورا مین جوہر مقناطیسی موجود ہوتا ہی اور غالب ہی کہ سوزن مقناطیسی کو یہ ارورا کھینچے کیونکہ مقناطیس مصنوعی مین کیفیت اڈائل اور مقناطیسی مشترک ہوتی ہی ابھی تک مین نے ایک قسم کے عمل کا ذکر نہین کیا ہی اور وہ یہ عمل ہی کہ عامل کو یہ قدرت ہی کہ بعض اشیا مین کیفیت مقناطیسی پیدا کر دے مسمر صاحب نے بیان کیا تھا کہ پانی مین کیفیت مقناطیسی پیدا کر سکتے ہین لیکن لوگ اس بات پر ہنستے تھے لیکن اب ہر آدمی جسکو عمل مقناطیسی کا حال معلوم ہوتا ہی یہ بات جانتا ہی کہ پانی مین اسطرح اوڈائل بھرا جا سکتا ہی کہ جو معمول خواب مقناطیسی مین ہو اسکو بلا علم اس بات کے کہ پانی پر یہ عمل کیا گیا ہی فوراً تمیز ہو جاتی ہی کہ اس پانی مین مقناطیسی اثر ہی بیان اس پانی کا اسطرح پر ہی کہ اسکا مزا ایک خاص قسم کا ہوتا ہی جسکا بیان اچھی طرح نہین ہو سکتا اور جب وہ پانی پیا جاتا ہی تو ایک خاص قسم کی گرمی پینے والے کے جسم مین پیدا ہو جاتی ہی بعض معمول کہتے ہین کہ یہ پانی بالکل بے مزہ ہوتا ہی اور ایسا ہوتا ہی جیسا بارش کے پانی یا کشیدہ پانی مین کچھ مزا نہین ہوتا اور اگر پانی پر عمل مقناطیسی نہین کیا جاوے تو جیسے اصلی پانے کے مزے مین ایک طرح کی تیزی پائی جاتی ہی ویسے ہی معمول کو بھی معلوم ہوتی ہی مقناطیسی پانی کا مجکو اکثر تجربہ ہوا ہی اور جو بات مین نے اوپر بیان کی اسمین کچھ شبہہ نہین ہی پانی مین کیفیت مقناطیسی دو طرح سے پیدا ہو سکتی ہی ایک ترکیب تو یہ ہی کہ ایک برتن مین پانی کو رکھ کے اُس برتن کو دست چپ مین ہتھیلی پر رکھکر اُسکو انگلیون سے پکڑ لین اور دست راست کو برتن کے اوپر جھکرا دیتے رہین یا دست راست کی

انگلیون کو پانی کے سطح کے قریب مگر ذرا اوپر سیدھا رکھین یا اسی طرح مقناطیس مصنوعی یا کرسٹل کو پانی کے سطح پر رکھین ریشن بیگ صاحب نے ثابت کیا ہی کہ جو لوگ نازک طبع ہین اگر اُنپر حالت خواب مقناطیسی نہ بھی ہو تب بھی وہ مقناطیسی پانی اور معمولی پانی مین تمیز کر سکتے ہین اثر مقناطیسی اکثر تھوڑی دیر تک رہتا ہی اور اگر او ڈائل پانی مین زیادہ بھر گیا ہو تو کئی گھنٹون تک اثر رہ سکتا ہی —

مین نے بچشم خود دیکھا ہی کہ جن لوگون پر عامل نے ترکیب معروف کسی خواب مقناطیسی پیدا کیا ہی اُنپر اکثر خواب مقناطیسی فقط بذریعہ مقناطیسی پانی کے واقع ہو جاتا ہی مین نے یہ بھی دیکھا ہی کہ جن لوگونپر پہلے کبھی عمل مقناطیسی نہین کیا گیا ہی لیکن اُنکی طبیعت اثر پذیر عمل مذکور کی ہوتی ہی اُنکو مقناطیسی پانی پیتے ہی معمولی نیند جیسی روزمرہ انسان کو آتی ہی آجاتی ہی اور نیند نہایت آسایش سے اور آرام سے آتی ہی ممکن ہی کہ بعض اُن لوگون کو جنکو مین نے دیکھا ہی حالت خواب مقناطیسی ہو لیکن چونکہ اُن لوگون کی طبیعت بیقرار تھی اور اُنکو نیند نہین آتی تھی اور مطلب پانی کے پلانے سے یہ تھا کہ انکو نیند آجاوے اور اُنکو نیند حقیقت مین آگئی تو کسی طرح کی آزمایش اُنکے اوپر نہین کی گئی کہ جس سے خواب مقناطیسی ہونے کا حال واضح ہوتا —

یہ کیفیت مقناطیسی فقط پانی ہی مین نہین بلکہ اور اشیا مین بھی پیدا ہو سکتی ہی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جب عامل خود نہین جا سکتا تو معمول کے پاس کوئی شی کیفیت مقناطیسی سے بھر کر بھیجدیتا ہی اور اُس چیز کے پہونچنے سے معمول کو خواب مقناطیسی حاصل ہو جاتا ہی اگر معمول کو کوئی دھوکا دینا چاہے یعنی کوئی شی اُسکو ایسی دے جسمین کیفیت مقناطیسی بھری ہوئی نہین ہی تو جسطرح

اُسکو مقناطیسی اور معمولی پانی کی تمیز ہوتی ہو اُسی طرح اِس بات کی بھی تمیز ہوجاتی ہو کہ اِسمین کیفیت مقناطیسی موجود نہین ہو اور وہ ہوکا نہین کھاتا ہو۔

اب مین یہ ذکر کرتا ہون کہ یہ جتنی باتین عمل مقناطیسی کے باب مین اوپر لکھی گئین اُنسے حاصل کیا ہو۔ اول یہ بات کہنی ضرور ہو کہ کسی علم کی نسبت یہ اعتراض کرنا کہ فرض کیا کہ یہ باتین سب درست ہین اُنسے فائدہ کیا ہو نیجا ہو ایسی کوئی شئی خدائی مین نہین ہو کہ جسکا کسی نہ کسی وقت کچھ فائدہ نہ ہو ممکن ہو کہ یہ علم کسی اور علم کی تحقیقات مین یا معاملات روزمرہ زندگی مین کارآمد ہو یہ بات ہم نہین کہ سکتے ہین کہ کارآمد نہوگا اِس کتاب کے آغاز مین ہم نے کئی تمثیلین اِس امر کی دی ہین چنانچہ ایک شئی کلوروفورم کا بھی ذکر کیا ہو کہ ابتدا مین اصل فائدہ اِس شئی کا نہین معلوم تھا لیکن اب یہ فائدہ اُسکا روزانہ ہوتا ہو کہ اُسکو سونگھا کر مریض پر عمل جراحی اسطرح ہوسکتا ہو کہ اُسکو ذرا بھی تکلیف نہین ہوتی ہو سب آدمی جانتے ہین کہ علم تشریح طب مین فقط اسی طرح سے فروغ کو پہونچا ہو کہ حیوانات کو مار کر اُسکے جسم کو چیر پھاڑ کر دیکھا تو حقائق تشریح ثابت ہوئی لیکن ان جانورون کو مارنے مین اکثر لوگون کو ایسی کراہیت ہوتی تھی کہ بعض بعض مضبوط دل کے آدمی ہی اِس علم کا تجربہ کیا کرتے تھے اب یہ بات ہو کہ کلوروفورم کے ذریعہ سے اِن جانورون کو اسطرح مار سکتے ہین کہ اُنکو ذرا بھی تکلیف نہین ہوتی اور اگر فقط یہ خیال ہو کہ اُنکی جان جاتی ہو تو غور کا مقام ہو کہ تحقیقات علمی کے واسطے جس سے ہزارون فوائد نکلتے ہین اُنکی جان لینی اِس بات سے بدرجہ بہتر ہو کہ فقط کھانے کے واسطے یا شکار کی تفریح کے واسطے اُنکو جان سے مارین اب ان لوگون کو جو علم کی تحقیقات کرنی چاہین جانورون کے مارنے مین کراہیت نہین ہونی چاہیے اسواسطے کہ کلوروفورم کے ذریعہ سے یہ جانور اسطرح سے

مارے جاتے ہین کہ نہ تڑپتے ہین نہ چلاتے ہین نہ اُنکو تکلیف ہوتی ہی اور اس سبب سے
محقق کے جی مین اطمینان ہوتا ہی کہ مین سخت ظلم نہین کرتا ہون اور طبیعت کو
جب اطمینان ہوتا ہی تو راست بات آسانی سے حاصل ہو سکتی ہی یہ ایک دوسرا
بڑا فائدہ کلوروفورم کے استعمال کا ہی قطع نظر اس سے اور بھی بہت سے
فوائد ہین —

علی ہذا القیاس اگر علم مقناطیس حیوانی کا آج تک کچھ فائدہ نہین معلوم ہوا تو ہمکو
ایک ترغیب ہونی چاہیے کہ تحقیقات کرکے اُسکے فائدون کو تلاش کرین اور معلوم کرین
کیونکہ جب تک کماحقہ سب باتین اور فروع ایک علم کی معلوم نہین ہوتین تب تک
اُسکے قواعد نہین معلوم ہو سکتے ہین چنانچہ جب تک لوگون نے کلوروفورم کو سونگھکر
نہین دیکھا تھا تب تک اُسکا فائدہ نہین معلوم ہوا تھا کہ نہایت بیہوشی کی حالت اسکے
سونگھنے سے پیدا ہو جاتی ہی —

لیکن علم مقناطیسی درحقیقت بہت فوائد رکھتا ہی اور اُسکے بہت سے فائدے
معلوم ہین بہت سی بیماریان جو عروق سے متعلق ہین عمل مقناطیسی سے رفع ہو جاتی ہین
جو لوگ مرض بیداری رکھتے ہین یعنی جنکو اچھی طرح نیند نہین آتی اُنکو عمل مقناطیسی سے
نیند بخوبی آجاتی ہی اور آرام حاصل ہوتا ہی اور عمل مذکور روزانہ درد سر رفع کرنے
کے واسطے مستعمل ہی اور اور بیماریان بھی کہ مثل فالج مرگی عمل مقناطیسی سے اکثر
رفع ہوتی ہین — مگر اس عمل کا فائدہ فقط یہی نہین ہی خفقان صحت مین اس
عمل کا بہت فائدہ ہی اور اگر یہ عمل متصل کیا جاوے تو امراض مزمنہ جو جسم انسان مین
جاگیر ہو جاتے ہین اُس سے بالکل رفع ہو جاتے ہین بلکہ بعض اوقات
ایسا ہوتا ہی کہ فقط ایک مرتبہ کے عمل کرنے سے خصوصاً درصورتیکہ
خواب مقناطیسی پیدا ہو جاوے بالکل بیماری رفع ہو جاتی ہی یہ بات تو

سچ ہی کہ ہمیشہ ایسی تنفاد فعتاً نہین ہوجاتی ہی لیکن صبر و استقلال سے ہمیشہ امراض
ضرور رفع ہوجاتے ہین بشرطیکہ اِس قسم کے مرض نہون کہ جنکے زائل ہونے کی بالکل
یاس ہوگئی ہو بہت سی تمثیلین عمل مقناطیسی کے ذریعے سے بیماری کے رفع ہونے کی
درج ہین چنانچہ ڈاکٹر ایلیس صاحب نے ایک ناسور کا علاج فقط اس عمل سے کیا
اور وہ ناسور بالکل اچھا ہوگیا اور اِن سب باتون کو ملحوظ رکھکر کہ اکثر آدمی اپنے عمل کی
نسبت مبالغہ کرتے ہین اور ایسی باتین لکھتے ہین جو شاید ہمیشہ حقیقت مین واقع نہین
ہوتین آمین کسی طرح کا شبہہ نہین کہ اِس عمل کا فائدہ رفع امراض مین ضرور ہی اور
ہر طبیب کو اُسکا استعمال ہونا چاہیے ایک ایسے علاج کی لغویت تو ظاہر ہی جسکو
یہ سمجھین کہ کل امراض کے واسطے مفید ہوگا مین یہ نہین کہتا ہون کہ عمل مقناطیسی
جملہ امراض کے واسطے مفید ہی لیکن اگر جملہ امراض کے واسطے مفید نہو تو اکثر کے
واسطے تو ضرور فائدہ کرتا ہی اور بہر حال جتنے امراض کے واسطے مفید ہو اُنکے واسطے تو
اُنکا استعمال کرنا چاہیے خصوصاً اِس صورت مین کہ اگر بالفرض کچھ فائدہ نہ کرے تو یہ
بات تو ضرور ہی کہ کسی طرح کا ضرر نہین کرتا ہی۔
مین نے اکثر دیکھا ہی کہ حالانکہ عامل کو سواے مشاہدہ آثار عمل اور کچھ خواہش نہین
لیکن اثناء عمل مین اِس عمل کا فائدہ معمول کو ہوگیا ہی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جب
عامل فقط مشاہدۂ آثار عمل کے واسطے عمل کرتا ہی تو معمول اُس سے کہتا ہی کہ
جب سے یہ عمل میرے اوپر ہوا ہی تب سے فلانا مرض میرا رفع ہوگیا حالانکہ
عامل نے اِس نیت سے عمل نہین کیا تھا اور عامل یہ بات سنکر متعجب اور
خوش ہوتا ہی اگر کوئی یہ کہے کہ یہ اثر فقط اِس سبب ہوتا ہی کہ معمول کے
وہم پر کچھ فعل عمل کا ہوجاتا ہی تو مین یہ جواب دیتا ہون کہ اگر حقیقت مین یہ اثر ہو
تو اثر مذکور خیالی نہین حقیقی ہوتا ہی اور ہمکو چاہیے کہ وہم کے فعل کی تحقیقات کرین

اور جو کچھ تحقیقات کرنے سے حاصل ہوا اُس سے فائدہ اُٹھاوین اور کچھ بھلا کرین اس صورت مین یہ بات معلوم ہوتی ہی کہ عمل مقناطیسی کا وہم پر غالبا بہت اثر ہوتا ہی اور شاید اس عمل سے بہتر اور کسی شی کا وہم پر اثر نہین ہوتا ہی لیکن حقیقت یہ ہی کہ بہت صورتون مین وہم پر کچھ اثر نہین ہوتا اسواسطے کہ عامل وہم پر اثر پیدا کرنے کی طرف متوجہ ہی نہین ہوتا ہی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ نہ عامل کو نہ معمول کو کچھ خیال کسی مرض کے رفع کرنے کا ہوتا ہی اور جب اُنکو معلوم ہوتا ہی کہ فلانا سخت مرض اثناء عمل مین رفع ہو گیا تو دونون حیران متعجب اور خوش ہوتے ہین —

مین چاہتا ہون کہ اطبا مرض جنون مین عمل مقناطیسی کا استعمال کرین اور نہ فقط اس واسطے کہ اس عمل سے اس مرض کا علاج ہو بلکہ اور کئی وجوہ ہین اسمین کچھ شک نہین ہی کہ جو لوگ مجنون ہوتے ہین اُنکی طبیعت عمل مقناطیسی کی بہت اثر پذیر ہوتی ہی اِس سبب سے اس بات کے دریافت ہونے سے کچھ تعجب نہین ہوتا ہی کہ اس عمل کے ذریعے سے مرض جنون کو شفاے کلی ہو جاتی ہی فی زمانا فقط علاج جنون مین ہی ترقی نہین ہوئی ہی بلکہ مجنونون کی مدارات نسبت سابق بہتر ہوتی ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ جب سے علم قیافہ مین ترقی ہوئی ہی تب سے مجنونون کے ساتھ اچھی طرح سلوک کیا جاتا ہی اب پاگل خانون مین مجنونون پر درشتی اور سختی اور زبردستی نہین کی جاتی ہی اور جو کچھ حواس مجنون کے ہنوز باختہ نہین ہوتے ہین اُنکا لحاظ کرکے اُنکے ساتھ سلوک کیا جاتا ہی نتیجہ اسکا یہ ہی کہ اگرچہ پاگل خانون مین جاکر خیالات افسردہ اور غمناک پیدا ہوتے ہین لیکن اُنمین خوشی کا ہوتی ہی

کہ اکثر مجنونون کو پاگل خانون مین اتنی خوشی میسر ہوتی ہی جسکے وہ لائق ہین اور بعض اوقات اُنکو اتنی خوشی حاصل ہوتی ہی جو ہوشیار آدمیون کو میسر نہین ہوتی ہی مین اِس بات کو دیکھکر خوش ہون کہ یہ ترقی جو انتظام زندگانی مجنونان مین ہی اُسکو روز بروز فروغ ہی لیکن مجھے اعتقاد ہی کہ جب تک عمل مقناطیسی پاگل خانون مین مستعمل نہو گا تب تک ایسا اچھا علاج اور ایسا اچھا سلوک اُنکے ساتھ نہ ہوگا جیسا ضرور ہی اور مناسب ہی فی الحقیقت اِس بات مین کچھ شبہہ نہین کہ بعض اطبا کو جو بعض معمولون پر اختیار حاصل ہوتا ہی اُسکی وجہ یہی ہی کہ اِن مجنونون کی طبیعت اثر پذیر کیفیت مقناطیسی ہوتی ہی اور تلقین اور حکم طبیب اُنپر سحر کا اثر رکھتا ہی اگر لوگ اِس بات کو عموماً جانین اور اِس بات کا لحاظ رکھین تو یقین ہی کہ بہت فائدہ ہو اور غالب ہی کہ جس مجنون کی طبیعت تلقین اور حکم طبیب کی اثر پذیر ہوتی ہی اگر اُس پر عمل مقناطیسی کیا جاوے تو اُسکے مرض کو بہت نفع ہو گا جتنا ہوشیار آدمیون پر عمل مقناطیسی کا اثر ہوتا ہی اُتنا ہی بلکہ اُس سے زیادہ اِس عمل کا مجنونون پر اثر ہوتا ہی اور مجنونون پر زیادہ اثر ہونے کی غالباً یہ وجہ معلوم ہوتی ہی کہ جو کیفیت اوڈ ائل اُنکے مزاج اور طبیعت مین ہی اُسکے وزن اور تقسیم مین کچھ خلل آجاتا ہی اِس قیاس کی صحت کا ایک یہ ثبوت ہی کہ چاند کا اثر جسمین کیفیت اوڈائل بہت بھری ہوئی ہی مجنونون پر بہت ہوتا ہی۔

لیکن اور بھی ایک وجہ اِس بات کی ہی کہ علاج جنون مین عمل مقناطیسی کا استعمال کسواسطے ضرور ہی وہ وجہ یہ ہی کہ جب علامات بیان کردہ اطبا کی تحقیقات کی جاتی ہی تو دریافت ہوتا ہی کہ بہت مجنون آدمی فقط ایک خاص حالت مقناطیسی مین ہوتے ہین میری یہ مراد ہی کہ جسطرح حالت مقناطیسی مین ایک وقوف

جداگانہ وقوف معمولی سے علیحدہ معمول کو حاصل ہوتا ہی اُسی طرح ایک علیحدہ
وقوف مجنون آدمیون کو حاصل ہوتا ہی فرض کرو کہ ایک مرض خود بخود اتفاقیہ
حالت پیوستہ مقناطیسی مین داخل ہوجاوے ایسی حالت مین گو اُسکی آنکھین کھلی ہون
اُسکو اپنی معمولی حالت کا کچھ ہوش نہین ہوتا شاید حالت روشن اُس مریض کو
حاصل ہی اور وہ اپنی ایک علیحدہ دنیا مین رہتا ہی اور سب طرح کا ہوش اُس دنیا کا
رکھتا ہی لیکن جو لوگ اُسکے قریب اور گرد و پیش ہین اُنکی سمجھ مین ایسی حالت نہین آتی
اُسکے مدرکات اُسکو خود صحیح اور اصل معلوم ہوتے ہین لیکن اور لوگون کو فقط خواب
کی باتین معلوم ہوتی ہین مریض مذکور غائب یا مردہ دوستون کو دیکھتا ہی یا ایسے
اشیا کو دیکھتا ہی جو حقیقت مین تو موجود ہین لیکن فاصلے پر ہین جو اشیا اُسکے قریب ہین
اُنکا اُسکو بالکل یا تھوڑا ہوش ہوتا ہی اور فقط اُن اشخاص یا اشیا کے دیکھنے مین
جو اُسکو بسبب حالت روشن کے نظر آتے ہین مستغرق ہی بلکہ شاید نہایت
خوش ہی اور انجام کار شاید اُسکو حالت سکوت مع انتقال حواس حاصل ہوجاتی ہی
اور عالم ارواح کے سکان سے باتین کرتا ہی اُسکی تو ادھر یہ حالت ہی اور جو لوگ
اُسکو دیکھتے ہین اُسکے ہر ایک کلام کو ثبوت جنون سمجھتے ہین جب مجنونیت گردانی گئی
تو اُسکو ایک مکان مین بند کر دیتے ہین اور حقیقت حال کا جو شبہہ بھی کسی کو نہین ہوتا
تو اُسکی حالت مستقل ہوجاتی ہی اور شاید اسی حالت مین وہ مر جاتا ہی لیکن مین پوچھتا
ہون کہ کیا حقیقت مین یہ آدمی مجنون ہی ایک معنی مین تو اسکا جواب یہ ہی کہ ہان
بیشک مجنون ہی اسواسطے کہ دنیا جو ہی اسکے قابل وہ نہین ہی لیکن اور معنی مین
مین کہتا ہون کہ وہ ہرگز مجنون نہین ہی کیا معنی کہ اُسکے قوائے نفسانی مین کچھ حرج
نہین اور یہ شخص فقط ایک خواب کی حالت مین ہی مگر اس خواب مین اصل
اشیا دیکھتا ہی اور اُن اشیا کے دیکھنے کی وجہ یہ ہی کہ اُسکی کیفیت اور دل

تیز ہوتی ہے اب اگر فرض کیا جاوے کہ یہ حالت کسی شخص پر واقع ہو تو عقل اس بات کی مقتضی ہے کہ علاج عمل مقناطیسی سے وقوف اصلی اُسکو پھر حاصل ہو سکیگا بڑی علامت یہ ہے کہ دماغ پر کیفیت اوڈائل کا ایسا اثر ہوتا ہے کہ حواس ظاہری کے جو آثار ہوتے ہین وہ مغلوب ہوجاتے ہین خط آیندہ مین مین اس اثر کیفیت اوڈائل کا مفصل ذکر کرونگا اب تحقیقات طلب یہ بات ہے کہ کیا یہ تیزی اوڈائل عمل مقناطیسی روحانی سے دور نہین ہو سکتی یہ بات اُسوقت تک نہین حاصل ہو سکتی ہے جب تک کہ حقیقت حال کی معلوم نہو اور عمل مقناطیسی کا تجربہ نہ کیا جاوے یہ بات جو مین نے لکھی کہ اکثر آدمی بلا استفسار حقیقت مرض مجنون کے متصور ہو کر مکان مین بند کیے جاتے ہین اور اچھی طرح عمل مقناطیسی کے ذریعے سے اُنکا علاج نہین ہوتا کچھ وہمی نہین ہے مین نے ایک عورت کا ذکر سُنا ہے کہ اُسکے رشتہ دار اُسکو مجنون سمجھتے تھے لیکن اتفاق سے اصل حقیقت اُسکے مرض کی دریافت ہوگئی اور جس مکان مین اُسے بند کیا تھا وہانسے نکال کر اُسکو اُسکے گھر بھیجدیا اور لوگون نے سمجھا کہ وہ اچھی ہوگئی جب تک وہ بیمار رہی تو اُسکا کلام معقول تھا اور اسکی فہم اچھی معلوم ہوتی تھی فقط بعض بعض باتون مین کچھ خبط معلوم ہوتا تھا جب وہ گھر مین پہونچی تو کچھ باتین حالت بیماری مین واقع ہوئی تھین اُنکا اُسکو بالکل ہوش نتھا اور ایک شخص سے جسکو حالت بیماری مین اُسکو واقفیت ہوئی تھی اُسنے شادی کا وعدہ کیا بعد اِسکے اُسکو ایک بیماری تپ کی قسم کی پیدا ہوئی اور جب اُس بیماری سے اُسکو شفا ہوئی تو نہ اُسکو اپنے جنون کی حالت کا کچھ ہوش رہا نہ اُس شخص کا کچھ ہوش رہا جس سے اُسنے شادی کا وعدہ کیا تھا جب یہ شخص اُسکے پاس آیا تو اُس سے اِسطرح پیش آئی جیسے محض بیگانہ سے پیش آتے ہین بات یہ ہے حقیقت مین

یہ ہو کہ اب شفاے کلی اُسکو حاصل تھی اور جیسی وہ حالت جنون سے پہلے تھی ویسی ہی ہو گئی تھی مجکو ضرور یہ خیال ہوتا ہو کہ جب وہ مکان مین بند تھی تو وہ ایک خاص حالت مقناطیسی مین تھی یعنی ایسی حالت مین جسکا مین نے اوپر ذکر کیا ہو اور پہلے جو کچھ اُسکو شفا ہوئی تھی وہ حقیقت مین شفاے کلی نہین تھی اسواسطے کہ اُس حالت مقناطیسی کا اُسکو کچھ ہوش نہ تھا لیکن جب اُسکو ایک اور بیماری ہوئی جس سے اُسکے عروق پر ایک صدمہ پہونچا اور اُس بیماری سے اُسکو شفا ہوئی تو حقیقت مین شفاے کامل اُسکو حاصل ہوئی کیا کچھ تعجب کی بات ہو کہ اگر اُسوقت جب اُسکو مکان مین بند کیا تھا اُسکا علاج عمل مقناطیسی کے ذریعہ سے کیا جاتا تو ایسی ہی شفا اُسکو حاصل ہوئی —

مین ایک اچھے شریف آدمی کو جانتا ہون جسکی طبیعت چند سال ہوئے بہت زیادہ کیفیت اوڈائل و کیفیت مقناطیسی کی اثر پذیر تھی ایک دفعہ قریب تھا کہ یہ شخص مجنون متصور ہو کر بند کر دیا جاتا۔ لیکن خوبی قسمت سے اُسکے رشتہ دار اور دوست نیکبخت اور عقلمند آدمی تھے اُسکا علاج عمل مقناطیسی سے کیا گیا اور اُسکو بہت فائدہ ہوا آج کل اُسکی طبیعت کو خدا ایسی مضبوطی ہو گئی ہو کہ اُسکے رشتہ دارون اور آشناؤن کو کچھ اندیشہ اُسکی طرف سے نہین ہو اگر اُسکو مکان مین بند کیا جاتا اور عمل مقناطیسی سے اُسکا علاج نہین جاتا تو غالب ہو کہ اب تک وہ کسی پاگل خانہ مین ہوتا حالانکہ سواے اس بات کے کہ اُسکی طبیعت پر کیفیت مقناطیسی یا اوڈائل کا بہت تیز اثر ہوتا تھا اور کسی طرح کی علامت مجنونیت کی اُسمین نہ تھی ایک اور شخص کو بھی جانتا ہون جسکی طبیعت کیفیت اوڈائل سے اس درجہ پر اثر پذیر ہو کہ اگر کوئی شخص اُسکے قریب جاوے تو اُسکو بہت [illegible] ہوتی ہو حالانکہ حالت جنون سے وہ اتنا دور ہو

کہ اُسکی عقل اعلی درجہ کی ہی اور وہ بخوبی واقف ہی کہ یہ آثار جو اُسپر نمایان ہوتے ہین کس سبب سے ہوتے ہین اس شخص نے مجھسے اکثر کہا ہی کہ اگر مین حال اپنی طبیعت کا نہ جانتا تو مین بعض اوقات اپنے آپ کو آپ دیوانہ سمجھتا ۔

جواز کار مین نے مجنون آدمیون کے سنے ہین اُنمین یہ بات مین نے اکثر سنی ہی کہ دیکھے وہ غائب اور مردہ آدمیون اور شخصون سے باتین کرتا ہی اور کیا علامت جنون کی ہوتی ہی شاید بعض صورتون مین یہ امر جنون کی علامت ہو لیکن اکثر میری رائے مین یہ بات ہی کہ جسطرح حالت سکوت مع انتقال حواس حالت مقناطیسی مین پیدا ہوتی ہی اور معمول روحانیات سے باتین کرتا ہی اسی طرح خودبخود بھی ایسی حالت سکوت مع انتقال حواس واقع ہوجاتی ہی اور مدت تک قائم رہتی ہی حالانکہ حواس باطنی مین ایسے شخص کے کچھ فرق نہین آتا ہی پس یہ بات ضرور ہی کہ اطبا عمل مقناطیسی کے جملہ فروع سے واقف ہون پس میری نصیحت اطبا کے واسطے یہی ہی کہ جہان تک ہوسکے اگر اور کسی نیت سے نہین تو فقط واقفیت کی نیت سے علم مقناطیسی کو حاصل کرین اور یقین ہی کہ ہرچند اُنکو ایسی امید نہ ہو معلوم ہوگا کہ کسی نہ کسی مریض کو اس عمل سے فائدہ ہوا ہی کہ اگر ایسا ہو تو پھر وہ علاج امراض کے واسطے اس عمل کا استعمال کرینگے اور اگرچہ تاوقتیکہ جملہ کیفیات اس علم کی معلوم نہ ہون تب تک جملہ فوائد کے معلوم ہونے کی امید نہین ہوسکتی الا بہرحال جہان اور علاج سے فائدہ نہ ہو وہان تو اس عمل کا استعمال ضرور کرنا چاہیے جتنا اسکا عمل زیادہ ہوگا اتنی ہی اس علم سے زیادہ واقفیت ہوگی اور اُتنے ہی اُسکے فوائد معلوم ہونگے —

اور جو فوائد اس علم کے ہین اُنکی نسبت مین بہت کچھ نہین کہہ سکتا ہون لیکن

میرے خیال مین یہ بات آتی ہی کہ یہ علم اسواسطے بہت کارآمد ہوسکے گا کہ جو تعلق نفس ناطقہ اور جسم مین ہی اُسکو دریافت کرین اور جن قواعد پر قوت متصرفہ کا فعل ہوتا ہی اُن قواعد کے بلکہ حقیقت نفس ناطقہ کے تحقیق کرنے مین کارآمد ہوگا بعض حکما کا تو یہ قول ہی کہ قوت متخیلہ یا متصرفہ فقط دماغ کے فعل کا ایک ضروری نتیجہ ہی اور بعض کا یہ قول ہی کہ نفس ناطقہ ایک علیحدہ اور جدا چیز ہی جو دماغ کو بطور آلہ اپنے فعل کے کام مین لاتا ہی کوئی قول اُنمین سے درست ہو مجکو شک نہین ہی کہ جو آثار دماغی عمل مقناطیسی کے سبب سے ظہور مین آتے ہین اُنکے مشاہدے سے اور مطالعہ سے قواعد قوت متخیلہ اور مدرکہ اور دیگر حواس باطنی کے اچھی طرح معلوم ہونگے مثلاً بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ جو قوت دماغی یا حس باطنی مثل قوت متخیلہ و قوت حافظہ و قوت مدرکہ کسی وقت فعل کرے بلکہ عصباتی اور ہر فعل دماغ کی صورت مین ٹھیک ٹھیک بتا دیتے ہین کہ فلانا جزو دماغ کا چل رہا ہی بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ فعل کی وقت جو جو تغیر حیثیت جسمی دماغ مین ہوتا ہی وہ تغیرات بتا دیتے ہین پس اس بات مین شک نہین ہوسکتا ہی کہ عمل مقناطیسی کے ذریعہ سے بہت عمدہ باتین نفس ناطقہ کی نسبت دریافت ہوسکتی ہین مین پہلے لکھ چکا ہون کہ حقیقت نفس ناطقہ اور حقیقت مادہ کی تحقیقات ایسی ہی کہ انسان کی عقل سے باہر ہی لیکن اگرچہ حقیقت دریافت نہوسکے جو قواعد ایسے ہین جنکے بموجب اُنمین روح اور مادہ مین تعلق ہی وہ تو دریافت ہونے کے قابل ضرور ہین پس اگرچہ ہم قبول کرتے ہین کہ ہمکو حقیقت نفس ناطقہ کی نہین معلوم ہی اور کبھی معلوم نہوگی الا ہمکو چاہیے کہ جو وسائل ہمارے اختیار مین ہین اُنکے ذریعہ سے قواعد فعل نفس ناطقہ تو دریافت کرین —

غائب بینی اور شرکت خیال کے فوائد جان لینے بہت آسان بات ہی یہ آثار عمل مقناطیسی بعید اور غائب چیزون اور دوستون اور رشتہ دارون کی خبر حاصل کرنے کے واسطے کام مین آ سکتے ہین بلکہ روزانہ اسطرح کام مین آتے ہین ان آثار سے یہ بھی فائدہ نکل سکتا ہی بلکہ روزانہ نکلتا ہی کہ مال مسروقہ یا کاغذات گم شدہ کی خبر حاصل کرین حصۂ دوم مین کچھ تمثیلین اس حال کی دی جاوینگی مین اوپر کہہ چکا ہون کہ معمول کو جو قدرت غائب بینی کی حاصل ہوتی ہی اُسکے ذریعہ سے مشتبہ احوال تواریخ کے صاف ہو سکتے ہین گھونگون کے ذریعہ سے جو خبر رسانی کا ذکر اوپر کیا گیا ہی اُس سے شرکت حس کا فائدہ عیان ہی اور مین یہ بھی بیان کر چکا ہون کہ جب معمول پر حالت روشن ہوتی ہی تو وہ لوگون کے جسم کے اندر کا حال بتا سکتا ہی اور اس سبب سے اطبا کو علاج امراض مین بہت فائدہ ہوتا ہی ابھی اس علم کو فرنگستان مین اچھا فروغ نہین ہی اسواسطے جو اُسکے فوائد ہین وہ بھی شائع اچھی طرح نہین ہوئے ہین الا جو جو اس علم کو فروغ ہوتا جاویگا اُتنے ہی اُسکے فوائد معلوم ہوتے جاوینگے اور دنیا کو اُس سے نفع ہوگا۔ ایک بڑے فائدے کا اس علم کے مین نے ابھی ذکر نہین کیا ہی اس علم سے بہت سی باتین ایسی حل ہو سکتی ہین جنکو جاہل لوگ اعجاز اور اس دنیا کی باتون سے باہر سمجھتے تھے اور چونکہ اصل حال اُنکا فقط خاص خاص آدمیون پر مثل ساحرون اور نجومیون اور اطبا کے معلوم تھا اور یہ لوگ اپنے علم کو نمایان نہین کرتے تھے اور بلکہ بعض اُنمین سے شاید یہ سمجھتے تھے کہ ہمکو ایسی قدرتین حاصل ہین جو اس دنیا کے ضابطے سے باہر ہین اسواسطے اُنکا نام سحر اور جادو رکھا گیا بہت طرح کا سحر اور جادو اور فال بینی اس ذیل مین داخل ہوتا ہی اور جتنا ہمکو علم مقناطیسی روحانی مین زیادہ دخل ہوتا جاویگا اُتنا ہی ہمکو معلوم ہوتا جاویگا کہ یہ سب باتین جو

سحر مین داخل ہین حقیقت مین اُنکے وقوع کی وجہ قدرتی ہی اور کسی نہ کسی اثر عمل مقناطیسی مین
نمایان ہوتی ہین بت پرستون کے شوالون مین علاج امراض فال بینی اور فال گوئی سے
مشترک تھا اور ان دونون باتون کے مشترک ہونے کا تمام عالم کو اعتقاد تھا مین نے
اوپر ایک اثر عمل مقناطیسی کا یہ بیان کیا ہی کہ معمول کو ملکہ غائب بینی اور پیشین گوئی کا حاصل
ہوتا ہی پس یہ بات آسانی سے خیال مین آتی ہی کہ مجاور معبدون کے اس عمل کے
اثر سے واقف تھے اور عورتون پر یہ عمل اکثر کیا کرتے تھے اسواسطے کہ مستورات پر
عمل مقناطیسی جلد ہوجاتا ہی اور جب یہ عمل یون ہوجاتا تھا تو حالت روشن اور
غائب بینی کی حالت انپر واقع ہوجاتی تھی جس عورت پر عمل کرتے تھے اُسکو
ایک چوکی پر بٹھا دیتے تھے شاید اس چوکی مین کچھ کیفیت مقناطیسی بھر دیتے ہون
اور اُسکو دھونی دیکر اور شاید ہاتھون سے اور نظرون سے عمل کرکے جب اُسپر حالت
مقناطیسی خوب طاری ہوجاتی تھی تو اُس سے حال دریافت کرتے تھے اور اُسوقت
یہ عورت مریضون کی بیماری کا حال اور جو جو باتین آیندہ ہونے والی ہوتی تھین اُنکا
حال بتا دیتی تھی البتہ جب حقیقت مین حالت روشن نہین پیدا ہوتی تھی تو فریب
کیا کرتے تھے لیکن یہ بات قیاس مین نہین آتی کہ تا وقتیکہ کچھ نہ کچھ بنیاد نہ تھی
تب تک ایک عالم کو ایسی فال گوئی اور پیشین گوئی مین کیونکر اعتقاد ہو سکتا تھا
اسمین شک نہین کہ یونان اور مصر اور ہندوستان کے شوالون کے پنڈون کو
اس علم سے واقفیت تھی اور یہ لوگ اور لوگون سے اس علم کو پوشیدہ رکھتے تھے
اور اُسکی بہت احتیاط کرتے تھے یہ بات تو تحقیق ہی کہ مصر کے پنڈون کو علوم طبیعی
مثل نجوم و ہیئت وطب وغیرہ مین اچھا دخل تھا اور ابتدا مین یونان کے
لوگ اُنکے جاکر یہ علم سیکھا کرتے تھے اور چونکہ آثار مقناطیس روحانی خود بخود
اکثر واقع ہوتے ہین ایسے ذکی آدمی جیسے مصر کے پنڈے تھے اس علم سے

ناواقف تھے لیکن ظاہر ہو کہ جب کبھی کسی شخص پر خود بخود ایسی حالت غائب بینی کی نمایان ہو جاتی تھی اور یہ شخص بسبب اس قدرت کے غائب اشخاص اور اشیا کا حال بتاتا تھا اور جو کچھ امور آیندہ ہونے والے تھے اُنکا واقع ہونا پہلے ہی بتادیتا تھا تو عوام الناس ضرور سمجھتے تھے کہ اسکو دیوتاؤن کا اشٹ ہو حالانکہ پنڈون کو جو علم وفضل مین اچھی دستگاہ رکھتے تھے اس کیفیت معلوم ہو جاتی تھی اور اس حال دریافت کرنے کے سبب سے وہ ایسی حالت معنوعی پیدا کر لیتے تھے اور پھر اُس سے فائدہ اُٹھاتے تھے اور اس عمل کا کر لینا آسان تھا اسواسطے کہ تحقیقاً ثابت ہو کہ کوئی آدمی ایسا نہین جسپر عمل مقناطیسی نہو سکے ان پنڈون نے حرفت یہ کر رکھی تھی کہ سوائے اپنی قوم کے اور کسی فرقہ کو یہ علم نہ سکھاتے تھے نہ سیکھنے دیتے تھے بلکہ اس علم مین دستگاہ حاصل کرنے کے واسطے اگر کوئی کوشش کرنی چاہتا تھا تو اسکو مجرم قرار دیتے تھے۔

مین نے سامان ایک کتاب کے لکھنے کا جمع کیا تھا جسمین زمانہ قدیم کے تمام سحر و جادو کا حال لکھنا منظور تھا اُس کتاب مین مین ثابت کر دیتا کہ جتنا سحر اور جادو متقدمین کیا کرتے تھے سب عمل مقناطیسی کے آثار مین سے تھا لیکن ابھی تک مجکو اُس کتاب کے لکھنے کی فرصت اچھی نہین ملی اور اب مین نے سُنا ہو کہ ایک اور شخص جسکو اس علم مین مجھسے بہت زیادہ دستگاہ ہو ایسی کتاب لکھتے ہین اسواسطے مین نے اُس کتاب کے لکھنے کا ارادہ ترک کر دیا اب مین مکرر کہتا ہون کہ جتنی باتین سحر اور جادو اور فال گوئی کی ہین سب اُن اصول علم مقناطیسی سے حل ہو سکتی ہین جنکا مین نے سلسلہ وار اس کتاب مین ذکر کیا ہی چنانچہ مین اوپر لکھ چکا ہون کہ پیشین گوئی اور فال گوئی جو مصر اور ہندوستان

سوالون مین ہوتی تھی وہ سب غائب بینی پر موقوف تھی مصر مین اب تک اِس قسم کی فال گوئی اور پیشین گوئی ہوتی ہی اور مریضین کی بیماری کا حال بتایا جاتا ہی۔

آئینہ جادو اور کرسٹل جادو کے باب مین جو کچھ لکھا ہوا ہی اُن سب باتون کی بھی یہی وجہ ہی ایک صاحب نے ایک کتاب لکھی ہی جسمین اُنھون نے ہر زمانہ متقدمین کا سب اسرار لکھا ہی اِس کتاب کے برآمد ہونے کی ساری دنیا کو فرنگستان مین انتظار ہی اسمین آئینہ جادو کا بھی صاحب موصوف نے حال لکھا ہی بہت سے کرسٹل جادو اب موجود ہین اور اُنکی نسبت تحقیقات ہو رہی ہی اور یقین کامل ہی کہ اِس تحقیقات سے حقائق علمی نمایان ہونگے۔ دنیا مین لوگون کو جادو کا اعتقاد ہی اور یہ اعتقاد ہی کہ بعض آدمی بالکل غائب ہو جاتے ہین یا جس جانور کی شکل چاہین بن جاتے ہین یا ہوا مین جہان چاہین سفر کر سکتے ہین یا چاہین تو روحانیات سے کلام کر سکتے ہین یہ سب باتین عمل مقناطیسی سے پیدا ہو سکتی ہین چنانچہ لیوس صاحب اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کو اختیار ہی کہ سامنے کھڑے ہوئے ہین لیکن جس پر وہ عمل کرتے ہین گو وہ حالت ہوش مین ہو لیکن اُسکو ہرگز نظر نہین آتے یا اُنکی مرضی کے بموجب معمول کو کوئی جانور نظر آتے ہین روحانیات سے کلام کرنا حالت سکوت اعلی عمل مقناطیسی مین حاصل ہوتا ہی یہ بات مشہور ہی کہ بہت سے جادوگرون پر زمانہ قدیم مین جرم جادو رکھا گیا اور اُنھون نے جادوگری سے انکار کیا اور اگرچہ اُنکی جانین تلف ہوئین لیکن وہ جادو سے انکار کرتے رہے الا جو واقعات اُنکی نسبت بیان کیے جاتے تھے اُنکا اقرار کرتے تھے لیکن یہ کہتے تھے کہ یہ باتین جادوگری نہین ہین اور اُن واقعات کا اقرار وہ اسوجہ سے کرتے تھے کہ حقیقت مین وہ واقعات صحیح ہوتے تھے جو کچھ جہل اور وہم اس معاملہ مین

علم مقناطیسی روحانی سے بالکل رفع ہوجاویگا اور جب لوگ دیکھینگے کہ جو کچھہ باتین واقع ہوتی ہین درحقیقت اُنکے وقوع کے قدرتی بواعث ہین تو وہم اور جہل لا بدًا زائل ہوجاویگا —

علم مقناطیسی کے سبب سے ایک اور معاملہ مین جہل رفع ہوگیا ہی یعنی لوگون کو جو صورتین اور ہئیتین نظر آتی ہین اُنکا سبب معلوم ہوگیا ہی فی زماننا اُس بات مین شک نہین ہی کہ بعض اوقات ہئیتین حالت روشن یعنی حالت غائب بینی کے سبب سے جو خود بخود واقع ہوتی ہی نظر آتی ہین حالت روشن کے سبب سے غائب آدمی مجسم نظر آتے ہین بلکہ جو کچھہ اُسوقت کام کرتے ہون وہ کام کرتے ہوئے نظر آتے ہین کبھی ایسا ہوتا ہی کہ جی مین خیال آجانے کے سبب سے مردہ آدمی ایسا ہی نظر آتا ہی کہ گویا مجسم اور زندہ موجود ہی اور ایک قسم کی ہوائی صورتین فقط بسبب روشنی اورائل قبور کے نظر آتی ہین کثر ایک جسم روشنی کا مثل بلندی قد آدمی کے نظر آتا ہی لیکن کچھہ شکل اعضا اسمین نہین ہوتی لیکن یہ بات آسانی سے خیال مین آتی ہی کہ جب کوئی آدمی اُس روشنی کو دیکھکر خوف کھاجاوے تو اُس خوف کے سبب سے اُس روشنی مین آدمی کی سی شکل نظر آنے لگتی ہی اور ریشن بیگ صاحب کا یہ قول ہی کہ بھوتون کے نظر آنے کی وجہ یہی ہی اور بھوتون کی ہئیت اکثر سفید رنگ کی نظر آتی ہی ریشن بیگ صاحب نے لکھا ہی کہ ایک باغ مین ایک لڑکے نے ایک جگہہ ایک عورت کی ہئیت دیکھی کہ ایک ہاتھہ اُسکا اُسکے سینہ پر رکھا ہوا تھا اور دوسرا ہاتھہ ایک پہلو کی طرف لٹک رہا تھا جسوقت اُس جگہہ کو کھودا تو ایک لاش کی علامت وہان سے پائی گئی جو زمین مین دبی ہوئی تھی اور عند التحقیقات معلوم ہوا کہ ایک وبائی موسم مین کئی سال پیشتر ایک عورت مرگئی تھی اور اُسی جگہہ دفن ہوئی تھی جب وہ لڑکا اُس شکل کو دیکھہ رہا تھا تو اُس سے مکرر سہ کرر دریافت کیا گیا

اور وہ کہتا تھا کہ مین اپنے روبرو اُس شکل کو دیکھ رہا ہون میرے نزدیک
اِس شکل کا بہ ہئیت انسان دیکھنا اس لڑکے کا کچھ وہم یا خیال ہی نہین تھا غالب ہے
کہ تحقیقات مزید علم مقناطیسی سے یہ بات ثابت ہو کہ جو روشنی اوڈائل انسان کی
لاش مین سے نکلتی ہی اُس روشنی کی ہئیت بالکل اُس جسم کی شکل کی سی ہوتی ہی —
لیکن اگرچہ بعض شکلون کا نظر آنا بیان مندرجۂ بالا سے حل ہو سکتا ہی الا ہیئت کے
نظر آنے کی یہ وجہ صادق نہین بہت اوقات ایسے ہین کہ ایک دو جاہل آدمیون نے
نہین بلکہ دو یا تین خواندہ اور تربیت یافتہ آدمیون نے کسی مرتے ہوئے یا مرد
آدمی کی شکل بہ ہئیت مجسم اور ذاتی رنگ اور نقش و نگار مین دیکھی ہی اسطرح نہین
دیکھی کہ فقط ایک تاریک سی روشنی نظر آگئی ہو بلکہ بعض اوقات ان شکلون نے
کسی خاص مطلب سے کلام بھی کیا ہی کہ تمثیلین اِس قسم کی حصۂ دوم مین لکھی جاوینگی
حصۂ دوم مین یہ بھی ذکر کیا جاویگا کہ بہت سے جوان آدمی ایک میز کے پاس
بیٹھے ہوئے تھے اُن سب کو ایک آدمی کی شکل نظر آئی اور ایک شخص اُن آدمیون
مین سے جو بیٹھے تھے ایسا تھا کہ اُسنے کبھی اُس شخص کو جسکی شکل نظر آئی تھی
نہین دیکھا تھا ایسے مشاہدات کے وجوہ فقط اُس صورت مین حل ہو سکینگے
کہ جب علم مقناطیسی حیوانی کو زیادہ فروغ ہو اور اِس علم کی ہر فرع مین دستگاہ
اچھی حاصل ہو میری رائے اسطرف متوجہ ہی کہ علم مقناطیسی سے ایک کنجی
ایسی شکلون کے نظر آنے کی وجہ کے انکشاف کے واسطے میسر ہو جاوے گی بعض
اوقات بسبب ماؤف ہونے عروق بصری کے ہوائی صورتین نظر
آنے لگتی ہین —
اِسمین شک نہین معلوم ہوتا کہ بصارت دوگانہ بھی عمل کیفیت مقناطیسی سے
پیدا ہوتی ہی یعنی کبھی حالت روشن خود بخود واقع ہو جاتی ہی اِس سبب سے

اسطرح کی بصارت پیدا ہوتی ہی بصارت دوگانہ سے مراد ہو کہ ایک آدمی بیٹھا ہوا ہوشش مین باتین کر رہا ہی اور بیدار ہی بیٹھے بیٹھے وہ کہنے لگتا ہی کہ فلانا شخص تھا سنے روز آویگا وجہ یہ معلوم ہوتی ہی کہ جب وہ حالت ہوشش مین ہی ایک جدا حالت روشن اُسپر واقع ہو جاتی ہی اور اِس حالت روشن کے سبب سے وہ مسافر کو راہ مین کہین فاصلے پر سفر کرتے ہوئے دیکھتا ہی اور بطور پیشین گوئی اُسکی شکل اور آنیکا دن بتا دیتا ہی مجکو اِس بات کا تجربہ ہوا ہی کہ بعض آدمیونپر بسبب یاد اِتصور فکر کے۔ اسطرح کی حالت روشن واقع ہوجاتی ہی اور ایسے لوگ اُسکو نظر آنے لگتے ہین جنکو وہ جانتا بھی نہین ہی چنانچہ ایک شخص نے جسپر ایسی حالت اکثر واقع ہوجاتی تھی مجکو بہت فاصلہ سے اسطرح دیکھا تھا اگرچہ اُسنے مجھے پہلے کبھی نہین دیکھا تھا بلکہ فقط ایک شخص سے اُس آدمی نے بھی مجھے اُسوقت تک کبھی نہین دیکھا تھا میرا ذکر سنا تھا یہ تو مین ذکر کر چکا ہون کہ حالت خواب مقناطیسی مین اسطرح کی غائب بینی حاصل ہو جاتی ہی اور تعجب کے لائق یہ بات ہی کہ بلا حالت خواب مقناطیسی حالت ہوشش مین بھی بعض آدمیونکو ایسی بصارت حاصل ہوتی ہی۔

جس مقام پر مین نے حالت روشن کا ذکر کیا تھا وہان مین نے یہ حال مفصل نہین لکھا تھا کہ میجر بکلی صاحب اپنے معمولون سے بلا اِسکے کہ انپر حالت خواب واقع ہو حالت ہوش اور بیداری مین اُنسے صندوق مین مقفل رکھے ہوئے کاغذات ایسے پڑھوا دیتے ہین کہ جن کاغذات کے مضمون سے کوئی شخص موجودگان مین سے واقف نہین ہوتا میجر بکلی صاحب نے ۸۹ خواندہ اور ترتیب یافتہ آدمیون پر اسطرح کا عمل کیا ہی حصۂ دوم مین میجر بکلی صاحب کے بعض بعض معمولون کا ذکر کیا جاویگا اور آگے بڑھکر اُس ترکیب عمل کا بھی ذکر کیا جاویگا

جس ترکیب سے ہمبر بگلی صاحب یہ آثار پیدا کرتے ہین —
اس بصارت دوگانہ کا فعل واقعات آیندہ کی نسبت بھی ہوتا ہے ملک
اسکاٹلنڈ کے پہاڑی ملک مین ایک پیشین گوئی مدت سے چلی آتی تھی اور سب کو
اسمین اعتقاد تھا کہ رئیس سیفر ینہ کی نسل کو ایک ایسے شخص پر آکر ختم ہو جاویگی
جو بہرا اور گونگا ہوگا جو سب سے پچھلا رئیس تھا اسکو مین نے دیکھا کہ اچھی
طرح کلام نہین کرسکتا تھا اور مفلوج تھا حالانکہ اوائل عمر مین وہ شخص بہت
لائق تھا اور کسی طرح کا مرض اسکو لاحق نہین تھا اس رئیس کے کئی بیٹے تھے
لیکن سب اسکی حیات مین مر گئے تھے اور اب وہ خاندان بالکل نابود ہو گیا ہے
مجکو یہ معلوم نہین ہے کہ یہ پیشین گوئی کتنی مدت سے مشہور تھی لیکن مین اتنا
جانتا ہون کہ جب وہ واقع ہوا جسکی نسبت یہ پیشین گوئی تھی اسکے واقع ہونے
سے بہت پہلے سے مشہور تھی اور لطف یہ ہے کہ جس شخص نے اس خاندان کی
نسبت یہ پیشین گوئی کی تھی اُسنے یہ پیشین گوئی بھی کی تھی کہ بعض
اور خاندان کے رئیسون کی طبائع مین بھی اُسی زمانہ مین خاص آثار پیدا ہونگے
چنانچہ یہ بھی جسطرح بیان کیا گیا تھا اُسی طرح ہوا اور ایک میرے دوست نے
بیان کیا ہے کہ ایکبار جب مین اُس مقام کو گیا جہان رئیس سیفر ینہ کا قلعہ تھا
تو یہ پیشین گوئی مین نے مفصل سُنی تھی حالانکہ اسوقت رئیس مذکور کے
کئی بیٹے زندہ اور تندرست تھے —

ایک پیشین گوئی کزوٹ صاحب کی فرانس کے ملک مین مشہور ہے
فرانس کی سلطنت مین انقلاب کے واقع ہونے سے پہلے ان صاحب نے مفصل
واقعات آیندہ بیان کیے تھے اور جو جو باتین بہت سے امرا اور مستورات بلکہ
بادشاہ اور ملکہ کو نصیب ہونے والی تھین سب کئی سال پہلے بتادی تھین جسوقت

یہ پیشین گوئی ہوئی تھی اسوقت دارالسلطنت فرانس مین امید بہبود تھی اسکا چرچا انگلستان مین جابجا مرا مین اسوقت ہوا تھا لیکن کسی کو گمان بھی نہین ہوتا تھا کہ یہ بات حقیقت مین جیسی بیان کی گئی ہی ویسی ہی ہوگی اب تک بہت آدمی زندہ ہین جنھون نے اسوقت اُس پیشین گوئی کا ذکر کیا تھا یہ پیشین گوئی اکثر چھپکر مشتہر ہوئی ہی اور اسکا مفصل بیان حصۂ دوم مین کیا جاویگا اِسحال مین فقط اِس پیشین گفتہ کا ہی ذکر نہین ہی بلکہ پیشین گو کا بھی ذکر ہی کہتے ہین کہ کزوٹ صاحب اکثر پیشین گوئیان کیا کرتے تھے اور جسوقت وہ پیشین گوئی کیا کرتے تھے اسوقت اُنپر ایک خاص حالت خواب کی ایسی ہوتی تھی جو کہ نیند سے جدا ہوتی تھی یہ حالت یا تو خواب مقناطیسی کی ہوتی ہوگی یا ایسے تعمق فکر کی ہوتی تھی جسمین حالت روشن پیدا ہوجاتی تھی جرمنی کے ملک مین ایک پرگنہ وست فیلیا نام ہی وہان پیشین گو آدمی بہت ہوئے ہین اور اُنکی پیشین گوئیان ایسی ہین کہ گویا اسطرح بیان کیا گیا ہی جیسے کوئی کسی معاملہ کو اپنی آنکھون سے صاف صاف دیکھ رہا ہو اُس ملک مین اِن لوگون کو بھوت دیکھنے والے کہتے ہین جرمنی مین یہ پیشین گوئی ہی کہ جب سڑک ہاے آہنی طیار ہونگی تو بڑا انقلاب ہوگا اور دفعۃً ایک جوان آدمی پیدا ہوگا جو آخر کار فتحیاب ہوکر بادشاہ ہوگا مذکور ہی کہ لڑائی بھی ایسے وقت مین ہوگی کہ جب چارون طرف امن ہوگا اور کس کو گمان بھی لڑائی کا نہوگا اور زیادہ مفصل حال اِسکا لکھنا کچھ ضرور نہین ہی فقط اتنی بات مین کہتا ہون کہ جس زمانہ مین یہ کاغذ پیشین گوئی کا مشتہر ہوا اُس زمانہ سے اب تک تمام فرنگستان کی ایسی حالت ہی جس سے اِس پیشین گوئی کے پورا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہی لیکن امتداد زمانہ سے ثابت ہوگا کہ آیا یہ پیشین گوئی صحیح تھی یا غلط لیکن یہ بات تو تعجبات سے ہی

کہ یہ پیشین گوئی مدت سے مشہور ہی اور لوگون کو اسپر اعتقاد ہی مین اس بات کو
قبول کرتا ہون کہ بعض پیشین گوئیان ایسی ہوتی ہین کہ زمانہ کا حال دیکھکر اور تحریر
تواریخ سے ایسے لوگ جنکی عقل درجۂ اعلی کی ہوتی ہی خاص نتائج نکال لیتے ہین
لیکن جو پیشین گوئی رئیس سیفرینہ کے خاندان کے باب مین تھی یا جو پیشین گوئی
کزوٹ صاحب نے کی یا دست قیایا کے بھوت دیکھنے والون نے
کی ہین انپر یہ قول صادق نہین آتا —

ایسے آدمی جیسے نپولین بونا پارٹ تھا اس قسم کی ایک پیشین گوئی کر گئے ہین
کہ ایک زمانہ مین تمام فرنگستان مین ایک جنگ عظیم واقع ہوگی اور اسکا نتیجہ یہ ہوگا
کہ تمام فرنگستان مین سلطنت جمہور ہو جاویگی یا بادشاہون کو اختیار مطلق ہوجاویگا
لیکن اس قسم کی پیشین گوئیان اگرچہ تحریر تواریخ اور عقل معاملات ملکی کے
ذریعہ سے نتائج نکال کرکے لکھی ہین الا تاہم ایسی پیشین گوئیان خاص خاص
امور کی نسبت اور مشرح نہین ہوتی ہین عموما ایک بات کہی جاتی ہی اور وہ
صاف صاف نہین کہی جاتی لیکن جن پیشین گوئیون کا اوپر بیان کیا گیا فقط مفصل
اور مشرح ہین اور انکی نسبت یہ مذکور ہی کہ وہ پیشین گوئیان حالت خواب یا فکر مین
کی گئی تھین یا پیشین گو واقعات آیندہ کو برای العین اپنے روبرو دیکھتا تھا
اور کسی تجربہ کے نتیجے سے نہین تھین ممکن ہی کہ اگر ایسی پیشین بینی حقیقت مین
بھی ہو تو شاید خیالی باتون سے ملی ہوئی ہو یا پیشین گو کو جو خیالات اول
ذہن نشین ہون یا اسکے ذہن مین خیالات پیدا کیے گئے ہون وہ خیالات ملکر
ایسی پیشین بینی کو بگاڑ دیتے ہین لیکن جن پیشین گوئیون کا مین نے اوپر ذکر کیا
انپر یہ شبہہ نہین ہو سکتا ہی بس میری رای ہی کہ جھوٹی پیشین گوئیان بھی
ہوتی ہین لیکن بصارت دوگانہ اور صحیح پیشین بینی بھی ضرور ہوتی ہی اور

آسکے وقوع کی وجہ علم مقناطیس روحانی سے حل ہوسکتی ہے —
خط آیندہ مین مین آپ کو بتاؤنگا کہ حقائق علم مقناطیسی کے وقوع کی وجوہات
کچھ نہ کچھ حل ہوسکتی ہین یہ تو مین آپ کو پہلے بتا چکا ہون کہ اصل سبب او
ماہیت کسی حقیقت قدرتی کی کبھی معلوم نہین ہوسکتی ہے مگر اتنی بات ہوسکتی ہے
کہ جن قواعد کے بموجب وہ واقع ہوتے ہین اُن قواعد کو دریافت کرسکتے ہین چنانچہ
قوت جاذبۂ زمین و دیگر اجرام کا اصل سبب یا ماہیت کوئی نہین جانتا یہ بات
ہم جانتے ہین کہ سورج زمین کو اور زمین آفتاب کو کھینچتے ہین اور قوت کشش بہ نسبت
حجم اجسام و فاصلے کے ہوتی ہے لیکن اس سے زیادہ ہم کچھ نہین جانتے نہ جان
سکتے ہین ہم یہ بات نہین کہ سکتے ہین کہ آفتاب اور زمین ایک دوسرے کو کس واسطے
کھینچتے ہین نہ ہمکو اصل ماہیت اس قوت کشش کی معلوم ہے نہ یہ جانتے ہین کہ کن
وسائل کے ذریعہ سے اس قوت کا فعل ہوتا ہے فقط اتنی بات جانتے ہین
کہ یہ فعل ہوتا ضرور ہے کسی علم مین ہماری واقفیت اس سے زیادہ نہین ہوتی اور
خط آیندہ مین مین آپ کو بتاؤنگا کہ جتنی باتین اور علوم مثل الکٹرسٹی و مقناطیس
مطلق وغیرہ مین معلوم ہوسکتی ہین اُتنی ہی علم مقناطیس روحانی مین
ہوسکتی ہین —

تیرھوان خط

اب مین تمام حقائق علم مقناطیس روحانی کے جو اوپر بیان ہوئے آپس مین مقابلہ کر کے آپکو وجہ وقوع حقائق مذکور کے سمجھانے مین کوشش کرتا ہون سب جانتے ہین کہ مسمر صاحب نے وجہ وقوع ان حقائق کی یہ بتائی ہی کہ ایک کیفیت سیّال کے سبب سے یہ باتین واقع ہوتی ہین اِس کیفیت سیّال کا نام مسمر نے کیفیت مقناطیسی رکھا تھا لیکن صاحب موصوف نے اِس کیفیت مین اور اُس کیفیت مقناطیس مطلق مین جسکے سبب سے مقناطیس مصنوعی ریزہ ہای آہن کو کھینچتا ہی اور سوزن مقناطیسی کو جب معلق کرین تو جنوباً شمالاً ہو جاتی ہی کچھ تمیز نہین کی تھی —

چونکہ لوگون نے دیکھا کہ انسان کا ہاتھ ریزہ ہاے آہن کو نہین کھینچ سکتا ہی نہ کسی سوزن مین یہ خاصیت پیدا کر سکتا ہی کہ مثل سوزن قطب نما اُسکا رخ جنوباً شمالاً ہو جاوے اسواسطے لوگون نے بلا غوض وا جب یہ نتیجہ نکال لیا کہ انسان کے جسم مین کیفیت مقناطیسی نہین ہوتی اور مسمر صاحب کا قول باطل لغو تھا اور جب یہ بات ہوئی تو جو حقائق مسمر صاحب نے دریافت کیے تھے اُنکو لوگون نے نہین مانا اور اُنسے انکار کیا اسمین شک نہین ہی کہ اس نتیجے کے

نکلنے مین مسمر صاحب اور اُنکے شاگردون کا بہت قصور ہی اُنھون نے اپنے
علم کو پوشیدہ رکھا تھا اور قیاسی باتون کو جنکی نسبت اچھی طرح تحقیقات ہنوز
نہین ہوئی تھی بہت اعتبار سے عیان کیا تھا اور مسمر صاحب کی نسبت یہ بھی
الزام ہی کہ اُنھون نے اپنے ذاتی فوائد کی طرف زیادہ توجہ کی اور علم کے فروغ کی طرف
اتنی توجہ نہین کی جتنی مناسب تھی انجام یہ ہوا کہ لوگون کو اُنکے قول کی نسبت تعصب
ہو گیا اور حقیقت حال کے دریافت ہونے مین توقف ہوا بعد ازان فرانس کے
ملک مین ایک مشورہ اِس علم کے باب مین ہوا ہر چند کچھ کچھ باتین اُس مشورے مین
صحیح معلوم ہوئین لیکن چونکہ اہالیان کمیٹی کو ہر ایک اثر عمل مقناطیسی کے دیکھنے کا
موقع نہین ملا اسواسطے اُنھون نے جو رپورٹ کی تو وہ اس عمل کے حق مین اچھی
نہین تھی لیکن اُس رپورٹ کے نقص کئی آدمیون نے ثابت کیے ہین اور اب اُس
رپورٹ کا کوئی خیال نہین کرتا ـ

بعد ازان مارکوس اوف سائی گر جو ایک بڑا رئیس تھا مسمر صاحب کی تقلید پر تجربہ کرتا رہا
اور اُنھون نے حالت روشن پیدا کی اور امراض کا علاج بھی اس عمل سے کرتے رہے
ایک اور ڈاکٹر صاحب کے تجربات سے بھی یہ بات ثابت ہوئی کہ کئی حواس حواس
ظاہری مین سے خود بخود گاہ گاہ معدہ مین منتقل ہو جاتے ہین اور سب ملکون کے
حکما اس علم کی تحقیقات مین خفیہ مصروف رہے لیکن اُنھون نے فقط اُسکے استعمال مین
بطور علاج امراض توجہ رکھی تحقیقات علمی کسی نے نہین کی آخر کار بیرن ریشن بیک صاحب
جو اسٹریا کے رئیس ہین ۱۸۴۳ء اور ۴۴ مین اِس علم کی تحقیقات مین اتفاقیہ مصروف ہوے
اِن صاحب مین کئی جوہر تھے ایک تو یہ کہ وہ فاضل اجل تھے دوسرے یہ کہ اُنکو تجربات کرنے کی اچھی
دستگاہ تھی تیسرے یہ کہ اُنکی عقل بہت سلیم تھی چوتھے یہ کہ اُنکے مزاج مین استقلال اور صبر بہت تھا
اور جو باتین اُنکو دریافت ہوتی تھین اُنسے نتائج نکالنے مین بہت احتیاط کرتے تھے

اور پانچوین یہ کہ جو کچھ حال اُنکو معلوم ہوتا تھا اُسکو راست بازی اور ایمانداری سے بیان کرتے تھے اس علم کی خوش نصیبی تھی کہ ایسے شخص کو اُسکی طرف توجہ ہوگئی لیکن جو تجربات صاحب موصوف نے کیے اس قسم کے کیے کہ مقناطیس مصنوعی اور کرسٹل اور انسان کے ہاتھ کا اثر لوگون پر حالت ہوش مین اور بیداری مین دیکھتے تھے کہ کیا ہوتا ہی اُنکا مطلب یہ تھا کہ ابتدا سے تحقیقات شروع کرین اور جسطرح پر معاملات علوم مین تحقیقات ترتیب وار کرنی مناسب ہی اُسی طرح تحقیقات کرین —

جرمن مین اُس زمانہ مین مسمر صاحب کے خیالات کے خلاف سب اہل علم کو تعصب تھا چنانچہ ریشن بیک صاحب نے بھی جب تحقیقات شروع کی تو اُنکو بھی ایسا ہی تعصب تھا لیکن تھوڑی تحقیقات کے بعد اُنکو بعض وہی باتین ماننی پڑین جنکے خلاف اُنکو سخت تعصب تھا وہ باتین اس قسم کی ہین کہ مقناطیس مصنوعی کا جسم انسان پر اثر ہوتا ہی — کہ پانی پر عمل مقناطیسی ہو سکتا ہی اور اُس پانی مین اور رسمی پانی مین معمول کو تمیز ہو جاتی ہی — کہ انسان کے ہاتھ مین کیفیت مقناطیسی ہی اور اُسکا اثر ہوتا ہی اور ہاتھ سے کیفیت مقناطیسی پانی مین ایسی ہی پیدا ہو جاتی ہی جیسے مقناطیس مصنوعی کے ذریعہ سے ہوتی ہی اور یہ بات کہ عامل کی انگلیون مین سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہی اُسکے بعد صاحب موصوف نے پانچ سال تک تحقیقات کی اور سو آدمیون پر تجربہ کیا اور یہ بڑی بات ثابت کی کہ جو روشنی نازک طبع بیدار آدمیون کو تاریکی مین نظر آتی ہی فقط ہاتھ سے ہی نہین نکلتی ہی بلکہ مقناطیس مصنوعی اور کرسٹل سے اور کم و بیش سب اجسام مین سے نکلتی ہی ریشن بیک صاحب کو یہ بات بھی دریافت ہوئی ہی کہ جب کسی شخص پر خود بخود حالت خواب بیداری مین طاری

ہو جاتی ہی تو یہ روشنی نسبت سابق اور بھی زیادہ نظر آتی ہی صاحب موصوف کو
یہ بھی دریافت ہوا کہ حرارت اور روشنی رسمی اور الکٹرسٹی کی کیفیت اور فعل کیمیائی
کی کیفیت اور نباتات اور حیوانات سب مین سے ایک ایسی روشنی
نکلتی ہی جیسی مقناطیس مصنوعی اور انسان کے ہاتھ مین سے نکلتی ہی اور یہ بات بھی
اُنھون نے دریافت کی کہ اِس روشنی سے اثر پذیر ہونا کچھ حالت ماؤف پر
موقوف نہین ہی بلکہ تندرست آدمیون مین بھی یہ بات پائی جاتی ہی اور تین آدمیون
مین سے ایک آدمی کی طبیعت اثر پذیر ضرور ہوتی ہی ہمیشہ روشنی تو سب کو نظر
نہین آتی لیکن کیفیت مقناطیسی کا اثر ضرور ہوتا ہی بعد تحقیقات تمام ریشن بیک
صاحب نے یہ نتیجہ نکالا کہ ایک خاص کیفیت دنیا مین پھیلی ہوئی ہی جس کے سبب سے
یہ آثار پیدا ہوتے ہین اس کیفیت کا نام صاحب موصوف نے اوڈائل رکھا ہی
اور اُنھون نے اس بات کو بھی تسلیم کیا کہ یہ کیفیت اوڈائل مسمر صاحب کی کیفیت
سیال مقناطیسی سے مشابہ ہی فرق اتنا ہی کہ اُنھون نے اِس کیفیت اور کیفیت مقناطیس
مطلق مین تمیز کی لیکن مسمر صاحب نے کچھ تمیز نہین کی تھی مقناطیس مصنوعی مین کیفیت
اوڈائل کیفیت مقناطیس مطلق سے مشترک ہی روشنی رسمی مین روشنی سے
حرارت مین حرارت سے الکٹرسٹی سے کیفیت برقی مین مشترک ہی لیکن
کرسٹلون مین یہ کیفیت تنہا ہی اور جو کیفیات الکٹرسٹی وغیرہ مین گو اُنسے
مشابہ ہین الا حقیقت مین جدا ہی۔

اِس کیفیت کا نام رکھنا کچھ لائق توجہ کے بات نہین ہی جو نام چاہیے وہ رکھ لیجیے
مین نے اِس کیفیت کا نام مقناطیس حیوانی یا روحانی اسواسطے رکھا ہی کہ فرنگستان مین
یہ نام معروف ہی اور ریشن بیک صاحب نے جو اوڈائل نام رکھا ہی تو یہ نام
بہت اچھا ہی اور ہرگز قابل اعتراض کے نہین اِسواسطے کہ اِس نام مین کسی طرح کی

رارے نسبت اُسکی ماہیت کے واضح نہین ہوتی ہو باقی رہی ماہیت سو اُسکا حال کچھ معلوم نہین ہو علی ہذا القیاس حرارت یا الکٹرسٹی یا مقناطیس مطلق یا فعل کیمیائی یا قوت جاذبہ اتصال یا قوت اجرام کی ماہیت ہمکو معلوم نہین ہو چاہیے آپ اس کیفیت کو کوئی قوت سمجھیے جیسے ہم قوت جاذبہ یا قوت اتصال کہتے ہین چاہیے آپ اسکو مثل کیفیت الکٹرسٹی وغیرہ کوئی کیفیت سیال سمجھین خواہ اُسکو کوئی کیفیت مثل کیفیت حرارت یا روشنی یا مقناطیسی کے سمجھین جو قابل توزین کے نہین بعض حکما کا یہ قیاس ہو کہ کیفیت حرارت دراصل یہ چیز ہو کہ اجزاء مادی مین ایک تحرک خاص ہوتا ہو آپ کا جی چاہے تو کیفیت اوڈائل کو بھی آپ ایسا ہی تصور کرین روشنی آفتاب کو یہ سمجھتے ہین کہ ایک نہایت لطیف کیفیت سیال کے اجزا مین تحرک کے سبب سے پیدا ہوتی ہو اگر آپ کا جی چاہے تو اوڈائل کو بھی ایسا ہی تصور کرلین ممکن ہو کہ دراصل یہی ماہیت اس کیفیت کی ہو یا نہ ہو بالفعل فقط ہم اتنی بات جانتے ہین کہ بعض آثار پیدا ہوتے ہین اور انسان کی طبیعت ایسی بنی ہو کہ ہم ان آثار کی وجہ ظہور کسی نہ کسی کیفیت کی طرف رجوع کرتے ہین اور جب تحقیقات کی گئی تو جو کیفیات معروف ہین مثل حرارت وغیرہ کے اُنسے اس حرارت وغیرہ کو جدا ماننا پڑتا ہو اور اسواسطے اُسکا نام علیحدہ رکھا گیا ہو امکان ہو کہ آیندہ کوئی ایک جز یا اصل معلوم ہو جس سے یہ سب کیفیات نکلتی ہون لیکن تاوقتیکہ ایسی جز کوئی معلوم ہو بہتر ہو کہ کیفیت اوڈائل کیفیات الکٹرسٹی وغیرہ سے مشترک نکرین ورنہ تحقیقات مین پیچ پڑجاویگا اس کیفیت کو اسواسطے علیحدہ سمجھنا چاہیے کہ اگر کوئی ایک اصل بھی سب کیفیات کی دریافت ہو تو بھی اتنی بات تو ضرور کرنی پڑیگی کہ ان کیفیات کو علیحدہ علیحدہ اُس اصل کی فروع گرداننا پڑیگا —

اب مین آیندہ بجاے کیفیت مقناطیس روحانی کے لفظ کیفیت اوڈائل

لکھا کرونگا لیکن آپ بخوبی سمجھ لین کہ اس کیفیت اوڈوائل اور کیفیت متقناطیس روحانی کو مین ایک سمجھتا ہون ۔

مثل حرارت اور روشنی رسمی اور الکٹرسٹی کے کیفیت اوڈوائل تمام عالم مین پھیلی ہوئی ہی کیفیت متقناطیس مطلق کو ابتدا مین لوگ سمجھتے تھے کہ فقط سنگ متقناطیس اور دو تین فلزات مین ہوتی ہی لیکن اُس زمانہ مین بھی زمین کو ایک متقناطیس عظیم ماننا پڑتا تھا فیریڈی صاحب ایک نامی حکیم انگلستان مین ہین اُنھون نے دریافت کیا ہی کہ ایک کیفیت متقناطیسی صلیبی اور ہی جسکے سبب سے اگر کسی شی کو معلق کرین تو سمت الراس متقناطیسی پر عمود ہنجاتی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ کیفیت متقناطیس مطلق سب اجسام مین ہوتی ہی حال مین صاحب موصوف نے دریافت کیا ہی کہ آکسیجن گاس کو متقناطیس مصنوعی کھینچتا ہی اوکسیجن گاس کرہ ہوا کا ایک جزو ہی اس سے ثابت ہی کہ ابھی بیشمار باتین علم متقناطیس مطلق مین ایسی ہین جو ہمکو دریافت نہین ہین اور آئندہ دریافت ہونگی فیریڈی صاحب کی تحقیقات سے ریشن بیک صاحب کی تحقیقات کی مطابقت ہوتی ہی چنانچہ ریشن بیک صاحب کو دریافت ہوا ہی کہ نازک طبع آدمیون پر جملہ اجسام کا اثر ہوتا ہی اور جسطرح متقناطیس مصنوعی مین سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہی اُسی طرح جملہ اجسام مین سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہی ۔

چونکہ کیفیت اوڈوائل تمام عالم مین پھیلی ہوئی ہی اس واسطے یہ خیال لابد ہوتا ہی کہ مثل حرارت اور روشنی رسمی کے یہ کیفیت بھی جسم انسان پر کچھ اثر کرتی ہی اور اس بات کا ثبوت کہ اسطرح کا اثر ضرور ہوتا ہی یہ ہی کہ کرسٹلون کا اثر نازک طبع آدمیون پر ہوتا ہی ۔

یہ کیفیت مثل حرارت اور روشنی کے بطور تنویر عرصۂ عالم مین متحرک ہی اور اجسام کے اندر بھی چلتی ہی روشنی کی نسبت اوڈوائل کی رفتار کم ہی لیکن

اجسام مادی مین حرارت کی نسبت زیادہ نفوذ کرتی ہی جملہ اجسام معروف کے
اندر اوڈائل آسانی سے گذرتا ہی لیکن ریشہ دار اجسام مین سے گذرنے مین
اتنی آسانی نہین ہوتی جیسی بے ریشہ اجسام مین سے گذرنے مین ہوتی ہی مثلاً
کپڑے اور کاغذ مین اوڈائل آسانی سے نفوذ نہین کر سکتا ہی الا یہ اجسام دیر تک
اُسکے دخل کو نہین روک سکتے حرارت سوائے فلزات کے اور اجسام مین
آہستہ آہستہ دخل کرتی ہی اور الکٹرسٹی کا دخل بھی اُن چیزون مین جو
فلزاتی نہون کم ہوتا ہی بلکہ فقط فلزات اور کوئلہ اور بعض مایعات مین ہی
اُسکا دخل ہوتا ہی —
اوڈائل ایک خاص مقدار تک کسی چیز مین جمع کیا جا سکتا ہی لیکن آہستہ
آہستہ پھر نکل جاتا ہی جس جسم مین اوڈائل بھر جاتا ہی اُسمین یہ کیفیت الکٹرسٹی
کی نسبت زیادہ دیر تک رہتی ہی مثل کیفیت الکٹرسٹی کے اوڈائل بھی
قطبون کی طرف متوجہ ہوتا ہی اور قطبین مقابل مین اُسکا اثر مختلف ہوتا ہی
مثل حرارت اور روشنی اور الکٹرسٹی اور کیفیت مقناطیس مطلق کی
اوڈائل حالت سویت وزن پیدا کرنی چاہتا ہی اور ظاہر ہی کہ آثار اس
کیفیت کے اس حالت مساوی کے اختلال پر موقوف ہین قاعدہ ہی
کہ جب کوئی گرم چیز کہین رکھی جاوے اور حرارت اُسمین نہ آوے تو حرارت کو
دفع کرکے جیسی حالت گرد نواح کے اشیا کی ہوتی ہی ویسی ہی پیدا کر لیتی ہی
اسی طرح جس چیز مین اوڈائل بھر جاتا ہی اُسکی حالت مثل اشیاء قریب کے ہو جاتی ہی
اور جسطرح مقناطیس مطلق مین کیفیت مقناطیسی بسبب اختلاف انتشار کیفیت
مذکور قطبین کی طرف رجوع ہوتی ہی اسی طرح کیفیت اوڈائل بھی قطبین کی طرف متوجہ ہوتی ہی
غرضکہ مین نے اوپر ایک مختصر حال اصلیت اور حقیقت اُس کیفیت کا بیان کر دیا

جسپر میری راے مین عمل مقناطیس روحانی کے آثار کا ظہور موقوف ہی لیکن اگرچہ مین نے یہ بات بھی لکھی ہی کہ کیفیت اوڈائل کیفیات معروف دیگر مثل الکٹرسٹی وغیرہ کے ذیل سے گردانی چاہیے لیکن ہمکو وہ قواعد معلوم نہین ہین جنکے بموجب کیفیت اوڈائل کا فعل ہوا کرتا ہی جو تجربات اُن لوگون پر کیے گئے ہین جنپر عمل مقناطیسی کیا جاتا ہی وہ تجربات ترتیب تحقیقات علمی کے ساتھ نہیں کیے گئے ہین اور جو تجربات اُن لوگون پر ہوے جنپر مقناطیسی حالت خودبخود پیدا ہو جاتی ہی وہ تجربات اتفاقیہ اور ناقص ہوتے ہین اور جو کچھ تھوڑا سا حال ہمکو معلوم ہی تو فقط ریشن بیک صاحب کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہی کہ صاحب موصوف نے اپنے تجربات ایسے آدمیون پر کیے ہین جو حالت اصلی اور حالت ذاتی مین تھے صاحب موصوف کی تحقیقات سے تحقیقات کامل آیندہ کی بنیاد رکھی گئی ہی اگرچہ یہ بات ضرور ہی کہ اس علم کی تحقیقات مین نہایت مشکلات ہی اول مشکل تو یہ ہی کہ ہنوز عامل کو کچھ تجربہ ہوتا ہی اپنی ذات کے تجربہ سے یعنی اپنے حواس کی امداد سے نہین ہوتا ہی بلکہ معمول کے حواس کے ذریعہ سے ہوتا ہی لیکن اگر غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ یہ بات کوئی دلیل بطلان تجربات کی حقیقت مین نہین ہی خصوصاً درحالیکہ تجربات مذکور احتیاط سے اور بہت آدمیون پر کیے جاوین —

جملہ علوم مین بہت باتین جنکی روسے تحقیقات کیجاتی ہی غیر لوگون کے اظہار پر موقوف ہوتی ہین اور اگر علم جغرافیہ اور دیگر علوم مین غیر لوگون کے بیان پر تحقیقات ہو سکتی ہی تو کوئی وجہ اس بات کی نہین ہی کہ علم مقناطیس حیوانی مین ایسی تحقیقات نہو سکے علم طب مین بہت باتین فقط مریض کے بیان پر موقوف ہین اور مریض کے بیان کا طبیب اور کسی طرح امتحان نہین کر سکتا سواے اسکے کہ در مرض نتیجے

بیانات سے یا آپسی مریض کے بیان سے حالت غیر مین مقابلہ کرے علم
طب مین اور علم مقناطیس روحانی مین ہر چیز عامل یا طبیب کی عقل اور علم اور تجربہ
اور راست بازی پر موقوف ہی اگر عامل یا طبیب کو بیان راست و دروغ مین
تمیز نہ ہو سکے تو وہ شخص تجربات کرنے کے قابل نہین ہی جس شخص کو ایسی قابلیت
حاصل ہی اُسکو کچھ دشواری نہین ہو سکتی اور جو کچھ دشواری ہو بھی تو ایسی ہی
جسکے سبب سے زیادہ احتیاط اور جانفشانی تحقیقات مین کرنی مناسب ہی
جب مشق ہو جاتی ہی اور دھوکہ دہی سے بچنے کی احتیاطین دریافت ہو جاتی ہین
تو دشواری کمتر ہو جاتی ہی اور جتنا علم بڑھتا جاتا ہی غلطیان اور نقص دفع ہوتے جاتے ہین
دوسری مشکل یہ ہی کہ ابھی تک ہمکو کوئی سبیل قوت اوڈائل کی ایک جگہ جمع کرنے
اور بڑھانے کی نہین معلوم ہوئی ہی یہ بات تو ضرور ہی کہ جو کیفیت اوڈائل
کیفیت مقناطیس مطلق کے ساتھ مشترک ہوتی ہی اُسکی قوت کی کمی بیشی مقناطیس
مصنوعی کی قوت کی کمی و بیشی پر موقوف ہی لیکن سب سے زیادہ قوی مقناطیس
مصنوعی مین ابھی تک یہ کیفیت اوڈائل اُس درجہ کی نہین پائی گئی ہی کہ اُسکے خواص
آسانی سے اور خاطر خواہ دریافت ہو سکین ابھی ایک ایسی چیز کی ضرورت ہی جیسے
الکٹرسٹی کے عمل مین ایک کل کیفیت الکٹرسٹی کے جمع کرنے کی موجود ہی جو کہ عمل کیمیائی
سے کیفیت اوڈائل پیدا ہوتی ہی تو غالب ہی کہ اس فعل کے ذریعہ سے ایسی کوئی کل
بنجاوے اور جب ایسی کل بنجاویگی تو ہر آدمی پر اوڈائل کا عمل ہو سکیگا ۔
تیسری مشکل یہ ہی کہ ابھی تک کوئی آلہ پیمایش قوت اوڈائل کا نہین بنا ہی
یعنی کوئی ایسی چیز ہمکو نہین معلوم ہی کہ جسکی حالت مین اوڈائل کے اثر سے ایسا تغیر
نمایان ہو کہ جس سے اثر مذکور کا بہ لحاظ کسی خاص مقدار کے اندازہ ہو سکے لیکن اگر
ہم اس بات کو سوچین کہ جن علوم مین ایسے آلات بنی ہین وہ چند روز سے ہی

بنے ہین اور سواے اسلیے اُنکی ترکیب اور استعمال مین روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے
تو بڑی امید ہے کہ آلۂ پیمایش قوت اوڈائل بھی تھوڑے عرصہ کے بعد بن جاویگا
اور چونکہ اوڈائل کا اثر عروق پر بہت ہوتا ہے اس سے غالب ہے کہ یہ آلہ پیمایش
قوت اوڈائل حیوانی حقیقت کا ہوگا اور جب کبھی ایسا آلہ بن جاویگا تو اُسکے ذریعہ سے
اتنا فروغ علم مقناطیس حیوانی کو ہوگا کہ اور وسائل سے سو برس مین بھی نہین
ہو سکیگا ہمکو امید کرنی چاہیے کہ ایسا آلہ جلد بنجاوے۔

تاوقتیکہ ایسا کوئی آلہ بنے ہمکو چاہیے کہ جو واقفیت ہمکو اوڈائل اور اُسکے آثار
کی نسبت حاصل ہے اُس واقفیت کے ذریعہ سے کچھ کچھ دریافت کرین کہ یہ آثار
کس سبیل سے ظہور مین آتے ہین اب مین اُنکی سبیل ظہور جیسی کچھ میری
راے مین آتی ہے بیان کرتا ہون۔

اول یہ کہ اگر یہ بات مانی جاوے کہ انسان کا جسم منبع کیفیت اوڈائل کا ہے
یعنی بسبب تغیرات کیمیائی مثل انہضام طعام و تنفس و فعل اعصاب و عروق
و اخراج مواد وغیرہ کے یہ کیفیت انسان کے جسم مین پیدا ہوتی رہتی ہے اور اگر یہ بات
مانی جاوے کہ جس جسم مین اوڈائل ہوتا ہے وہ جسم اس کیفیت کو چارون طرف
دفع کرتا رہتا ہے تو یہ بات آسانی سے سمجھ مین آتی ہے کہ تندرست اور تنا ور آدمی کا
ایسے آدمی پر جسکی طبیعت اوڈائل کی اثر پذیر ہو بہت اثر ہو جاویگا۔

دوم یہ کہ اگر یہ بات مانی جاوے کہ انسان کے جسم مین جو کیفیت اوڈائل ہے
اُسکا یہ خاصہ ہے کہ قطبون کی طرف مجتمع ہوتی ہے اور اگر بہ تقلید قول ایشن بیک صاحب
یہ بات مانی جاوے کہ انسان کے جسم مین دونون ہاتھ دو قطب ہین تو یہ بات
آسانی سے سمجھ مین آتی ہے کہ ہاتھ سے اتنا قوی اثر عمل مقناطیسی کا جیسا ہم
دیکھتے ہین کسواسطے ہوتا ہے علاوہ اسکے اس بات کا یہ اور ثبوت ہے کہ نازک

طبع آدمی فقط حالت بیداری اصلی مین ہی نہین بلکہ حالت خواب مقناطیسی مین بھی عامل کے ہاتھون مین سے روشنی نکلتی ہوئی دیکھتے ہین اور بلکہ حالت خواب مقناطیسی مین روشنی زیادہ تیز نظر آتی ہی —

سوم یہ کہ نازک طبع آدمی عامل کی آنکھون مین سے اور منھ مین سے روشنی نکلتی ہوئی دیکھتے ہین اسواسطے کہ یہ دونون اعضا اوڈائل کے نقاط ماسک ادنی ہین اور دونون آنکھون مین جیسا کہ دونون ہاتھون مین دونون قطب کا اثر ہوتا ہی بلکہ نصف جانب جسم مین ایک قطب کا اور دوسرے جانب تمام جسم مین دوسرے قطب کا اثر ہوتا ہی اسی سبب سے یہ بات ہی کہ نظر جماکر دیکھنے اور معمول کے سر اور پیشانی پر ان اعضا کے قریب منھ رکھکر دم کرنے سے بہت اثر ہوتا ہی کیونکہ انسان کے دم مین اوڈائل کی کیفیت بہت بھری ہوتی ہی —

عمل الکٹرسٹی مین دستور ہی کہ قطب مثبت سے قطب منفی کی طرف موج برقی جاتی ہی اور اگر کوئی شی ان دونون قطبون کے بیچ مین ایسی ہو جسمین الکٹرسٹی نفوذ کر سکتی ہی تو حلقہ موج کا پورا ہو جاتا ہی اسی طرح عمل مقناطیس روحانی مین دست چپ انسان کا قطب منفی اور دست راست قطب مثبت ہی تو اوڈائل کی موج دست راست سے بذریعہ اُس شی کے جو ہاتھون مین پکڑے ہوے ہو دست چپ مین جانا چاہیگی اور دست چپ سے بازوے چپ پر چڑھکر سینہ مین سے ہوکر بازوے راست مین اتر جاویگی اور حلقہ موج مذکور کا پورا ہو جاویگا اگر حلقہ پورا نہ ہو تو موج اوڈائل پیدا نہین ہوتی اور حلقہ تب تک پورا نہین ہوتا جب تک کہ یا دونون ہاتھ نہ ملائے جاوین یا کوئی چیز دونون ہاتھون کے بیچ مین ایسی نہو جو اوڈائل

اگر حلقہ پورا نہو تو کیفیت اوڈائل تناؤ کی حالت مین ہوتی ہی اور
دونون قلبون پر اس کیفیت کا زور ہوتا ہی اگر عامل جسکے جسم سے کیفیت
اوڈائل مثل کیفیت جسم معمول کے تناؤ کی حالت مین ہوتی ہی معمول کے
ہاتھ اپنے ہاتھون سے پکڑ لے اسطرح کہ اپنے دست راست مین اسکا
دست چپ اور اپنے دست چپ مین اسکا دست راست ہو تو عامل کے
دست راست سے موج اوڈائل معمول کے دست چپ مین جاکر اسکے
بازوے چپ پر چڑھکر اور سینہ مین گذر کر پھر بازوے راست مین
اترکر اور پھر عامل کے دست چپ مین ہوکر اسکے بازوے چپ پر چڑھکر
اور پھر عامل کے سینہ مین سے ہوکر اسکے بازوے راست مین اتر آویگی
اور حلقہ پورا ہوجاویگا اس صورت مین معمول کا جسم بمنزلہ اوڈائل بار ہوتا ہی
جن لوگون کی طبیعت بہت اثر پذیر اوڈائل کی ہوتی ہی انپر اس موج کا اثر
بہت تیز ہوتا ہی اور جب عامل کی کیفیت کی موج معمول کی کیفیت کی
موج کے موافق ہوتی ہی تو اسکا اثر خوش آیند ہوتا ہی لابعض اوقات آثار بہت
تیز ہوتے ہین حتی کہ اگر دیر تک یہ حال رہے تو نوبت غشی یا تشنج کی پہونچ
جاتی ہی ریشن بیک صاحب کو اس حال کا تجربہ بہت آدمیون پر انکی
بیداری کی حالت مین ہوا ہی اور مین نے جو تجربہ کیا تو انکا بیان صحیح پایا گیا
اور عند التحقیق معمول کے بیان سے معلوم ہوا کہ کوئی شی بدن مین چلتی ہوئی
معلوم ہوتی ہی اور اسکے چلنے کی راہ اسطرح بتاتے ہین جیسا مین نے موج
اوڈائل کی راہ کا اوپر بیان کیا۔
لیکن اگر عامل کے ہاتھ زیروزبر ہون اور وہ معمول کے ہاتھ پکڑے تو عامل اور
معمول کی امواج اوڈائل بجاے موافق ہونے کے مناقض ہوجاتی ہین نتیجہ

یہ ہوتا ہی کہ اِن دونون امواج مین ایک قسم کی لڑائی ہو جاتی ہی اور معمول
ایک منٹ تک بھی اس عمل کی برداشت نہین کر سکتا اور اُسکو نہایت
تکلیف ہوتی ہی ریشن بیک صاحب کو اول اس بات کا تجربہ ہوا تھا
اُسکے بعد مین نے ایک عورت کے ہاتھ اسی طرح پکڑے اس عورت کی
طبیعت نہایت اثر پذیر عمل اوڈائل کی تھی چند لمحون کے بعد اُسنے زور
کرکے اپنے ہاتھ میرے ہاتھون سے چھوڑا لیے اور کہا کہ اگر دو چار پل تک
اور بھی ہاتھ نہ چھڑا لیتی تو نوبت غش اور تشنج کی پہونچ جاتی بعد ازان
مین نے اُسکی بہت التجا کی اور اُسکو بہت طمع بھی دی لیکن پھر وہ ایسے عمل پر
راضی نہین ہوئی حقیقت مین اس عورت کا بیان حرفاً حرفاً ایسا ہی تھا جیسا
ریشن بیک صاحب کے معمول کا بیان تھا اور اس عورت نے کبھی صاحب
موصوف کی کتاب کا حال بھی نہین سُنا تھا سوا اِس عورت کے
اور لوگون پر بھی مین نے کچھ کچھ اثر اِس قسم کا دیکھا ہی —
مقناطیس مصنوعی اور کرسٹلون کا فعل بھی اِسی قیاس پر سمجھ مین آسکتا ہی
مقناطیس مصنوعی اور کرسٹلون مین سے بھی امواج نکلتی ہین اور اِس
موج مین مطابق اس قطب کے جو آدمی کے ہاتھ مین ہو یا مطابق ہاتھ آدمی کے
جسمین قطب ہو فرق ہوتا ہی یعنی جس قطب کا دست راست مین ہونے سے
خنک اثر ہوتا ہی اُس قطب کا دست چپ مین ہونے سے گرم اثر ہوتا ہی مجکو
اِسکا تجربہ سَو مرتبہ سے زیادہ ہوا ہی —
جن اجسام مین کیفیت اوڈائل قطب کے طور پر نہین ہوتی ہی تو وہ مطابق
اپنی اصل کے یا بالکل گرم یا بالکل سرد اثر رکھتے ہین جن اجسام مین مثل آکسیجن
اور تیزابون کے منفی اوڈائل ہوتا ہی وہ عموماً خنک اثر رکھتے ہین اور جن

اجسام مین مثل ہنڈروجن* اور کھار کے مثبت اوڈائل ہوتا ہی اُسکا اثر گرم ہوتا ہی باقی رہی حالت مقناطیسی سو یہ حالت خواہ خواب مقناطیسی کی نوبت پہونچے خواہ نہ پہونچے اسطرح پر پیدا ہو جاتی ہی ریشن بیک صاحب نے ثابت کیا ہی کہ معمولی نیند جو آدمیون کو آتی ہی اُسکا واقع ہونا کیفیت اوڈائل جسم انسان مین ایک خاص تغیر ہونے پر منحصر ہی نیند مین بمقابلہ دیگر اعضاے جسم کے سر مین کیفیت اوڈائل کم ہوتی ہی اسی طرح جب عامل خواہ ہاتھون کے ذریعے سے خواہ نظر جما کر دیکھنے سے عمل کرتا ہی تو جتنی کیفیت اوڈائل مختلف اعضاے جسم مین ہوتی ہی بمقابلہ ہمدیگر اُس کیفیت کے جسم مین فرق آجاتا ہی جو خاص تغیر ہوتا ہی وہ تو ہم نہین جانتے ہین لیکن یہ بات سمجھ مین آسکتی ہی کہ خاص ترکیب سے ایک خاص تغیر ایسا ہو جاتا ہی کہ معمولی نیند سے مختلف حالت خواب ایسی پیدا ہو جاتی ہی کہ عقل اور ہوش قائم رہتا ہی لیکن حواس ظاہری مسدود ہو جاتے ہین اور درحالیکہ حواس ظاہری سو جاتے ہین حواس باطنی نسبت سابق زیادہ بیدار رہتے ہین یہ بات تحقیق ہی کہ جن لوگونپر خواب مقناطیسی کی حالت ہوتی ہی اور وہ لوگ جو حالت خواب بیداری مین خواہ خود بخود خواہ بذریعۂ عمل مقناطیسی ہوتے ہین وہ آدمی کیفیت اوڈائل کے بہت اثر پذیر ہوتے ہین یعنی اُنپر آثار گرمی یا خنکی بہت نمایان ہوتے ہین اور اُنکو روشنی اوڈائل نظر آتی ہی جن لوگون کی طبیعت حالت بیداری اصلی مین کم اثر پذیر ہوتی ہی اُنکی طبیعت حالت خواب بیداری مین بدرجۂ غایت اثر پذیر ہو جاتی ہی۔

میری راے مین خود بخود حالت خواب بیداری کا واقع ہونا اس سبب سے ہی کہ جو خاص تغیر حالت کیفیت اوڈائل مین بذریعۂ عمل مقناطیسی ہوتا ہی

---

* اوکسیجن اور ہنڈروجن ہوا کے دو جزو ہین۔

وہ تغیر ایسی حالت مین خود بخود واقع ہوجاتا ہی الافرق یہ ہی کہ عمل مقناطیسی کے ذریعے سے اُس کیفیت کی مقدار کل مین ایزادی ہوتی ہی اور جب خود بخود ایسی حالت واقع ہوتی ہی تو ایزادی نہین ہوتی اور بھی قیاس ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب اور مسٹر بریڈ صاحب کی ترکیبون پر بھی راست آتا ہی کیا معنی کہ غیر چیز مین سے اور زیادہ اوڈائل معمول کے جسم مین نہین پہونچتا ہی—

عامل کو جو مدرکات اور حواس اور حافظہ اور قوت متخیلہ معمول پر حالت خواب اوڈائل مین اختیار ہوتا ہی اُسکی وجہ یہ ہی کہ عامل کی کیفیت اوڈائل معمول کی کیفیت سے اعلیٰ اور قوی تر ہوتی ہی اور بسبب اس بات کے کہ اوڈائل جا بجا موجود ہوتا ہی اور اُسمین یہ خاصہ ہی کہ اُسکی رہگذر رہتی ہی عامل کو اپنی کیفیت کی اس مقدار کے ساتھ جو معمول کے جسم مین چلی گئی ہی ربط رہتا ہی اگر کیفیت اوڈائل کو کوئی قوت عرقی یا قوت حیوانی ہی تو ممکن ہی کہ عامل کی کیفیت اوڈائل جو غالب ہوتی ہی معمول کے اعصاب کی حرکات اور جوش مین خلل کرتی ہی معمول کو جو روحانی اور جسمانی کشش عامل کی طرف ہوتی ہی اُسکی بھی یہی وجہ ہی اور اس قیاس کو اس بات سے تائید پہونچتی ہی کہ معمول اکثر بیان کیا کرتا ہی کہ عامل کے گرد ایک روشنی سی ہوتی ہی کہ وہ روشنی معمول کا بھی انحصار کر لیتی ہی جتنی باتین عمل اوڈائل کی نسبت تحقیق ہوئی ہین اُنسے ثابت ہوتا ہی کوئی شی یا کیفیت ایک جسم مین سے دوسرے جسم مین نفوذ کرتی ہی چنانچہ تحقیق ہی کہ معمول کو ایک قسم کی کیفیت نہ فقط عامل کی اُنگلیون مین سے بلکہ اُسکے کل جسم مین سے نکلتی ہوئی اور معمول کے جسم مین جاتی ہوئی نظر آتی ہی—

عمل مناقض مقناطیسی کا جو ناگوار اثر ہوتا ہی اُسکی یہ وجہ معلوم ہوتی ہی کہ کیفیات آپس مین مناقض ہوتی ہین اور کچھ یہ وجہ معلوم ہوتی ہی کہ جب سوائے عامل کے

اور لوگ معمول کے ہاتھ پکڑ لیتے ہین تو امواج اوڈائل مین انقلاب ہو جاتا ہو
جن لوگون نے اِس عمل کا اثر ہوتے ہوے دیکھا ہو وہ سب جانتے ہین
کہ اِس طرح کی مزاحمت سے ناگوار آثار پیدا ہوتے ہین۔

معمول کو جو بعض اشیا سے تنفر ہوتا ہو اُسکی وجہ بھی یہ معلوم ہوتی ہو
کہ جیسی کیفیت اوڈائل اُنکی مثبت یا منفی بہ لحاظ کیفیت معمول کے
ہوتی ہو ویسا ہی اُسکا اثر معمول پر ناگوار ہوتا ہو۔

علی ہذا القیاس اُنس یا شرکت حس اسطرح سے پیدا ہوتی ہو کہ عامل کی
کیفیت کا فعل اُس حالت مین کہ جب حالت اوڈائل معمول بڑھی ہوئی تھی
معمول پر خوش آیند ہوتا ہو اور دونون کی کیفیات مین توافق ہوتا ہو
اور یہ بات بہت آسانی سے سمجھ مین آسکتی ہو کہ اِس تانس اور شرکت
حس کی تاثیر پیدا ہونے کا ذریعہ اور واسطہ اوڈائل ہوتا ہو۔

شرکت حس کے واقع ہونے کی نسبت کسی کو شبہہ نہین ہو یہ بات اکثر
خود بخود نمایان ہوتی ہو بلکہ اکثر آدمی جو غائب بینی کے قایل نہین ہونا چاہتے
کہتے ہین کہ غائب بینی کا ظہور فقط شرکت خیال اور شرکت فعل وغیرہ کے
سبب سے ہوتا ہو یہ آدمی بعوض اِس بات کے منظور کرنے کے کہ غائب
بین کو بلا امداد حواس ظاہری کے اشیا کے دیکھنے کی قدرت
حاصل ہوتی ہو عامل کے ساتھ معمول کو اس درجہ کی شرکت حاصل ہوتی
قبول کرتے ہین جسکے ذریعے سے معمول کو عامل کے تمام خیالات
کو صحت کے ساتھ دریافت کر لینے کی قدرت حاصل ہوتی ہو یہ لوگ
ذرا بھی فکر نہین کرتے کہ کیا اِس درجہ کی شرکت قدرت غائب بینی بلا
وساطت سے کم تعجب کی بات ہو اور ذرا نہین سوچتے کہ اسطرح کی شرکت اگر ہو

تو ایک نیا حس ہونا چاہیے لیکن سب آدمی جانتے ہین کہ شرکت مذکور حقیقت مین روزانہ واقع ہوتی ہو اور اگرچہ وہ اِسکی وجہ وقوع نہین بیان کرسکتے ہین اسواسطے کہ شاید اُنھون نے کبھی اِس بات پر خیال بھی نہین کیا لیکن اسواسطے اُسکا واقع ہونا یقین کرلیتے ہین کہ اُنکے نزدیک غائب بینی بلا وساطت کے ماننے سے اِس شرکت کا ماننا ایک کمتر عیب ہو —

یہ بات آپ کو یاد دلانی فضول ہو کہ اگر ہم مان بھی لین کہ بہت سی صورتین غائب بینی کی شرکت خیال اور دریافت خیال کے سبب سے پیدا ہوتی ہین تاہم بہت باتین ایسی ہین کہ اُنمین غائب بینی کا ثبوت شرکت کے قیاس سے نہین ہوسکتا ہو مین آپ کو یہ بات بتانی چاہتا ہون کہ شرکت خیال اور فعل کا واقع ہونا اگر مانا جاوے تو غالباً اوڈائل اُسکے واقع ہونے کا ذریعہ ہو چونکہ عامل اور معمول کی کیفیات اوڈائل باہمدیگر متداخل ہوتی ہین اور عامل کی کیفیت معمول کی کیفیت پر غالب ہوتی ہو اسواسطے یہ بات پیدا ہوتی ہو کہ جو جو خیالات اور افعال عامل کے ہوتے ہین اُنمین معمول شریک ہوجاتا ہو اور اسطرح یہ بات پیدا ہوتی ہو کہ معمول عامل کے خیالات کو پڑھ لیتا ہو جزئیات اُس ترکیب کے جس سے یہ بات معمول کو حاصل ہوتی ہو ہمکو معلوم نہین ہین غرضکہ جب شرکت خیال واقع ہوتی ہو اُسکی وجہ وقوع اسطرح پر معلوم ہوتی ہو جیسا مین نے بیان کیا اور یہی وجہ دونون حالتون مین راست آتی ہو یعنی اُس حالت مین بھی کہ جب شرکت خودبخود واقع ہوجاوے اور اُس حالت مین بھی جب عمل مقناطیسی کے ذریعے سے پیدا ہو ظاہر ہو کہ ایک ایسی کیفیت کے واسطے جیسی اوڈائل ہو مسافت کچھ حقیقت نہین رکھتی اگر اوڈائل حقیقت مین کوئی شی ہو تو وہ کیفیت مثل روشنی کے عرصۂ عالم کو طی کرتی ہو گو ریشن بیک صاحب کے تجربات سے ثابت ہو کہ روشنی کی نسبت اُسکی رفتار کمتر ہو

مین اوپر بیان کرچکا ہون کہ غائب بینی بلا وساطت تحقیقاً واقع ہوتی ہی گو ہم اُسکی وجہ وقوع بیان نہ کرسکین اب مین سمجھتا ہون کہ میرے نزدیک وجہ غالب اُسکے واقع ہونے کی کیا ہی یہ غائب بینی عمل مقناطیسی کا ایک ایسا اثر ہی کہ اُسپر پہونچکر بہت آدمی ٹھوکر کھاتے ہین بعض آدمی بہت دلیری سے کہتے ہین کہ ہم کبھی اِس اثر کو نہین مانینگے اور بھول جاتے ہین کہ ماننا کچھ اختیاری بات نہین ہی اور اگر ثبوت اُسکے وقوع کا کامل ہوگا تو سوائے اِسکے کہ اُسکو مانین اور کوئی چارہ نہین ہی جہانتک مجکو اُسکا تحریری ثبوت حاصل ہوا ہی اُسکے مطالعہ سے مجکو یقین ہی کہ غائب بینی حقیقت مین واقع ہوتی ہی لیکن مین نے اِس امر مین اپنے یقین کو اُسوقت تک بیان اور ظاہر نہین کیا جب تک مین نے بچشم خود غائب بینی کے اثر کو واقع ہوتے نہین دیکھا جو لوگ غائب بین کے واقع ہونے کو نہین مانتے ہین اُنمین دو یا تین باتین مین نے پائی ہین۔ اول تو یہ ہی کہ جو ثبوت تحریری اِس اثر کے پیدا ہونے کا ہی اُس سے یہ لوگ ناواقف ہوتے ہین۔ اور دوسرے یہ کہ جب اُنکے اعتراضات کو بخوبی چھانا گیا ہی تو خلاصہ اُنکے اعتراضات کا یہی پایا گیا کہ ایسی بات کا واقع ہونا ناممکن ہی اور دوسرے یہ کہ اُسکے واقع ہونے کی وجہ کوئی نہین بیان کرسکتا اِسواسطے اُنکا واقع ہونا نہین ماننا چاہیے۔

تیسرے یہ بات بھی ہی کہ اِن لوگون نے کبھی اِس امر مین تحقیقات نہین کی جو لوگ دانشمندانہ اِس بات کی احتیاط رکھتے ہین کہ کسی نئے اور متعجب امر کو بلا ثبوت کامل اور بلا اِسکے کہ اپنی آنکھ سے دیکھ لین نہین مانتے اُنسے مین کچھ جھگڑا نہین کرتا ہون لیکن جب بہت ایسے آدمی گواہی دین جنکی راستی اور شرافت مین کچھ شبہہ نہین اور وہ بات بھی ایسی ہو کہ نہ طبعیات اور ہندسہ کے حساب سے اُسکو غیر ممکن کہہ سکین تو احتیاط فقط یہانتک زیبا ہی کہ یہ بات نہین

کہ ہمکو اچھی طرح تشفی نہین ہوتی اور ہمسکو خود تحقیقات کرنی مناسب معلوم
ہوتی ہی نہایت محتاط حکما کو یہ منصب نہین ہی کہ جن امور کی نسبت شہادت
اِس قسم کی ہو اُسکو بغیر اپنی آنکھون سے دیکھنے کے ناممکن الوقوع کہین
اور سب سے زیادہ یہ بات ہی کہ تاوقتیکہ وہ تحقیقات بخوبی اور احتیاط سے
نہ کرلین تب تک اُنکو ہرگز یہ منصب نہین ہی کہ گواہون کو دغاباز اور
فریبی کہین اگر آنکا جی تحقیقات کرنے کو نہین چاہتا یا اُنکو قابو اچھی طرح
تحقیقات کرنے کا نہین ملتا تو انسانیت اور آدمیت اِس بات کی مقتضی ہی
کہ وہ خاموش ہو رہین کچھ نئی بات ایجاد نہین کرتا ہون جو امر روزانہ واقع
ہوتے ہین وہ بھی کہتا ہون اور مین بلا تامل یہ بات کہتا ہون کہ جن لوگون نے
تحقیقات نہین کی اور باوجود تحقیقات نہ کرنے کے اُن لوگون پر جنھون نے
اچھی طرح تحقیقات کی دروغ گوئی اور فریب دہی کا اتہام کرتے ہین اُنکا
طریق اِس قول کے موافق نہین ہی کہ ہرچہ بر خود نہ پسندی بر دیگرے ہم مپسند
اور اُنکا طریق عقل سے نامناسب ہی اور انصاف سے دور —
لیکن اگرچہ مین ایسے لوگون کی نسبت جنکو علم مین دستگاہ ہی
اور جنکو تحقیقات علمی کے ضوابط سے آگاہی اور واقفیت ہی ایسی باتین
کہتا ہون جیسی اوپر کہی گئین لیکن مین اُن لوگون کے واسطے جنھون نے
علوم مین تحقیقات نہین کی اور جنکو ضوابط علمی معلوم نہین ہین جو رعایت
مناسب ہی وہ کرلیتا ہون ظاہر ہی کہ جب تک کچھ نہ کچھ ظاہر پسند وجہ
کسی امر کے واقع ہونے کی نہ دی جاوے تب تک ایسے آدمیون کی
سمجھ مین وہ بات نہین آسکتی ہی مین کئی بار کہہ چکا ہون کہ اگر ہمیشہ اس
قاعدہ کی پابندی کی جاوے کہ جب تک کوئی وجہ کسی امر کی نہ دی جاوے

تب تک اُسکو نہ مانین تو شاید کسی بات کو بھی نہین مانا جاویگا اور مآل کار اگر غور کیا جاوے تو جس کسی امر کی وجہ بیان ہوتی بھی ہی تو فقط یہ بات حاصل ہوتی ہی کہ اُس امر کو کسی قدرتی قاعدے پر بیان کر دیتے ہین حالانکہ اُس قاعدے کی نسبت ہم اِسکے سوا اور کچھ نہین کہہ سکتے ہین کہ یہ قاعدہ ظاہرا معلوم ہوتا ہی لیکن اگر اتنی بات بھی بیان کی جاوے تو تحقیقات علمی مین نہبت کار آمد ہوتی ہی اسواسطے جو کچھ ناقص وجہ محکو وقوع غائب بینی کی معلوم ہوتی ہی مین بیان کر دیتا ہون لیکن آپ کو خیال رہے کہ جو کچھ مین بیان کرتا ہون فقط قیاسی ہی یہ بات نہین کہتا ہون کہ فی الحقیقت یہی وجہ ہی بلکہ فقط یہ کہتا ہون کہ یہ قیاس غالباً صحیح معلوم ہوتا ہی اور جبتک اور کوئی بہتر قیاس نہو اُسکو ماننا چاہیے پس میرے قیاس مین یہ بات آتی ہی کہ غائب بینی کے واقع ہونے کا ذریعہ کیفیت اوڈائل ہی۔

آپ کو یاد رہے کہ اول ہی بات معمول کو حالت روشن مین یہ معلوم ہوتی ہی کہ اگرچہ اُسکی آنکھین بند ہوتی ہین لیکن اُسکو عامل کے ہاتھ اور جسم مین سے اور اور اشیا مین سے بھی روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہی اور سب چیزین اُسکو روشن نظر آتی ہین معمول کو ہر شی کے گرد ایک روشنی کا ہالہ نظر آتا ہی اور یہ روشنی خود معمول کا بھی انحصار کر لیتی ہی اور اُسکے اپنی کیفیت کے ساتھ مشترک ہوجاتی ہی میری راے مین یہ اثر اوڈائل کے سبب سے ہوتا ہی جو شی معمول دیکھتا ہی اوڈائل کی روشنی مین دیکھتا ہی اور روشن معمول پر ہمیشہ اِس روشنی کا اثر بہت ہوتا ہی۔

دوسرے یہ کہ ان اشیا کے دیکھنے مین معمول کی آنکھین نہین کام آتی ہین بلکہ اگر اچھی طرح نظر نہین آوین تو معمول اُنکو اپنے سر کے اوپر یا پیشانی پر رکھ لیتا ہی مین نے ایک غائب بین کو دیکھا ہی کہ جب کبھی وہ لکھنا چاہتا تھا وہ کاغذ

کی طرف اپنے سر کی چاند سے دیکھتا تھا اور آنکھین اُسکی بالکل بند اور ایسے موقع پر ہوتی تھین کہ اگر کُھلی بھی ہوتین تو بھی اُسکی آنکھین کارآمد نہوتین اُسکی تحریر کا جو کچھ ایسی حالت مین اُسنے لکھا تھا میرے پاس ایک نمونہ موجود ہی یہ وہی معمول ہی جسکا مین نے پہلے بیان کیا ہی کہ اگر وہ اپنی آنکھون کے سامنے کسی شی کو رکھنا چاہتا ہی تو اُس شی کو اپنی کھوپڑی پر رکھ لیتا ہی اگر اوڈائل ایسی نظر کا ذریعہ ہو تو معلوم ہوتا ہی کہ انسان کی کھوپڑی اُسکے نفوذ کو نہین روک سکتی ہی اور حقیقت مین اوڈائل ہر شی مجسم مین نفوذ کر لیتا ہی —

تیسرے یہ کہ جب غائب مین کوئی شی فاصلے سے دیکھتا ہی اور اُس سے دریافت کیا جاتا ہی کہ اُس شی کو کیونکر دیکھتے ہو تو وہ اکثر کہتا ہی کہ اُس چیز مین سے ایک روشن بادل سا اُٹھکر میری طرف آتا ہی اور ایک ایسا ہی روشن بادل میرے جسم مین سے اُٹھکر یہ دونون بادل ملجاتے ہین اور اُن دونون متفق بادلون مین مین اُس شی کو دیکھتا ہون اول تو ذرا دھوندلی نظر آتی ہی لیکن بعد ازان روشن نظر آتی ہی اور جیسا اُسکا قدرتی رنگ ہی ویسا ہی رنگ نظر آتا ہی یہ بیان بھی ہمارے اُس قیاس کے موافق ہی کہ کیفیت اوڈائل تمام عالم مین پھیلی ہوئی ہی اور ادراک روشن کا ذریعہ ہی جو معمول روشن عقیل اور فہیم ہوتے ہین وہ سب اسطرح کے حال خود بیان کرتے ہین ریشن بیک صاحب نے جو اکثر آدمیون پر اُنکی حالت بیداری مین تجربات کیے ہین اُنکے بیان بھی اِس بیان کے مطابق ہین —

اب اگر ذرا اور تلاش سے تحقیق کیا جاوے کہ ادراک روشن کیونکر پیدا ہوتا ہی تو مجھے آپ کو پھر وہ قیاس یاد دلانا پڑیگا کہ جو کچھ کیفیت کسی شی مین ہوتی ہی اُسکا فعل اور اجسام پر ہوتا ہی حرارت اور روشنی اور الکٹرسٹی اور آواز جو کسی جسم

مین سے نکلتے ہین اور اجسام پر آگر گرتے ہین اور علی ہذا القیاس جو اعضاء حس ہمارے جسم مین ہین اُنپر گرتے ہین لیکن ابتدا مین ایسے ضعف کے ساتھ گرتے ہین کہ جو اشیا قریب تر ہوتے ہین اور اُنکو ہم دیکھتے ہین یا حس کرتے ہین اُنکی تاثیر سے مغلوب ہوجاتے ہین اب فرض کرو کہ جو لمعات اوڈائل کے اجسام مین سے نکلکر ہمارے قوا حس باطنی پر گرتے ہین وہ لمعات ایسے ضعف سے آکر گرتے ہین کہ جن لوگون کی طبیعت پر متوسط اثر ہوتا ہی اُنپر اُن لمعات کا عمل بمقابلہ افعال حواس ظاہری یعنی حواس باصرہ و سامعہ و شامہ و ذائقہ و لامسہ ضعیف تر ہوتا ہی لیکن جن لوگون کی طبیعت اثر پذیر ہوتی ہی اُنپر لمعات کا اثر درحالیکہ اُنکی طبیعت کو اُنکی طرف متوجہ کیا جاوے زیادہ ہوتا ہی اور جن لوگون پر حالت مدہوشی طاری ہو اُنکی طبیعت اُن لمعات کی نہایت درجہ اثر پذیر ہوتی ہی —

اب دیکھنا چاہیے کہ خواب مقناطیسی مین کیا صورت واقع ہوتی ہی ایسی حالت مین یہ بات اکثر پائی جاتی ہی کہ دو حواس حواس ظاہری مین سے جنپر ہر وقت باہر سے اثر پہونچتا رہتا ہی یعنی حس باصرہ و حس سامعہ بند ہوجاتے ہین نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ حواس باطنی مین اِن دونون حواس ظاہری کے فعل غالب سے انتشار نہین ہوتا ہی اور لطف فعل لمعات اوڈائل کا ہوتا ہی اُسکا اثر حواس باطنی پر اچھی طرح ہوتا ہی اور اُن لمعات کے فعل کے واسطے حواس ظاہری کا ذریعہ درکار نہین ہوتا ہی اور جو کچھ تحریک آواز ہاے بعید اور کیفیت باصرہ مین نسبت اشیاے دور کی ہوتی ہی وہ تحریک اِن حواس باطنی پر اثر کرتی ہی اور جو کہ وہ کیفیت اوڈائل کا ہی اُسکے ذریعہ سے ایک نیا راستہ اُسکے حواس باطنی تک پہونچنے کا حاصل ہوجاتا ہی اگر معمول کی طبیعت بہت اثر پذیر ہو اور

اُسکے حواس ظاہری بالکل بند ہوں تو ایسی حالت اِس بات کے پیدا ہونے کے واسطے سب سے زیادہ موافق ہی کہ اُسپر حالت روشن واقع ہوجائے لیکن جو کچھ تاثیر اب اُسکو دریافت ہوتی ہی فی الحقیقت نئی نہین ہوتی پہلے وہ اِس تاثیر کو اسواسطے نہین دریافت کرسکتا تھا کہ وہ تاثیر بہت ضعیف تھی اب اُسپر اسواسطے توجہ ہوتی ہی کہ وہ تاثیر تیز ہوجاتی ہی یعنی جو تاثیرین دماغ تک پہونچتی ہین اُن سب مین اس قسم کا اثر نہایت قوی ہوتا ہی ایک قوی دلیل اِس قیاس کی تائید مین یہ ہی کہ حالت روشن خود بخود بھی واقع ہوجاتی ہی اور جب کبھی ایسی حالت واقع ہوتی ہی تو اُسکے وقوع سے پہلے یا نیند یا خواب بیداری یا عمق فکر ہوتا ہی اور نیند اور خواب بیداری اور عمق فکر کے سبب سے ہمیشہ یہ بات ہوتی ہی کہ حواس ظاہری کے فعل کا اثر ہمارے اوپر نہین ہوتا اور اِس سبب سے حواس باطنی پر اوائل کی کیفیت کی زیادہ تاثیر ہوتی ہی —

بعض آدمی اپنے اوپر حالت ہوش مین فقط تعمق فکر اور خیال کو فقط ایک طرف متوجہ کرنے سے حالت روشن پیدا کر لیتے ہین اور میسمریکلی صاحب ایسی حالت اور آدمیون پر بھی ہمیشہ حالت ہوش مین پیدا کر دیتے ہین میرے خیال مین یہ بات ہی کہ تعمق فکر اُنکی ترکیب کا ایک جزو ہی لیکن بہت تعجب کی یہ بات ہی کہ جب حالت روشن نمودار ہونے لگتی ہی تو اُنکی ترکیب کا بڑا جزو یہ ہی کہ بجاے معمول کے وہ لمبے چہرے پر یا اُن اشیا پر جنکا دکھانا منظور ہوتا ہی ہاتھون سے عمل کرتے ہین معمول کہتے ہین کہ اِن دونون ترکیبون سے ایک قسم کی اودی روشنی اُس شی پر پڑتی ہی اگر ہاتھون سے بہت مرتبے عمل کیا جاوے تو یہ روشنی گہری ہوجاتی ہی اور پھر وہ شی اچھی روشن

نظر نہین آتی ہی لیکن اگر پھر اُلٹا عمل کیا جاوے تو گھر اپنی دور ہوجاتا ہی اور وہ شہر ابھی نظر آتی ہی۔

جو غائب بین اندرونی ترکیب اپنے جسم اور اور لوگون کے جسم کی دیکھتے ہین وہ بیان کرتے ہین کہ تمام اعضا روشنی سے ملبس معلوم ہوتے ہین اور بالکل شفاف نظر آتے ہین اور ریشن بیک صاحب کے معمولون کے سامنے جب ایک موٹی سلاخ لوہے کی رکھی گئی تو اُنکو وہ سلاخ شیشے کے مثال شفاف نظر آتی جب غائب بین کے ہاتھ مین ایک خط یا بال کی لٹ دیجاتی ہی تو اُسکے بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ جو لمعات اوڈائل ان چیزون مین ملصق ہوتے ہین اُنکے ذریعہ سے اُنکو یہ بات معلوم ہوجاتی ہی کہ یہ خط اور بال کس شخص کے ہین کیا یہ بات ہوسکتی ہی کہ جس شخص کا خط یا بال ہوتے ہین وہ بالکل اُس شخص سے جدا نہین ہوجاتے بلکہ اُنمین اور اُس شخص مین ایک قسم کا تعلق اوڈائل قائم رہتا ہی بہر حال یہ بات تو تحقیق ہی کہ نہ فقط غائب بین اُس آدمی کو دریافت کرلیتا ہی بلکہ اگر اُس اثنا مین وہ بال اور خط کئی آدمیون کے ہاتھون مین سے گذرے ہون تو غائب بین کو اُس خاص شخص کے دریافت کرنے مین جسکے وہ حقیقت مین ہین دقت اور پریشانی ہوتی ہتی بعض اوقات غائب بین اُس آدمی کو دیکھتا ہی جسکے ہاتھ مین نوبت اخیر مین وہ اشیا ستعین لیکن کسی نہ کسی ذاتی عقل سے وہ پہچان جاتا ہی کہ یہ چیزین اُس آدمی کی نہین ہین اکثر غائب بین عامل سے کہتا ہی کہ یہ مزاحمت جو کچھ اُسکے حواس کے فعل کے ساتھ ہوتی ہی وہ دور کردے چنانچہ عامل ایک جزوی ترکیب سے یہ بات کردیتا ہی اور جب کبھی صحیح آدمی معمول کو دریافت ہوجاتا ہی تو پھر اسکو ذرا بھی اُسکے پہچان لینے مین تامل نہین ہوتا ہی۔

ایک شخص کو مین جانتا ہون جسکو یہ بات حاصل ہی کہ وہ اپنے اوپر حالت روشن پیدا کر لیتا ہی اور اُس حالت مین ایسے شخصون کو جنسے وہ واقف نہین اور اشیاے بعید کو دیکھہ سکتا ہی جب اُس سے دریافت کیا گیا کہ تم کیونکر دیکھہ لیتے ہو تو اُسنے کہا کہ مین کچھہ ترکیب نہین بتا سکتا ہون تشبیہہ فقط دے سکتا ہون کہ جسطرح کوئی کتا قید سے چھوٹ کر اپنے مالک کو ڈھونڈھ کر پا لیتا ہی اسطرح مین بھی آدمیون کو فاصلے پر سے دیکھہ لیتا ہون اور بیان یہ ہی کہ جب کسی شخص نے اُس سے کسی آدمی کے دیکھنے کے واسطے کہا تو وہ اُس آدمی کی کیفیت اور حالات کا پتا مستفسر کے دل مین دیکھہ لیتا ہی پھر اُس شے کا سراغ اسوقت تک لے جاتا ہی کہ جب وہ آدمی اور مستفسر وقت اخیر یکجا تھے اُسوقت سے آگے پھر وہ فقط اُس آدمی کا سراغ لگاتا ہی اور تھوڑی دیر کے بعد اُسکو ڈھونڈھ کر دیکھہ لیتا ہی جب غائب ہین واقعات گذشتہ کو دیکھتا ہی تو ہم خیال کر سکتے ہین کہ بجاے نیچے کی طرف پتا لگانے کے وہ کیفیت اور حالات کا اوپر کی طرف پتا لگاتا ہی یہ قیاس ہمارا اُس قیاس سے موافق ہی کہ جو کچھہ دنیا مین واقع ہوتا ہی ایک ایسا نشان دنیا مین چھوڑ جاتا ہی کہ وہ تا وقتیکہ یہ دنیا رہیگی کبھی زائل نہوگا اور حقیقت یہ ہی کہ تجربات عمل مقناطیسی مین جو بذریعہ تحریر یا بولنے کیے جانے مین واقعات گذشتہ اسطور پر بیان کیے جاتے ہین کہ گویا فی الحال موجود ہین اور یہ بیان بھی اُس صورت مین ہوتا ہی کہ عامل یا مستفسر سے معمول کو شرکت خیال نہین ہوتی ہی ما وقع کا یہ حال ہی یہ بات کہ یہ امر کس ذریعہ سے واقع ہوتا ہی کبھی نہ کبھی دریافت ہوجاویگی اور اگر یہ دریافت نہو تو جو کچھہ روزانہ ہوتا دیکھتے ہین اُسکے ہوجانے مین تو شبہہ کسی طرح نہین ہوسکتا ہی —

اسی قیاس پر جو جادو اور سحر اور منتر قدیم سے سب ملکون مین ہوتا رہا ہی

سمجھ مین آسکتا ہی یہ بات ظاہر ہی کہ مصر اور یونان اور ہندوستان کے شوالون کے پنڈے علم وعمل مقناطیس روحانی سے بخوبی واقف تھے اور انکو حالت غائب بینی کے پیدا کرنے کی ترکیبین معلوم تھین تصویرات سے ثابت ہی کہ جو ترکیب عمل مقناطیسی کی فی زمانا آئج ہی اسی قسم کی ترکیب مصر مین کیجاتی تھی اور یہ بات سب کو بخوبی معلوم ہی کہ ہلکا راگ اور ذرا دھوندلی روشنی اور دھونی دینی ملکون مین سب ساحرون کے سب استعمال مین تھی بت پرستون کے دیومالا اور روایات مین بہت نشانات عمل مقناطیسی کے موجود ہین چنانچہ دیوتاؤن کے آدمیون اور حیوانات کی صورتون کے اختیار کر لینے کا جو لوگون کو اعتقاد تھا وہ اس بات پر موقوف ہی کہ عامل عمل مقناطیسی کو اپنے معمول کے حواس پر حالت ہوش مین اختیار تھا مین نے ایک معمول پر جو اچھے ہوش کی حالت مین تھا ایسا اثر ہوتے ہوئے دیکھا ہی کہ عامل کی مرضی سے اسنے عامل کو اور سوائے عامل کے اور شخص کو اصل آدمی سے غیر یا کوئی حیوان بلکہ کوئی شی غیر ذی روح سمجھ لیا ہمکو جو علم مقناطیس روحانی مین فی زمانا دستگاہ حاصل ہی وہ ابھی کم ہی اور اگر آیندہ ہمکو معلوم ہو کہ کسی شخص نے ایسی ترکیب دریافت کر لی ہی کہ جسکے سبب سے ایک وقت مین بہت آدمیون پر دفعۃً اسکا عمل چل جاتا ہی تو کچھ تعجب کی بات نہوگی اس ترکیب سے ممکن ہی کہ کوئی شخص اپنے محافظ کی نظر بچا جاوے اور بلکہ جس آدمی پر یہ اسرار معلوم ہو ایک ایسے مکان مین سے نظر بچا کر نکل سکتا ہی کہ جہان بہت آدمی جمع ہون اس ترکیب سے کہ اپنی ہئیت ان آدمیون کے ذہن مین بدل دے پہلی جو روایتین ہین کہ آدمی غائب ہو جاتے تھے اب ایسی باتین روزانہ ہوتی ہین عامل کو اختیار ہی کہ معمول پر ایسی حالت پیدا کرے کہ یا خود یا کوئی اور شخص معمول کو بالکل نظر نہ آوے ابھی تک یہ بات تو حاصل نہین ہی کہ دفعۃً بہت آدمیون

عامل کو ایسا اختیار حاصل ہو لیکن یقین ہی کہ تلاش سے یہ بات بھی جلد حاصل ہو جاویگی مین نے بچشم خود دیکھا ہی کہ دو روز ہوئے ایک آدمی ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کے مکان مین آیا اور دروازے مین داخل ہوتے ہی ڈارلنگ صاحب نے اسپر یہ حالت پیدا کر دی کہ اسنے ایک کھڑی کو ایک شلجم اور ایک اپنے دوست کو شمعدان سمجھ لیا اور دیکھا کہ فرش پر سے ایک آتشبازی کا برج ہوا کے اوپر چڑھتا ہی اس عمل سے یہ عمل تھوڑے ہی درجہ پر دور ہی کہ کسی ساحرہ کو یا چڑیل کو جھاڑو پر آسمان پر چڑھتے ہوے دیکھ لین یا کوئی دیو کسی بکری کی پشت پر سوار ہو کر ہوا مین چڑھتا ہوا نظر آوے۔

یہ بات بھی آسانی سے سمجھ مین آتی ہی کہ زمانہ جہالت مین جس شخص کو اس علم مین دستگاہ تھی اسکو لوگ سمجھتے تھے کہ یہ شیطان کا مطیع ہی اور اسنے شیطان سے یہ علم سیکھا ہی آسیب کا ہونا بھی جسمین لوگون کو بہت اعتقاد تھا صریحاً ایک اثر حالت مقناطیسی کے خود بخود واقع ہو جانے کا تھا آسیب زدہ کو ایسے آدمی اور ایسی چیزین نظر آتی تھین جو اسکے گرد و پیش کے آدمیون کو نظر نہین آتی تھین اور چونکہ اصل حال سے کسی کو آگاہی نہ تھی تو وہ خود بھی اور اور لوگ بھی سمجھتے تھے کہ اسکو آسیب کا خلل ہی اگر اسپر حالت سکوت اعلی گذر جاتی تھی تو وہ اس آسیب کو بھی جسنے اسکو پکڑ رکھا تھا دیکھ لیتا تھا اسمین شک نہین ہی کہ غائب بینی کا اثر اسواسطے کام مین لایا جاتا تھا کہ جادوگر کے عمل اور فن مین زیادہ اعتقاد ہو جب عامل مین یہ بات دیکھی جاتی تھی کہ واقعات گذشتہ اور گذران کا حال بتا دیتا تھا بلکہ جو آدمی اس سے کچھ دریافت کرتا تھا اُسکے ذہن مین جو کچھ اُسوقت ہوتا تھا وہ سب حال بتا دیتا تھا تو لوگ اُسکو فال گو اور فن سحر مین کامل سمجھ لیتے تھے اور ذرا سی حکمت سے عامل اپنے فن کو اور بھی زیادہ فروغ دے سکتا تھا زمانہ حال مین جو جادو مصر کے ملک مین برتا جاتا ہی تو وہ غائب بینی پر موقوف ہی

جن لڑکون کے ذریعہ سے غائب بینی نمایان کی جاتی ہی اُنکو اسواسطے ذریعہ بنایا جاتا ہی کہ اُنکے صغر سن کے سبب سے اُنپر عمل مقناطیسی کا اثر جلد ہو جاتا ہی لوگ ایک اور ترکیب بھی ایسی کرتے ہین کہ جسکے سبب سے ذرا دھونی کی مدد سے عمل مقناطیسی کا اثر ہو جاتا ہی جب عمل کر لیتے ہین تو لڑکون کے ہاتھہ پر ایک سیاہی کا قطرہ ڈال دیتے ہین اور اُنسے کہتے ہین کہ اُسکی طرف غور سے دیکھتے رہین ہم جانتے ہین کہ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی ترکیب بھی یہی ہی کہ کسی شی کی طرف معمول سے کہتے ہین کہ دیکھتا رہے ڈاکٹر صاحب موصوف سیاہی کا قطرہ کام مین نہین لاتے ہین اور میجر بکلی صاحب بھی ایک ایسی ہی ترکیب سے غائب بینی کی حالت آسانی سے معمول پر پیدا کر دیتے ہین غالباً مصر کے جادوگر ہاتھون سے بھی عمل کرتے ہین اور جب اُن لڑکون پر حالت روشن پیدا ہو جاتی ہی تو اُنسے کہتے ہین کہ فلانے آدمیون کو دیکھو اور عامل کے خیال کے بڑھ جانے کے سبب سے وہ لڑکے اُن آدمیون کو دیکھنے لگتے ہین یہ بات سچ ہی کہ کبھی کبھی غلطی بھی ہو جاتی ہی سو اس بات کا کچھہ عجب نہین بلکہ اگر حقیقت مین عمل سچا ہی تو غلطی کا ہو جانا ظاہر ہی اسواسطے کہ سب معمولون کے قوا یکسان نہین ہوتے ہین نہ ہر وقت یکسان رہتے ہین لیکن اس بات مین شبہہ کرنا کہ اکثر اُنپر عمل کا اثر بخوبی ہو جاتا ہی ممکن نہین ہی گو یہ بات ممکن ہی کہ بعض جادوگر بھی اور بعض معمول بھی جھوٹے ہوتے ہین اور سیاہی کا قطرہ آئینہ کا کام دیتا ہی اور یہ بھی قیاس چاہتا ہی کہ بسبب کیفیت اوڈائل کے حالت مقناطیسی پیدا کر دیتا ہی کرسٹل جادو بھی اسی ذیل مین داخل ہی جو لوگ پچھلے زمانہ مین عمل مقناطیسی سے ماہر تھے اُنکو معلوم تھا کہ بلور کا اثر عمل مقناطیسی کے مانند ہوتا ہی چنانچہ وہ بلور کو گول اور بیضوی شکل کا تراش کر بنا لیتے تھے اس غرض سے کہ وہ آئینہ کا کام دے انگلستان مین بہت ایسے کرسٹل

جسکو جادو کا کرسٹل کہتے ہین موجود ہین چنانچہ ایک ایسا کرسٹل ایک خاندان امرا مین سے
ایک عورت کے اسباب مین بعد اُسکی وفات کے نیلام ہوا اور ایک شخص نے اُسے
خرید لیا ایک دن وہ کرسٹل میز پر رکھا تھا اور اُسکے گرد بہت سے لڑکے جمع تھے مالک
مکان بھی اُس کمرے مین جو دفعتہً آیا تو اُن لڑکون نے کہا کہ اس چیز مین آدمی ہین اور
جب اُنسے دریافت کیا گیا تو اُنھون نے کہا کہ فلانے فلانے آدمی اس مین نظر
آتے ہین اُن آدمیون مین سے بعض آدمیون کو اُن لڑکون نے کبھی دیکھا بھی نہین تھا
میری راے یہ ہی کہ جب لڑکون نے اُس کرسٹل کی طرف دیکھا تو جو کیفیت اوڈائل مین ایسی تھی
اُسکے اوپر نظر جما کر دیکھنے کے سبب سے حالت ہوش مین حالت مقناطیسی اُن لڑکون مین
پیدا ہوگئی اور اُنپر حالت روشن واقع ہوگئی اور اُنکو کرسٹل کے اندر آدمی اسواسطے
نظر آئے کہ وہ اُسکے اندر دیکھ رہے تھے مین نے اور دو کرسٹلون کا بھی حال سُنا ہی
کہ اُنکی طرف دیکھنے سے لڑکون پر ایسا ہی اثر ہوتا ہی چنانچہ مین ایک اُس کرسٹل کے
ذریعہ سے لڑکون پر تجربہ کر رہا ہون اور جو نتیجہ حاصل ہوگا حصۂ دوم مین بیان کیا جاویگا
لیکن مین نے اتنا تجربہ تو کر لیا ہی کہ اُس کرسٹل کو ایک مرتبہ ایک معمول کے بائین
ہاتھ مین رکھدیا جو حالت روشن مین تھا مین نے اُس سے کچھ بھی نہین کہا
کہ یہ کیا چیز ہی تھوڑی دیر کے بعد اُسنے کہا کہ اس چیز مین بہت تیز روشنی ایسی
نظر آتی ہی جسکے دیکھنے سے بہت تکلیف ہوتی ہی اور اُسکے ہاتھ مین ایک صدمہ سا
پہونچا اسواسطے اُسنے کہا کہ یہ چیز مجکو ناگوار ہی دوسری مرتبہ جب مین نے
کرسٹل مذکور کو داہنے ہاتھ مین رکھا تو اُسنے کہا کہ بہت خوبصورت روشنی
معلوم ہوتی ہی اُسکی آنکھین بند تھین لیکن وہ کہتا تھا کہ اسمین روشنی کے حلقے
معلوم ہوتے ہین اور قوس قزح کے سے رنگ اُس روشنی مین نظر آتے ہین
اور یہ روشنی بہت خوبصورت ہی بعد اُسکے مین نے اُس سے کچھ بھی دریافت

نہین کیا اور وہ خود بخود کہنے لگا کہ عجیب عجیب شکلین نظر آتی ہین وہ شکلین اُن صورتون سے غیر معلوم ہوتی تہین جو اسکو اپنی علیحدہ حالت مقناطیسی کے سبب سے نظر آتی تہین لیکن اُسکو یہ شکلین اُس کرسٹل کے اندر نہین نظر آتی تہین بلکہ وہ خود اُن مقامات مین گویا چلا گیا تہا جہان وہ صورتین تہین بلا میرے استفسار کے اُسنے بیان کیا کہ مجکو ایک آدمی نظر آتا ہی اور اُس شخص کا تعلق اُس کرسٹل سے بیان کرنے لگا اُس شخص کی تقریر کا بیان حصۂ دوم مین مفصل کیا جاویگا کیونکہ میرے معمول نے اُس شخص کو بارہا دیکہا تا وقتیکہ بیماری کے سبب سے مجکو پہر اُسپر عمل کرنے کا موقع نہ ملا اُسی کرسٹل کا مین نے اور معمولون پر بہی اثر ہوتے ہوے دیکہا ہی کہ اُنکو بہی اُسمین سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی تہی ہر چند کہ اُنکی آنکھین بند ہوتی تہین۔

بہت عاملون نے دریتولا بیان کیا ہی کہ جب نازک طبع آدمی مقناطیسی پانی کی طرف دیکھتے ہین تو اُس پانی مین اُنکو شکلین نظر آتی ہین مین نے سُنا ہی کہ انگلستان مین گول یا بیضوی شکل کے شیشے بنائے جاتے ہین اور جاہل آدمیون کے ہاتہہ بڑی قیمت سے فروخت کیے جاتے ہین اسواسطے کہ فروشندہ کہتے ہین کہ اُنکے ذریعہ سے غائب بینی اور فال گوئی کی قدرت حاصل ہوتی ہی کہتے ہین کہ جو لوگ اُنکو بیچتے ہین کچہ عمل اُنپر کرتے ہین اور فروشندگان کا بیان ہی کہ جب تک یہ عمل اُنپر نہین کیا جاوے تب تک اُنسے فال بینی حاصل نہین ہوتی ہی غالب ہی کہ وہ عمل مقناطیسی ہوگا جب اُس شیشہ کو کوئی خریدنا چاہتا ہی اور مستورات اکثر اُنکو خریدتی ہین تو فروشندہ اُنسے کہتا ہی کہ جس شخص کو تم دیکہنا چاہتی ہو اُسکا خیال کرکے اُس شیشے کی طرف دیکہو اور جب وہ دیکہتی ہی تو وہی آدمی اُس شیشے مین نظر آتا ہی وجہ اُسکی یہ معلوم ہوتی ہی کہ خیال کے جمانے کے سبب سے اور جو کیفیت اُوڈ ہل

اُس شیشے مین ہوتی ہی اُسکے ذریعے سے عورت پر حالت روشن مقناطیسی واقع ہوجاتی ہی
اس سبب سے وہ غائب آدمی کو دیکھ لیتی ہی غرضکہ جو لوگ اس شیشے کو سمجھے ہین
فریبی نہین ہین بلکہ جنس اصل سمجھتے ہین گو حقیقت اس شیشے کے اثر کی اُنکو بخوبی
معلوم نہین ہوتی ہی۔

آئینۂ جادو کا بھی ایسا ہی حال ہی جیسا کرسٹل جادو کا بیان کیا گیا یہ آئینہ بھی
اس ترکیب سے بنایا جاتا تھا کہ اُسکے ذریعہ سے حالت روشن پیدا ہوجاوے
ایک صاحب نے ایسے آئینون کے بنانے کی ترکیب اب پھر دریافت کی ہی یہ آئینہ
شیشے کا نہین ہوتا ہی بلکہ کسی سیاہ چیز کا ہوتا ہی جسکو مصفا کرلیتے ہین اور اُسمین شکلین
نظر آتی ہین میری رائے یہ ہی کہ اگر تحقیقات کیجاویگی تو معلوم ہوگا کہ یہ آئینہ ایسی کسی
شی کا بنایا جاتا ہی کہ یا تو اُسمین کیفیت اوڈائل بہت ہوتی ہی یا اُسمین یہ کیفیت بھری جاسکتی ہی
اس آئینہ کو اسطور پر دکھادیتے ہین کہ جو شخص دیکھنے والا ہوتا ہی اُسکو ایک جگہ بٹھلا دیتے ہین
اور اُس جگہ ذرا بھی غل یا شور نہین ہوتا اور خوشبویات اُس جگہ بہت ہوتی ہین پھر اُس سے
کہتے ہین کہ خوب توجہ سے اس آئینہ کی طرف دیکھو اور جب وہ دیکھتا ہی تو جس شخص کی
اُسکو تلاش ہوتی ہی وہ آدمی نظر آجاتا ہی پہلے تو اُسکو ایک بادل سا آئینہ مین نظر آتا ہی
بعد اُسکے یہ بادل رفع ہوجاتا ہی اور وہ آدمی نظر آنے لگتا ہی بلکہ جو کچھ کام وہ کررہا ہو
وہ کام کرتے ہوے نظر آتا ہی اس صورت مین وہ سب باتین موجود ہوتی ہین جنکے
ذریعہ سے حالت روشن آسانی سے پیدا ہوتی ہی جو شخص دیکھنا چاہتا ہی اُسکو شوق
بہت ہوتا ہی اور چیزین اُس مکان مین ایسی ہوتی ہین جسکے سبب سے خیال بخوبی
جم جاتا ہی اور بلاشک ہونی اور خوشبو اور کیفیت اوڈائل کے سبب سے جو آئینہ مین
ہوتی ہی اُسکے خیال کے جمنے کو تائید ہوتی ہی بعد اُسکے عامل جسکو علامات سے
معلوم ہوجاتا ہی کہ اب حالت مقناطیسی اچھی پیدا ہوگی اپنے جی مین اُسکو تلقین کردیتا ہی

کہ فلانے شخص کو دیکھو یا اُسکو اُس شخص کے دیکھنے کا حکم دیتا ہو اور چونکہ معمول بالکل عامل کے اختیار مین ہوتا ہو اس سبب سے وہی آدمی اُسکو نظر آجاتا ہو یا شاید یہ بات ہو کہ آئینہ مین دیکھنے کے سبب سے قدرت غائب بینی دیکھنے والے کو حاصل ہوجاتی ہو مصر کے سحر مین اکثر یہ بیان ہوتا ہو کہ غائب بین کو پہلے ایک بادل سا نظر آتا ہو چنانچہ حالت مقناطیسی مین جو حالت غائب بینی پیدا ہوتی ہو تو ابتدا مین ایسا ہی بادل نظر آتا ہو اس سے ایک ثبوت اس بات کا ملتا ہو کہ سحر مصر اور عمل مقناطیسی مشابہ ہین —

غرضکہ میرے خیالات سحر کے باب مین ایسے ہین جیسے مین نے اوپر بیان کیے اور اُنسے معلوم ہوتا ہو کہ سحر حقیقت مین سواے اسکے اور کچھ نہین ہو کہ قواعد قدرتی سے بعض قسم کے آثار پیدا ہوتے ہین —

اس بیان سے آپ کو واضح ہوگا کہ اگرچہ ہر صورت مین وہ شرکت خیال و فعل ضرور نہین ہو جو معمول کو عامل کے ساتھ ہوتی ہو لیکن ایک قسم کی شرکت عام ضرور ہو جسکا ذریعہ کیفیت اوڈائل ہو مین اپنی راے کو زیادہ تر بلا تامل اسواسطے عیان کرتا ہون کہ میرے نزدیک ریشن بیک صاحب کی تحقیقات اور تجربات سے ثابت ہوچکا ہو کہ ایک قسم کی کیفیت تمام عالم مین موجود ہو آپ کو اختیار ہو کہ چاہین آپ اُسکا نام اوڈائل ہی منظور کرین چاہین آپ اور کوئی نام اُسکا رکھ لین —

مین نے اس بات کے ظاہر کرنے مین کوشش کی ہو کہ جو بیان ریشن بیک صاحب کے اُن معمولون کے ہین جنپر حالت ہوش مین صاحب موصوف نے عمل کیا تھا وہ بیانات معمولان عمل مقناطیسی کے بیانات سے مطابق ہین اسواسطے مجھے امید ہو کہ جو وجوہ مین نے وقوع آثار عمل مقناطیسی کے کیفیت اوڈائل کے قیاس پر بتائے ہین آپ بنظر مہربانی اُنکو قابل لحاظ تصور فرما دینگے —

مجھے امید ہو کہ آپ میری طبیعت سے بخوبی واقف ہین اور آپ کو لحاظ رہیگا

کہ جو کچھ وجوہ وقوع آثار عمل مقناطیسی مین نے بیان کیے ہین فقط قیاسی ہین میرا
یہ منشا نہین ہی کہ آپ اُنکو حقیقی وجوہ تصور فرماوین ابھی تک ہمارا علم اس عمل کا اتنا
تھوڑا ہی کہ مین نے اس قیاس کا اظہار جائز سمجھا ہی اصل وجوہ وقوع آثار مذکور کے
غالباً مدت تک معلوم نہونگی لیکن اگر اس میرے قیاس کے اعلان سے یہ بات
حاصل ہوجاوے کہ اور لوگ جو مجھسے زیادہ علم اور دستگاہ رکھتے ہین اس علم مین
تحقیقات کرنی شروع کرین اور بہتر نتائج پیدا کرین جو کچھ مین نے ان خطوط کے
لکھنے مین کوشش اور محنت کی ہی اُسکا اجر مجکو مل جاویگا اور مجکو امید ہی کہ کبھی
نہ کبھی ایسا شخص لائق پیدا ہوگا جو ان سب باتون کو اچھی طرح حل کردیگا —
آپ کو خیال ہوگا کہ مین نے پیشین بینی کے واقع ہونے کی وجہ کچھہ نہین بیان
کی ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ یہ بات کہنی کہ جسطرح واقعات گذشتہ کا نشان اُنکے پیچھے
باقی رہتا ہی اسی طرح واقعات آیندہ اپنا سایہ آگے ڈالتے آتے ہین نری خیالی بات ہی
کیا یہ ہوسکتا ہی کہ کوئی چیز جو ہونے والی ہو اپنا پرتو آگے ڈالتی آتی ہو یہ بات تو
سچ ہی کہ ہم اس قیاس پر غور کرسکتے ہین جو مدت سے دنیا مین لوگون کو ہے
کہ واقعات حال اور گذران مین واقعات آیندہ کا تخم موجود ہی لیکن ہم ابھی تیار نہین ہین
ایسی زمین پر گویا کھڑے ہوے ہین جو ہمارے پانون کے نیچے ہلتی ہی اور ہمارے پانون کے نیچے سے نکلی جاتی ہی
علی ہذا القیاس اسی خیال سے مین نے وجہ وقوع حالت سکوت اعلیٰ کی جسکو اس کتاب کا باب معانی
کہنا چاہیے نہین بیان کی ہی لیکن اگرچہ مین قبول کرتا ہون کہ مجکو پیشین بینی یا حالت
سکوت اعلیٰ کی وجہ وقوع بیان کرنے کی لیاقت نہین ہی الا مین اس بات پر قائم ہون
کہ یہ آثار پیدا ضرور ہوتے ہین مین نے بچشم خود ایسی حالتین واقع ہوتے ہوے دیکھی ہین اور قطع نظر اس سے
بہت اچھی شہادت حاصل ہی جسکے سبب سے مین اُنکے واقع ہونے کو قبول کرتا ضرور ہوتا ہی اور مجکو اعتقاد ہی کہ اگر
اچھی طرح تحقیقات امر راست کی تلاش کے واسطے کیجاویگی تو کبھی نہ کبھی ان مشکل آثار کی وجہ وقوع بھی دریافت ہو جائیگی

چودھوان خط

آپ کی درخواست کے مطابق جو مین نے وعدہ کیا تھا کہ جو کچھ حالات مجکو علم مقناطیس روحانی کے باب مین معلوم ہین وہ سب لکھونگا سو اب فضل الٰہی سے وہ وعدہ پورا ہوگیا ہی جو جو تحقیق باتین مجکو معلوم تھین اُنکو مین نے بیان کردیا ہی اور اِن خطوط مین اپنی یہ تمنا ہمیشہ لکھتا رہون کہ لوگ اِس علم کی نسبت اچھی طرح تحقیقات کرین اور بعد تحقیقات جو رائے مناسب ہو وہ ظاہر کرین مین نے جو وجوہ وقوع آثار عمل مقناطیسی کے بیان کرنے کا قصد کیا ہی اِس عزم کے وجوہات پہلے بیان کرچکا ہون اور یہ بھی سبب ہی کہ ہر شخص جس سے مین اِس معاملہ مین گفتگو کرتا ہون یہی کہتا ہی کہ کچھ نہ کچھ قیاس باعث وقوع آثار مذکور کی نسبت ضرور بیان کرنا چاہیے ہرچند کہ وہ قیاس ایسا ہی ہو کہ جب پختہ وجہ دریافت ہوجاوے تو رد کردیا جاوے لوگ کہتے ہین بلکہ وہ لوگ جو وقوع حقائق مقناطیسی کو مانتے ہین کہتے ہین کہ تا وقتیکہ کوئی نہ کوئی قیاس ترتیب نہ کیا جاوے حقائق کو اچھی طرح ذہن نشین نہیں ہوتے ہین۔

یہ بات کہنی کہ مین نے یہ خطوط مشتہر کرنے کی نیت سے نہین لکھے ہین لغو ہی

حقیقت یہ ہی کہ میرے احباب اکثر متقاضی اِس امر کے رہے ہین کہ مین اِس
علم مین کتاب لکھکر مشتہر کرون لیکن بواعث چند در چند سے ابتک یہ امر نہوا
بلکہ اگر آپ شدید تقاضا نفرماتے تو غالب تھا کہ اب بھی مین نہ لکھتا موقع
وقت سے ایسا بھی ہوا کہ جب مین نے ان خطوط کے لکھنے کا ارادہ کیا
اُسوقت میرے اکثر احباب اِس علم کی طرف متوجہ تھے اور ۱۸۴۹ء اور ۱۸۵۰ء مین
لیوس صاحب اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب اِس شہر مین آئے اور لوگون نے اُنکے تجربات
ملاحظہ کیے تو اکثرون کو اِس علم کا شوق تحقیقات زیادہ ہوگیا۔
چونکہ مجھے کئی سال سے اِس علم کی طرف توجہ رہی ہی اسواسطے مجھے اکثر
اُن لوگون سے بحث کرنے کا موقع ملتا رہا ہی جنکو اِس علم کا شوق ہی سوا
اِسکے فرنگستان کے اکثر ممالک کے لوگون سے اِس علم کے باب مین خط و کتابت
کا سلسلہ مرعی رکھتا رہا ہون میری تحقیقات اور تجربہ کا یہ نتیجہ نکلا ہی کہ مجھے بخوبی
یقین ہوگیا ہی کہ اِس علم مین اکثر لوگون کو غلط فہمی اِس سبب سے ہی کہ ایک تو
اُنکو بذات خود اُس سے واقفیت نہین ہی۔ دوسرے یہ کہ اب تک کوئی ایسی کتاب
نہین بنی ہی جسمین اِس علم کا حال مفصل اور ترتیب مناسب کے ساتھ لکھا ہوا ہو
یہ بواعث اُن لوگون کی غلط فہمی کے ہین جنکو اطمینان بھی ہی کہ حقائق عمل
مقناطیسی فی الحقیقت صحیح ہین اور جو لوگ اِن حقائق کو مانتے نہین ہین اُنکی
سمجھ مین بہت غلطی ہی اور شدید تعصب اُنکو ہی اِس یقین سے مین نے ایک ایسی
کتاب کے لکھنے کی نیت کر لی اور خدائے تعالے سے اُسکے پورے ہونے کی امید کی
کہ جسکے مطالعہ سے محقق کو دریافت ہو کہ کیا حقائق مشاہدہ کیے گئے ہین اور
کن کن حقائق کے ملاحظہ کی آیندہ امید ہو سکتی ہی اور کس سبیل سے یہ امید پوری
ہو سکتی ہی مجھے کتنے ہی سال سے اِس علم مین مصروفیت رہی ہی اور مین خود بھی

عمل کرتا رہا ہون اور اسکے سوائے رلشن بیک صاحب کے تجربات جو مشتہر ہوے اور اکثر لوگون نے انکی کتاب کو پڑھ کر اسکو پسند کیا اور اسکے مطالعہ سے راضی ہوے اس سبب سے مجھے اپنے ارادے کے پورا کرنے مین زیادہ ترغیب ہوئی لیکن جو نقص اس کتاب مین ہین مجھسے بہتر اور کوئی انکو نہین جانتا ہی مجھے فرصت بہت کم ہی اور بہت خدمات ایسی متعلق ہین کہ انمین زیادہ توجہ اور مصروفیت رہتی ہی مین یہ بات اس غرض سے نہین بیان کرتا ہون کہ جو نقص اس کتاب مین ہین اس عذر سے آپ خطا پوشی فرما دین بلکہ اس غرض سے لکھتا ہون کہ آپ کو واضح رہے کہ یہ وجہ ہی کہ مین نے اس علم کے بیان کرنے کا اسطور پر نہین ارادہ کیا ہی کہ جسطرح زیبا تھا اور حقیقت مین مجھے ایسے کامل بیان کرنے کی امید بھی ایسی حالت مین نہین ہو سکتی ہی میری دلی خواہش یہ ہی کہ جو شخص لائق تر ہین وہ اس علم کے باب مین کچھ لکھین اور اگر ان خطوط کے دیکھنے سے یہ بات حاصل ہو کہ لائق آدمی اسطرح کی محنت کو گوارا کر کے کچھ لکھین تو مجھکو اپنی محنت کا عوض مل جاویگا۔

مین بہت خوشی سے یہ بات کہتا ہون کہ مجھے واقفیت ہی کہ اب بہت ذی علم آدمی بعض ان حقائق کی راستی کا جنکا مین نے اوپر ذکر کیا اعتقاد رکھتے ہین کبھی شک نہین ہو سکتا تھا کہ جلد یا دیر مین یہ نتیجہ ضرور ہوتا اور بعض جو حقائق ابھی ایسے ہین کہ جنکو ہنوز ان شخصون نے نہین دیکھا ہی اور اس سبب سے انکی نسبت انکو اعتقاد نہین ہی تو شک نہین ہی کہ رفتہ رفتہ انکی نسبت بھی اعتقاد ہو جائیگا بلکہ مجھے ایسی پیشین گوئی کرنے کی جرأت ہی کہ مین کہتا ہون کہ جن لوگون نے ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب اور لیوس صاحب کو اثار عمل تلقین پیدا کرتے دیکھا ہی اور جنکو اب معلوم ہوا ہی کہ یہ عمل کچھ نیا نہین ہی انکی معلومات

پیشین کی مناقص ہی تو اگر یہ شخص بطور خود تحقیقات اور تجربہ کرینگے اور یقین ہی
کہ ایسا ضرور کرینگے تو اُنکو ضرور خواب مقناطیسی کے پیدا ہونے کا اور ایک بیرونی
قوت سے اِس خواب کے پیدا ہونے کا و قوت منتقسم کا قوت مرضی ناگفتہ کا نشر کت
خیال کا غائب بینی کا اور امکاناً حالت سکوت اور سکوت اعلیٰ کا اور پیشین
بینی کا بھی یقین ہو جاویگا بلکہ اُنکو دریافت ہوگا کہ فی التحقیقت اُنھون نے اِن
حقائق کو ایسے خیالی اور ناپسندیدہ لباس سے ملبس رکھا تھا کہ اِس سبب سے
اُنکو یقین نہین ہوتا تھا اور حقائق مذکور تو خود ایسے نہین ہین کہ اُنکو رد کر دیتے اُنکو
دریافت ہوگا کہ ایک بھی حقیقت انمین سے نئی نہین ہی چنانچہ قوت تلقین بھی
نئی نہین ہی نئی بات فقط اتنی ہی ہی کہ اب تک اُنکو آگاہی نہین ہی کہ تلقین کا اور عمل
مقناطیسی کا اثر بوقت خواہش پیدا ہو سکتا ہی یہ پیشین گوئی مین بھروسے سے
کرتا ہون بشرطیکہ یہ شخص اپنے اطمینان کے واسطے تحقیقات کرین اسواسطے کہ مین
کسی ایسے شخص کو نہین جانتا ہون جسنے تحقیقات کی ہو اور یہ نتیجہ اُسکو اپنے
تجربے سے حتی الوسع حاصل نہوا ہو اِس سے زیادہ اور کچھ اصرار ہم کسی آدمی
کی نسبت نہین کر سکتے ہین اور مین اِن شخصون کو یہ کہتا ہون اور جملہ محققین کی
خدمت مین التماس کرتا ہون کہ تا وقتیکہ وہ خود تحقیقات نہ کرلین کسی طرح کی رائے
اِس علم کی نسبت ظاہر نہ کرین بہر حال ایسی رائے تو ہرگز نہ دین جو محققین پیشین کے
نام مین داغ لگا دے۔ البتہ ہر شخص کو استحقاق ہی کہ تا وقتیکہ اُسکو خود تجربہ نہو اگر
چاہے تو کسی امر متعجب بیان شدہ کی نسبت اپنی منظوری ظاہر نہ کرے لیکن تاہم
اگر امور متعجب کے باب مین بھی شہادت مناسب حاصل ہو تو بلا بذات خود
تجربات کرنے کے اُنکے مان لینے مین بے عقلی یا ضعف تیقن نہین ہوتا ہی
مثلاً جب پہلے ہی یہ بات ظاہر کی گئی تھی کہ کلوروفورم مین یہ قدرت ہی

کہ اُسکے سونگھنے سے ایسی بیہوشی پیدا ہو جاتی ہی کہ عمل جراحی بلا تکلیف کے ہو سکتا ہی اور اِس قول کے باب مین شریف آدمیون کی شہادت حاصل تھی حالانکہ ہم اُن لوگون سے واقف نہ تھے تو یہ بات فوراً منظور کی گئی تھی اور آج تک بہت لوگ ایسے اُسکو مانتے ہین جنھون نے نہ خود کلوروفورم کی قوت کا تجربہ کیا ہی اور نہ اورون کو تجربہ کرتے دیکھا ہی اسمین ضعف تیقن کچھ نہین ہی بلکہ فقط شریف آدمیون کی شہادت کی نسبت جنکو ہم نہین جانتے ہین کہ جنکو ناحق و ناروا کسی طرح کا عیب لگانا چاہیے ایک لحاظ واجب پایا جاتا ہی لیکن جب یہ بات ظاہر کی گئی کہ عمل مقناطیسی سے بھی ایسا ہی اثر پیدا ہوتا ہی تو حالانکہ کلوروفورم کی نسبت اِس عمل کی قوت کے باب مین زیادہ معتبر شہادت حاصل تھی اسطرح کہ شاہدین سے ہم واقف تھے تو لوگون نے بالکل اُس بات کو نہ مانا لیکن ظاہر ہی کہ اُن لوگون کے واسطے جنکو نہ کلوروفورم کے عمل کا نہ مقناطیسی عمل کا کچھ تجربہ ہوا ہی اِن دونون حقائق مین سے ایک کی نسبت اعتبار کرنے اور دوسرے کو نہ ماننے کے لیے کچھ وجہ نہین حیرت یہ ہی کہ اُسوقت تک بہت آدمی عمل مقناطیسی کی راستی ہی کو نہین مانتے ہین اور حالانکہ اِس عمل مین تجربات بھی ہوے ہین اُنپر بھی لحاظ نہین کرتے ہین اکثر آدمی ڈاکٹر* اسڈیل صاحب کی کتاب کو بھی حقارت سے پھینک دیتے ہین اور جو باتین اُسمین لکھی ہین اُنکو نہین مانتے ہین لیکن سواے اِس بات کے اور کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی ہی کہ سواے عمل جراحی کے ذکر کے ڈاکٹر صاحب موصوف نے اثناء تحقیقات مین

* ڈاکٹر اسڈیل صاحب نے کلکتہ مین ایک اسپتال بنایا تھا کہ عمل مقناطیسی کے ذریعہ سے اعضا کو مستغرقی اور مریض کو بیہوش کر کے عمل جراحی کیا کرتے تھے ✣

جو اور حقائق اُنکو دریافت ہوئے اُنکا بھی ذکر کر دیا ہی جن لوگون کو یقین ہی کہ تلقین کے
ذریعہ سے تکلیف کا حس جاتا رہتا ہی اُنکو ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کے تجربات کے
دیکھنے سے پہلے ڈاکٹر اسڈیل صاحب کی تحقیقات کے نتائج پر اعتبار تھا کہ
نہین بلکہ اُنکو اب بھی اعتبار ہی کہ نہین کہ بلا ذریعہ تلقین بھی اثر عمل مقناطیسی کے
ذریعہ سے یعنی ہاتھون کی حرکت سے پیدا ہو سکتا ہی اگر اعتبار نہین تو کیون نہین
یقیناً سیکڑون مرتبہ جب عمل جراحی اسطرح کیا گیا ہی کہ تکلیف معمولی کو نہین ہوئی
تو یہ شہادت کافی ہی کلورفورم کی قوت کا اعتبار تو یون ہی ہو گیا تھا کہ لوگون کے
خود تجربہ اُسکا نہین ہوا تھا اور آج تک لاکھون آدمی اُسکے قائل ہین میری
اصل غرض یہ بیان کرنے کی ہی کہ اہل علم اور دیگر اشخاص بلکہ وہ لوگ جو اُتنے
حقائق کو مانتے ہین جو اُنھون نے بچشم خود دیکھ لیے ہین ڈاکٹر اسڈیل صاحب کی
کتاب اور ریشن بیک صاحب کی کتاب سے اسطرح پیش آتے ہین جو احتیاط
واجب سے باہر ہی حالانکہ ان دونون صاحبون نے نہایت احتیاط اور امتیاز
اور دلیل اور عقل سے تحقیقات کی ہی اسی طریق سے اکثر لوگ اور کتابون سے بھی
جنمین مرتب حقائق مقناطیسی کا ذکر لکھا ہوا ہی پیش آتے ہین جو شخص ڈاکٹر اسڈیل صاحب
کی کتاب کو پڑھ کر نہ مانین جنکا اوپر ذکر ہی تو مین نہایت ادب سے یہ بات
کہتا ہون کہ کوئی نہ کوئی سخت تعصب اُنکے جی مین بیٹھا ہوا ہوگا اور ممکن ہی کہ اُنکو
خود بھی اُس تعصب کے ہونے سے آگاہی نہو حقیقت مین اگر مُردے بھی
قبر سے اُٹھکر شہادت دین تو ایسا شخص نہ مانیگا مطلب اس بیان سے یہ ہی
کہ محققین فرقۂ مندرجہ صدر سمجھ لین کہ درحالیکہ ڈاکٹر اسڈیل صاحب اور ریشن بیک
صاحب کے بیانات بعض ایسے حقائق مقناطیسی کی نسبت درست مانے جاتے ہین
جنکی نسبت عاملان پیشین کا بیان اُنکے بیان سے مطابق ہی تو نہایت اغلب ہی کہ اُنکے

بیانات اُن حقائق کی نسبت بھی درست ثابت ہونگے جنکی نسبت ہمکو ہنوز تجربہ
نہین ہوا ہی مین جی سے خواہش کرتا ہون کہ محققین اپنی تحقیقات مین کامیاب ہون
لیکن میری یہ بھی تمنا ہی کہ اُنکے دلون مین سے وہ بے اعتباری جاتی رہے جسکے
سبب سے فقط اِس خیال سے کہ وہ بعض نتائج کو اپنے ذہن مین ناممکن الوقوع
سمجھ لیتے ہین اُن نتائج کو نہین ماننا چاہتے ہین میری یہ تمنا ہی کہ جسطرح حقیقت
قوت کلورڈ فورم کے باب مین لوگون کا طریق رہا ہی وہی طریق ہر طرح سے
حقائق مقناطیسی کی نسبت بھی مرعی رہے یعنی یا تو معتبر اشخاص کی شہادت پر
اکتفا کیا جاوے کہ روزانہ ہزارون امور مین یہ بات ہوتی ہی یا لوگ خود تجربہ کر کے
دیکھ لین لیکن میری زبان اُن لوگون کے طریق کی نسبت کبھی نہ باز رہیگی جو حقائق
بیان شدہ کو بغیر تحقیقات مناسب بلکہ بغیر کسی طرح کی تحقیقات کے رد کر دیتے ہین—
اِس خط کو ختم کرنے سے پہلے مین چند امور کا بیان کرتا ہون جو اُن لوگون کو
ملحوظ رہنے چاہئین جو عمل مقناطیسی کے تجربات کرنے چاہین—
اول تو شرط یہ ہی کہ محقق کو امر راست کے تحقیق کرنے کا صادق اور دلی
شوق ہو اور بعد اُسکے یہ بات ضرور ہی کہ عامل کو صبر اور طبیعت مین استقلال ہو اگر
یہ جوہر طبیعت مین نہون تو کچھ بھی حاصل نہین ہوگا اگر چند مرتبہ عمل خطا کر جاوے
یعنی عمل کرنے سے وہ نتائج حاصل نہون جنکے پیدا کرنے کی خواہش ہو تو ایسی
خطا کے سبب سے عامل کو ہمت نہ ہارنی چاہیے یا اگر اختلافات نتائج مین
ظاہر ہون تب بھی ہمت نہ ہاتھ سے دینی چاہیے بلکہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایسے آثار سے
جنکا ہمکو تھوڑا ہی علم ہی اور جنکو ابھی اچھی طرح ہم نہین سمجھتے ہین بخوبی واقفیت پیدا
کرنے کی خطائین دیکھکر اور غلطیان کر کے اور اُنسے سنبھل کر امید ہو سکتی ہی خصوصاً جبکہ
یہ آثار ایسے ہین کہ بہت سے مجہول باعث اُنکے خطا کر جانے کے ہین صبر کی

ضرورت ہونے کا اعتقاد کامل ہونا چاہیے مجھے خود اس بات کا بخوبی مدت سے
یقین تھا کہ صبر اس عمل مین جزو اعظم ہی لیکن مین اس یقین پر عمل نہین کرتا تھا پس
جب مین نے بجاے خود عمل کرنا شروع کیا اور نمایان آثار نہین پیدا ہوئے تو مین نے
بیوقوفی سے یہ سمجھ لیا کہ میرے جسم مین قوت مقناطیسی کافی نہین ہی اور اُس زمانے سے
مین ہمیشہ اس بات پر قناعت کرتا رہا کہ اور عاملون کو جنکو مین اپنے نزدیک قوی
عامل سمجھتا تھا عمل کرتے دیکھتا تھا خود عمل کرنا ترک کر دیا بعد ازان جب مین نے
غور کیا تو دریافت ہوا کہ جو عامل کامل تجربہ کر لیتے تھے بظاہر اُنکے جسم میرے
جسم کی نسبت زیادہ توانا نہ تھے اور نیز جب مین نے سب عاملون کا یہ قول سنا
کہ صبر سے کامیابی ہونی ممکن نہین تو مجکو ذرا جرأت ہوئی اور پھر مین نے عمل کرنا
شروع کیا اور ہر چند کہ دفعتہً مجھسے پورا نہوا لیکن صبر کرنے سے جلد یہ بات حاصل
ہوگئی چنانچہ اب مجھے یقین ہی کہ ہر شخص خواہ مرد خواہ عورت جسکے جسم مین متوسط
قوت ہو اور جو تندرست ہو اتنی قوت مقناطیسی رکھتا ہی کہ ہر شخص پر جسکی طبیعت
کیفیت مقناطیسی کے درجۂ متوسط پر اثر پذیر ہو صبر اور استقلال سے بخوبی عمل کر سکتا ہی
اور کیفیت مقناطیسی تو ہر وقت اور ہر آن جسم انسان مین فعل کیمیائی سے پیدا
ہوتی رہتی ہی بلکہ اس سے زیادہ مجھے یہانتک یقین ہی کہ ہر شخص پر خصوصاً
درحالیکہ عامل قوی ہو اور عمل کچھ عرصہ تک متواتر کیا جاوے بخوبی عمل ہو سکتا ہی لیکن
نوبت اوّل ہی یا چند لمحون کے عرصہ مین فقط اُنھین اشخاص پر عمل ہو سکتا ہی
جنکی طبیعت کیفیت مقناطیسی کی بہت اثر پذیر ہو میرے جسم مین متوسط قوت
مقناطیسی سے زیادہ نہین ہی لیکن تھوڑا عرصہ ہوا جب مین نے تین جوان آدمیون پر
عمل کرکے آزمایا جنپر کبھی کسی نے پہلے عمل نہین کیا تھا تو تینون پر عمل پورا ہوا ایک پر تو
پہلے ہی مرتبہ تھوڑا ہی اثر ہوا لیکن دوسرے اور تیسرے مرتبہ عمل کا اثر زیادہ تر نمایان ہوا

بعد ازان عمل کا اثر روز بروز زیادہ ہوتا رہا لیکن آٹھ مرتبہ کے عمل مین بھی باوجودیکہ بہت آثار نمایان ظاہر ہوئے نیند یعنی کامل مقناطیسی خواب نہین پیدا ہوا مجھے بخوبی یقین ہے کہ چند مرتبہ اور عمل کرنے سے اس معمول پر کامل خواب مقناطیسی واقع ہوجاتا دوسرے شخص پر اول ہی مرتبہ کے عمل مین کچھ اثر ہوا اور تیسرے مرتبہ کے عمل مین گہری نیند آگئی تیسرے شخص کو چند مرتبہ کے عمل مین نیند آگئی لیکن کچھ عرصے تک گہری نیند نہین آئی بلکہ اگر ذرا سی بات کی جاتی تھی تو نیند مین خلل آجاتا تھا جب نو مرتبہ اسپر عمل کیا گیا تو اسکو گہری نیند آئی بعد ازان اسکو اچھی طرح سُلا دینے مین کچھ دقت نہین ہوتی تھی

دوسری بات مین یہ کہنی چاہتا ہون کہ اگر نیند بالکل نہ پیدا ہوسکے تو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ عمل پورا نہین ہوا ہے بہت آثار عمل کے خصوصًا یہ اثر کہ مرض رفع ہوجاوے بغیر خواب یا وقوف منقسم کے واقع ہونے کے پیدا ہوسکتے ہین بلکہ مین اوپر بیان کرچکا ہون کہ حالت ہوش معمولی مین اثر غائب بینی پیدا ہوسکتا ہے

تیسرے آثار عمل مقناطیسی کے جزئیات مین اتنا اختلاف ہے کہ دو معمولون پر ٹھیک ایک طور پر آثار نمایان نہین ہوتے ہین چنانچہ اس نتیجے کی امید اس بات سے ہوسکتی ہے کہ دنیا مین کوئی دو آدمی ایسے نہین ہین جنکی صورت یا طبیعت ایکسی ہو پس اگر ایک مرتبہ ہم کسی معمول پر کوئی خاص آثار نمایان ہوتے ہوئے دیکھین اور ان آثار کو دیکھکر ہم کسی اور شخص پر عمل کرین اور وہ آثار نمایان نہون تو ہمکو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ جو آثار پہلے شخص پر ہمنے دیکھے تھے وہ جھوٹے تھے یا جو عمل ہمنے کیا وہ پورا نہین ہوا ہمارا کام ہے کہ جو عمل ہم کرتے ہین اسمین جو آثار قدرتی نمایان ہون انکی طرف توجہ رکھین اور اثنائے تجربہ مین ہمکو ضرور واضح ہوگا کہ اگرچہ جزئیات مین اختلاف ہوگا مگر بڑی بڑی باتین اور اصلی آثار سب حالتون مین مطابق ہونگے

پہنچے ایک ہی معمول پر جو آثار واقع ہوتے ہین مختلف اوقات مین اُنمین عجیب
اختلاف ہوتا ہی خصوصاً اُنکے مرتبے مین بہت اختلاف ہوتا ہی ممکن ہی کہ جو معمول
آج خوب روشن ہو اور جسپر اثر شرکت خیال بخوبی نمایان ہو کل تاریک ہو اور جب
اُسپر عمل کیا جاوے عمل پورا نہو ایسی حالت مین ہمکو چاہیے کہ اُسوقت عمل
کرنے سے باز رہین اسواسطے کہ اگر معمول پر تاکید کیجاوے تو اُسکی حالت روشن کم ہوتی
جاویگی اور مستفسر کے راضی کرنے کے واسطے شاید قیاسی باتین کہنے لگے اور جب اُسکے
قیاس مین غلطی ہوتی ہی تو مشاہدین عمل کہتے ہین کہ غائب بینی بالکل دھوکے کی چیز ہی
پانچوین چاہیے کہ جب ہم تجربہ کرین تو خلوت مین کرین سوا معمول اور عامل کے
اور کوئی نہونا چاہیے الا اگر عمل اِس نیت سے کیا جاوے کہ اُس سے تحقیقات
مزید کے واسطے نتائج نکالکر جمع کیے جاوین تو ایک یا دو مددگار یا گواہ رکھنے چاہین
بعض عامل اِس خواہش سے کہ حقائق عمل کو ثابت کرین ہر تجربہ کا تماشا دیکھنے کو
اور اپنے سب دوستون کو بلاتے ہین لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جو جو
آدمی زیادہ ہوتا جاتا ہی ممکن ہی کہ نازک طبع معمول پر عمل کے اثر ہونے مین زیادہ حرج
ہوتا جاتا ہی جب خلوت مین ہمکو کسی اثر کے واقع ہونے کا اطمینان بخوبی ہوچکے تو جائز ہی
کہ ہم اورون سے اطمینان کا قصد کرین لیکن ہمکو چاہیے کہ تھوڑے ہی آدمی اپنے ساتھ
لیجاوین اور اُنکو معمول سے فاصلے پر رکھین تاکہ اُنکا مقناطیسی اثر حتی الوسع اُسپر کم ہووے
یہ احتیاط خصوصاً اُس حالت مین زیادہ ضرور ہی جب ہم ریشن بیک صاحب کے
تجربات کا اعادہ کرنا چاہین یعنی مقناطیس معنوی یا کرسٹل یا جسم انسان مین سے
روشنی نکلتی ہوئی دکھانی چاہین فی الحقیقت اُنکی احتیاطین ضرور ہین کہ تاوقتیکہ
کوئی شخص آزمودہ کار اور مشاق تجربہ کے وقت نگرانی اور ہدایت کے
واسطے موجود ہو غالب بلکہ اغلب ہی کہ تجربہ مین خطا ہوگی —

اگر روشنی اوڈوائل دکھانی منظور ہو اور یہ خواہش ہو کہ جو شخص اُسکو دیکھے ہمسے اُسکا حال بیان کرے تو شرائط مندرجۂ ذیل کو احتیاط سے ملحوظ رکھنا چاہیے اور اگر کوئی شرط انمین سے نظرانداز ہو جاوے تو تجربہ کے پورا ہونے کی امید نہین ہو سکتی ہے

اول شرط یہ ہے کہ معمول بہت نازک طبع ہونا چاہیے مثلاً ایسا شخص جسکو رات کے وقت اندھیرے مین اشیا مین سے یا آدمی کے جسم مین سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آیا کرتی ہے یہ بات کافی نہین ہے کہ معمول کے عروق ناتوان ہون یا خفقانی ہو یا تشنج اُسکو اکثر ہوتا رہتا ہو اگرچہ یہ باتین ایسی ہین کہ نزاکت طبع پر دلالت کرتی ہین چاہیے کہ مقناطیس مصنوعی کا اُسپر اثر قوی ہوتا ہو لیکن بہرحال پہلے اُسپر روشنی کا اثر آزمانا چاہیے اور بعد اُسکے کہنا چاہیے کہ اُسکی طبیعت نازک اور اثرپذیر بخوبی ہے کہ نہین

دوسری شرط یہ ہے کہ تاریکی کامل ہونی چاہیے رہنے کا مکان تو نہین اور دن کے وقت یہ شرط پوری نہین ہو سکتی ہے لیکن احتیاط سے رات کے وقت یہ بات حاصل ہو سکتی ہے۔

تیسری شرط یہ ہے کہ معمول ایک یا ڈیڑھ یا دو گھنٹے متصل اس کامل تاریکی مین رہے تاکہ آنکھ بخوبی اثرپذیر ہو جاوے اور تجربے سے پہلے پتلی غایت درجہ تک پھیل جاوے مختلف معمولون کے واسطے مختلف وقت درکار ہین۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ آفتاب کی یا شمع کی ایک کرن بھی بعد ازانکہ معمول مکان مین داخل ہو اُس مکان کے اندر نہین پہونچنی چاہیے جب تجربہ کرنا منظور ہو تو سب طرح کا سامان پہلے کر لینا چاہیے اور جب تک تجربہ کرنا منظور رہے اُس عرصہ مین نہ کسی شخص کو مکان کے اندر آنے دینا چاہیے نہ اُس مین سے باہر جانے دینا چاہیے کیونکہ دروازے مین سے تھوڑی سی بھی روشنی جو آویگی اگرچہ خفیف ہوگی اس بات کے واسطے کافی ہوگی کہ معمول کی نظر کو پریشان کرے اور آدھ گھنٹے بلکہ زیادہ تک اُسکو روشنی اوڈوائل نظر نہین آویگی

پانچوین شرط یہ ہی کہ مقناطیس قوی ہونا چاہیے اگر مقناطیس نعلی ایسا نہ ہو کہ ۲۰ سیر یا ایک من وزن اُٹھا سکے تو اکثر تجربات کے واسطے کافی ہوگا اور ایسا مقناطیس بذریعہ کیفیت برقی بلکہ اِس سے زیادہ قوی مقناطیس بنا لینا آسان ہی جو لوگ بہت نازک طبع ہین وہ رسمی مقناطیس مین سے بھی کامل تاریکی مین روشنی نکلتی ہوئی دیکھ سکتے ہین بشرطیکہ مقناطیس مذکور قوی ہو لیکن البتہ روشنی تھوڑی سی نظر آویگی —

چھٹی شرط یہ ہی — کہ جسوقت معمول مقناطیس کی طرف دیکھ رہا ہو کوئی شخص مقناطیس مذکور کو اپنے ہاتھ مین رکھے نہ اپنے زانو پر رکھے نہ اُسکو چھوے جب روشنی دیکھی جاتی ہی تو عامل یا کسی اور شخص کے مقناطیس کے پاس آجانے سے وہ روشنی بجھ جاتی ہی اِسواسطے کہ اُسکے جسم کی کیفیت اوڈائل مقناطیس کی کیفیت اوڈائل کو نیست کر دیتی ہی اور جو انتشار اوڈائل کا مقناطیس مین بہ لحاظ قطبون کے ہی اُسکو الٹ دیتی ہی اگر سیدھی سلاخی مقناطیس کو دست راست مین اُسکے شمالی قطب سے پکڑ کر رکھین یا جنوبی قطب سے پکڑ کر دست چپ مین رکھین تو نسبت سابق بعید سرے پر زیادہ روشنی دیگا اسواسطے کہ دونون کیفیتین شامل ہو جاتی ہین لیکن نعلی مقناطیسون کو میز پر سیدھا رکھ دینا چاہیے اور بعد اُسکے عامل کو دور ہو جانا چاہیے —

ساتوین شرط یہ ہی — کہ کسی شخص کو معمول کے قریب کھڑا رہنا یا بیٹھنا نہین چاہیے اسواسطے کہ اس صورت مین ایسے شخص کا اثر معمول کی طبیعت کے اثر پذیر ہونے مین کم و بیش حرج پیدا کرتا ہی جب اُسکے پاس سے لوگ ہٹ جاتے ہین تو معمول کو روشنی نظر آنے لگتی ہی

آٹھوین شرط یہ ہی — کہ روشنی دیکھنے کے واسطے معمول کو ایک خاص فاصلہ پر

مقناطیس سے ہونا چاہیے اسواسطے کہ اگر فاصلہ مناسب سے معمول کم یا زیادہ فاصلے پر ہو یا تو روشنی نظر نہ آویگی یا صاف نظر نہ آویگی مختلف معمولون کے واسطے یہ بعد مناسب مختلف ہوتا ہی بعض کو روشنی مقناطیس سے ۲۰ انچ کے فاصلے پر نظر آتی ہی بعض کو تا وقتیکہ وہ دو یا تین انچ پر مقناطیس سے دور نہون روشنی نظر نہین آتی ہی بعض کو ان فاصلون مین سے درمیانی فاصلون پر روشنی نظر آتی ہی ایسے معمول کم ہین جنکو مقناطیس سے چار فٹ سے زیادہ فاصلہ پر روشنی نظر آئی ہی ہر تجربہ مین خاص فاصلہ جو مناسب ہو دریافت کر لینا چاہیے اور جب اُسی معمول پر پھر تجربہ کیا جاوے تو اُس بعد کا احتیاط سے لحاظ رکھنا چاہیے کم نظر معمولون کو عینک کے ذریعہ سے جنکے استعمال کی انکو عادت ہی روشنی او دُ ائل کے نظر آنے مین آسانی اور اُنکی نظر کو ترقی ہوتی ہی یہ شرط فاصلہ مناسب ہونے کی بہت ضروری ہی یہانتک کہ اگر اور شرائط سب بخوبی پوری ہون اور یہ شرط نہ پوری ہو تو روشنی نظر نہین آویگی —

نوین شرط یہ ہی کہ معمول کو اسطرح بٹھانا چاہیے کہ اُسکی پشت شمال کی طرف ہو اور پانوُن جنوب کی طرف ہون سر شمال کی طرف ہو اور معمول کی نظر جنوب کی طرف ہو ان نو مین سے ایک شرط بھی ایسی نہین ہی کہ اگر وہ پوری نہو تو جن معمولون کی طبیعت رسمی اثر پذیر ہی اُنکو حالت ہوش مین روشنی نظر آوے جو معمول بہت اثر پذیر ہین اُنپر البتہ کسی شرط کے پورا نہونے سے تھوڑا اثر ہوتا ہی جب معمول پر حالت مقناطیسی طاری ہو تو اُسکی طبیعت اتنی اثر پذیر ہوتی ہی کہ روز روشن مین اُسکو روشنی او دُ ائل نظر آتی ہی —

تجربات مقناطیسی اور تجربات اثر غائب بینی مرتبہ دل ہی مجمع کثیر تماشائیان پرشور کے سامنے نہین کرنے چاہئین اسواسطے کہ انکا مقناطیسی اثر ہرچند کہ وہ ارادتاً اُسکا پیدا ہونا نہ چاہئین معمول کو پریشان کر دیتا ہی علاوہ اسکے ہر ایک آدمی اپنا شک رفع کرنے کے واسطے معمول کو چھوویگا یا اُس سے باتین کرنی چاہیگا اور ذرا بھی اس بات کا خیال نکریگا کہ ایسی حرکتین مضر ہین

یعنی معمول کی طبیعت کو پریشان کر دیتی ہین ایسے مجمع مین تجربہ کرنے کا انجام یہ ہوتا ہی کہ عمل خطا کرتا ہی اور لاعلم اِس بات سے کہ اُنکی اپنی ہی حرکتون کے سبب سے عمل مین خطا ہوئی تماشائی جو بیوقوفی سے عامل نے اِس امید مین بُلائے تھے کہ تجربۂ عمل ضرور کامل ہوگا جب رخصت ہوتے ہین تو اُنکے دل پر یہ نقش ہوتا ہی کہ حقائق تعناطیسی جنکا عامل نے وعدہ کیا تھا حقیقت مین واقع ہوتی ہی نہین ہین حالانکہ حقیقت یہ ہی کہ تجربہ ہی اچھی طرح نہین کیا گیا تھا جب کوئی معمول اچھا ملجاوے اور دریافت ہو کہ اتفاقی بواعث سے اُسکی طبیعت مین خلل نہین پیدا ہوتا ہی تو آثار عمل تعناطیسی کی نمایش بہت سے آدمیون کے روبرو ہوسکتی ہی بشرطیکہ تماشائی معمول سے مناسب فاصلہ پر رہین اور عامل کی مرضی کے مطابق کاربند ہون لیکن عموماً دو تین مشاہدین سے زیادہ ایک وقت مین یکجا جمع نہونے چاہییں تماشائیون کو اتنا معمول کے قریب ہونا چاہیے کہ اُسکے چہرے کے ہر تغیر انداز کو دیکھ سکین اور اُسکی آواز کے ہر پلٹے کو سن سکین اِن باتون سے معمول کے سچا ہونے کا بخوبی یقین ہوسکتا ہی اور اکثر اِس بات کے دریافت کرنے کی تمیز ہوسکتی ہی کہ آیا معمول کو قدرت غائب بینی بلاواسطہ حاصل ہی یا بواسطہ شرکت خیال حاصل ہی اگر تماشائی معمول سے بہت فاصلے پر ہون تو یہ بات حاصل ہونی ناممکن ہی جو حرج دیکھنے والے کے معمول کے بہت قریب ہونے سے پیدا ہوسکتا ہی اُسکے رفع کرنے کی یہ سبیل ہی کہ اُسکو معمول کے ساتھ ہم ربط کر دیا جاوے اِس سبیل سے معمول اُس شخص کے اثر کا عادی ہو جاتا ہی اور اُسکی طبیعت کو پریشانی نہین ہوتی ہی لیکن ایک وقت مین ایک آدمی سے زیادہ معمول کے ساتھ ہم ربط نہین ہوسکتا ہی۔

بعض اوقات شکی آدمی ایسے معمولون کی نسبت جنکی طرف فریب اور دھوکہ کا گمان بھی نہین ہوسکتا ہی ایسی حرکتین کرتے ہین کہ طبیعت کو نہایت رنج اور قلق ہوتا ہی یعنی جب معمول کے ہاتھ اکڑ جاتے ہین تو ہاتھون کے ساتھ نہایت گران اوزان باندھ دیتے ہین ہاتھ کو مروڑتے ہین اور سخت چٹکیان لیتے ہین اور اور عذاب دیتے ہین غرض اُنکی یہ ہوتی ہی کہ دروغ

کرلین کہ حقیقت مین معمول بے حس ہوجاتا ہے کہ نہین اور اُسکے ہاتھ اکڑ جاتے ہین کہ نہین لیکن غور کرنے کی بات ہے کہ بیحس ہوجانا اور ہاتھون کا اکڑ جانا اور شیر ہے اور ہاتھون کا ٹوٹنے کے قابل ہونا اور شے یہ بات کہان سے ثابت ہوتی ہے کہ ایک ہاتھ مین اگر دو من بوجھ باندھ دین اور وزن کو معلق ہاتھ کے سہارے پر رکھین تو ہاتھ ٹوٹنے کا نہین جب معمول پر مقناطیسی حالت ہوتی ہے تو تلقین یا کشش کے ذریعہ سے تین چار آدمیون کے مقابل کہ اُنمین سے ہر ایک اُس سے قوی تر ہوتا ہے معمول سے زور کراتے ہین گویا اعصاب کی قوت کے ثابت کرنے کے واسطے یہ بات ضرور ہے کہ معمول کی ذاتی قوت سے زیادہ قوت ظاہر ہو کبھی دو آدمی ملکر اُسکی نبض دیکھتے ہین اور اگر اُسکو غش آجاوے یا تشنج پیدا ہوجاوے تو حیران ہوجاتے ہین حالانکہ عمل مقناطیسی مین جسکو کچھ بھی دخل ہے وہ خوب جانتا ہے کہ قوت مقناطیسی ناقص کا یہ نتیجہ اکثر ہوتا ہے کبھی تیز تیز عطر و سات معمول کی ناک مین بھر دیتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ حقیقت مین بیحس ہے یہ نہین سمجھتے کہ بعد دور ہوجانے حالت مقناطیسی کے اِن اشیا کی کیا تاثیر ہوگی کبھی گوشت گداز تیزاب ہاتھون مین مل دیتے ہین یا جلد کے اندر سوئیان داخل کر دیتے ہین کیا ایسے ہی عمل سے بے حس ہونا ثابت ہوسکتا ہے اور کوئی ذریعہ اِس امر کا نہین ہونا حقیقت مین ایسی ایسی حرکتین جہالت اور نادانی کا نتیجہ ہوتی ہین اعصاب کا اکڑ جانا اور تکلیف کا محسوس نہونا بغیر اسکے کہ ایسی تکلیفین معمول کو دیجاوین آسانی سے معلوم ہوسکتی ہین یہ تکلیفین اگرچہ حالت خواب مقناطیسی مین کچھ اثر نہین رکھتی ہین لاکن جب معمول جاگتا ہے تو فوراً انکا اثر اُسپر ہوتا ہے آزمودہ کار اور مشاق اور عقیل عامل کبھی ایسی حرکتین نہین کرتے ہین اسواسطے کہ وہ سمجھتے ہین کہ یہ حرکات فضول ہین اور جو کچھ ثابت کرنا ہے بغیر ایسی حرکات کے ثابت ہوسکتا ہے فہمایشی سوالات اور جابہ دیگر قسم کے اشارات سوائے اُس حالت کے کہ تلقین کا اثر ثابت کرنا منظور ہو نہ کرنے چاہیئین لیکن اگرچہ یہ فائدہ صریح ہے بہت اچھے تجربات اِس فائدے کے

نظرانداز کرنے سے بگڑ جاتے ہین چاہیے کہ سونے ولے کو اپنے آپ ہی جو کچھ کہے کہنے دین اور سوالات اگر کیے جاوین تو فقط اُسوقت کہ جب وہ اپنا بیان تمام کر چکا ہو اور جو کچھ اُسنے بیان کیا ہو بغیر سوالات کے بخوبی سمجھ مین نہ آسکے —

تماشائی کو چاہیے کہ کوئی حرکت ایسی نکرے نہ کوئی بات ایسی کہے جس سے معلوم ہو کہ اُسکو یقین ہی کہ معمول دغاباز یا مکار ہی جتنی تکلیف اور جسقدر رنج معمول کو اس سبب سے ہوتا ہی اُسکا بیان قوت تقریر سے باہر ہی حقیقت مین یہ بات ہی کہ ہمکو ایسی تکلیف اور رنج دینے کا منصب نہین ہی اور علاوہ اسکے نتیجہ یہ بھی ہوتا ہی کہ نہایت سیدھے اور آسان تجربات خطا کر جاتے ہین بہت معمول ایسے سوالات کا جو ایسی نیت سے استفسار کرتے ہین جواب دینے سے انکار کرتے ہین اور بجا انکار کرتے ہین حالانکہ اگر کوئی ایسا شخص سوال کرے جسکو معمول کی ایمانداری مین بھروسا ہی تو اُسکا جواب خوشی سے اور شافی دیتے ہین عمل مقناطیسی کے تجربات مین یہ امر بہت نمایان ہی کہ معمول فوراً تماشائیون کی طبیعت کا حال بلا اسکے کہ اُسکا اعلان ہو دریافت کر لیتے ہین اور بتا دیتے ہین اور جو لوگ دل کے صاف ہوتے ہین اُنکے قریب آنے سے معمول خوش ہوتے ہین اور اُنکی قوت حالت مقناطیسی مین ترقی ہوتی ہی اور ایک طرح کا اُنس اور کشش ایسے لوگون کی طرف معمول کو ہوجاتی ہی بالعکس اسکے جب بے ایمان شکی آدمی معمول کے قریب پہونچتے ہین تو اُسکو تنفر سخت ہوتا ہی اور اُسکی حالت روشن مین کمی ہو جاتی ہی —

مین یہان پھر کہتا ہون کہ عمل مقناطیسی کچھ کھیلنے کی چیز نہین ہی کچھ ایسی چیز نہین ہی کہ خالی وقت کو اُس سے بہلا لیا جاوے یا نئے یا عجیب تجربات کے دریافت کرنے کے شوق کو پورا کر لیا جاوے اسطرح پر اس عمل کا استعمال کرنا استعمال بد ہی اور ہرگز نہ کرنا چاہیے یہ عمل ایسا بھی نہین ہی کہ روپیے کی طمع سے تماشائیون کو دکھایا جاوے

ایسے تماشائیون کو خصوصاً جو دیکھتے ہین اور ہنس دیتے ہین اور یہ کہکر چلے جاتے ہین کہ یہ عمل عجیب شی ہی حقیقت مین یہ عمل پاک ہی اور ایسا ہی کہ نہایت احتیاط سے اسپر توجہ کرنی چاہیے اگر یہ عمل اسواسطے کیا جاوے کہ دیکھنے والون کو ذرا ہنسی کا موقع ملے تو بڑے رنج کی بات ہی اور مجھے بذات خود اتنا رنج ہوتا ہی کہ مین دل سے یہ صلاح دیتا ہون کہ خواہ جلسۂ عام مین خواہ خلوت مین یہ عمل تماشائیون کو نہین دکھانا چاہیے مگر درحالیکہ دیکھنے والے تھوڑے ہون اور ایسے ہون کہ انکو حقیقت مین امر راست کے دریافت کرنے کا شوق دل سے ہو اور انکو حقائق مقناطیسی کے دریافت کرنے کی نیت سے دیکھنا منظور ہو جو نمایش اسواسطے کیجاوے کہ فقط دیکھنے والون کا وقت بہل جاوے اُس سے علم کی ہتک ہوتی ہی اور اُسکی ترقی مین خلل ہوتا ہی۔

ایک اور معنی مین بھی عمل مقناطیسی کھیلنے کی چیز نہین ہی میری مراد یہ ہی کہ جو لوگ مشق نہ رکھتے ہون اور آزمودہ کار نہون اُنکو بیوقوفی سے عمل نہ کر بیٹھنا چاہیے کیونکہ غالب ہی کہ ناخوش نتائج پیدا ہونگے مین نے اس امر کا بیان پہلے شرح کر دیا ہی یہان فقط اتنا کہتا ہون کہ اگرچہ بیوقوف عامل کے عمل کرنے سے ناخوش نتائج پیدا ہو سکتے ہین لیکن جب کبھی مشاق اور دانشمند عامل نے عمل کیا ہی ایسے ناخوش نتائج کبھی نہین پیدا ہوے ہین مگر درحالیکہ کچھ بھی مزاحمت اور کسی شخص کی طرف سے ہوئی ہو مبتدی کو بغیر کسی آزمودہ کار عامل کے موجود ہونے کے عمل کرنا نہ چاہیے لیکن مین چاہتا ہون کہ ہر شخص کو عمل کرنے کا وقوف حاصل ہو کیونکہ اس عمل کی واقفیت نہایت مفید اور کارآمد ہی یہ تو ظاہر ہی کہ یہ واقفیت اسطرح نہ حاصل کرنی چاہیے جسطرح کوئی شخص تاریکی مین کسی شی کو ٹٹولے بلکہ مشاق عاملون کے اعمال کو دیکھکر اور اُنسے قواعد مستعمل کو سیکھکر واقفیت پیدا کرنی چاہیے۔

جو ہدایتین اوپر لکھی ہوئی ہین اگر انکو ملحوظ رکھین تو سب آدمی جو تجربہ کرینگے
شافی نتائج حاصل کرینگے مین یہ نہین کہتا ہون کہ سب عامل خاص آثار کو
خاص صورتون مین ضرور دیکھینگے اسواسطے کہ نہ فقط معمولون کی طبائع مین
بدرجۂ نہایت اختلاف ہوتا ہی بلکہ عاملون کی طبیعت مین بھی نہایت درجہ کا
اختلاف ہوتا ہی پس ممکن ہی کہ کوئی عامل اپنی مشق اور تجربہ مین غائب بینی کا
اثر کبھی نہ دیکھے کوئی کبھی حالت سکوت نہ پیدا کرسکے لیکن اگر ایسا ہوگا
تو کم ہوگا کہ عمل کسی سے پورا نہو اور سب سے زیادہ یہ بات ہی کہ جو عامل ایسے
تندرست ہین وہ عمل مقناطیسی کے ذریعہ سے تکلیف معمول کی کم کرسکینگے
اور مرض کو رفع کرسکینگے —

میری راے مین شک نہین ہوسکتا ہی کہ لوگ اب علم مقناطیس روحانی کو
اسی طرح مطالعہ کرینگے جیسے اور علوم کا مطالعہ کرتے ہین اور ویسے ہی شافی
نتائج حاصل ہونگے چاہیے کہ ہم سب ملکر اس امر مین کوشش کرین کہ اس علم کے مطالعہ کو ترقی ہو
اہل علم بہت عرصہ تک اس علم سے غافل رہے ہین پس اگر وہ اب اس علم کی طرف
توجہ کرینگے تو انکو کوئی یہ نہین کہ سکتا ہی کہ وہ ضعف تیقن کے اسیر ہین جسطرح ہر نئی
حقیقت کا حال ہوتا ہی اس علم کا حال بھی ہوچکا ہی یعنی کہین مقابلہ ہوا ہی اور کہین
لوگون نے اسکی نسبت توجہ نہین کی ہی لیکن اس بات کا کچھ عجب نہین اور نہ اسکا
افسوس کرنا چاہیے نئی باتون کا مقابلہ کرنا انسان کے خمیر مین داخل ہی لیکن البتہ
ایسا ہوسکتا ہی کہ یہ مقابلہ حد مناسب سے زیادہ کیا جاوے بلاشبہہ ایسے مقابلہ سے
ایک فائدہ بھی نکلتا ہی اور وہ یہ ہی کہ نئی باتین اچھی طرح چھانی جاتی ہین اور
آخرکار بعد امتحان جتنی راست ہوتی ہین وہ قبول کی جاتی ہین جو غلط ہوتی ہین
وہ رد ہوجاتی ہین پس جو لوگ علم مقناطیس روحانی کا مطالعہ کرنا چاہین اگر انکو

انسان کی طبیعت سے آگاہی ہر تو اُنکو سمجھنا چاہیے کہ لوگ آنکا مقابلہ کرینگے اور لوگون کو
اس علم کے خلاف تعصب ہوگا اور جب ایسا ہو تو اُنکو در گذر کرنی چاہیے غصّہ ہرگز
نہ کرنا چاہیے کیونکہ غصّے سے امر راست کی تحقیقات مین حرج ہوتا ہر یہ بات سچ ہر
کہ جب شریف آدمی ایمانداری سے کوئی بات کہین اور آنکے مقابلہ مین نہ فقط دلیل
جھوٹی پیش ہو بلکہ اُنکو دغابازی اور بے ایمانی کا الزام لگایا جاوے اور دلیل کے
بجاے گالیان لوگ دین تو طبیعت کو برداشت نہین ہوتی ہر لیکن کیا ہر زمانے مین
نئی باتون کے دریافت کرنے والون کو ایسے صدمے نہین اُٹھانے پڑتے ہین
کیا گالی کے عوض گالی دینے سے اور اتہام بے ایمانی کے عوض معترضون کو بے ایمان
کہنے سے کچھ حاصل ہوتا ہر میری رائے مین تو کچھ بھی فائدہ نہین ہوتا ہر میری رائے تو
یہ ہر کہ جو لوگ نئی باتون کا مقابلہ کرتے ہین حقیقت مین اُنکی غلط فہمی آنکے مقابلہ کی باعث
ہوتی ہر اور مجکو اُنکی شدت احتیاط اور بے یقینی پر اتنا اعتراض نہین ہر جتنی مجھے
اس بات سے حیرانی ہوتی ہر کہ وہ بلا تحقیقات اور بلا تامل ہزارون شریف
آدمیون کی نسبت دغابازی کا الزام لگاتے ہین لیکن جو آدمی کسی امر راست کی
تحقیقات کا شوق رکھتے ہین اگر وہ لوگون کے تعصبات اور مقابلہ کی طرف نظر
رعایت سے نہ دیکھین تو جیسا شوق آنکو اپنی تحقیقات مین مناسب ہر میرے نزدیک
اُسمین کمی ہوتی ہر جنکو خالص شوق ہر آنکو چاہیے کہ زمانے کے منتظر رہین اور صبر سے
دیکھتے رہین کہ کب امتحان سخت مین آنکا قول اور اُنکی تحقیقات پوری اترتی ہر علم
مقناطیس دوحانی کے باب مین جھگڑا اور تکرار مدت سے حد سے زیادہ ہوتی رہی ہر
اب چاہیے کہ تکرار اور جھگڑے سے قطع نظر کرکے مثل اہل علم سہولیت سے تحقیقات
کی جاوے اور جو آدمی اس دلچسپ اور وسیع اور تاریک علم کی تحقیقات مین مدد دینے کو
آج راضی ہو ہر چند کہ کل وہ ہمارا مخالف تھا اُسکو خیر مقدم کہین اور اُسکے شامل ہونے سے خوش ہون

دوسرا حصہ

تمثیلات و تجربات

پندرھوان خط

جن آثار کا خطوط گذشتہ مین مین نے ذکر کیا ہی اب مین اُنکو مفصل اور مشرح بیان کرتا ہون اگر یہ تفصیل اُن خطوط مین درج کی جاتی تو بیان مجمل مین حرج ہوتا اور چونکہ بعض تمثیلون کا کئی بار ذکر ہی اسواسطے اُنکی تفصیل جدا گانہ انسب معلوم ہوتی ہی علاوہ اِسکے بعض تمثیلین ایسی بیان کیجاوینگی کہ جنکا تجربہ مجکو نہین بلکہ اور عاملون کو ہوا ہی اور وہ تجربات مشتہر ہو چکے ہین فقط ضرورتاً اُنکا ذکر کرونگا۔ عموماً وقت تمثیلون کے حاصل کرنے مین نہین ہی بلکہ وقت اُنکے انتخاب کرنے مین ہی مین فقط اُتنی ہی تمثیلین بیان کرونگا جتنی بیانات مندرجہ خطوط گذشتہ کی تشریح کے واسطے ضرور ہین لیکن شاید ایسی بات اِس عمل کی ایک بھی نہین ہی کہ اگر فرصت ہو اور قرطاس مین گنجایش ہو تو اُسکی چند در چند تمثیلین درج نہو سکین۔

اب جو مین تفصیل بیان کرونگا تو اُنکے بیان مین ترتیب مندرجہ ذیل نظر رکھی جاویگی اول اُن آثار کا بیان ہوگا جو حالت ہوش مین نمایان ہوتے ہین یہ حالت ہوش حالت ہوش سہی سے اتنی ہی جدا ہی کہ اُسمین عمل مقناطیسی کے آثار کا ظہور ہوتا ہی

اگرچہ جو معمولی ہوش ہوتا ہے وہ قائم رہتا ہے اس ذیل مین آثار تلقین کا بیان کیا جاویگا خواہ وہ آثار ترکیب معروف عمل مقناطیسی سے پیدا ہوں خواہ ڈاکٹر بریڈ یا ڈاکٹر لنگ صاحب کی ترکیب سے پیدا کیے جاوین۔

دوم ان آثار کا ذکر ہوگا جو خواب مقناطیسی مین نمایان ہوتے ہین اور جب معمول کا ہوش منقسم ہوتا ہے اس ذیل مین خواب کے پیدا کرنے کا اور حالت خواب مین تلقین کے اثر کا اور شرکت خیال اور غائب بینی بلاوساطت اور حالت سکوت ادنیٰ اور اعلیٰ کا ذکر ہوگا۔

سوم ان آثار کے کسی شخص پر خود بخود واقع ہونے کا ذکر کیا جاویگا۔

اور چہارم عمل مقناطیسی کے فوائد طبی کا بیان ہوگا۔

پس اول مین ان آثار کا ذکر کرتا ہون جو ایسی حالت مین نمایان ہوتے ہین کہ معمول کا اصلی ہوش قائم رہتا ہے اور فقط یہی بات نہین ہوتی ہے کہ جو کچھ گذر رہا ہو اسکا معمول کو ہوش رہتا ہے اور اسکی نسبت گفتگو اور تقریر کر سکتا ہے بلکہ جسوقت عمل کا اثر رفع ہو جاوے تو وہ سب آثار اسکو یاد رہتے ہین جو آثار ابتدائی ہوتے ہین انکا ذکر کرنا یہان کچھ ضرور نہین یہ آثار بہت خفیف ہوتے ہین اور دو معمولون پر یکسان نہین ہوتے اکثر آثار یہ ہوتے ہین کہ معمول کی طبیعت بھاری معلوم ہوتی ہے یا غنودگی اسکو معلوم ہوتی ہے یا گدگدی سی ہوتی ہے یا کچھ گرمی یا سردی معلوم ہوتی ہے یا سوئیان سی چبھتی ہوئی معلوم ہوتی ہین یا بدن سن معلوم ہوتا ہے اور جب معمول کسی خاص شی کی طرف دیکھتا ہے تو اسکی آنکھون پر بھی کچھ تاثیر ہوتی ہے آنکھون پر ایک پردہ سا معلوم ہوتا ہے اور جس شی کی طرف معمول دیکھتا ہے یا وہ تاریک یا سیاہ معلوم ہوتی ہے یا ایک کی جگہ کئی معلوم ہوتی ہین یا بالکل نظر سے غائب ہو جاتی ہے یہ آثار ہر معمول پر واقع ہوتے ہین اگر اسکی طبیعت اثر پذیر ہو اور اگر یہ آثار زیادہ نمایان ہون

تو غالب ہی کہ اگر محنت کی جاوے تو خواب مقناطیسی پیدا ہو سکیگا لیکن اگر ہمکو منظور ہو کہ حالت ہوش کے آثار کو دیکھین تو چاہیے کہ خواب نہ پیدا کرین اور تلقین کی تاثیر کو دیکھین ایک دو تمثیلین اس امر کی لکھتا ہون ۔

تاثیر تلقین ہوش کی حالت مین

مثال اول میرے مکان پر پچاس آدمی زن و مرد جمع تھے اور لیوس صاحب بھی وہان موجود تھے صاحب موصوف ایک گوشہ مین مکان کے کھڑے ہو گئے اور سب آدمیون سے کہا کہ انکی طرف یا کسی شی کی طرف جو انکی سمت مین تھی دیکھتے رہین اور انسے کہا کہ جہان تک ہو سکے اپنی طبیعت کو ڈھیلا چھوڑ دین بعد اسکے لیوس صاحب نے سب کی طرف نظر جما کر دور سے دیکھنا شروع کیا پانچ منٹ سے کم عرصہ مین باوجودیکہ کچھ کچھ شور ہو رہا تھا اور بالکل خاموشی نہین تھی کئی آدمیون پر تاثیر عمل نمایان ہونے لگی سب سے زیادہ لام پر جو علم طب کا طالب علم تھا اثر ہوا لیوس صاحب نے اس بات کو دیکھا اسپر اپنی طبیعت متوجہ کی اور دور سے اپنے ہاتھون کو بطور معروف حرکت دی اور لام کے قریب آتے گئے لام کا یہ حال ہوا کہ اسکی آنکھون سے کچھ نظر نہین آتا تھا تنفس تیز ہو گیا اور آگے کو جھک گیا اور معلوم ہوتا تھا کہ لیوس صاحب کی طرف کھنچا جاتا تھا لیکن اگرچہ وہ آگے بڑھنا چاہتا تھا الا جب اسنے ارادہ آگے چلنے کا کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ہل نہین سکتا تھا اور اپنی جگہ پر گویا جم گیا تھا لیوس صاحب تب اسکے متصل آئے اور ہاتھون کی دو تین حرکتون سے تیزی تنفس کو دور کر دیا اور اکڑا کو بھی دور کر دیا اور آنکھین جیسی اصلی ہوتی ہین ویسی ہو گئین بعد اسکے لام سے لیوس صاحب نے کہا کہ اپنی آنکھین بند کر لو اور جب اسنے بند کر لین تو لیوس صاحب نے کہا کہ اب تم آنکھین نہین کھول سکو گے چنانچہ آنکھون کا کھلنا ناممکن تھا بعد ازان لیوس صاحب نے کہا کہ اپنا منھ بند کر دو اور جب بند کر لیا تو انھون نے کہا

کہ نہ تم منھہ کھول سکوگے نہ بات کر سکوگے چنانچہ یہ دونون باتین ناممکن تھین
پھر لیوس صاحب نے کہا کہ اپنا ہاتھہ وسیحا کرو اور جب وسیحا کیا تو اُنھون نے کہا کہ
تم اب اُسکو نیچا نہین کر سکوگے چنانچہ نیچا نکر سکا حالانکہ لیوس صاحب نے
لام کے بدن کو چھوا بھی نہین ایک عرصہ تک ہاتھہ اکڑا رہا اور ہل نہ سکا غرضکہ
جس عضو کو لیوس صاحب چاہتے تھے اپنے ہاتھون کی ایک دو حرکتون سے اکڑا
دیتے تھے بعد اُسکے لیوس صاحب نے لام سے کہا کہ میری طرف ایک دو پل تک دیکھو
اور جب لام نے دیکھا تو آنکھون کا یہ حال ہوا کہ پتلی ٹھہر گئی اور پھیل گئی اور بے حس ہو گئی
تھی کہ جب ایک شمع اُسکی آنکھون کے سامنے رکھی تو پتلی ذرا بھی نہ سمٹی اُسوقت
لام کی نبض ایک منٹ مین ۷۶ دفعہ چلتی تھی لیوس صاحب نے ایک ہاتھہ کے
فاصلے سے اُسکے دل کی طرف اشارہ کیا اور ایک طبیب نے اُسکی نبض پر ہاتھہ رکھا
معلوم ہوا کہ نبض کی سُرعت ۷۶ دفعہ سے ۱۰۵ دفعہ پر پہونچ گئی تھی اور ایسی ضعیف
ہو گئی تھی کہ مشکل سے محسوس ہوتی تھی معمول کا یہ حال ہوا کہ اُسکا رنگ زرد ہو گیا
اور ایک منٹ تک اور بھی یہ عمل رہتا تو ضرور اُسکو غش آجاتا بعد اُسکے لیوس صاحب نے
یہ اثر پیدا کیا کہ جسطرف وہ چاہتے تھے معمول کے ہاتھہ پانون چلتے تھے حالانکہ وہ بہت کوشش
کرتا تھا کہ ہاتھہ پانون کو کسی طرف نہ ہلنے دے اول ایک خاص حد تک اُسکے ہاتھہ پانون
چلے بعد اُسکے اکڑ گئے اور یہ سب آثار اُس حالت مین نمایان ہوے کہ لیوس صاحب اُسکے
بدن کو چھوتے بھی نہین تھے ایک دفعہ لام کا ہاتھہ لیوس صاحب کے ہاتھہ پر رکھا گیا
اور صاحب موصوف نے اُس سے کہا کہ اب تم اپنے ہاتھہ کو میرے ہاتھہ پر سے
اُٹھا نہ سکوگے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

جب لیوس صاحب اپنا اختیار لام کے اعصاب کی حرکت پر دکھا چکے تو
اُنھون نے اپنا اختیار اُسکے حواس پر دکھایا اُسکے ہاتھہ مین ایک چاقو رکھدیا اور

اُس سے کہا کہ تھوڑی دیر مین تمکو یہ چاقو ایسا گرم معلوم ہوگا کہ تم اُسکو اپنے ہاتھ مین رکھ نہ سکوگے دو منٹ کے عرصہ مین لام اُس چاقو کو ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ مین بدلتا رہا اور تھوڑی دیر کے بعد اُسنے ہاتھ مین سے اسطرح پھینکدیا گویا گرمی کے سبب سے لال ہوگیا تھا بعد اُسکے اُنھون نے اُسی چاقو کو پھر اُسکے ہاتھ پر رکھدیا اور کہا کہ یہ ایسا بھاری معلوم ہوگا کہ تمہارا ہاتھ بوجھ کے سبب سے زمین مین لگجاویگا تھوڑی ہی دیر بعد لام کوشش کرنے لگا کہ اپنے ہاتھ کو سنبھال رکھے لیکن تین چار منٹ کے بعد باوجودیکہ اُسنے اس شدت سے زور کیا کہ عرق مین تر ہوگیا اور دم چڑھگیا اُسکا ہاتھ زمین مین جا لگا بعد اُسکے لیوس صاحب نے یہ عمل کیا کہ لام اپنا نام بھول گیا اور اُسکے چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ نام کے بھول جانے کے سبب سے اُسکو بہت تشویش ہوتی تھی اور بہت کوشش کرتا تھا کہ کسی طرح یاد آجاوے لیکن یاد نہ آتا تھا ان سب آثار کا یہ حال تھا کہ جب لیوس صاحب کہتے تھے کہ خیر تو وہ آثار زائل ہوجاتے تھے —

حالت ہوش مین عمل مقناطیسی کی تاثیر اول مین نے اسی شخص پر دیکھی تھی اور لام کا یہ حال تھا کہ اُسکو بخوبی ہوش تھا اور جو آثار ہوتے جاتے تھے اُنکا یہ مفصل بیان کرتا جاتا تھا سوائے اُس صورت کے کہ جب ایکدفعہ اُسکی زبان اٹک گئی اور وہ بول نہ سکا —

لیوس صاحب نے اس شخص کو پہلے کبھی نہین دیکھا تھا نہ کبھی لام نے پہلے مقناطیسی عمل ہوتے دیکھا تھا جب پہلے ہی لام پر عمل کی تاثیر ہوئی تو اُسکے بازوون پر ایسا صدمہ معلوم ہوا جیسے بجلی کی کل سے پیدا ہوتا ہے بعد ازان مجکو یہ وجہ معلوم ہوا کہ اس صدمہ کی وجہ یہ تھی کہ بہت سے آدمی اُسکے گرد و پیش تھے اور اُنکا متناقض اثر ہوا تھا کیونکہ ایکدفعہ جو لیوس صاحب نے اُسپر عمل کیا اور دو طبیبون سے کہا کہ ایک دست راست اور دوسرا دست چپ کی جانب کھڑا ہوکر اُسکی نبض دیکھے تو معمول کو بہت تکلیف ہوئی اور پاؤ گھنٹے کے عرصہ تک تکلیف رہی بعد ازان لام نے ہمسے کہا کہ جیسا مشاہدین کو نظر آتا تھا اتنا صدمہ مجھے حقیقت مین نہین تھا

لیکن ہان جب دونون طبیبون نے میرے ہاتھ چھوڑ دیے تو جتنا صدمہ ایک قوی بجلی کی کل سے ہوتا ہی اُتنا صدمہ مجکو ہوا تھا اِسمین شک نہین ہوسکتا کہ اِس صدمہ کا باعث یہ تھا کہ قوت مقناطیسی چند اشخاص کا ایک نازک طبع آدمی پر ایک وقت مین اثر ہوتا تھا جب مین نے لام پر تنہا عمل کیا تو اِس قسم کا صدمہ اُسکو نہین پہونچا اُس زمانہ مین لام بہت تندرست نہین تھا اور وجہ ناتندرستی کی یہ تھی کہ اُسنے اپنی طبیعت کو مطالعہ مین حد سے زیادہ مصروف رکھا تھا اُسکو تھوڑے ہی عرصہ کے بعد سینے کا مرض ہوگیا اور کئی ہفتے تک بیمار رہا اِسمین شک نہین ہی کہ اُسکی طبیعت مائوف تھی اسواسطے کہ اثناء اوقات تجربہ اور بیماری مین مین اُسپر نہایت آسانی سے عمل کرسکتا تھا حالانکہ جب وہ بیماری سے شفایاب ہوا تو اگرچہ عمل اُسپر ہوسکتا تھا الا ایسی آسانی سے نہین ہوتا تھا جیسا بیماری سے شفا پانے سے پہلے ہوتا تھا اور بعد شفا پانے کے جو آثار عمل اُسپر نمایان ہوے وہ پہلے آثار سے مختلف تھے لیوس صاحب نے لام پر بارہا عمل کیا اور بارہا دکھایا کہ اُنکو معمول کے حواس اور مدرکات اور حافظہ پر اختیار کامل حاصل تھا لیکن زیادہ تشریح کی ضرورت کچھ نہین معلوم ہوتی ہی مجکو دریافت ہوا کہ لام پر خواب مقناطیسی آسانی سے پیدا ہوسکتا تھا اور جو آثار حالت خواب مین اُسپر نمایان ہوتے تھے اُنکا بیان متعاقب کیا جاویگا۔ مثال دوم۔ وسوم ایکبار مین اور دو اور آدمی لیوس صاحب کے مکان مین اُنکے پاس بیٹھے تھے کہ دو لڑکے کہین سے کچھ پیام لیکر اُنکے مکان پر آئے دونون لڑکے اچھے تندرست اور تنومند تھے اور ۱۵–۱۷ برس کی اُنکی عمر تھی لیوس صاحب نے اُنپر جب عمل آزمایا تو معلوم ہوا کہ اُنپر عمل اچھی طرح ہوسکتا ہی چنانچہ جب اُنپر عمل کیا گیا تو جو آثار حرکت اعصاب سے متعلق ہوتے ہین وہ سب نمایان ہوے جب لیوس صاحب اُنکو حکم دیتے تھے کہ تم فرش پر سے سوئی نہ اُٹھا سکوگے یا اپنا ہاتھ اونچا نہ کرسکوگے یا سر پر سے اپنا ہاتھ

نیچے نہ اُتار سکو گے تو اُنسے کوئی بھی ایسی حرکت نہین ہو سکتی تھی لیوس صاحب کی طرف
یہ دونون لڑکے زور سے کھنچے آتے تھے ابتدا مین اُنھون نے اِس کشش پر غالب آنے کے واسطے
بہت زور کیا لیکن بعد اُسکے جہان لیوس صاحب جاتے تھے اُنکے پیچھے چلے جاتے تھے
حتیٰ کہ کئی آدمیون نے اُنکو پکڑ لیا اور اُنسے کہا کہ جہانتک تمسے ہو سکے اِس کشش کا مقابلہ کرو
لیکن وہ لیوس صاحب کی طرف کھنچے ہی جاتے تھے لیوس صاحب نے ایک لڑکے کے
ہاتھ کی بیچ کی اُنگلی کے سرے کو دوسرے لڑکے کے ہاتھ کی بیچ کی اُنگلی کے سرے سے
چھوا دیا اور دو ایک دفعہ ہاتھون سے اُنکے اُوپر حرکت کی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جہانتک
ہو سکا وہ دونون لڑکے زور کرتے تھے لیکن اُنگلیون کو علیحدہ نہ کر سکے بلکہ جو ایک لڑکا ان مین
دوسرے سے زیادہ طاقتور تھا اسواسطے وہ اُسکو فقط اس گرفت سے تمام مکان مین
کھینچتا لیے پھرتا تھا اور دوسرا لڑکا جہانتک اُسکا بس چلتا تھا زور کرتا تھا لیکن کچھ پیش نہ جاتی تھی
اُنکے حواس اور مدرکات پر بھی لیوس صاحب کو کامل اختیار حاصل تھا چنانچہ جب
اُنکو پانی پلایا اور اُنسے کہا کہ تم برانڈی شراب یا دودھ یا قہوہ پیتے ہو تو اُنکو بالکل ایسی
چیزون کا مزا آتا تھا بلکہ جب وہ پانی پیتے تھے اور اُنسے کہا کہ تم برانڈی شراب پیتے ہو
اور پھر کہا کہ اب تم بالکل مست ہو تو ہر طرح پر مست ہو گئے تمام چہرے سے سخت
نشہ کے آثار معلوم ہوتے تھے اور ایک قدم بھی بلا لغزش یا گر پڑنے کے نہین
چل سکتے تھے لیوس صاحب نے بہت آسانی سے اُنکے ذہن نشین یہ بات کردی کہ وہ
کوئی اور اشخاص تھے یعنی جو وہ تھے اُنسے غیر تھے جو جو لیوس صاحب کہتے رہتے وہ
کرتے رہے کبھی بندوق چھوڑنے لگے کبھی مچھلی کا شکار کرنے لگے کبھی تیرنے لگے کبھی
درس دینے لگے لیوس صاحب نے بہت آسانی سے یہ بات پیدا کردی کہ ایک چھڑی کو اُنھون نے
بندوق سمجھ لیا یا ایک تلوار بلکہ سانپ سمجھ لیا اور ایک کرسی کو جو اُس مکان مین رکھی
ہوئی تھی اُنھون نے جانا کہ شیر یا ریچھ ہر ان جانورون سے نہایت خوف

کہا کہ وہ بھاگ گئے لیوس صاحب کے اشارے پر اُنکو یقین ہو گیا کہ نہایت تند آندھی آئی ہے اور آواز آندھی کی سننے لگے اور ایک میز کے نیچے جسکو اُنھون نے مکان سمجھ لیا آندھی کے صدمے سے بچنے کے واسطے چھپ گئے جب وہ میز کے نیچے تھے تو سانپ کے خوف سے اُسکے نیچے سے نکل بھاگے اور تھوڑی دیر بعد اُنکو معلوم ہوا کہ سیلاب یعنی پانی زور سے بہتا آتا ہے اور اپنی جان بچانے کو نہایت زور اور طاقت سے تیرنے لگے اِس مرتبہ سے پہلے کبھی اُنپر عمل نہین کیا گیا تھا اور اگرچہ اُنکا اصلی ہوش بالکل قائم تھا لیکن لیوس صاحب کو اُنکے حواس اور مدرکات اور خیالات پر کامل اختیار حاصل تھا وہ جانتے تھے کہ یہ سب باتین حقیقت مین جھوٹ ہین لیکن ناچار اُنکو یقین کرنا پڑتا تھا طبیعت نہین مانتی تھی ایک دفعہ اُنکے ہاتھ پر رومال رکھا گیا اور وہ خوب جانتے تھے اور دیکھتے تھے کہ یہ چیز حقیقت مین رومال ہے تھوڑی دیر کے بعد لیوس صاحب نے کہا کہ تمھارے ہاتھ مین چوہا ہے اُسوقت اُنکے چہرے کو دیکھنا چاہیے تھا کہ کیسی پریشانی اور حیرانی عیان ہوتی تھی چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ پہلے اُنکو ذرا تامل ہوتا تھا بعد اُسکے یقین ہوتا تھا اور جب یقین ہو گیا تو اُنکو نہایت نفرت اور غصہ آیا یہ سب آثار ایسے صحیح اُنکے چہرے پر نمایان ہوتے تھے کہ جو لوگ دیکھنے والے تھے اُنکو اُن لڑکون کی راست بازی مین ذرا بھی شک نہین رہتا تھا—

مثال چہارم – ایک مرتبہ اور مین اور دس بارہ آدمی اور لیوس صاحب کے مکان پر بیٹھے تھے اور اُنھون نے ایک شخص پر عمل کیا پہلے پہلے تو اُس شخص کو شک ہا لیکن تھوڑی دیر بعد اُسے یقین ہو گیا کہ میرے مدرکات اور حواس بالکل لیوس صاحب کے اختیار مین ہین مثلاً ایک سیب اُسکے ہاتھ مین دیا گیا اور واوسے کہا کہ تمھارے ہاتھ مین سنگترہ ہے پہلے اُسنے انکار کیا اور کہا کہ سنگترہ نہین ہے پھر ذرا اُسکو شک ہونے لگا پھر اُسنے کہا کہ بیشک اِسکا رنگ تو بہت زرد ہی حالانکہ

سیب کا رنگ حقیقت مین تھوڑا سیاہ تھا اُسوقت جتنے لوگ تھے سب کے ہاتھ مین ایک ایک سیب تھا معمول نے سب کی طرف کن انکھیون سے دیکھا اور دیکھا کہ جتنی چیزین اور لوگون کے ہاتھ مین ہین اُنکا بھی رنگ نہ رہی بعد اُسکے اُسنے اپنے ہاتھ سے ایک ٹکڑا اُسکا توڑ لیا اور اُسکو اچھی طرح دیکھا اور سونگھا اور پھر چکھا اور آخر کار کہا کہ ضرور یہ تو سنگترہ ہی ہے حالانکہ مین جانتا ہون کہ مین نے ہاتھ مین سیب لیا تھا مین ایسی مثالین بیسون دے سکتا ہون لیکن جن مثالون کا بیان ہوا ہے میرے نزدیک اس بات کے ثبوت کے واسطے کافی ہین کہ عامل کو معمول کے حواس اور مدرکات پر بالکل اختیار ہوتا ہے اب مین فقط ایک مثال کا اور ذکر کرونگا کہ جو میرے روبرو عجائب آثار لیوس صاحب نے نمایان کیے تھے۔

مثال پنجم۔ ایک شخص اس نام سے بہت تندرست تھا لیکن اُسپر ایسا اثر عمل کا ہوتا تھا کہ فقط ایک نظر دیکھنے سے یا ایکدفعہ کی ہاتھ کی حرکت سے اُسکے اعصاب اکڑ جاتے تھے یہ شخص دس بارہ منٹ تک ایسے موقع مین کھڑا ہو سکتا تھا کہ کوئی آدمی اصلی حالت مین آدھے منٹ تک نہین رہ سکتا تھا چنانچہ وہ دس منٹ تک اسطور پر اکڑا کھڑا رہا کہ ایک پانؤن اُسکا زمین پر تھا دوسرا پیچھے کی طرف پھیلا ہوا تھا اُسکی آنکھون پر بالکل روشنی کا اثر نہین ہوتا تھا تمام جسم اُسکا آگے کو پھیلا ہوا تھا اور سر بھی آگے بڑھا ہوا تھا غرضکہ اسطور پر کھڑا تھا جیسے چار پائے کھڑے ہوتے ہین فرق اتنا تھا کہ فقط ایک ٹانگ کو زمین کا سہارا تھا دوسری ٹانگ زمین سے بلند اور پیچھے کو پھیلی ہوئی تھی اور دونون ہاتھ زمین سے اوپر تھے بعد اُسکے اُسکے پانؤن مین سے جوتے نکال لیے گئے اور ایک دیوار سے پشت لگا کر اُسکو کھڑا کر دیا دونون پانؤن دیوار کے سہارے سے اسطرح لگائے کہ ایک پانؤن کا پنجہ ایک رخ اور دوسرے پانؤن کا پنجہ دوسرے رخ تھا ایک کاٹھ کی پٹڑی پر جو فقط دو انچ چوڑی تھی اُسکو کھڑا کر دیا بعد اُسکے دونون ہاتھ سیدھے پھیلا دیے یعنی

دہنا ہاتھ دہنے رخ اور بایان ہاتھ بائین رخ پانچ منٹ تک یہ شخص اِس ہوا مین اکڑا ہوا کھڑا رہا بعد اُسکے لیوس صاحب نے اُسکے جسم کے اوپر کے حصے پر سے گھٹنون تک عمل کا اثر دور کر دیا تو معمول کو بہت اندیشہ ہوا کہ مین گر جاؤنگا لیکن اُسکے پانؤن کاٹھ کی پٹری پر اسطرح جمے ہوئے تھے کہ وہ پانؤن ہلا نہ سکتا تھا جب پانؤن پر سے عمل کا اثر ہٹایا گیا تو ہاتھون کے بل گر گیا بعد اُسکے لیوس صاحب نے کہا کہ چارپایہ کی طرح کھڑے ہو جاؤ اور جب وہ اسطرح کھڑا ہوا تو اُس سے کہا کہ اب تم فرش پر پیٹ نہین لیٹ سکوگے چنانچہ ہرچند اُسنے بہت کوشش کی لیکن اُس سے اسطرح لیٹا نہین گیا بعد اُسکے لیوس صاحب نے ہمکو کہا کہ کھڑے ہو جاؤ اور خود کمرے سے باہر ایک اور آدمی کو لیکر چلے گئے جب لیوس صاحب چلے گئے تو مین نے دیکھا کہ معمول اپنے ہاتھ اوپر نیچے ہلا رہا ہے اور جب لیوس صاحب اور دوسرا شخص واپس آئے تو اُسنے کہا کہ ایسی ہی حرکتین لیوس صاحب نے دوسرے کمرے مین کی تھین اور اپنے جی مین حکم دیا تھا کہ معمول ایسی ہی حرکات اپنے کمرے مین کرے چنانچہ معمول نے ایسا ہی کیا لیکن فرق اتنا تھا کہ اگر لیوس صاحب کا ہاتھ دو یا تین فٹ چلتا تھا تو معمول کا ہاتھ فقط ایک ہی فٹ یا آدھ فٹ چلتا تھا لیکن رخ دونون کی حرکتون کا ایک ہی تھا معمول دروازے کے مقابل مین دس بارہ فٹ کے فاصلہ پر کھڑا ہوا تھا اور بہت آدمی اُس سے باتین کر رہے تھے مین نے لیوس صاحب سے کہا کہ آپ دروازے کے باہر چلے جاوین اور ایسا کیجیے کہ معمول آپ کی طرف کھنچ آوے چنانچہ لیوس صاحب دروازے کے باہر چلے گئے اور معمول کو زبان سے کچھ بھی نہین کہا ایک آدھ منٹ کے بعد معمول دروازے کی طرف دیکھنے لگا اور پھر وہ ایک قدم دروازے کی طرف چلا لیکن چونکہ جگہ سے ہل نہین سکتا تھا تو وہ آگے کی طرف جھک گیا اپنے ہاتھ دروازے کی طرف پھیلا دیے ایک پانؤن زمین پر تھا اور دوسرا پیچھے اوٹھا ہوا اور پھیلا ہوا تھا اس حالت مین

سر سے پانوٗن تک اکڑا ٹھہر رہا لیکن اُسکی آنکھ بالکل دروازے پر جمی تھی اور تمام
آثار اُسکے چہرے پر ایسے تھے جس سے ثابت ہوتا تھا کہ دروازے تک پہونچنے کا
اُسکو بہت شوق ہی غرضکہ ایسے موقع مین تھا کہ اگر اُسکے ہاتھ پانوٗن مین مُڑنے کی
قوت ہوتی تو بیشک گر پڑتا جب اُسکا وزن برابر نہ رہا تو وہ آگے کو اُچھلا لیکن جیسا
سب لوگون کو امید تھی کہ گر پڑیگا گرا نہین یہ بات صاف ظاہر تھی کہ اگر وہ اکڑا ہوتا
تو بیشک دروازے تک جاتا اور جہان لیوس صاحب تھے اُسی جگہ پہونچتا اُس
معمول کا یہ حال تھا کہ فقط ایک لفظ کے کہنے سے یا سو جاتا تھا یا جاگ اٹھتا تھا اور
جب اُس سے کہا کہ تم شیکسپیر* ہو تو اُسنے اپنے آپ کو وہی سمجھ لیا اور شعر خوانی کرنے لگا
لیوس صاحب کی مرضی ناگفتہ کے سبب سے جب وہ اوروں سے باتین کرتا ہوتا تھا
لیوس صاحب کی طرف کھنچتا تھا لیکن بسبب اکڑ کے اُن صاحب تک پہونچ نہین سکتا تھا جب
لیوس صاحب ایک کرسی کے اوپر چڑھ گئے اور بلا معمول کو چھونے کے اُسکو اُنھون نے
کھینچنا چاہا تو انگلیون کے سرون پر کھڑا ہو گیا اور اوپر کو اُٹھنا چاہا لیکن اکڑ کے سبب سے
اوپر نہ اُٹھ سکا لیوس صاحب کہتے تھے کہ اگر ہم اور زیادہ اونچے ہوتے تو بلا چھونے کے
اُسکو اوپر اوٹھا لیتے اور تھوڑے عرصہ تک اُسکو گویا معلق رہنے دیتے اور اُسوقت
کوئی اور عامل اُسکے پانوٗن کے نیچے کو اپنے ہاتھ گزار دیتا اگرچہ اُسوقت مین نے یہ خاص بات
ہوتے نہین دیکھی لیکن بعد ازان اور لوگون نے کئی بار ایسا اثر ہوتے دیکھا اور مجکو کچھ بھی
شک نہین ہی کہ ایسا اثر حقیقت مین ہو گیا تھا خدا جانے کہ وہ قوت کیا ہی جسکے سبب سے
یہ اثر پیدا ہوتا ہی لیکن جو کچھ قوت ہی ایسی ہی کہ کشش زمین پر غالب آجاتی ہی لیکن چونکہ
مین نے اس اثر کو اپنی آنکھ سے ہوتے نہین دیکھا ہی اسواسطے بالیقین اس
بات مین کچھ نہین کہہ سکتا ہون لیکن مین نے یہ بات دیکھی ہی کہ معمول نیچے کی طرف

* انگلستان مین ایسا شاعر ہوا ہی کہ اُسکا ثانی اُس ملک مین کوئی نہین ہوا۔

ایسی حالت مین جھکا ہوا کھڑا رہا کہ اصلی حالت مین ایک پلک مارنے کے عرصہ تک نہین
رہ سکتا تھا اور جسوقت لیوس صاحب نے اپنے عمل کا اثر اُسپر سے علٰحدہ کر لیا تو وہ فوراً گر پڑا
مین نے یہ تمثیلین اسواسطے بیان کی ہین کہ اُنسے معلوم ہوتا ہی کہ لیوس صاحب
حالت ہوش مین معمول پر کیا کیا آثار پیدا کر سکتے ہین ایسی مثالین بہت سی بیان کر سکتا ہون
لیکن میرے نزدیک کچھ ضرورت زیادہ طوالت کی نہین ہی انھی مثالون سے اصل بات
ثابت ہو جاتی ہی جتنی مثالین مین نے لکھی ہین وہ سب سوا ے س کی مثال کے عالم اور
فاضل صاحبون کے روبرو واقع ہوئین اور جو کچھ اُنھون نے دیکھا اُسکا اُنکو بالکل
یقین ہو گیا اور اُنھون نے بیان کیا کہ حقیقت مین یہ سب آثار صحیح صحیح واقع ہوتے ہین یہ
جتنے آثار بیان ہوے اکثر اُنمین سے تلقین کے سبب سے پیدا ہوے تھے لیکن بعض
اُنمین سے ایسے تھے کہ وہ تلقین کے قیاس سے حل ہو نہین سکتے مثلاً نبض کا سریع
ہو جانا اور ضعیف ہو جانا تلقین کے سبب سے نہین ہو سکتا تھا قطع نظر اس سے
وہ حالت پیدا ہو جاتی کہ جسکے سبب سے وہ آثار نمایان ہوے تلقین کے سبب سے
نہین ہوے تھے بلکہ کچھ خاص اثر کسی کیفیت خاص کا جو لیوس صاحب کی ذات مین سے
متعلق تھی ہوتا تھا چنانچہ اس خاص اثر کا ہونا اس بات سے ثابت ہوتا ہی کہ لیوس صاحب
معمول پر اپنی تاثیر ایسی حالت مین کر لیتے تھے کہ جب وہ کسی اور کمرے مین تھے
اور معمول علٰحدہ کمرے مین تھے اب مین چند مثالین ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی تاثیر کی
جو حالت ہوش مین ہوتی تھی دونگا مین پہلے بیان کر چکا ہون کہ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی
ترکیب ایسی ہی کہ وہ اپنی ذات کا اثر معمول پر نہین کرتے بلکہ اُس سے کہتے ہین کہ کسی شی
کی طرف مثلاً کسی سکہ کی طرف دیکھتا رہے ـــ

مثال ششم ایک شخص ب نامے ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب سے میرے مکان پر ملا
نیل گوربرون صاحب نے چند روز پیشتر دریافت کیا تھا کہ اس شخص کی طبیعت عمل مقناطیسی کا

اثر پذیر ہی لیکن کسی طرح کا تجربہ اُسپر نہین کیا تھا اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب نے
اسوقت سے پہلے کبھی اُس سے بات بھی نہین کی تھی دو منٹ کے عرصہ مین ڈاکٹر
ڈارلنگ صاحب نے دیکھ لیا کہ اُسکی طبیعت اثر پذیر عمل کی ہی اور ہر طرح سے اُسکے
اعصاب کی حرکات پر ڈاکٹر صاحب موصوف کا اختیار ہوگیا جب اُس سے کہا
کہ تم اپنا ہاتھ نہ اُٹھا سکوگے یا ہاتھ گرا نہ سکوگے نہ وہ ہاتھ اُٹھا سکا نہ گرا سکا جب
اُس سے کہا کہ تم فلانی چیز ہاتھ سے نہ اُٹھا سکوگے یا فلانی چیز ہاتھ مین سے
نہ گرا سکوگے تو نہ وہ بات ہوسکی نہ وہ ہوسکی ڈاکٹر صاحب نے جب چاہا خواہ
اُسکے ایک ہاتھ کو خواہ دونون ہاتھون کو خواہ تمام جسم کو بیحس کردیا ایک چاقو
اُسکے ہاتھ مین دیدیا تو ڈاکٹر صاحب کی خواہش کے سبب سے اُسکو وہ چاقو نہایت
گرم معلوم ہوا اسی طرح جس کرسی پر وہ بیٹھا تھا وہ اُسکو نہایت گرم معلوم ہوئی
جب وہ کرسی کی گرمی کے سبب سے اُسپر سے اُٹھکر کھڑا ہوا تو زمین
ایسی گرم معلوم ہوئی کہ ایک جگہ نہ ٹھہر سکا بلکہ کودتا پھرا اور اپنے موزے پانون سے
یہ بات کہکر نکالنے چاہے کہ میرے پانون جلے جاتے ہین ڈاکٹر صاحب کی مرضی کے
سبب سے جس کمرے مین وہ معمول تھا وہان اُسکو ایسی گرمی معلوم ہوئی کہ اُسکو
عرق آگیا اور تھوڑی دیر کے بعد اُسی مکان مین ایسی سردی معلوم ہوئی کہ اُسنے
اپنے کپڑون کے بٹن لگا لیے اور ہاتھون کو سردی کی شدت سے ملتا پھرا پانچ منٹ
کے عرصہ مین اُسکا ہاتھ حقیقت مین ایسا سرد ہوگیا کہ جیسا کسی کو پالا لگتا ہی چنانچہ مین نے
اُسکے ہاتھ کو ہاتھ مین لیکر دیکھا یہ معمول اپنا نام بھول گیا اور کرنیل برون صاحب کا نام بھول گیا
اور حالانکہ اُنکا بڑا دوست تھا اُنکو بالکل بیگانہ سمجھ لیا ایک وقت ایسا اثر اُسپر ہوا کہ جو بات اُس سے
دریافت کیجاتی تھی اُسکا جھوٹا جواب دیتا تھا اور ایک وقت ایسا اثر ہوا کہ ہر چند وہ جواب دینا
نہین چاہتا تھا اور جھوٹا جواب دینے مین کوشش کرتا تھا لیکن سچا ہی جواب ناچار دیتا تھا

ڈاکٹر صاحب نے اُس سے کہا کہ اسوقت تم فوج مین نوکری پر ہو اور قواعد کا وقت ہے چنانچہ وہ اسی طرح حکم دینے لگا کہ گویا وہ بارک مین کھڑا تھا اگرچہ اُسکا جی نہین چاہتا تھا لیکن ڈاکٹر صاحب کے حکم سے گانے لگا اور سیٹی بجانے لگا اور شدت سے ہنسنے لگا اور تھوڑی دیر کے بعد غمگین ہو گیا بلکہ رونے لگا اُسکو ڈاکٹر صاحب نے ایک چھڑی ہاتھ مین دیکر کہا کہ یہ بندوق ہے اور ڈاکٹر صاحب کے حکم کے سبب اُسنے ایک جانور دیکھا اور اُسکو شکار کر کے اپنے تھیلے مین ڈال لیا ایک باجا رکھا ہوا تھا ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ دیکھو یہ گھوڑا ہے معمول نے اُسکو ہاتھ سے ٹٹولا اور اُسکے عیب و ثواب بیان کرنے لگا بلکہ اُسکی قیمت آنک دی پانی پلا کر کبھی اُسکو کہا کہ دودھ ہے اور کبھی کہا کہ برانڈی شراب ہے چنانچہ ویسا ہی مزا اُسکا معلوم ہوتا تھا ڈاکٹر صاحب نے اپنا ہاتھ اُسکی آنکھون کے روبرو کر دیا اور کہا کہ یہ آئینہ ہے چنانچہ اُسنے اپنا چہرہ اُسمین دیکھا اور جیسا ڈاکٹر صاحب نے چاہا تھا اپنے چہرے کو اُس آئینہ مین سیاہ دیکھا جب اُسکی گھڑی نکالکر اُسکے ہاتھ مین دی جو وقت حقیقت مین تھا اُسکو نہ دیکھ سکا بلکہ غلط وقت گھڑی مین دیکھتا تھا جس گھنٹے پر سوئیان حقیقت مین تھین وہان اُسکو نہین معلوم ہوتی تھین بلکہ اور جگہ نظر آتی تھین تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر صاحب کی خواہش کے موجب اُسنے گھڑی کو پہلے بروُن صاحب کی اور پھر ایک عورت کی شبیہ سمجھی اگرچہ ڈاکٹر صاحب کا ہاتھ خالی تھا معمول نے اُنکے ہاتھ مین ایک ناسدان دیکھا اور اُسمین سے ایک چٹکی ناس کی لیکر سونگھی اور پہلے اُسکو بہت سی چھینکین آئین اور بعد اُسکے کھانسی آتی رہی گویا ناس حلق مین اوتر گئی تھی یا اثر قریب آدھے گھنٹے تک رہا ایک منٹ کے عرصہ مین ڈاکٹر صاحب نے اُسکو سولا دیا اور نہایت بلند آواز اُس حالت خواب مین اُسکو سنائی نہین دیتی تھی ڈاکٹر صاحب کا ہاتھ خالی تھا لیکن اُسمین اُسنے ایک ہنڈی سو روپیہ کی دیکھی اور

اُسکو لیکر اپنی جیب مین ڈال لیا اور جب اُس سے بعد ازان دریافت کیا گیا تو اُسنے کہا
کہ مین نے حقیقت مین سو روپیہ کی ہنڈوی لیکر اپنی جیب مین ڈال لی تھی لیکن مین
اب نہین جانتا کہ کیا ہوئی ایک رومال فرش پر ڈاکٹر صاحب نے ڈال دیا اور اُسکو کہا
کہ تم اُسکے اوپر کود نہین سکوگے چنانچہ وہ نکود سکا جب یہ سب باتین ہوتی تھین تو بیچارا
معمول خوب جانتا تھا کہ یہ سب باتین غلط ہین اور یہ آثار سب جھوٹے ہین لیکن ناچار
وہ آثار اُسکی طبیعت پر تاثیر کر جاتے تھے جسوقت یہ عمل ہوا تھا اُسوقت میرے
مکان پر پچاس آدمیون کے قریب جنمین بڑے بڑے فاضل بھی شامل تھے موجود تھے
ایکمرتبہ اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی مرضی کے سبب سے بلا کسی ترکیب ابتدائی کے
ایک شخص پر ایسے ہی آثار نمایان ہوئے ایک صاحب کھڑے تھے اُسنے اُنکو شمعدان
سمجھ لیا اور اُنکی گھڑی کو شلجم سمجھ لیا اور فرش کے اوپر سے ایک غبارہ آسمان پر چڑھتا
ہوا دیکھا جسکو ڈاکٹر صاحب کہتے تھے خیر تو وہ اثر جاتا رہتا تھا اور اُسوقت معمول کے
چہرے سے بہت خجالت معلوم ہوتی تھی کہ مین نے تھوڑی دیر ہوئی ایسا کام کیون کیا یا فلانی بات کیون کہی تھی
مثال ہفتم ایک اور شخص رج کو ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب نے دیکھا کہ قابل عمل منقناطیسی ہے
چنانچہ میرے مکان پر وہ شخص آیا اور ڈاکٹر صاحب بھی وہان تھے جیسے آثار مین نے اور کی
مثالون مین بیان کیے ویسے ہی آثار اِس شخص پر ہوئے یعنی اُسکے حواس اور مدرکات
اور حافظہ پر ڈاکٹر صاحب کا بالکل اختیار تھا کیفیت کی بات یہ ہے کہ وہ کہتا تھا کہ مین
چاہتا ہون کہ یہ اثر میری طبیعت پر نہوتا لیکن میرا کچھ اختیار نہین وہ اپنا نام بھول گیا
اور اور لوگ جو وہان موجود تھے اُنکے نام بھول گیا جن لوگون کو وہ بخوبی جانتا تھا
اُنکو بالکل نہین پہچانا اور حروف تہجی کے ایک ایک حرف کو بھول گیا وہ کہتا تھا
کہ یہ حروف میرے روبرو پھرتے ہوئے معلوم ہوتے ہین لیکن مین کسی کو پکڑ نہین
سکتا ہون ایسے تجربہ سے اُسکو تکلیف ہوتی تھی اور اُسنے مجھسے کہا کہ جب ڈاکٹر صاحب

کی مرضی سے مین اپنا نام بھول جاتا ہون تو ایک دو روز تک مین بیمار رہتا ہون ایسی تکلیف ہوتی شاذونادر ہی ہو لیکن اسمین شک نہین ہو کہ ایسے ایسے تجربات سے کبھی کبھی معمول کو تکلیف ضرور ہوا کرتی ہو اور ایسے تجربات ناحق سیر کے واسطے نہین کرنے چاہیین ایک اثر اُس معمول پر یہ ہوا کہ ایک ہاتھ مین تو اُسکے قوت حس بالکل نہین رہی اور دوسرے ہاتھ مین جیسی تھی رہی ڈاکٹر صاحب نے یہ اثر پیدا کرنا چاہا کہ اگر کوئی معمول کے جسم کو ہاتھ سے چھوے تو بھی اُسے معلوم نہو ایک مرتبہ تو کچھ حس اُسکو رہا لیکن دوسرے مرتبہ بالکل نہین رہا اُسکے ہاتھون مین سوئیان چبھائی گئین لیکن اُسکو کچھ اثر نہین ہوا فقط اتنا تو ہوتا تھا کہ جب کسی کو سوئی چبھاتے ہوئے دیکھتا تھا تو وہ جانتا تھا کہ سوئی چبھائی جاتی ہو لیکن اُسکو ذرا بھی تکلیف نہین ہوتی تھی اُسنے مجھسے کہا کہ مجھے جب تشفی ہو کہ میرے ہاتھ کو کاٹ ڈالو یا جلا دو اور اگر مجھے تکلیف نہو تو مجھے عمل کے ہونے کا یقین ہو لیکن مین نے یہ بات نہین مانی فقط اتنا کیا کہ اُسکے ہاتھ کی پشت کے اندر ایک کند سوئی داخل کر دی اور اُسکو کچھ بھی تکلیف نہین ہوئی حالانکہ اس عمل سے بہت تکلیف ہوتی ہو جب اُسپر سے عمل کا اثر ہٹایا گیا تو مین نے آہستہ سے سوئی اُسکے ہاتھ مین جب چبھانی چاہی تو اُسنے ہاتھ کو ہٹا لیا تب اُسکو یقین ہوا کہ تکلیف کا نہونا فقط عمل کی تاثیر کے سبب سے تھا ایک منٹ مین ڈاکٹر صاحب نے اُسکو سولا دیا اور اُسوقت کیا ہی غل اور شور کیا لیکن اُسنے ذرا بھی نہین سُنا جب ڈاکٹر صاحب نے کہا خیر تو وہ جاگ اُٹھا

مثال ششم ڈاکٹر مُڈار لنگ صاحب نے ایک شخص د کو دیکھا کہ اُسکی طبیعت عمل کی اثر پذیر ہو اُسپر اُنھون نے عمل کیا تو جملہ آثار بخوبی نمایان ہوے اس شخص پر عمل کرنے مین ایک عجیب بات تھی کہ یہ شخص ہر طرح چاہتا تھا کہ اثر نہو لیکن ہوتا تھا مثلاً جب اُس سے کہا کہ تم اپنی کرسی پر سے اُٹھ نہ سکو گے تو اُسنے بہت زور کر کے

اُٹھنا چاہا لیکن اُٹھتے اُٹھتے گر پڑا اور بھی کئی طور پر اُسنے ایسی حرکات کے کرنے کا ارادہ کیا جو اُسکو ڈاکٹر صاحب نے کہا تھا کہ تم نہ کر سکوگے لیکن ہر مرتبہ خطا کرتا تھا ڈاکٹر صاحب نے کئی مرتبہ یہ اثر دکھایا کہ معمول کے روبرو کھڑے ہو گئے اور اُس سے کہا کہ ہمارے چہرے پر مکا مارو لیکن کسی سے اُنکے چہرے پر مکا نہ لگ سکا کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ ڈاکٹر صاحب نے فرش پر ایک رومال ڈال دیا اور کہا کہ تم اُسکو اُٹھا نہ سکوگے چنانچہ گو معمول اُسکو چھو سکتے تھے لیکن فرش پر سے اُٹھا نہ سکتے تھے کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ اُنکے ہاتھ میں رومال دے دیا اور کہا کہ اسکو ہاتھ میں سے گرا نہ سکوگے چنانچہ وہ ہاتھ میں سے اُسکو نہ گرا سکے —

بہت مثالیں اس قسم کی اور درج ہو سکتی ہیں لیکن جتنی میں نے بیان کیں یہ کافی ہیں اکثر یہ تجربات میرے مکان میں بہت آدمیوں کے روبرو جن میں بڑے بڑے فاضل لوگ شامل تھے ہوئے اور سب کو اُن آثار کی حقیقت میں واقع ہونے کا یقین ہو گیا یہ جو آثار پیدا ہوئے اِن تجربات میں ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب نے فقط یہی ترکیب کی کہ معمول کے دست چپ میں کوئی چیز دے دی اور اُس سے کہا کہ اُسکی طرف دیکھتے رہو اپنا زور کسی طرح اُنپر نہیں ڈالا کبھی کبھی ایسا ہوتا تھا کہ معمول کو کہتے تھے کہ میری طرف دیکھتے رہو اور آپ بھی معمول کی طرف ایک لمحہ کے واسطے دیکھتے تھے اور کبھی اپنی اُنگلی اُسکی پیشانی پر رکھ دیتے تھے پس اُنکا اپنا زور معمول پر اتنا ہی ہوتا تھا ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کے سوا اور لوگوں نے بھی چنانچہ میں نے بھی ایسے آثار پیدا کیے ہیں —

یہ جو تجربات ہوئے اُنسے ثابت ہوتا ہے کہ عامل کی تلقین کا اثر معمول پر ہوتا ہے یعنی اِن آثار کے پیدا ہونے کے قابل اُسکی طبیعت ہو جاتی ہے اور یہ آثار لیوس صاحب کی ترکیب سے بھی حاصل ہوتے ہیں اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی ترکیب سے بھی پیدا ہوتے ہیں میں نے لیوس صاحب کی ترکیب سے بھی ایسے آثار پیدا کیے ہیں لیکن

عموماً میرے نزدیک ڈاکٹر دارلنگ صاحب کی ترکیب آسان تر معلوم ہوتی ہی لیکن یہ بات ذہن مین رکھنی چاہیے کہ لیوس صاحب کی ترکیب سے فقط حالت ہوش مین بھی یہ آثار پیدا نہین ہوتے ہین بلکہ خواب مقناطیسی مین بھی اور حالت وقوف منقسم مین بھی پیدا ہوتے ہین۔

ظاہر ہی کہ یہ اختیار جو عامل کو معمول پر ہو جاتا ہی اُسکا نفع طب مین بہت ہی چنانچہ ایک ڈاکٹر صاحب اِس اختیار سے یہ فائدہ نکالتے ہین کہ جس مریض کو شدت درد کے سبب سے کسی خاص وقت نیند نہین آتی ہی اُسکو حالت عمل مین کہدیتے ہین کہ تم فلانے وقت سو جانا اور وہ سو جاتا ہی ایک صاحب سے مین نے سنا ہی کہ وہ خانی گاڑی مین سوار جاتے تھے اور ایک عورت بہری بھی اُسمین بیٹھی تھی صاحب موصوف نے اپنے عمل کے زور سے ایسا اثر کیا کہ جب دو آدمی کان مین اِسطور پر باتین کرتے تھے کہ اُن صاحب کو نہین سُنائی دیتی تھین وہ باتین وہ عورت سُن لیتی تھی اِس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ بہراپن اُس عورت کا ایسا نہین تھا کہ جو قابل علاج نہو اور یہ ترقی جو اُسکی قوت شنوائی مین ہوئی کئی گھنٹون تک رہی غالب ہی کہ اگر اُس عورت پر عمل کیا جاوے تو بیشک اُسکی شنوائی مین ترقی ہو جاوے اور بہراپن دور ہو جاوے بہر حال یہ بات قابل امتحان تو ضرور ہی۔

حالت ہوش مین ترکیب معروف یعنی
ہاتھ کی حرکت سے اور فقط ضبط طبیعت سے

غائب بینی کے پیدا ہونے کا بیان

عموماً لوگون کو یہ خیال ہی کہ غائب بینی فقط حالت اعلی خواب مقناطیسی مین ظاہر ہوتی ہی لیکن اب یہ بات ثابت ہوئی ہی کہ غائب بینی بلا خواب کے پیدا ہو سکتی ہی اور حالت ہوش مین بھی پیدا ہو سکتی ہی فی الحقیقت اگر اصل وجہ وقوع غائب بینی پر

نظر کیجاوے یعنی یہ خیال کیا جاوے کہ غائب بینی فقط اسطرح ہوتی ہی کہ کسی خاص
کیفیت کے ذریعہ سے جسکا نام ہمنے اوڈائل رکھا ہی بلا وساطت حواس ظاہری کے
دماغ پر اشیا کی صورتین مرتسم ہوجاتی ہین اور حواس ظاہری کے افعال مسدود
ہوجاتے ہین تو ظاہر ہی کہ غائب بینی کے پیدا ہونے کے واسطے فقط یہ بات ضرور ہی
کہ حواس ظاہری کا فعل موقوف ہوجاوے اور حواس باطنی کا فعل نمایان ہو
یہ اثر بیشک حالت خواب مین اچھی طرح نمایان ہوتا ہی لیکن حالت بیداری مین یہ
بھی خیال کو جما لینے سے پیدا ہوسکتا ہی مین نے اس اثر کو ہوتے ہوے خود نہین
دیکھا ہی لیکن میجر بکلی صاحب نے بہت تجربات کیے ہین اور مین اُنکے تجربات کا
بیان کرتا ہون پہلے یہ بات کہنی چاہیے کہ میجر بکلی صاحب ابتدا مین غائب بینی
حالت خواب مقناطیسی مین پیدا کیا کرتے تھے لیکن بعد ازان اُنکو دریافت ہوا
کہ خواب کا واقع ہونا کچھ ضرور نہین ہی اور حالت بیداری مین بھی یہ اثر پیدا ہوسکتا ہی
پہلے میجر بکلی صاحب یہ ترکیب کرتے ہین کہ معمول کے پہونچے سے نیچے کی طرف
اپنے ہاتھون کو بطور معروف اوپر اور نیچے کے رخ ہاتھ کی حرکت دیتے ہین اگر
کسی طرح آثار معمول کو معلوم ہون یعنی ہاتھ گدگدی معلوم ہو یا سُن معلوم ہو یا اور طرح کے آثار
معلوم ہون جیسے پہلے بیان ہوچکے ہین تو وہ جانتے ہین کہ ہم اِس معمول پر خواب
مقناطیسی پیدا کر سکینگے لیکن اِس بات کے دریافت کرنے کو کہ آیا غائب بینی بھی
پیدا کر سکینگے یا نہین بکلی صاحب اپنے ہاتھون کو اپنی پیشانی سے اپنے سینے تک
حرکت دیتے ہین اگر اُنکے چہرے پر معمول کو ایک اُودی سی روشنی نظر آوے تو وہ
جان لیتے ہین کہ غائب بینی معمول کو حاصل ہوجاویگی لیکن اگر روشنی نہ معلوم ہو یا اگر
روشنی زرد معلوم ہو تو وہ سمجھ لیتے ہین کہ پہلے معمول کو خواب کی حالت مین
غائب بینی حاصل ہوگی اگر کسی معمول کو اُنکے چہرے پر اُودی اور تیز روشنی معلوم ہو تو وہ

اپنے ہی چہرے پر یا اور کسی شئے پر مثلاً صندوق پر جسمین کچھ تحریر بند ہوتی ہی اور جسکو وہ معمول سے بند حالت مین پڑھوانا چاہتے ہین اپنے ہاتھون کو حرکت دیتے رہتے ہین بعض معمولون کے واسطے تو فقط ایک دو حرکتین ہاتھ کی کافی ہوتی ہین بعض کے واسطے بہت حرکتین درکار ہوتی ہین پھر معمول بیان کرتا ہی کہ یہ صندوق بالکل شفاف ہوگیا اور جو اُسمین اندر رکھا ہوا ہی اُسکو مین پڑھ سکتا ہون اِس بات سے ہمکو ریشن بیک صاحب کا بیان یاد آتا ہی کہ اُنکے معمولون کو لوہے یا فولاد کی سلاخین شیشے کی مانند شفاف نظر آتی تھین حالانکہ اُنپر کچھ حرکت ہاتھون سے نہین کیجاتی تھی اگر میجر بکلی صاحب ہاتھون سے بہت مرتبہ حرکت کرین تو روشنی بہت گہری ہوجاتی ہی اور معمول پھر نہین پڑھ سکتا ہی اُسوقت میجر صاحب اُلٹی حرکت دیکر روشنی کو ہلکا کردیتے ہین اِس ترکیب سے میجر بکلی صاحب نے ۸۹ - آدمیون پر حالت غائب بینی پیدا کی ہی اور ۴۴ - آدمی اُنمین سے ایسے ہین کہ بند کی ہوئی تحریرین پڑھ سکتے ہین بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ ایک تحریر کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری اور علیٰ ہذا القیاس چوتھی اور پانچوین بلا غلطی کرنے کے متواتر پڑھ سکتے ہین —

چار ہزار آٹھ سو ساٹھ تحریرین اسطرح میجر بکلی صاحب کے معمولون نے پڑھین اور بعض نے خواب کی حالت مین اور بعض نے حالت ہوش مین صندوقون مین ۲۳۶ ہزار لفظ پڑھے ہین اور ایک کا عدد اتنا بڑا پڑھا گیا کہ اُسمین ۳۷۱ لفظ تھے اُن آدمیون کو ملا کر جنھون نے حالت خواب مین صندوقون مین بند تحریرین ۱۴۸ - آدمیون پر یہ تجربہ ہوچکا ہی شاید یہ بات بھی ہوگی کہ بعض معمولون نے یہ تحریرین فقط دریافت خیال سے پڑھی ہون یعنی جن لوگون نے وہ تحریرین صندوقون مین بند کی تھین وہ موجود ہوتے تھے اور اُنکے خیال کے دریافت

کر لینے کے سبب سے معمولون کو قوت مطالعہ حاصل ہوئی لیکن اکثر ایسا ہوتا تھا
کہ ایسا کوئی آدمی موجود نہ ہوتا تھا جو اُن تحریرون سے واقف ہوتا تھا
پس ایسی تحریرین فقط غائب بینی بلا وساطت کے ذریعہ سے پڑھی گئی تھین
ہر طرح کی احتیاط کیجاتی تھی انگلستان مین قاعدہ ہو کہ دوکانون پر کسی چیز مین
بند کی ہوئی تحریرین فروخت ہوتی ہین تو چالیس مختلف اور متفرق دوکانون سے
لوگ علٰحدہ علٰحدہ ایسی چیزین خرید لائے اور اُنکو پڑھوایا اُن چالیس آدمیون
مین سے جنھون نے حالت ہوش مین یہ بند تحریرات پڑھین ۲۴ آدمی
اعلٰی لوگون مین سے تھے اور بہت آدمیون کے روبرو یہ تجربہ ہوا تھا اتنی تحریرات
کا حال بیان کرنا باعث طوالت ہوگا لیکن ایک دو مثالین اُنمین سے مین اسجگہ لکھونگا —
مثال نہم۔ سر ٹی ولٹشائر صاحب نے میجر بکلی صاحب کے پاس سے بہت سے
صندوق لیجا کر ایک صندوق کے اندر ایک پارچہ کاغذ پر ایک لفظ لکھکر صندوق
کو بند کردیا چند روز بعد وہ صندوق واپس لے آئے اور میجر بکلی صاحب کے ایک
غائب بین سے کہا کہ پڑھو اسمین کیا لکھا ہو میجر بکلی صاحب نے اُس صندوق کے
اوپر اپنے ہاتھون کو حرکت دی اور اُسوقت غائب بین نے کہا کہ اسمین لفظ درخت
لکھا ہو سر ٹی ولٹشائر صاحب نے کہا کہ کچھ کچھ حروف آپنے صحیح بتائے ہین لیکن لفظ
حقیقت مین اور ہو اور کہا کہ لفظ درخت نہین بلکہ درست لکھا ہوا ہو غائب بین نے
اصرار کیا کہ نہین حقیقت مین درخت ہو درست نہین اور جب صندوق کھولکر دیکھا تو
فی الحقیقت درخت لکھا ہوا تھا درست نہین تھا یہ مثال نہایت عجیب ہو اور اس سے
ثابت ہوتا ہو کہ غائب بین نے دریافت خیال کاتب کے سبب سے نہین بتلایا
بلکہ حقیقت مین غائب بینی بلا وساطت کے ذریعہ سے پڑھا کیونکہ اگر دریافت خیال کے
سبب سے پڑھتا تو جو لفظ کاتب کے خیال مین تھا وہ پڑھتا نہ کہ کاتب کے خیال مین

جو لفظ تھا اُس لفظ سے لفظ غیر پڑھتا یا تو سر ڈی ولشائر صاحب لفظ درست لکھنا چاہتے تھے یا اُنکو یہ بات فراموش ہو گئی تھی کہ ہمنے لفظ درخت لکھا ہی لیکن اسمین شک نہین کہ اُسوقت اُنکو بالکل یقین تھا کہ ہمنے لفظ درست لکھا ہی ۔

مثال دہم ۔ ایک عورت نے جو میجر بکلی صاحب کے معمولون سے تھی ایک دن مین ایکسو تین تحریرین بند کی ہوئی پڑھین اُس روز میجر صاحب نے اُن تحریرون پر اپنے ہاتھون سے کچھ حرکت نہین کی اس عورت کا یہ حال تھا کہ ایکبار کے عمل سے ایک مہینے تک بند تحریرین پڑھ لیتی تھی اور بعد مہینے کے وہ قوت جاتی رہتی تھی تین مہینے کے بعد یہ بات ہوئی کہ جب تک ہاتھون سے تحریرات مذکور پر حرکت نہین دی گئی تب تک وہ نہ پڑھ سکی بلکہ جب پانچ مرتبہ عمل کیا گیا تب اُسکو ملکہ سابق پھر حاصل ہوا لیکن یہ قوت دوبارہ اسطرح آسانی سے پیدا ہو سکتی ہی کہ خواب مقناطیسی پیدا کر دیا جاوے اور حالت خواب مین غائب بینی فوراً پیدا ہو جاتی ہی اور جب حالت خواب مین یہ قوت ایک مرتبہ پیدا ہو جاتی ہی تو پھر فوراً حالت ہوش مین بھی حاصل ہو جاتی ہی ۔

مثال یازدہم ۔ ایک شخص نے ایک کاغذ پر یہ الفاظ لکھدیے کہ تم اسکے اندر جو الفاظ لکھے ہین دیکھ سکتے ہو اور پھر اُس کاغذ کی گیارہ تہ کر کے اُسکو ایک موٹے لفافہ مین بند کر کے تین جگہ اُسپر لاکھ لگا کر مُہر کر دی غرضکہ اسطرح اُسکو بند کیا تھا کہ اگر کوئی اُسکو کھولتا تو معلوم ہو جاتا کہ کھولا ہی بعد اُسکے اس لفافہ سربمہر کو ایک غائب بین کے پاس بھیجدیا اور اُسنے اُس لفافہ کو جیسا اُسکے پاس گیا تھا ویسا ہی واپس کر دیا اور لکھ بھیجا کہ اُسمین یہ الفاظ لکھے ہین غائب بین مذکور نے حالت بیداری مین اُس عبارت کو پڑھ لیا تھا جسوقت وہ لفافہ واپس آیا تو بہت لوگون کو دکھایا گیا اور سب نے متفق ہو کر یہ بات بیان کی کہ بیشک یہ لفافہ کھولا نہین گیا تھا

ایسے تجربات کئی مرتبہ کیے گئے ہین اور ایک لفافہ اُنمین سے میرے پاس موجود ہے اور مین نے دیکھا ہے کہ اسطور پر وہ لفافہ بند کیا ہوا تھا کہ جس شخص نے اُسکے اندر کی عبارت پڑھی ہوگی فقط روشن دماغی کے سبب سے پڑھی ہوگی میجر بکلی صاحب کے تجربات سے ثابت ہو گیا ہے کہ حالت بیداری اور ہوش مین غائب بینی کا ملکہ حاصل ہو سکتا ہے اور حصۂ اول مین مین بیان کر چکا ہون کہ ایسی حالت خود بخود بھی بلا عمل مقناطیسی کے بعض لوگون کو حاصل ہوتی ہے چنانچہ بہت مثالین ایسی معتبر تحریری موجود ہین کہ بعض بعض آدمی ایسے تھے کہ اُنکو بہت سے واقعات جو فاصلے پر گذرتے تھے خود بخود معلوم ہو جاتے تھے ایک صاحب نے جنھون نے اِس علم مین ایک کتاب لکھی ہے لکھا ہے کہ ہمکو خود یہ حالت کبھی کبھی حاصل ہو جاتی ہے اور حصۂ اول مین مین لکھ چکا ہون کہ لیوس صاحب کو یہ ملکہ حاصل ہے کہ اپنے اوپر حالت غائب بینی پیدا کر سکتے ہین اور اُنھون نے اُس حالت مین خود مجھے ایک مرتبہ دیکھا تھا ایک مثال لیوس صاحب پر ایسی حالت کے واقع ہونے کی اسجگہ لکھتا ہون —

مثال دوازدہم — ایک شخص ص نے ایک اور شخص کے ساتھ یہ انتظام کیا کہ تم فلانے وقت میری خالہ کے گھر مین جانا اور وہان موجود رہنا ایک عورت اور بھی اُس مکان مین تھی غرض کہ تین آدمی کل اُس مکان مین تھے اُسی وقت ص نے لیوس صاحب سے اپنے مکان پر کہا کہ میری خالہ پر آپ عمل ہو وقت کرین اُس مکان سے اُسکی خالہ کا مکان ۳۰ میل کے فاصلے پر تھا لیوس صاحب نے اس فاصلے سے اپنے خیال کو اُس عورت کی طرف جمانا شروع کیا اور تھوڑے عرصے کے بعد اُس عورت کو اپنی آنکھون کے سامنے دیکھا اُس مکان کا حال بالکل بیان کیا اُسکے کمرے جیسے تھے سب کا حال بتایا اور اُس گھر مین جو کتا تھا

اُسکا سب پتا بتایا لیکن بجاے کل تین آدمیون کے اُس مکان مین اُنھون نے
دو اور آدمی بھی دیکھے حقیقت مین اسوقت دو اور آدمی وہان پہونچ گئے تھے اُس
عورت کو لیوس صاحب نے کبھی پہلے نہین دیکھا تھا لیکن اِن عورت کی طبیعت
عمل مقناطیسی کی اثر پذیر تھی اور جسوقت لیوس صاحب نے اُسکو دیکھا اُسی وقت
اُس پر عمل ہو گیا یہ مثالین مین نے اسواسطے لکھی ہین کہ اِن سے ثابت ہوتا ہی کہ لیوس صاحب
کو فقط غائب بینی کی حالت اپنے اوپر پیدا کر لینے کا اختیار نہین ہی بلکہ ایسی حالت مین
وہ فاصلے سے عمل بھی کر سکتے ہین حصہ اول مین مین لکھ چکا ہون کہ لیوس صاحب نے
ایک عورت پر جو میرے مکان مین تھی چھ سو گز کے فاصلے سے عمل کیا تھا اُس عورت
پر بھی جب اُنھون نے عمل کیا تھا تو اُسکو فاصلے سے بذریعہ غائب بینی دیکھ لیا تھا اور بعدہٗ جب
اُنسے دریافت کیا گیا تھا تو اُنھون نے بتا دیا تھا کہ فلانی جگہ وہ بیٹھی تھی اور جب اُسپر
عمل ہو گیا اور بیٹھا نہ گیا اور لیٹنے کے واسطے چلی تو فلانی طرف چلی تھی —
غرضکہ فقط میجر بکلی صاحب کے ہی تجربات سے یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ حالت
غائب بینی ساختہ پیدا ہو سکتی ہی اور چونکہ یہ حالت ساختہ پیدا ہو سکتی ہی اسواسطے
یہ بھی غالب ہی کہ خود بخود بھی ایسی حالت پیدا ہو جانی ممکن ہی چنانچہ ایسی حالت کے
خود بخود پیدا ہو جانے کی بہت مثالین تحریری موجود ہین میری مراد یہ ہی کہ بہت
مرتبہ جو لوگون کو خواب آتے ہین اور اُس خواب مین وہ واقعات گذران دیکھتے ہیں
اور پھر وہ خواب سچے نکلتے ہین فقط اس بات پر موقوف ہین کہ دیکھنے والے کو خود
بخود حالت غائب بینی حاصل ہو جاتی ہی اگر اِس امر مین تحقیقات اور تلاش
بخوبی کیجاوے تو عجائب نتائج پیدا ہون لیکن یہ بات نہین خیال کرنی چاہیے
کہ سب عاملون کو میجر بکلی صاحب کے برابر بیداری مین حالت غائب بینی کے
پیدا کرنے کی قدرت حاصل ہی لیکن یہ بھی کچھ بات نہین ہی کہ سوا اُنکے اور

کسی کو نہ حاصل ہوا ایک اور ترکیب بھی حالت ہوش مین غائب بینی کے پیدا کرنے کی ہی اور وہ ترکیب یہ ہی کہ معمول سے آئینۂ جادو یا کرسٹل جادو کی طرف نظر جما کر نظر کرلتے ہین جسطرح معمول پر اِس ترکیب سے کہ اُسکے جسم پر ترکیب سے عمل کیے ہاتھون کو حرکت دیجاوے یا اُس سے کسی شی کی طرف جما کر نظر کرائی جاوے حالت خواب مقناطیسی واقع ہو جاتی ہی اسی طرح یہ بات بھی سمجھ مین آتی ہی کہ اِسی ترکیب سے حالت غائب بینی بھی حالت ہوش اور بیداری مین پیدا ہو جاوے چنانچہ اب مین اُن تجربات کا ذکر کرتا ہون جنمین۔

ایک شی کی طرف نظر جما کر دیکھنے سے حالت
غائب بینی حالت ہوش مین واقع ہوتی ہی

بہت آدمی خصوصًا وہ جنکی عمر کم ہو ایک شی کی طرف نظر جما کر دیکھنے کے سبب سے ایسی حالت مین داخل ہو جاتے ہین کہ اگرچہ خواب کی حالت نہین ہوتی ہی لیکن وہ ایسے آدمی یا اشیا کو دیکھتے ہین جو موجود نہین ہوتے۔

اول کرسٹل جادو کا بیان۔ یہ کرسٹل اکثر ایک گول یا بیضوی شکل کا صاف شیشہ ہوتا ہی ایسے کرسٹل بہت موجود ہین چنانچہ ایک میرے پاس بھی ہی جو آدمی کرسٹل کی طرف طبیعت جما کر دیکھتے ہین اُنکو اُسکے اندر غائب آدمیون کی صورتین نظر آتی ہین بلکہ ایسے آدمی نظر آتے ہین جنکو کبھی اُنھون نے نہین دیکھا ہی ایک کرسٹل ڈاکٹر ڈی صاحب کا مشہور ہی اُسکا حجم پیرو کے انڈے کے برابر ہی ایک آدمی نے کئی سال ہوئے اُسکو فروخت کیا تھا اور اُسکے ساتھ ایک کاغذ تھا جسمین کچھ قواعد بطور اسرار اُسکے استعمال کے لکھے تھے لیکن جو مثالین مین نیچے لکھونگا اُنمین جو آثار پیدا ہوے فقط اُس کرسٹل کی طرف جم کر دیکھنے سے

واقع ہوے تھے —

مثال سیز دہم - ایک لڑکا اِس کرسٹل کی طرف جم کر آدھے گھنٹے تک دیکھتا رہا اُسکو کبھی کچھ نہین بتایا تھا کہ اُسکی طرف دیکھنے سے کیا اثر ہوگا پہلے اُسنے اُس کرسٹل مین ایک سیاہ بادل دیکھا بعد اُسکے وہ بادل دفع ہوگیا اور اُسنے اپنی والدہ کو دیکھا کہ اپنے مکان مین بیٹھی ہوئی ہی تھوڑی دیر بعد اُسکا باپ اُسکو نظر آیا بعد اُسکے مین نے اُس سے کہا کہ فلانی عورت کو دیکھو چنانچہ اُسنے دیکھا کہ ایک کوچے مین وہ عورت پھرتی ہی جو کپڑے وہ پہنے ہوے تھی سب اُسنے ٹھیک ٹھیک بیان کیے یہ پوشاک اُسنے اُس عورت کو پہنے ہوے کبھی نہین دیکھا تھا لیکن اُس عورت کو خود ایک مرتبہ شاید دیکھا تھا بعد اُسکے مین نے اُس سے کہا کہ فلانے لڑکے اور فلانے نوکر کو دیکھو اُنکو اُسنے کبھی پہلے نہین دیکھا تھا چنانچہ اُسنے دونون کو دیکھا اور دونون کی پوشاک صحیح صحیح اور ٹھیک ٹھیک بتائی بعد اُسکے اُسنے ایک اور نوکر کو دیکھا کہ ایک عورت کے آنے کے واسطے ایک دروازہ کھول رہا تھا اُسوقت کا مین نے پتا لکھ لیا اور جب تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ وہ عورت کہین باہر گئی ہوئی تھی اور اُسی وقت اپنے مکان پر آئی تھی اور وہ نوکر حقیقت مین دروازہ کھولنے کھڑا تھا یہ جتنا اثر ہوا فقط اِس سبب سے پیدا ہوا کہ کرسٹل کی طرف جم کر دیکھنے سے حالت غائب بینی اِس لڑکے پر واقع ہوگئی اُس کرسٹل مین اُسکو صورتین اسواسطے نظر آئین کہ وہ اُس کرسٹل کی طرف دیکھ رہا تھا کچھ شک نہین معلوم ہوتا ہی کہ اگر بجاے کرسٹل کے اور کسی چیز کے طرف دیکھتا تو اُس چیز مین نظر آتین مین نے دو مرتبہ اور تجربہ کیا اور اُن تجربات مین اِس کرسٹل کا بھی اور اور کرسٹل کا بھی استعمال کیا ایک کرسٹل ایسا تھا کہ چند سال ہوے بنا تھا اور ایک ایسا تھا کہ چند ہفتے ہی پیشتر بنا تھا سواے اس لڑکے

اور لڑکون پر بھی تجربہ کیا اور نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ جب وہ تھوڑے عرصہ تک نظر جما کر
کرسٹل کی طرف دیکھتے تھے تو اُسمین اُنکو صورتین نظر آتی تھین اور کبھی تو اُنکو اپنے ماباپ
کی صورتین نظر آتی تھین اور کبھی ایسے شخص نظر آتے تھے جنسے وہ واقف نہین تھے
اور یہ صورتین بھی اُس حالت مین نظر آتی تھین کہ جب اُن لڑکون سے مین نے کہا
بھی نہین تھا کہ تم کسی کو دیکھو اور مین جانتا بھی نہین تھا کہ وہ شخص جو اُن لڑکون کو
نظر آتے ہین کون ہین لیکن اکثر ایسا بھی ہوتا تھا کہ اُنکی نظر کرسٹل پر سے ہٹ جاتی تھی
اُسوقت اُنکو کچھ نظر نہین آتا تھا اِن لڑکون کی طرف سے ہر چند مین نے جستجو کی
ذرا بھی شک دھوکا دینے کا نہین معلوم ہوتا تھا بلکہ مین حیران ہوتا تھا کہ وہ
کیسے استقلال کے ساتھ دیکھتے تھے اور بہت احتیاط سے حال بتاتے تھے
اکثر ایسا ہوتا تھا کہ وہ اُس کرسٹل مین کچھ بھی نہین دیکھتے تھے لیکن جب کچھ
دیکھتے تھے تو صحیح صحیح بتاتے تھے کہ کیا کیا دیکھتے ہین مین اُنسے کچھ سوال
نہین کرتا تھا بلکہ جو کچھ وہ کہتے تھے وہ سُن لیتا تھا اِن تجربات سے میرے
ذہن مین یہ بات پیدا ہوئی کہ جب یہ لڑکے کرسٹل کی طرف دیکھتے تھے
تو نظر جما کر دیکھنے کے سبب سے حالت غائب بینی کچھ نہ کچھ اُنپر واقع ہو جاتی تھی
مین چاہتا ہون کہ اِس باب مین مین زیادہ تحقیقات کرون لیکن مجھے اب یقین ہے
کہ غائب بینی اِس ترکیب سے حالت ہوش مین پیدا ہو سکتی ہے اب مین چند اور مثالین لکھتا ہون
مثال چہاردہم۔ ایک گول کرسٹل جسکا حجم سنگترے کے برابر تھا ایک میز پر رکھا ہوا تھا اتفاقاً
ایک لڑکی آگئی اور اُسکی طرف دیکھنے لگی دیکھکر کہنے لگی کہ اُسمین ایک جہاز ہے اور اُسکے
بادبان پھٹے ہوئے ہین اور دیکھو اب یہ جہاز گر رہا ہے اور ایک عورت اُسکی طرف اپنے
ہاتھ پر سر جھکائے دیکھ رہی ہے اتفاقاً اُسکی مان بھی وہان چلی آئی اُسکو کسی نے نہین کہا کہ
اُسکی لڑکی نے کیا دیکھا تھا لیکن اُسنے خود کرسٹل کی طرف دیکھکر کہا کہ اسمین ایک

جهاز اور ایک عورت نظر آتی ہی لارڈ مشهوپ کو اتفاقاً اس امر کی خبر ہوئی اور اُنسے مجھے اطلاع ہوئی
لارڈ صاحب ممدوح صوف نے مجھسے بیان کیا ہی کہ اُنھون نے پندرہ لڑکون اور لڑکیون پر تین کرسٹلون کے
ذریعہ سے تجربہ کیا ہی بلکہ دو ایسی عورتون پر تجربہ کیا جنکی عمر ساٹھ برس سے اونچی تھی
لارڈ صاحب موصوف فرماتے ہین کہ بہت آثار ایسے تھے جو قوت حافظہ کے سبب سے
معمولون کے خیال مین نہین آسکتے تھے مثلاً ایک معمول نے ایک کتے کو دیکھا
کہ اُسکے سر پر تاج تھا ایک نے ایک مکان دیکھا کہ اُسمین ۱۲۶ دریچے اور ۳۳
دروازے تھے جو چیزین وہ دیکھتے تھے ایسی ہین کچھ ربط نہین رکھتی تھین اسی طرح
جیسے خواب مین کچھ چیزین متفرق نظر آتی ہین اور جب وہ کرسٹل مین چیزین
دیکھتے تھے تو جس مکان مین وہ تھے وہان جو چیزین تھین اُنکو نظر نہین آتی تھین
اس سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ مشاہدات فقط نظر جماکر دیکھنے کے سبب سے حاصل
ہوتے تھے اور مشاہدین کو غائب بینی کی حالت حاصل ہوگئی تھی لارڈ صاحب
موصوف کہتے ہین کہ اکثر ایسا بھی ہوتا تھا کہ ایک وقت ایک دیکھنے والے کو کچھ
چیزین کرسٹل مین نظر آتی تھین اور دوسرے وقت نہین نظر آتی تھین اس سے
معلوم ہوتا تھا کہ جو کچھ وہ دیکھتے تھے حقیقت مین وہ دیکھتے تھے دھوکا نہین
دیتے تھے جو تجربات مین نے کیے ہین اور اُنمین کچھ کچھ باتین مجھے معلوم ہوئی ہین
وہ تجربات لارڈ مشهوپ صاحب کے تجربات سے مطابق ہین —

مثال پانزدہم — مین اوپر بیان کرچکا ہون کہ کبھی کبھی لیوس صاحب کو فقط
ضبط خیال سے حالت ہوش مین غائب بینی کی نوبت حاصل ہوجاتی ہی تجربے سے
معلوم ہوا ہی کہ جب کبھی وہ کسی کرسٹل کی طرف دیکھتے ہین تو یہ حالت زیادہ آسانی سے
اُنپر واقع ہوجاتی ہی ایک مرتبہ لیوس صاحب ایک مکان مین بیٹھے تھے اور اُنھون نے
ایک کرسٹل کے اندر دیکھنا شروع کیا تو ایک اور مکان کے آدمیون کو جو فاصلے

پر تھا اُنھون نے اُس کرسٹل کے اندر دیکھا اور بلکہ اُن آدمیون کے ساتھ دو اور آدمی بالکل بیگانے دیکھے جو لوگ اُنکے پاس بیٹھے تھے اُنسے اُنھون نے یہ سب حال بیان کیا اور بعد اُسکے اُٹھکر اُس مکان مین چلے گئے اور دیکھا کہ وہ دونون آدمی وہان موجود ہین —

مثال شانزدہم - ایک مرتبہ اور لیوس صاحب اڈن* برا مین تھے اُنسے کسی نے کہا کہ فلانے مکان اور فلانے گھر کے آدمیون کو آپ دیکھیے چنانچہ اُنھون نے کرسٹل کے اندر لندن کا گھر اور آدمی دیکھے اور دیکھا کہ ایک آدمی بڈھا ایک نئی سی وضع کی ٹوپی پہنے ہوے اور حالت مرگ مین ہی یہ سب بیان اُنکا عند التحقیقات درست معلوم ہوا ایک شخص اُس جماعت مین موجود تھے اُنکی ایک خاص گھڑی کی کنجی کبھی جاتی رہی تھی لیوس صاحب نے اُنسے کہدیا کہ تمھاری کنجی اُس قسم کی جاتی رہی ہی اور ہمکو کرسٹل مین نظر آتی ہی اِس شخص کی اور لیوس صاحب کی بالکل واقفیت بھی نہین تھی اُنسے کنجی کے جاتے رہنے اور اُس شکل کے ہونے کا اقرار کیا لیوس صاحب کی یہ راے ہی کہ کرسٹل ایک ذریعہ حالت غائب بینی کے پیدا کرنے کا ہی اُس حالت مین کہ جب اُسکی طرف نظر جما کر دیکھا جاوے اور جو کچھ ہمکو تجربہ ہوا ہی اُس سے میری بھی یہی راے ہی لیکن ممکن ہی کہ قطع نظر اِس بات سے کہ دیکھنے کے سبب سے ایسی حالت پیدا ہو جو کچھ کیفیت و ڈائل کرسٹل یعنے شیشے مین ہوتی ہی اُسکے سبب سے ایسی حالت کے پیدا ہونے مین تائید ہوتی ہی لیوس صاحب نے بارہا میرے کہے سے کرسٹلون مین دیکھا ہی اور اگرچہ اُنھون نے ایسے ایسے اشخاص دیکھے اور بیان کیے کہ جنسے مجھے واقفیت نہین تھی الا مجھے شک نہین کہ جو کچھ وہ بیان کرتے تھے کہ ہم دیکھتے ہین حقیقت مین وہ دیکھتے ہی تھے یہ بات

* اڈن برا اور لندن مین کوئی سو میل کا فاصلہ ہی —

شاید متعاقب تحقیق ہو سکے کہ جو چیزین وہ دیکھتے تھے فقط خیالی تھین یا حقیقت مین کہین موجود تھین لیکن اِس جگہ اتنی بات کہنی مناسب معلوم ہوتی ہو کہ ایک مرتبہ جب اُنھون نے ایک بڑے کرسٹل کے اندر دیکھا تو انپر ایسا اثر ہوا کہ قریب تھا کہ خواب مقناطیسی واقع ہو جاوے حالانکہ جب چھوٹے کرسٹل مین دیکھتے تھے تو یہ نوبت نہین ہوئی تھی اِس سے معلوم ہوتا ہو کہ کیفیت اُوڈائل کرسٹل کی کچھہ تاثیر کرتی ہو —

آئینہ جادو کا مجھے تجربہ نہین ہوا ہو لیکن میرے خیال مین یہ بات ہو کہ اُسکا فعل بھی مثل کرسٹل کے ہوتا ہو اسطرح کا آئینہ دھات کا بھی بناتے ہین اور فقط اسطور پر بھی بناتے ہین کہ کوئیلے سے کسی چیز کو کالا کر دیتے ہین بہر حال یہ آئینہ ایک ایسی چیز ہوتی ہو کہ کچھہ عرصہ تک اُسکی طرف دیکھا جاوے تو اُسکے اندر کچھہ نظر آتا ہو یہ بات ہمکو معلوم ہو کہ فلزات اور کوئیلے کا اثر بذیر طبائع پر بہت ہوتا ہو ڈولوٹ صاحب کو اس بات کا تجربہ ہوا ہو کہ جب نازک طبع آدمی کو ایسے سطح کی طرف دیکھتے ہین تو انپر عجیب تاثیر ہوتی رہی یعنی ایسی شکلین دیکھتے ہین کہ اُنکا حال بیان کرنا اُنکو پسند نہین ہوتا ہو مگر بعض اوقات جو کچھہ وہ دیکھتے ہو بیان کر دیتے ہین ایک مرتبہ ایک عورت نے ایسے سطح مین ایک جہاز طوفانی ہوا ہوا دیکھا جب ڈی ولوٹ صاحب اپنے تجربے کرتے ہین تو دیکھنے والون کو فقط ایک بیقراری ہی سی نہین ہوتی ہو بلکہ اُنکو ہوش نہین رہتا کہ اُنکے پاس کیا ہو رہا ہو اِن تجربات کا عجیب اثر ہوتا ہو لیکن ایسے تجربات کرنے مین بہت احتیاط کرنی چاہیے اسواسطے کہ بعض اوقات تاثیر سخت ہوتی ہو ڈولوٹ صاحب کہتے ہین کہ اِن تجربات کے ذریعہ سے ہمکو زمانۂ قدیم کے جادو کا حال حل ہو گیا ہو میری رائے مین یہ بیان اُنکا صحیح ہو —

پانی۔ اگر ایک گلاس مین پانی بھر کر رکھا جاوے خصوصاً ایسا پانی جسپر عمل مقناطیسی کیا ہوا ہو تو اُسکے اندر دیکھنے سے صورتین نظر آتی ہین —

مثال ہفتدہم۔ ایک عورت پر کرسٹل کے اندر دیکھنے سے غائب بینی کی حالت واقع ہوجاتی تھی۔ میجر بگلی صاحب نے ایک بوتل مین عمل کیا ہوا پانی بھر دیا اور اُس عورت سے اُسکے اندر دیکھنے کو کہا اُس عورت نے پانی کے اندر ایک مگر مچھ دیکھا

مثال ہیجدہم۔ اسی طرح ایک بوتل مین پانی بھر کر ایک اور عورت سے اُسکے اندر دیکھنے کو کہا اُسنے اُسکے اندر ایک سانپ دیکھا اور خوف کھا کر بوتل کو ہاتھ سے پھینک دیا

ان سب تجربات سے ثابت ہوتا ہے کہ مختلف اشیا کی طرف خصوصاً کرسٹلون اور فلزات کی طرف اور مقناطیسی پانی کی طرف دیکھنے سے حالت غائب بینی پیدا ہوجاتی ہے مگر غالب ہے کہ عند الامتحان یہ بات ثابت ہوگی کہ اور بہت اشیا کی طرف دیکھنے سے بھی ایسی ہی تاثیر ہوگی —

کرسٹلون کے اندر نظر کرنے سے تاثیر کا جو بیان مشتہر ہوا ہے تو اکثر لوگ کہتے ہین کہ یہ امر بالکل فریب مین داخل ہے لیکن اس بات کے کہدینے سے تشفی نہین ہوسکتی ہے ممکن ہے کہ بعض دیکھنے والون نے دھوکا دیا ہو لیکن سب آدمی فریبی نہین ہوسکتے ہین اگر بعض بیانات لغو معلوم ہوتے ہین تو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ابھی تحقیقات کامل اس معاملہ مین نہین ہوئی ہے اور دیکھنے والے بھی اکثر کم عمر ہوتے ہین اور عامل بھی اکثر ایسے ناآزمودہ کار ہوتے ہین کہ شاید اپنے خیالات دیکھنے والون کی طبیعت مین ڈالدیتے ہین اسمین شک نہین ہے کہ بہت کم عمر اور عمر رسیدہ آدمیون کو کرسٹلون مین شکلین نظر آتی ہین اور فقط یہی بات نہین ہے کہ انکا بیان صحیح ہے بلکہ جو کچھ انھون نے دیکھا ہے اُس سے اُنکو خوف پیدا ہوا ہے قطع نظر اس سے

اُنکے مشاہدات بالکل اُن مشاہدات سے مطابق ہین جو حالت غائب بینی
عمل مقناطیسی مین دیکھے جاتے ہین اور بہرحال یہ امر ایسا ہر کہ اُسکے باب مین زیادہ
تحقیقات کرنی بہمہ وجوہ مناسب معلوم ہوتی ہر - مین نے ابھی تک یہ ذکر نہین
کیا ہر کہ بعض اوقات کرسٹلون کے اندر ایسے آدمیون کی صورتین نظر آتی ہین
جو مدت سے مرے ہوئے نظر آتے ہین اور نیک و بد روحانیات کی شکلین بھی
نظر آتی ہین بلکہ اگر دیکھنے والون سے کچھ سوالات کیے جاوین تو اُنکو اُنکے
جوابات لکھے ہوئے یا چھپے ہوئے نظر آتے ہین مجکو ایسے تجربہ کا خود موقع نہین
ملا ہر اور میری سمجھ مین یہ بات آتی ہر کہ بہت سے بواعث ایسے ہین کہ جنسے
غلطی واقع ہو جاوے لیکن اِس امر مین بھی جو کچھ بیانات ہوئے ہین اُنکو مین بلا
تحقیقات نامعتبر نہین سمجھتا ہون اِس بات کا تو مجھے بالکل یقین ہر کہ کرسٹلون
کی طرف دیکھنے سے غائب بینی کی حالت پیدا ہو جاتی ہر لیکن میری رائے یہ بھی ہر
کہ امکاناً حالت سکوت بھی کرسٹلون کی طرف دیکھنے سے پیدا ہو سکیگی اور
از انجا کہ حالت غائب بینی اور سکوت کی نسبت بھی ابھی تک بخوبی تحقیقات نہین ہو چکی ہر
اسواسطے مین یہ بات نہین کہہ سکتا ہون کہ اِنسے بھی عجیب آثار کا پیدا ہونا ممکن ہر
لیکن تاوقتیکہ مین اچھی طرح تحقیقات نہ کرلون ایسے امور کی نسبت مین بالیقین
کچھ نہین کہہ سکتا ہون اِس فکر غائب بینی کے ختم کرنے سے پہلے جو کرسٹلون کی طرف
دیکھنے کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہر مین یہ ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہون کہ مصر مین جو آج کل
عرب کے لوگ جادو کرتے ہین وہ اسی قبیل سے ہر ترکیب یہ ہر کہ یہ ساحر ایک لڑکے سے
سیاہی کے قطرے کی طرف جو بجاے آئینہ جادو کام دیتا ہر نظر کراتے ہین اور دھونی بھی
دیتے ہین اور کچھ ہاتھ سے بھی اُسپر عمل کرتے ہین سیاہی کا قطرہ ایک اور
صورت کا کرسٹل ہوتا ہر اور اِسمین شک نہین ہر کہ اُسکی طرف دیکھنے سے

لڑکون کو ایسے آدمی نظر آتے ہین جنکو اُنھون نے کبھی دیکھا نہین ہوتا ہی بہت مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہی کہ شرکت خیال کے سبب سے ایسی شکلین نظر آتی ہین لیکن اگر غور کیا جاوے تو شرکت خیال کا بھی اِس درجہ پر پیدا ہو جانا کچھ غائب بینی کی نسبت کم تعجب اثر نہین ہی شرکت خیال او رغائب بینی دونون حالت خواب مقناطیسی مین پیدا ہوتی ہین اور اگر سب مدارج موافق ہون تو یہ دونون آثار خود بخود بھی واقع ہو جاتے ہین —

سولھوان خط

اب مین خواب مقناطیسی اور آن آثار کا جو خواب کی حالت مین پیدا ہوتے ہین بیان کرتا ہون —

خواب مقناطیسی کے پیدا کرنے کے بیان مین

مین اکثر یہ ترکیب کیا کرتا ہون کہ معمول کو اپنے روبرو دیگر متصل بٹھا لیتا ہون اور خود ذرا اُس سے اونچا بیٹھتا ہون اور اُسکے انگوٹھون کو اپنے انگوٹھون سے آہستہ آہستہ دباتا ہون اور اُسکی طرف دیکھتا رہتا ہون اور اُس سے کہتا ہون کہ میری طرف دیکھتا رہے جب اثر ہونے لگتا ہی تو مین اپنے ہاتھون کو اُسکی پیشانی سے چہرہ اور سینہ کی طرف نیچے کے رخ حرکت دیتا ہون اس ترکیب سے کبھی پاؤ گھنٹے اور کبھی آدھ گھنٹے اور کبھی ایک مین کچھ کچھ اثر ہونے لگتا ہی —

مثال نوزدہم۔ لاھم پر جسکا ذکر فصل اول مین ہو چکا ہی حالت ہوش مین عمل کا اثر ہو جاتا ہی مین نے اس بات کا امتحان کرنا چاہا کہ اُسپر خواب بھی واقع ہو سکتا ہی کہ نہین پہلے مرتبہ ۵ آریا۔ ۳۰ منٹ کے دیکھنے کے بعد اُسکو کچھ نیند آگئی لیکن نیند گہری نہین آئی یعنی جب کوئی اُس سے بات کرتا تھا تو آسانی سے جاگ جاتا تھا نو مرتبہ مین نے اُسپر عمل کیا تو اس عرصہ مین اُسکو کمتر عرصہ مین نیند آجاتی تھی اور آٹھوین مرتبہ ۵ امنٹ مین نیند آگئی مجکو معلوم ہوا کہ گلی مین جو غل ہوتا تھا اس سبب سے اُسکو نیند آنے مین حرج ہوتا تھا مین نے اپنے جی مین یہ خواہش کی کہ اُس غل کو وہ نہ سنے چنانچہ اس ذریعہ سے اُسکو نیند گہری آگئی۔ نوین مرتبہ مین اُسکو

فقط ۱۲ منٹ مین نیند آگئی اور بالکل غافل ہوگیا اور جب جاگا تو اُسکو اِس بات کا کچھ ہوش نہین رہا کہ نیند مین کیا کیا ہوا تھا جب حالت خواب مین وہ بولتا تھا تو اُسکی آواز اصلی آواز سے مختلف تھی اور جب اُس سے دریافت کیا گیا تو اُسنے کہا کہ آیندہ مجھے اور بھی گہری نیند آویگی بلکہ مین عجائب چیزین دیکھ سکونگا لیکن ابھی ایک تاریکی سی معلوم ہوتی ہے اور اِس تاریکی کے سبب سے مین نہین دیکھ سکتا ہون مین نے اُس سے کہا کہ تم آدھے گھنٹے تک سو رہو اتفاقاً جسوقت مین نے اُس سے یہ بات کہی تھی اُسوقت ساڑھے چار بجے تھے اور جب وہ جاگا تو پانچ کی آواز گھنٹے پر پڑ رہی تھی اُسکے جاگنے سے پہلے مین نے اُسے حکم دیا کہ دوسری مرتبہ کل پانچ منٹ مین سو جانا اُسنے عمل کیا اور جب عمل کیا گیا تو حقیقت مین پانچ منٹ مین سو گیا اُسکے بعد اُسکا سولا دینا بہت آسان تھا اور تیرھوین مرتبہ فقط ایک منٹ مین مین نے اُسکو سولا دیا اِس تجربہ مین کامل نیند نوین مرتبہ کے عمل تک معمول کو نہین آتی تھی لیکن اُسکے بعد بتدریج نیند آسانی سے آتی تھی اور عجیب عجیب آثار نمایان ہوتے تھے —

مثال بستم۔ ایک اور شخص پر بھی مین نے عمل کیا اُسکی عمر ۱۲ سال کی تھی مین نے اِس شخص کے ہاتھ مین ایک سکہ دیکر اُسکو کہا تھا کہ تم اُسکی طرف دیکھتے رہو چنانچہ جب اُسنے دیکھا تو اُسکے اوپر کچھ کچھ اثر ہوا تھا دوسرے دن مین نے اُسکو سُولانا چاہا تو اپنی نظر اور ہاتھون کی حرکت کے ذریعہ سے اُسکو بیس منٹ کے عرصہ مین سولا دیا لیکن نیند بہت گہری اُسکو نہین آئی اسطرح لگاتار مین نے نوبت بہ نوبت عمل کیا تھا اسی طرح اُسپر کرتا رہا اور آخرکار دو منٹ کے عرصہ مین اُسکو سُولا سکتا تھا اِس شخص کو بھی مین جبتک چاہتا تھا سولا رکھتا تھا جب وہ جاگتا تھا تو اُسکو حالت خواب کی کوئی بات یاد نہین رہتی تھی لیکن اگر مین اُسکو خواب کی حالت مین حکم دیتا تھا کہ تم یہ بات یاد رکھنا تو اُسکو یاد رہتی تھی —

مثال بست ویکم۔ ایک شخص اندھا تھا ایک آنکھ تو اسکی بالکل جاتی رہی تھی اور
دوسری مین پانی اتر آیا تھا دو برس سے اسکی نظر مین اتنا فرق آگیا ہو کہ فقط دن کی روشنی
اور رات کی تاریکی مین اسکو کچھ تمیز ہوتی ہو اور کچھ نظر نہین آتا بالکل اندھا ہو
اسکی آنکھ کو اچھی طرح دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ابھی بالکل پانی نہین اترا ہو اور مجکو
کچھ امید تھی کہ شاید اسکی نظر مین کچھ ترقی ہو جاوے دو مہینے کے بعد جو مین نے
ایک ڈاکٹر صاحب سے کہکر اسکی آنکھ کو دکھایا تو کچھ شفا معلوم ہوئی ڈاکٹر صاحب نے
کہا کہ اسکی آنکھون کے ڈھیلون کے پردے بسبب کمی نم کے جدا جدا ہو گئے
ہین اس زمانہ مین اسکی آنکھ مین عمل مقناطیسی کے سبب سے اتنا فرق ہو گیا تھا
کہ اسکی آنکھ کو ہاتھ سے ڈھک کر اگر آفتاب کی روشنی کے سامنے پھر ہاتھ اٹھا لیا
جاتا تھا تو اسکی پتلی سمٹ جاتی تھی اس خیال سے کہ دیکھون تو اندھے آدمی پر
عمل مقناطیسی کا کیا اثر ہوتا ہو مین اسپر متواتر عمل کرتا رہا چنانچہ مین اسپر ترکیب
معروف سے عمل کرتا رہا ابتدا مین اسکو نیند تو نہ آئی لیکن اور اور آثار پیدا ہوتے رہے
بارھوین مرتبہ مین اسکو اچھی طرح نیند آگئی اور اسکے بعد اسکو آسانی سے نیند
آجاتی تھی اور دو تین منٹ کے عرصہ مین آجاتی تھی اس تجربے سے معلوم
ہوتا تھا کہ معمول کی نابینائی کے سبب سے عمل کے ہونے مین کچھ حرج
نہین ہوتا تھا بلکہ جو آثار اسپر ہوتے تھے ابتدا ہی سے اورون کی نسبت اسپر
زیادہ نمایان ہوتے تھے اور تھوڑے عرصے کے بعد مجکو معلوم ہوا کہ اسکی کمر کے
فقرون مین ایک خاص اثر اسطرح کا ہوتا تھا کہ جسکے سبب سے اگرچہ غنودگی
ہوتی تھی لیکن اچھی طرح نیند دیر مین آتی تھی مین نے اس اثر کو ہاتھون کی حرکت سے
دور کر دیا اور بعد اسکے اسکو اچھی طرح نیند آنے لگی جب مین نے اس شخص پر
عمل کرنا شروع کیا تو پانچوین مرتبہ مین اسکی تندرستی مین بہت ترقی ہو گئی تھی

عمل ہونے سے پہلے اُسکی آنکھ خشک اور سرخ تھی لیکن جب عمل ہونا شروع ہوا
تو نیند کے آنے سے پہلے بھی اُسکی آنکھ مین نم پیدا ہوگیا اور رنگ ایسا ہوگیا جیسا
تندرستی مین ہوتا ہی اِس شخص کی ناک مین سے کئی سال سے ایک سخت مواد نکلا
کرتا تھا لیکن جب عمل ہونا شروع ہوگیا تو اِس مواد کا نکلنا موقوف ہوگیا اور
جو معمولی مواد نکلا کرتا تھا وہ نکلنے لگا اور اگرچہ اُسکو نزلہ کی بھی شکایت ہتی تھی
تب بھی اُسوقت سے اب تک کبھی پہلا سا مواد اُسکی ناک مین سے نہین نکلا ہی
مین سمجھتا ہون کہ یہ مرض اُسکا بالکل رفع ہوگیا اور یہ بات لحاظ کے لائق ہی کہ
عمل کرنے کے وقت مجکو معلوم بھی نہین تھا کہ اُسکو اسطرح کا مرض ہی اور
معمول کو خیال بھی نہین تھا کہ عمل ہتنا طیسی کے ذریعہ سے اِس مواد کا نکلنا
موقوف ہوجاویگا وہ کہتا ہی کہ اِس مواد کے نکلنے سے ایسی تکلیف ہوتی تھی کہ
زندگی اُسکو ایک بار ہوگئی تھی اور جب سے اُس مواد کا نکلنا موقوف ہوگیا ہی
تب سے خوش رہتا ہون اور یہ شخص میرا نہایت شاکر ہی اور فقط اُسکی
آنکھ کے مرض مین ہی یہ فرق نہین ہوا بلکہ روز بروز وہ ایسا چاق ہوتا جاتا ہی
کہ دیکھنے والون کو اُسکی تندرستی مین ترقی معلوم ہوتی ہی اور اُسکو خود اتنا
فائدہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ عمل ہونے کے وقت کا نہایت شوق سے منتظر رہتا ہی
اور چاہتا ہی کہ وہ وقت جلد آوے جب پندرہ مرتبہ اُسپر عمل ہوا تو اُسکی نظر مین
ایسی ترقی ہوگئی کہ اُسکو پورا چاند بخوبی نظر آتا تھا اور دو کانون کے چراغان کی
روشنی گن سکتا تھا یہ بات اُسکو دو سال سے نصیب نہین ہوئی تھی جب اُسنے
مجھسے یہ بات بیان کی تو مجکو امید ہوئی کہ اُسکی نظر مین بخوبی ترقی ہوجاویگی
اُسکے بعد مین چالیس مرتبہ پھر روزانہ عمل کرتا رہا ہون تب سے روز بروز
اُسکی نظر مین ترقی ہوتی جاتی ہی لیکن یہ ایک ایسا مرض ہی کہ شفا کامل ہونے

واسطے مدت تک عمل کرنا ضرور ہوگا مین نے مفصل حال اس شخص کی تندرستی ہی
اثر ہونے کا اس مقام پر اسواسطے لکھا ہی کہ یہ شخص اندھا تھا اور سب حال کی
تفصیل مناسب معلوم ہوئی لیکن عمل مقناطیسی کے طبی آثار کا حال
فصل مناسب مین لکھا جاویگا اور اُس فصل مین اِسس شخص کا حال بطور
اشارہ لکھا جاویگا —

مثال بست و دوم - ایک اور شخص پر بھی مین نے عمل کیا پہلے مرتبہ اُسکی آنکھین
ذرا جھپکنے لگین لیکن نیند نہین آئی دوسری مرتبہ مین جب مین اُسکی طرف ۱۵
منٹ تک دیکھتا رہا تو وہ پانچ منٹ تک سوتا رہا بعد اُسکے مین اُسکو تین منٹ مین
سولا دیتا تھا لیکن چار مرتبہ کے عمل کرنے کے بعد وہ شہر سے اتفاقاً چلا گیا اِس
شخص کو بھی مین جب تک چاہتا تھا سولا رکھتا تھا اِن چارون آدمیون کو سوا
لام کے عمل مقناطیسی کے ذریعہ سے مجھسے پہلے کسی نے نہین سولایا تھا لام کو
البتہ لیوس صاحب نے میرے کہنے سے ایک مرتبہ سولا دیا تھا لیکن لیوس صاحب کے
عمل سے بھی اُسکو بخوبی نیند نہین آئی تھی اور اچھی طرح نیند اُسکو اول مرتبہ میرے
عمل سے ہی آئی تھی مین نے ان مثالون کو انتخاب کر کے نہین لکھا ہی بلکہ
جو اولین میرے عمل تھے اُنکو لکھدیا ہی اگر اُن لوگون پر مین ایک دو مرتبہ ہی
عمل کر کے موقوف کر دیتا تو خواب کی حالت کبھی نہ پیدا ہوتی لیکن متصل عمل کرنے سے
ایسی حالت پیدا ہو گئی اِس سے ثابت ہوتا ہی کہ اگر عامل استقلال اور صبر کے ساتھ
عمل کرتا رہے تو اکثر آدمیون کو سولا سکتا ہی مجھے کچھ نادر قوت مقناطیسی حاصل
نہین ہی بلکہ شاید متوسط سے بھی کم ہی پہلے پہلے جب مین نے ایسے لوگون پر
عمل کرنا چاہا جنپر پہلے کسی نے نہین کیا تھا تو دو تین مرتبہ عمل کرنے سے اثر
نہین ہوا اور مجکو خیال ہو گیا کہ مجھسے اثر نہ ہو سکیگا اِس سال مین مین نے

سوائے اُن چار آدمیون کے جنکا ذکر اوپر بیان کیا گیا پانچ اور آدمیون پر عمل کیا اور اُنمین سے چار پر اچھا اثر ہوگیا پس معلوم ہوا کہ ۹- آدمیون مین سے آٹھ آدمیون پر میرے عمل کا اثر ہوگیا یعنی آٹھ آدمیون کو مین سولا سکا نوین آدمی پر فقط تین مرتبہ عمل کیا گیا تو اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ اگر اور زیادہ اُسپر عمل کیا جاتا تو غالب ہی کہ اُسپر بھی اثر ہوجاتا بہرحال اتنے تھوڑے سے تجربے سے مین یہ نہین کہہ سکتا ہون کہ اُسپر اثر نہوتا اِن ۹- آدمیون مین دو اندھے آدمی تھے —

اب اِس معاملہ کی زیادہ تشریح کرنی ضرور نہین ہی جو کچھ مین نے بیان کیا ہی اِس بات کے ثبوت کے واسطے کافی ہی کہ صبر اور استقلال سے اکثر آدمیون پر عمل کا اثر ہوسکتا ہی مین نے لیوس صاحب کو دیکھا ہی کہ وہ معمول کے ہاتھ بھی نہین پکڑتے ہین اور فقط اُسکی طرف نظر کرنے سے سولا دیتے ہین لیکن اِن صاحب کو ضبط طبیعت کا بہت ملکہ حاصل ہی اور جہانتک مجکو تجربہ ہوا ہی اُس سے مجھے ثابت ہوگیا ہی کہ شاید ایسا آدمی کوئی نہین ہی کہ جسکو لیوس صاحب سولا نہین سکتے ہین یہ بات تو ضرور ہی کہ شاید مرتبۂ اول ہین ہی نہ سولا سکین لیکن دو چار مرتبہ کے عمل مین ضرور سولا سکتے ہین ظاہر ہی کہ خلوت مین جلوت کی نسبت عمل کا اثر بہت آسانی سے اور جلد ہی اور بہتر ہوتا ہی کیونکہ جلوت مین لوگون کے موجود ہونے سے معمول کی طبیعت پر کچھ حرج پیدا ہوجاتا ہی —

لام پر مین اسطرح سے بھی خواب پیدا کر سکتا ہون کہ بالکل اُسکے بدن کو نہ چھوؤن بلکہ اُسکو کہون بھی نہین کہ مین تمکو سولایا چاہتا ہون اگر اُسکے بدن کو چھوا جاوے تو مین اُسکو پاؤ منٹ مین بھی سولا سکتا ہون ایک مرتبہ وہ ایک جگہ بیٹھا ہوا باتین کر رہا تھا اور تقریر مین خوب مصروف تھا مین اُسکے پہلو کی طرف پانچ فٹ کے فاصلے پر بیٹھا ہوا تھا مین نے اُسکی طرف نظر

جما کرے۔ ہو پل یعنی قریب نصف منٹ تک دیکھا اُسکو کچھ اطلاع نہین تھی کہ مین اس نیت سے اُسکی طرف دیکھ رہا ہون کہ اُسکو نیند آجاوے ۵ پل کے عرصہ مین اُسکی آنکھین بند ہو گئین اور بالکل غافل ہو کر سو گیا مین نے اُسکو کہا کہ ایک گھنٹے تک سو رہو اور جب وہ ایک گھنٹے کے بعد جاگا تو اُسنے شکایت کی کہ آپ نے مجھسے کہا بھی نہین کہ ہم تمکو سولانا چاہتے ہین یہ اثر دیکھکر مین چاہتا تھا کہ فاصلے سے عمل کرنے کا زیادہ امتحان کرون لیکن اتفاق سے یہ شخص زیادہ بیمار ہو گیا اُسکو کثرت مطالعہ کے سبب سے سینہ کا مرض پیدا ہو گیا تھا اور وہ اپنے مکان سے باہر نہ نکل سکا جب وہ اچھا ہو گیا تو اُسپر ایسی اچھی تاثیر ہونی موقوف ہو گئی اُسکے بعد مجکو فقط دوبار اُسپر اسطرح عمل کرنے کا موقع ملا ایک مرتبہ تو عمل بخوبی ہو گیا اور دوسری مرتبہ مین نے آدھے میل کے فاصلے سے اُسپر عمل کرنا چاہا لیکن کچھ بات ایسی ہو گئی کہ طبیعت میری جم نہ سکی لیکن جب وہ مجھے اُسوقت کے بعد ایک جگہ ملا تو اُسنے اُسوقت کا پتا دیا اور کہا کہ اُسوقت میری طبیعت بے اختیار سونے کو چاہتی تھی اور عمل کے اور بھی سب آثار معلوم ہوتے تھے مجھکو افسوس ہے کہ مجکو پھر کبھی اُسپر فاصلے سے عمل کرنے کے امتحان کا موقع نہین ملا اسواسطے کہ جب وہ اچھا ہو گیا تو اُسپر ایسے نمایان آثار نہین واقع ہوتے تھے لیکن تاہم اُسکو نیند بخوبی آجاتی تھی۔

خواب کی حالت مین تلقین کی تاثیر کا بیان

جیسے آثار مین نے اوپر بیان کیے کہ حالت بیداری مین واقع ہوتے ہین ایسے ہی آثار حالت خواب مین بھی تلقین سے پیدا ہوتے ہین۔

مثال بست وسوم۔ جب لام سوتا ہوتا تھا تو مجکو اختیار تھا کہ جو عضو اُسکا

چاہتا تھا وہ اکثر جاتا تھا مین نے اسطرح کے تجربے بہت مرتبہ نہین کیے لیکن
فقط اپنی تشفی کر لی کہ جسطرح تلقین کی تاثیر اُس پر حالت بیداری مین ہوتی تھی
ایسی ہی تاثیر حالت خواب مین بھی ہو جاتی تھی یہ بات بھی مجھے حاصل تھی کہ جتنی
دیر تک مین حکم دیتا تھا اُتنی دیر تک وہ سوتا تھا —

مثال بست و چہارم — میرے روبرو لیوس صاحب نے ایک شخص پر عمل کیا جیسا لیوس صاحب
کہتے تھے وہ شخص وہی کرتا تھا کبھی وہ مچھلی کا شکار کرنے لگتا تھا کبھی بندوق
لگانے لگتا تھا کبھی اپنے تئین سمجھ لیتا تھا کہ مین فوج کا جرنیل ہون کبھی درس
دینا شروع کرتا تھا کبھی یہ ہوتا تھا کہ چھڑی کو بندوق سمجھ لیتا تھا کبھی کرسی کو
کوئی درندہ حیوان سمجھ لیتا تھا کبھی اُسکو آندھی چلتی ہوئی نظر آتی تھی اور
معلوم ہوتی تھی کبھی وہ رعد کی آواز سُنتا تھا کبھی وہ سمجھ لیتا تھا کہ مین بارش سے
بھیگ گیا ہون یا پانی سے اکڑ گیا ہون کبھی وہ دریا مین تیرنے لگتا تھا کبھی
پانی کو دودھ یا شراب سمجھ لیتا تھا اور جب پانی کو شراب سمجھ کر پیتا تھا تو ایسا
مدہوش ہو جاتا تھا کہ جب تک کوئی آدمی اُسکو سہارا نہ دے تب تک کھڑا
نہین رہ سکتا تھا اس شخص کو ایسا نشہ حقیقت مین ہو گیا کہ لیوس صاحب نے
پاؤ گھنٹے تک محنت کر کے اُسکا نشہ دور کیا اس شخص پر ایک طور کا عجیب اثر
ہوتا تھا کہ جو اثر ایک مرتبہ ہو گیا وہ دیر تک قائم رہتا تھا چنانچہ اگر ایک بات کی
تلقین اُسکو ہوئی ہو تو دوسری تلقین کا اثر فوراً نہین ہو جاتا تھا مثلاً اگر وہ سوتا ہو اور اُسکو
سمجھایا جائے کہ اب جاگ جاؤ تو فوراً نہین جاگتا تھا الا اُس صورت مین کہ جب اُس سے
اقرار لے لیا جاتا تھا کہ جب کہو گے جاگ جاؤنگا ایک دفعہ بڑے جلسہ مین ان آثار کا اچھی طرح ظہور ہوا تھا
فقط یہی بات نہین ہوتی ہے کہ جب تک معمول سوتا رہے تب تک ہی اُسپر
تلقین کا اثر رہے مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو کچھ حکم حالت خواب مین دیا جاوے

اُسکا اثر جاگنے کے بعد حالت بیداری مین رہتا ہی۔

مثال بست و پنجم۔ لام پر مین یہ اثر کرسکتا تھا کہ جب حالت خواب مین اُسکو کہا کہ فلانی بات یاد رکھنا اور فلانی بھول جانا تو ایسا ہی ہوتا تھا جب وہ سوتا ہوتا تھا تو مین اُسکو کہدیتا تھا کہ مرتبۂ آئندہ تم اتنی دیر مین سو جانا چنانچہ اس اختیار کے ذریعہ سے یہ نوبت پہونچ گئی تھی کہ مین اُسکو دو منٹ سے بھی کم عرصہ مین سولا دیتا تھا مین یہ بھی اثر کرسکتا تھا کہ جسوقت وہ خواب سے جاگے تو اُسکی طبیعت پر ایک خاص اثر معلوم ہو مجکو معلوم ہوا کہ لام اکثر سست رہتا ہی اُس زمانے مین وہ کچھ بیمار تھا مگر مجکو اُسکی بیماری کا حال معلوم نہین تھا جب وہ سوتا ہوتا تھا تو مین اُس سے کہتا تھا کہ جب تم جاگو گے اُسوقت خوش رہنا چنانچہ ایسا ہی ہوتا تھا جب مین یہ حکم دینا بھول جاتا تھا تو وہ اوداس ہی رہتا تھا مین نے ہمیشہ یہ بات دیکھی ہی کہ جب خواب مقناطیسی سے معمول جاگتا ہی تو اُسکی طبیعت چالاق ہوتی ہی۔

مین نے اس قسم کے تجربات خود بہت نہین کیے ہین اسواسطے کہ مجھے یقین تھا کہ عمل مقناطیسی کا یہ اثر ہوتا ہی کہ حالت عمل مین معمول پر ایسی تاثیر ہو جاتی ہی کہ بیداری کی حالت مین اُسپر اثر رہتا ہی اور اُسکے حواس اور افعال اُس تاثیر کے مطابق ہوتے ہین فی الحقیقت یہ اثر روزمرہ ہوتا ہی مین زیادہ تشریح اس امر کی نہین کرونگا کیونکہ عرصہ کم ہی اور مجھے اور آثار کا بھی حال لکھنا ہی۔

عمل مقناطیسی کے آثار قیافہ کا بیان

مین حصۂ اول مین لکھ چکا ہون کہ ان آثار کے ظہور مین بہت اختلاف ہی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ معمول کے سر کے چھونے سے کچھ آثار بھی ظاہر نہین ہوتے ہین

اور بعض معمول ایسے ہین کہ عامل اُنکے سر کے بلکہ جسم کے اور کسی مقام کو چھوئے تو جیسی عامل کی مرضی ہوگی ویسا ہی اثر ظاہر ہوجاتا ہی لیکن اُسکے ظہور کا سبب یہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر عامل کی مرضی ناگفتہ ہوتی ہی تو عامل کے ساتھ معمول کو شرکت خیال ہوتی ہی اور جب عامل اپنی خواہش بیان کردے تو تلقین کا اثر ہوجاتا ہی جب اِن بواعث سے آثار کا ظہور ہو تو قواعد علم قیافہ کا ثبوت اُسے حاصل نہین ہوتا ہی لیکن ایک صورت ایسی بھی ضرور ہی کہ اُنمین آثار کا ظہور فقط اس سبب سے ہوتا ہی کہ سر کے کسی مقام کے چھونے سے دماغ کے کسی خاص مقام کا فعل ظاہر ہوتا ہی —

مثال بست وششم — مین نے ایک شخص کو عمل مقناطیسی کے ذریعہ سے پانچ منٹ کے عرصہ مین سولا دیا جب وہ سوگیا تو جو مقام اُسکے سر کا چھوا جاتا تھا ایک خاص اثر مطابق مسائل علم قیافہ کے نمایان ہوتا تھا اس شخص کو علم قیافہ مین کچھ بھی دخل نہین تھا اور اُسکو کچھ بھی واقفیت نہین تھی کہ سر کے کونسے مقام کو چھونے سے کون سا اثر پیدا ہوگا لیکن اگر اُسکو کچھ تھوڑی سی واقفیت ہوتی بھی تو اِن آثار کا ظہور ایسی سرعت سے ہوتا تھا کہ وہ دانستہ اُنکو نمایان نہین کرسکتا تھا فیاضی اور نقل اور لڑائی اور پوشیدگی اور طمع اور خودبینی اور اشتیاق تعریف اور پارسائی اور اختلاط اور محبت اولاد اور راگ کے مقام جب بہت جلد جلد چھوئے گئے تو برابر آثار مطابق ظاہر ہوگئے اور یہ آثار ایسے نمایان ہوتے تھے کہ جنکی مجھکو توقع نہین تھی اور بعض ایسے تھے کہ مین جانتا بھی نہین تھا کہ کیسا اثر نمایان ہوگا جب فیاضی کا مقام چھوا تو اُسنے فوراً مجھکو قابل رحم سمجھ کر اپنی جیب مین سے سب روپیہ نکال کر دینا شروع کیا اور تب بھی جو مین اُسکے جسم سے چھوا رہا تو اُسنے اپنے بدن پر سے کپڑا اُتار کر مجھے دے دینے کا ارادہ کیا فیاضی کا ظہور ہمیشہ ویسا ہی ہی

کہ جسکو محتاج سمجھین اُسکو دینا چاہیے - جب احتیاط کا مقام چھوا تو اُسکے چہرے سے آثار خوف نہایت صفائی کے ساتھ عیان ہوے وہ کہنے لگا کہ ایک غار عمیق میرے سامنے ہی اور مجھے اندیشہ ہی کہ مین اُسمین گرجاؤنگا جب آگ کے مقام کو چھوا تو وہ فوراً گانے لگا - جب نقل کے مقام کو چھوا تو وہ فقط ہر آواز کی ہی جو وہ سنتا تھا نقل نہین کرنے لگا بلکہ ہر چند اُسکی آنکھین بند تھین جو کوئی آدمی چہرے سے یا آنکھ سے یا ہاتھون سے حرکت کرتا تھا اُسکی ویسی ہی نقل کرتا تھا بہت تشریح کرنی کچھ ضرور نہین ہی یہ بات کہنی کافی ہی کہ جو جو مقام اُسکے سر کا چھوا جاتا تھا اُسکے مطابق فوراً آثار نمایان ہوتے تھے زیادہ امتحان کرنے کے واسطے مین نے دو مقامات ایک ہی وقت مین چھوے تو اُسکا اثر یہ ہوا کہ دو آثار متفق نمایان ہوے مثلاً جب مین نے فیاضی اور طمع کے مقامات دونون ایک دفعہ چھوے تو اُسنے اپنی جیب مین روپیہ نکالنے کو ہاتھ ڈالے لیکن بجاے اسکے کہ مجھے روپیہ دیے مجھے نصیحت کرنے لگا کہ مانگنا نہایت عیب ہی اور روپیہ دینا سب سے بڑے طور کی خیرات ہی جب پارسائی کے مقام کو تنہا چھوا تو اُسنے بہت صدق کے ساتھ نماز خوانی شروع کی لیکن جب مین نے پارسائی اور خود بینی کے مقامات کو ایک ہی وقت مین چھوا تو اُسنے کھڑا ہو کر کہنا شروع کیا کہ یا خداے تعالی مین تیری مہربانی کا بہت شاکر ہون کہ تو نے مجھے اور آدمیون سے اتنا اعلی پیدا کیا ہی اور علم فقہ اور دن سے زیادہ مجھے بخشا ہی ان دونون متفق آثار کا ظہور اتفاقیہ ہو گیا یعنی پہلے پارسائی کے مقام کو چھوا تھا تو اُسوقت علامات پارسائی کے بخوبی نمایان تھے لیکن ہنوز اُس مقام کا فعل موقوف نہین ہوا تھا کہ خود بینی کا مقام چھوا گیا تو وہ اثر پیدا ہوا جو اوپر بیان کیا گیا یہ بات بھی ہمیشہ ہوئی کہ اگر میرا ارادہ کسی اور مقام کے چھونے کا تھا

اور غلطی سے اور مقام چھوا گیا یا ہاتھ پھسل کر اور مقام پر لگ گیا تو وہ اثر
نہین ہوتا تھا جسکے پیدا کرنے کا میرا ارادہ ہوتا تھا بلکہ اُس مقام کے مطابق
اثر ہوتا تھا جو حقیقت مین چھوا جاتا تھا اشتہا کے مقام مین مجھے تھوڑی
سی جگہ مین تین جدا جدا مقام معلوم ہوے ایک مقام مین اشتہاء طعام کا
ظہور ہوتا تھا دوسرے مین پانی کے پینے کی اشتہا اور تیسرے مقام مین
سونگھنے کی خواہش معلوم ہوتی تھی یہ تینون مقام اتنی سی جگہ مین تھے جتنی جگہ مین
ایک اٹھنی آجاوے اور اکثر آدمیون کو جو علم قیافہ مین دستگاہ رکھتے تھے
تب تک اُن مقامات کی تفریق معلوم بھی نہین تھی پس معلوم ہوا کہ معمول کو
تو واقفیت اُن مقامات کی ذرا بھی نہین تھی تو یہ جتنے آثار ہوتے تھے فقط
اُن مقامات کے چھونے سے نمایان ہوتے تھے اور ایک بات اور بھی تھی
کہ خواہ مین معمول کو کچھ ہی کہون میرے کہنے کا کچھ اثر نہین ہوتا تھا فقط یہ بات
ہوتی تھی کہ جس مقام کو مین چھوتا تھا اُسکے مطابق اثر ہوتا تھا اس سے
صاف ثابت ہی کہ شرکت خیال یا تلقین کا اثر معمول پر نہین ہوتا تھا بلکہ فقط
خاص مقامات کے چھونے کے سبب سے اثر مطابق پیدا ہوتا تھا۔ سوا اسے
اس شخص کے مین نے تین آدمیون پر اور بھی ایسے تجربے کیے کہ وہ تینون علم
قیافہ سے بالکل ناواقف تھے اور ایک اُنمین سے ایک لڑکی دس بارہ برس
کی تھی اور ادنی فرقے مین سے تھی بلکہ نہایت بیوقوف تھی جب اُن معمولون پر
عمل کیا گیا تو بعض آثار نمایان ہوتے تھے اور بعض نہین ہوتے تھے ان سب تجربات مین
مجکو خوب یقین ہو گیا کہ شرکت خیال یا تلقین کا کچھ بھی دخل نہین تھا اب مین ایک اور مثال
بیان کرتا ہون جسکا تجربہ مجکو حال ہین ہوا ہی —

مثال بست و ہفتم۔ ایک شخص پر چار برس ہوے عمل کیا گیا تھا تسکین جا بجا سے

کبھی پھر اُسپر عمل نہین کیا گیا تھا مین نے اُسے ایک منٹ کے عرصہ مین سولا دیا
اِس شخص پر سب آثار ایسے جلد جلد نمایان ہوتے تھے کہ اِدھر کسی مقام کو چھوا نہین
اُدھر اثر نمایان ہوا نہین چنانچہ جب فیاضی کا اثر ہو رہا تھا اور مین نے طمع کا
مقام چھو لیا تو اُسنے فوراً میرا گریبان پکڑ لیا اور کہا کہ جو کچھ مین نے دیا ہی
واپس دے دو اگر لڑائی کا مقام چھوا تو ہنوز اُس مقام سے ہاتھ اُٹھایا بھی
نہین تھا کہ اُسنے ایک مُکا مجھے مارا جب فیاضی اور طمع کے مقامات کو دونون
ایک دفعہ چھوا تو اُسنے اپنی جیب مین سے روپیہ نکالا لیکن جب مین نے روپیہ
لینا چاہا تو اُسنے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور کہا کہ تمسے نہ یا وہ مجھے خود ضرورت ہی
غرضکہ اگر کوئی خاص اثر ہو تا رہا ہو تو اگر اتفاقاً میرا ہاتھ کسی اور مقام پر لگ جاتا تھا
یا فقط میرا کپڑا ہی اوپر کر کسی اور مقام پر لگ جاتا تھا تو اثر سابق موقوف ہو کر
دوسرا اثر فوراً نمایان ہوتا تھا جب یارسائی کا اثر ہو رہا تھا اُسوقت اگر دو مینگی کا
مقام چھوا گیا تو وہ فوراً اُٹھ کھڑا ہو جاتا تھا اگر لڑائی کا مقام چھوا گیا جو کوئی اُسکے
قریب ہوا اُسکو مُکا مارنے بیٹھتا تھا غرضکہ میرے چھونے سے اُسپر ایسا ہی اثر ہو جاتا تھا
کہ جیسے کسی ستار کے پردون کو علیحدہ علیحدہ چھونے سے اور تار پر زخمہ لگانے سے
فوراً مختلف آواز پیدا ہوتی ہو میری تلقین کا کچھ بھی اثر اُسپر نہین تھا اور معمول
اُسوقت خواب مقناطیسی مین غافل سوتا تھا اِن آثار کے پیدا ہونے کی اور کوئی
وجہ سوا ے اسکے معلوم نہین ہوتی کہ خاص مقامات سر کے چھونے سے خاص
آثار پیدا ہو جاتے ہین لیکن بعض بعض آثار عجیب پیدا ہوتے تھے مثلاً جب مین
ہنسی کا مقام چھوتا تھا تو سر کے اُس مقام کے چھونے سے وہ ہنسنے لگتا تھا اور
علاوہ اسکے جب مین اُسکے لبون کے سرون کو چھوتا تھا تب بھی وہ شدت سے
ہنستا تھا اگر اُسوقت مین اُسکے وسط زنخدان کو چھو لیتا تھا تو ہنسی فوراً موقوف

ہوجاتی تھی اور اُسکے چہرے سے بدرجۂ غایت سنجیدگی نمایان ہوتی تھی
ایک صاحب نے مجھے کہا کہ اگر تم اسکے ٹانگ کے ایک خاص مقام کو چھو لو تو
یہ شخص ناچنے لگیگا مگر اتفاق سے مین اُس مقام کو نہ چھو سکا جو چھونا چاہیے تھا
اور مقام چھو اگیا نتیجہ یہ ہوا کہ اُسنے بہت خفا ہوکر ایک لات لگائی لیکن میری
خوش نصیبی سے وہ مجھے نہ لگی ایک میز کو لگی جب مین نے آدھے پل تک اُسکی پستان
چپ پر اپنی اُنگلی رکھی تو وہ بیٹھ گیا اور ایسی نوبت اُسکی ہوگئی کہ گویا اُسکو غش آگیا تھا
لیکن اس بات کو دیکھکر مین نے اُسکے سر کی خود بینی اور مضبوطی کے مقام کو جب چھوا
تو اُٹھ بیٹھا اور مقابل ہوگیا مجکو خوب یقین ہی کہ اگر اُسکے دل پر مین چند پل تک
ہاتھ رکھتا تو اُسکو غش آجاتا بلکہ مین یقیناً کہہ سکتا ہون کہ اگر کچھ زیادہ عرصہ تک اُسکے دماغ
ہاتھ رکھا جاتا تو وہ مرجاتا یہ آثار جو بعض بعض مقامات جسم کے چھونے سے پیدا ہوتے ہین
بیشک اسواسطے پیدا ہوتے ہین کہ جسم اور دماغ مین بذریعۂ رگون کے ربط ہی—

مثال بست و ششم۔ ایک لڑکے کی زبان مین لکنت تھی مین نے اُسکو دو منٹ مین
سلا دیا اور جب اُسکے سر کے مختلف مقامات کو چھوا تو موافق مسائل علم قیافہ مختلف آثار
پیدا ہوئے اُسکی لکنت اُسوقت کم ہوگئی اُس لڑکے مین ایک خاص بات یہ معلوم ہوئی کہ جب
مین نے اُسکی کمر کے تیسرے اور چوتھے فقرے کو چھوا تو وہ بالکل بیہوش ہوگیا اور
ایسا نشہ اُسکو معلوم ہوا کہ کھڑا نہ رہ سکا—

یہ مثالین جتنی مین نے لکھی ہین میرے نزدیک کافی ہین اُنسے معلوم ہوتا ہی
کہ کچھ کیفیت ایسی ضرور ہی جو عامل کے جسم مین سے نکلکر معمول کے جسم پر تاثیر کرتی ہی بعض
معمول ایسے ہوتے ہین کہ اُنکے بدن کو چھونے کی ضرورت نہین ہوتی ہی فقط دور سے
اُنگلی کے اشارہ کرنے سے سب آثار پیدا ہوجاتے ہین لیکن اگر بدن کے چھونے کی ضرورت بھی
ہو تب بھی یہ بات ثابت ہی کہ کچھ نہ کچھ ایسی کیفیت عامل کے جسم مین سے نکلکر ایسی تاثیر

کرتی ہی کہ ایسے ایسے آثار جیسے بیان کیے گئے تھوڑے عرصے مین نمایان ہوجاتے ہین چنانچہ اوپر جو بیان کیا گیا کہ ایک معمول کے دل پر ہاتھ رکھنے سے غش کی نوبت آسکو پہونچ گئی یہ کیا اس بات کا ثبوت نہین ہی کہ اگر کوئی یہ کہے کہ بعض معمولون پر کیون اس قسم کا اثر ہوتا ہی اور بعض معمولون پر کیون نہین ہوتا تو مین یہ جواب دیتا ہون کہ مین کوئی بات بناتا نہین ہون جیسا مجکو تجربہ ہوا ہی ویسا بیان کردیا ہی لیکن وجہ اثر کے نہونے کی یہ معلوم ہوتی ہی کہ یہ آثار ایک خاص حالت مقناطیسی مین پیدا ہوتے ہین اور جنپر یہ آثار نمایان نہین ہوتے اُنکو وہ خاص حالت مقناطیسی اُسوقت حاصل نہین ہوتی ہی یہ وجہ یہ بات معلوم ہوتی ہی کہ یہ حالت ایسی گہری نہین ہوتی جیسی شرکت خیال اور غائب بینی کے پیدا ہونے کے واسطے ضرور ہی لیکن ابھی تک ہمکو یہ اختیار حاصل نہین ہی کہ یہ خاص حالت جب ہم چاہین پیدا کرلین بعض معمولون پر تو ایسی حالت آسانی سے واقع ہو جاتی ہی کہ جسمین غائب بینی اور شرکت خیال نمایان ہووے اور بعض پر فقط ایسی ہی حالت نمایان ہوتی ہی کہ اُنمین سر کے مقامات یا جسم کے اور مقامات کے چھونے سے ایسے آثار پیدا ہوتے ہین جو علم قیافہ کے مسائل سے متعلق ہین —

اب مین غائب بینی حال جو بذریعۂ
شرکت خیال حالت خواب مقناطیسی مین
واقع ہوتی ہی بیان کرتا ہون

غائب بینی کا اثر کئی طور پر نمایان ہوتا ہی ایک یہ کہ معمول عامل کا خیال دریافت کرلیتا ہی دوسرے یہ کہ جو لوگ معمول کے ساتھ ہم رابطہ ہون اُنکی صحت اور غیر صحت کا حال بتادیتا ہی اور تیسرے غائب بینی جو بذریعۂ شرکت خیال واقع ہوتی ہی جن معمولون کو

مین نے عمل کیا ہی اُنکو یہ قوت ابھی تک حاصل نہین ہوتی ہی لیکن مین نے
اِس اثر کو اور عاملون کو پیدا کرتے دیکھا ہی یہ اثر یا تو اکیلا نمایان ہوتا ہی یا غائب بینی
بلا وساطت کے ساتھ متفق ہو کر نمایان ہوتا ہی الف کو جسکا ذکر مین نے
فصل اول مین کیا ہی یہ دونون قوتین بخوبی حاصل ہین اور خصوصاً اُسکو شرکت
خیال کے ذریعہ سے غائب بینی کی قوت بخوبی حاصل ہی جو لوگ اُسکے ساتھ
ہم ربط ہوتے ہین اُنکی طبیعت کا حال بیان کر دیتا ہی خواہ وہ آدمی موجود ہون خواہ
اُنکی کوئی چیز مثل دستخط یا بالون کے اُسکے ہاتھ مین رکھی جاوے مین نے کئی بار
اُسپر تحریر ہوتے دیکھا ہی چند تمثیلین اسجگہ لکھتا ہون —
مثال بست و نہم - ہنوز مین نے عامل کو دیکھا بھی نہین تھا کہ مین نے ایک
عورت کی تحریر اُسکے پاس بھیجی اور فقط یہ کہہ بھیجا کہ جو کچھ الف کہے مجھے اُس سے
اطلاع دیجیے گا مین نے یہ بھی نہین لکھا تھا کہ یہ تحریر کسی عورت کی ہی اور بلکہ وہ
تحریر ایسی زبردست تھی کہ عامل کو بھی یہ خیال ہوا تھا کہ کسی مرد کی ہی جسوقت
الف سو گیا اور وہ تحریر اُسکے ہاتھ مین آئی تو اُسنے تھوڑی دیر بعد کہا کہ مجھے
ایک عورت نظر آتی ہی اُسکا قد ذرا پست ہی اور رنگ ذرا سانولا ہی اور چہرہ زرد ہی
اور وہ عورت بیمار نظر آتی ہی بعد اُسکے الف نے اُس عورت کا مکان اور وہ
کمرہ جسمین وہ بیٹھی تھی بتانا شروع کیا اور جو کچھ سامان اُس مکان مین تھا صحیح صحیح
بتایا اُسنے کہا کہ عورت مذکورہ ایک دیوار کے پاس میز کے پاس بیٹھی ہی اور
ایک خط لکھ رہی ہی اور اُس میز پر بہت سی شیشے کی چیزین بہت خوبصورت رکھی ہین
کہ ایسی مین نے کبھی نہین دیکھی ہین بعد اُسکے اُسنے اُس عورت کی بیماری کا حال
مفصل بیان کیا اور بعض باتین ایسی بتائین کہ وہ فقط اُس عورت کو ہی معلوم تھین
جو کچھ علاج اُس عورت کا اُسوقت تک ہوا تھا سب اُسنے بتایا اور کہا کہ یہ عورت

سمندر کے پار بھی گئی تھی اور کسی جگہ جاکر رفع بیماری کے واسطے صبح کو روزانہ پانی پیا کرتی تھی یہ بھی کہا کہ جو پانی وہ پیا کرتی تھی اُسکا مزا کچھ عجیب تھا لیکن اُسنے اُس عورت کو فائدہ کیا تھا حقیقت مین یہ عورت ملک جرمنی مین گئی تھی اور وہان کے پانی نے اُسے فائدہ کیا تھا اور پانی بھی وہ ہمیشہ صبح کے وقت پیا کرتی تھی اور زیادہ تشریح کرنے کی ضرورت نہین ہے یہ بات کہنی کافی ہے کہ اُسوقت تک عامل کو اُس عورت سے واقفیت نہین تھی اور جو جو باتین الف نے بیان کین اُسکی اطلاع عامل کو پہلے کچھ بھی نہین تھی بلکہ عامل یہ بھی نہین جانتا تھا کہ وہ تحریر کسی عورت کی تھی یہانتک کہ جب الف نے عورت کا حال بیان کرنا شروع کیا تو عامل کو یقین ہوا کہ معمول غلطی کرتا ہے تاوقتیکہ الف نے اصرار کیا کہ ضرور یہ تحریر عورت کی ہے مین نے اُس عامل کی طرف سے اپنی درخواست کا جواب بشرح تفصیل مندرجۂ صدر بہ واپسی ڈاک پایا اور جب یہ جواب مجھے ملا تو مجھے یقین ہوا کہ الف نے ضرور اُس عورت کو غائب بینی کے سبب سے دیکھا تھا چند ماہ بعد مین اُس عورت کو لیکر الف کے دیکھنے کو گیا الف نے کبھی اُسکا نام نہین سُنا تھا اور جب مین اور وہ عورت گئے تو دونون بالکل بیگانہ تھے جب الف سو گیا تو عامل نے اُس سے کہا کہ اس عورت کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین پکڑ لو جب اُسنے ہاتھ پکڑ لیا تو الف نے کہا کہ تم وہی عورت ہو جسکو مین دیکھنے گیا تھا عامل نے کہا کون سی عورت الف نے کہا کہ کیا تمھین یاد نہین تم ہی عورت جو ایک میز کے پاس بیٹھی تھی اور اُس میز پر خوبصورت شیشے کی چیزین رکھی ہوئی تھین اب الف نے کہا کہ یہ عورت پھر سمندر کے پار صبح کو پانی پینے کے واسطے گئی تھی اور اب اُسکی بیماری مین صحت ہے لیکن بیچ کے دنون مین بیماری زیادہ ہو گئی تھی اور ڈاکٹر صاحب نے بارہا کوئی ایسی چیز اُسکے حلق مین ڈالی تھی جس سے اُسکو بہت تکلیف ہوتی تھی حقیقت یہ تھی کہ ڈاکٹر صاحب نے کاسٹک٭ اُسکے گلے مین ڈالا تھا اب جو جو علامات مرض کے باقی تھے اُن

٭ کاسٹک ایک انگریزی دوا ہوتی ہے جو چاندی کو تیزاب مین گلانے سے بنتی ہے یہ وہ جس مقام پر لگتی ہے جلا دیتی ہے

سب کو الف نے مفصل بیان کیا اور جو باتین پہلی دفعہ بتائی تھین وہ بتائی شروع کین
عامل انمین سے بہت باتین بھول گیا تھا لیکن اسوقت جو اُسنے بطور یادداشت لکھ لیا تھا
جب اُس یادداشت کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ الف کا بیان صحیح ہی جب کبھی الف پہلی بات
کوئی بھول جاتا تھا تو وہ کہتا تھا کہ مجھے بین اپنی کتاب مین دیکھ لون اور اُسنے اپنے داہنے
ہاتھ کو کہنی سے نیچے کتاب بنا رکھا تھا اسوقت وہ سوتا ہوتا تھا اپنے ہاتھ پر کچھ خیالی نشان
بطور یادداشت کر لیا کرتا تھا اُس کتاب کی مدد سے اُسنے شہر اگونبرا کا حال جو اُسنے
کبھی پہلے عمل کے وقت دیکھا تھا بیان کیا گلی اور کوچہ اور باغ اور مکانات سب بیان کیے
جب وہ اس سیر مین مصروف تھا تو اُسے پہلے ایک بات یاد آگئی جو اُسنے پہلے اپنے
عامل سے نہین کہی تھی اور بقول اُسکے اسواسطے نہین کہی تھی کہ اُسکو کچھ خوف ہو گیا تھا
عامل نے حیران ہو کر پوچھا کہ وہ کیا بات تھی اُسنے کہا کہ جب مین فلانے مکان کی طرف (حالت
عمل مین) جاتا تھا تو کسی سبب سے مین ایک اور مکان مین چلا گیا تھا اُس مکان مین
مین نے ایک عورت دیکھی تھی کہ وہ ایک نئی وضع کی پوشاک پہنے ہوے تھی اور پوشاک بھی
مکلف تھی جب مین نے اُس عورت کو دیکھا تو میرے جی مین ایسا خیال آیا کہ اُس عورت کو
لوگون کے سر کاٹنے کا شوق ہی اور مجھے یہ خیال ہو گیا کہ ایسا نہو کہین میرا بھی سر کاٹ ڈالے
اسواسطے مین بہت جلد اُس مکان سے نکلکر جہان جاتا تھا وہان چلا گیا مین اس شاہدے کا
ذکر اسواسطے کرتا ہون کہ میری سمجھ مین یہ مشاہدہ کچھ خواب نہین تھا بلکہ غالباً الف کو
بسبب شرکت خیال کے کوئی واقعۂ گذشتہ بمنزلۂ واقعۂ حال نظر آیا تھا مجکو اس بات کے
دریافت کرنے کا شوق ہوا تو مین نے عامل سے اجازت لی کہ آپ فرمائین تو الف سے
مین کچھ سوالات کرون اور الف نے کہا کہ اگر عامل مجھے اُس مکان مین پہونچا دے
تو جو آپ دریافت کرینگے مین بتاؤنگا چنانچہ عامل نے کسی ترکیب سے الف کو حالت
سیاحی مین داخل کر دیا الف اسطور سے دل ہی دل مین بہت فاصلے تک چلا جاتا ہی

لیکن اتنی بات ضرور ہوتی ہو کہ اگر اُسکی اُنگلیون کے سرون سے مُنھ لگا کر
کچھ بات کہی جاوے تو وہ سُنتا ہو ورنہ کوئی آواز نہین سُنتا ہو جب وہ
اُس مکان مین پہونچ گیا تو اُسنے بیان کیا کہ مین ایک کمرے مین ہون کہ
اُسکی دیوارین پتھر کی ہین اور اُس کمرے کی دیوارون پر کچھ پردے لٹکتے ہین
اور اُن پردون پر حیوانات کی تصویرین کھنچی ہوئی ہین وہ عورت ایک پلنگ پر
ایک نئی وضع کی مگر تکلف پوشاک پہنے ہوے بیٹھی ہو اُسکا گریبان اُسکے گلے پر
کھڑا ہوا ہو اور ایک ٹوپی ایسی پہنے ہوے ہو کہ پیشانی کی وسط تک ایک نوک اُسکی
جھکی ہوئی ہو اور کچھ مرغ کی تکی دونون بناگوش پر پڑی ہوئی ہو یہ عورت اسیر ہو
اور ایک ننھے بچے کو لیے ہوے رو رہی ہو اُسکے اور اُسکے شوہر مین اتفاق نہین ہو
اُنکے مذہب کے عقائد مین فرق ہو میری سمجھ مین یہ بات ہو کہ یہ عورت یہان
قید ہو جب الف سے اور حال دریافت کیا گیا تو اُسنے کہا کہ مین دیکھتا ہون
کہ اُس بچے کو ایک ٹوکرے مین رکھکر ایک دریچے سے لٹکاتے ہین اور
وہی عورت یا شاید کوئی اور عورت اُسی ٹوکرے مین لٹکتی ہو جب وہ نیچے
پہونچ گئی تو وہان سے ایک گاڑی مین سوار ہو کر چلی گئی اب مین دیکھتا ہون
کہ وہ عورت ایک اور مکان مین قید رکھی گئی ہو اُس مکان کے گرد بہت
درخت ہین لیکن مین اُن درختون سے آگے کچھ نہین دیکھ سکتا ہون ایک
مرتبہ اور اُس عورت کو الف نے ایک گھوڑے پر سوار دیکھا اور
دیکھا کہ ایک دریا کو اُسنے عبور کیا اور بعد اُسکے اپنے تئین کچھ لوگون کو
جو دریا کے پار تھے حوالہ کر دیا جب اُس سے مین نے دریافت کیا
کہ میری نے اپنے تئین کسواسطے حوالے کر دیا تو الف نے کہا کہ تم
نہین سمجھتے کہ اُسنے اُن لوگون کو اپنا جانبدار سمجھا تھا لیکن

حقیقت مین وہ اُسکے دشمن تھے مجکو کچھ کچھ خیال ہوا کہ الف نے میری*
ملکہ اسکاٹلنڈ کو شاید دیکھا ہی مین نے اُس سے اور بھی باتین دریافت
کرنی چاہین الف نے کہا کہ جن لوگون کو اس عورت نے اپنے تئین
حوالہ کردیا تھا انھون نے اُسکو قید کرلیا جب مین نے الف سے پوچھا
کہ یہ عورت مری کسطرح تھی تو اُس نے کہا کہ اب مین تھک گیا اسوقت
نہین بتا سکتا ہون لیکن کل صبح کو بتاؤنگا دوسرے دن جب ویسی ہی
حالت الف پر واقع ہوئی اور مین نے دریافت کیا تو اُسنے اپنی گردن پر
ہاتھ پھیر کر کہا کہ اسطرح مری ہی اور ذرا منسکرا کر کہا کہ وہ جو اور لوگون کے
سر کٹانا چاہتی تھی تو لوگون نے اُسکا ہی سر کاٹ دیا تاکہ دیکھین کہ
اُسکو سر کاٹنا کیسا معلوم ہوتا ہی جب اُسنے پہلے اُس عورت کو دیکھا تھا
تو الف نے ہمسے کہدیا تھا کہ وہ ڈھکی ہوئی یعنی مری ہوئی ہی حصۂ اول مین
مین لکھ چکا ہون کہ مردہ آدمیون کو الف ڈھکا ہوا بتایا کرتا ہی الف نے
کہا کہ اب وہ بڑا کمرا ایسا نہین ہی جیسا مین نے اُسسے بیان کیا ہی بلکہ دیوارین
بیچ مین بن گئی ہین اور اب ایک کے کئی کمرے ہوگئے ہین اب اُس کمرے کی صورت
بالکل بدل گئی ہی مین اُسکا حال اُسوقت کا بیان کرتا ہون جیسا وہ پہلے تھا۔
اب آپ غور کیجیے کہ اگر یہ مشاہدۂ خواب ہی ہو تب بھی عجیب
مشاہدہ ہی الف کے انداز اور جواب سوالات سے بخوبی عیان تھا
کہ جو کچھ وہ بیان کرتا تھا آنکھ سے دیکھکر بیان کرتا تھا
اور جیسا مین سنکر متعجب ہوتا تھا ویسا ہی وہ خود دیکھکر

* میری نام اسکاٹلنڈ کی ایک ملکہ تھی کہ وہ بحکم ملکۂ انگلستان کے قتل کی گئی تھی

حیران ہوتا تھا میرے خیال مین یہ بات ہی کہ کسی طرح اُسکو واقعات گذشتہ سے شرکت ہوگئی اور وہ مردہ لوگ جو اُسنے دیکھے اور کئی آدمیون کا حال اُسنے مخلوط کر دیا میرے ذہن مین یہ بات ہی کہ تھوڑا سا حال جو اُسنے بیان کیا وہ میری سے متعلق تھا اور کچھ حال اور لوگون کا تھا واقعات صحیحہ کا حال اُسکو معلوم نہین ہوتا تھا بلکہ کبھی کوئی حال کسی وقت کا اور کوئی کسی وقت کا بیان کرتا تھا لیکن اتنی بات ضرور تھی کہ واقعات گذشتہ سے اُسے شرکت تھی اب یہ سوال جواب طلب ہی کہ یہ شرکت اُسکو کیونکر حاصل ہوگئی میرے قیاس مین یہ بات آتی ہی کہ اُسکا عامل ایک مرتبہ اڈن برا کی طرف آیا تھا اور اڈن برا مین جو قلعہ ہی اُسنے اُسکو دیکھا تھا اور وہان کچھ روایات کچھ غلط کچھ صحیحہ میری کی نسبت سنی تھین تو عامل کے خیال کے ساتھ شرکت کے سبب سے جب الف حالت عمل مین میرے مکان کی طرف جاتا تھا وہ اُس مکان مین چلا گیا جہان جیمس ششم[*] پیدا ہوا تھا اور وہان پہونچکر اُسکو کچھ نشانات واقعات گذشتہ کے مل گئے تھے یہ بات کہنی مناسب معلوم ہوتی ہی کہ جس زمانہ مین الف پر عمل ہوتا تھا اُس زمانے مین اُسکو لکھنا پڑھنا نہین آتا تھا اور جب اُسپر عمل کی حالت نہین ہوتی تھی تو اُسکو علم تواریخ مین کچھ دخل نہین تھا اور فرض کیجیے کہ اُسکو علم تواریخ سے واقفیت بھی تھی تو بہت تفصیلین اُسنے ایسی بیان کین جو اکثر تواریخ مین لکھی نہین ہوتی ہین مثلاً جب اُسنے اُس عورت کو ایسے مکان مین قید دیکھا جسکے گرد بہت سے درخت تھے تو اگرچہ مین نے بارہا اُس سے دریافت کیا لیکن اُسنے اُس مکان کے قریب کہین پانی نہین دیکھا اب غور کرنا چاہیے کہ تواریخ مین جس قلعہ مین قید ہونے کا اور جہان سے اُسکے بھاگنے کا ذکر ہی

[*] جیمس ششم سکاٹلنڈ کا بادشاہ تھا۔

اُسکے پاس ایک بڑے تالاب بلکہ جھیل کا بیان لکھا ہو تو اگر الف کوئی حال تواریخ مین سے یاد کرکے کہتا تو وہ ضرور پانی کا ذکر کرتا اِس مین یہی نتیجہ نکال سکتا ہون کہ خواہ الف نے خواب کے طور پر یہ سب حال دیکھا ہو خواہ برا العین باطن دیکھا ہو اسمین شک نہین ہی کہ اسکو خود یہ واقفیت نہین تھی کہ مین میری کا حال بیان کرتا ہون بلکہ اُسکو میری کا خیال بھی نہین تھا پھر حال جو کچھ اُسنے میری کا حال سُنا ہوا تھا وہ نہین بیان کیا بلکہ عامل کے ساتھ شرکت کے سبب سے اُسکو کچھ کچھ پریشان سا حال واقعات گذشتہ کا معلوم ہو گیا تھا مین مکرر کہتا ہون کہ جو مجکو تجربہ ہوا اُس سے مجھے بخوبی الیقین ہی کہ جو حال الف بیان کرتا تھا سچ بیان کرتا تھا اور بہمہ وجوہ مجھے خوب تسلی ہی کہ الف کو اُسکا ملک سکاٹلنڈ کے ملک یا تواریخ کے حال سے کچھ واقفیت نہین تھی اگر کہین اتفاق سے مجھے میری کی کوئی تحریر یا کوئی بال اُسکا یا کوئی اُسکا زیور ہاتھ آجاوے تو مین بیشک اُسکے ذریعے سے الف سے باتین دریافت کرونگا اور اگر یہ بات حاصل ہو تو الف ضرور صاف صاف حال بیان کر سکیگا

مین نے الف کو ایک اور مرتبہ ایک خط دیا ڈاکٹر ہیڈک صاحب جو عامل تھے اُس خط کو سمجھتے تھے کہ کسی عورت کا لکھا ہوا ہی الف نے اُسکی طرف دیکھا نہین بلکہ اپنے ہاتھ مین لیکر اور اُسکو ٹٹول کر اُسکو اپنے سر پر رکھ لیا اُسوقت اُسنے ایک عورت کو اپنے روبرو دیکھا لیکن کہا کہ یہ خط اُسکا لکھا ہوا نہین ہی بلکہ در حقیقت برخلاف اِسکے اِس عورت کے سامنے آنے کے سبب سے الف کو کاتب کے پہچاننے مین حرج ہوتا تھا الف نے ڈاکٹر ہیڈک صاحب سے کہا کہ اِس عورت کو دور کر دیجیے چنانچہ اُنھون نے خط پر پھوک کر اور اُسپر ہاتھون سے حرکت دیکر اِس عورت کو علیحدہ کر دیا اُسوقت اُسنے پھر اِس خط کو اپنے سر پر رکھ لیا اور کہا کہ یہ خط ایک چھوٹے سے لڑکے نے لکھا ہی

اس لڑکے کا حال اُسنے بیان کرنا شروع کیا کہ اُسکی طبیعت اور وضع بوڑھے آدمیون کی سی ہی اور اُسکو پڑھنے لکھنے کا بہت شوق ہی اُسکی پوشاک کو دیکھکے الف کو بہت تعجب ہوا اور بہت تفصیل سے اُسکی پوشاک کا حال اُسنے بیان کیا اُسکی پوشاک ایسی تھی جو سکاٹلنڈ مین پہاڑ کے آدمی پہنا کرتے تھے وہ لڑکا حقیقت مین میرا بیٹا تھا اور نہ ڈاکٹر ہیڈک صاحب کو اور نہ الف کو یہ بات معلوم تھی کہ میرا کوئی بیٹا ہی اور وہ پہاڑی پوشاک پہنا کرتا ہی بعد اُسکے الف نے کہا کہ وہ عورت جو مین نے دیکھی تھی اُسکو اس لڑکے سے بڑی محبت ہی حقیقت مین وہ عورت اُسکی دایہ تھی اس عورت کے خط مین میرے بیٹے کا خط ملفوف آیا تھا اور اُس خط مین سے نکال کر وہ خط مین نے الف کو دیا تھا ڈاکٹر ہیڈک صاحب نے کہا کہ اسی سبب سے الف نے اُس عورت کو دیکھا تھا جب مین نے الف سے کہا کہ تم اُس لڑکے کی والدہ کو بھی دیکھ سکتے ہو تو اُسنے کہا کہ پہلے مین نے اس عورت کو دیکھا تو مین سمجھا تھا کہ اُس لڑکے کی ماں ہی لیکن تھوڑی ہی دیر بعد مجکو معلوم ہو گیا کہ وہ عورت اُسکی والدہ نہین ہی بعد ازان الف نے کہا کہ مین اُس لڑکے سے دریافت کرکے بتاؤنگا کہ اُسکی ماں کہاں ہی تھوڑے عرصے کے بعد اُسنے کہا کہ اُس لڑکے کی ماں تھوڑا عرصہ ہوا سمندر کے پار گئی تھی لیکن اب مین اُسکو نہین دیکھ سکتا ہون کچھ نشانات اُسکے دیکھتا ہون اگر ڈاکٹر ہیڈک صاحب مجھے بولٹین* مین لیجائین تو مین اُسکو دیکھ سکونگا تھوڑی سی ترکیب سے ڈاکٹر صاحب اُسکو بولٹین مین لے آئے بولٹین مین ہی اُسوقت عمل ہو رہا تھا اور اُس لڑکے کی ماں وہاں موجود تھی جب اُسنے الف کو چھوا تو اُسنے کہا تم اُس لڑکے کی

* بولٹین ایک شہر کا نام ہی جہاں الف پر اُسوقت عمل ہو رہا تھا۔

بان ہو الف نے کہا کہ مین اس عورت کو سمندر کے پار تلاش کر رہا تھا اور وہان کے لوگون سے اُسکا پتا پوچھتا تھا لیکن وہ ایسی زبان بولتی تھی جو میری سمجھ مین نہین آتی تھی لیکن مجھے ایسا خیال ہوا کہ اگر بوسٹین کو مین واپس جاؤنگا تو اُسکو ڈھونڈھ لونگا مین نے اس حال کو مفصل اسواسطے لکھا ہی کہ اس سے ثابت ہوتا ہی کہ جو کچھ الف کہتا تھا سچ کہتا تھا اور اُسپر ایسی حالت مقناطیسی پیدا ہو سکتی تھی کہ اُسکو شرکت خیال کے ذریعہ سے طاقت عجیب غائب بینی کی حاصل ہو جاتی تھی اور اگر کوئی شی ایسی ہوتی تھی جس سے ربط پیدا ہوتا تھا تو فاصلے کی چیزون کا حال وہ ایسی تفصیل اور صحت سے بیان کر سکتا تھا جیسا اشیاے موجودہ موقع وقت کا حال بیان کیا جاوے مین نے یہ بات بھی دیکھی کہ ڈاکٹر ہیڈک صاحب بہت عقل اور احتیاط سے عمل کرتے تھے —

جب مین اٹلن برا کو واپس آیا تو مین نے بارہا ڈاکٹر ہیڈک صاحب کے پاس تحریرین اور بال اور اور چیزین بھیجکر الف کا امتحان کیا اور الف ہمیشہ صحت سے سب حال بیان کرتا تھا اور دو مرتبے ایسا ہوا کہ مین نے اُن لوگون کی تحریر اور بال بھیجے جنسے مجھے واقفیت نہین تھی پس جو حال اُنکا الف نے سُنایا ہی اُسکو مین اب تک تصدیق نہین کر سکا ہون مگر ممکن ہی کہ جب تک یہ کتاب ختم ہو تب تک شاید مین تصدیق کر سکون اور اگر تصدیق کر سکونگا تو بطور حاشیہ اسکا حال کہین لکھدونگا اُسکا بیان ان لوگون کی نسبت ایسے وقت مین لکھنا کہ جب مجھے تصدیق اُسکی نہین ہوئی ہی لاحاصل ہی لیکن جو کچھ محکہ الف کی قدرت غائب بینی کا تجربہ ہوا ہی اُس سے مجھے یقین ہی کہ جو کچھ حال اُسنے ان لوگون کی نسبت بیان کیا ہی بیشک سچ ہوگا اب مین

ایک اور مثال لکھتا ہون جسمین الف کو غائب بینی بذریعہ شرکت خیال ہی نہین حاصل تھی بلکہ غائب بینی بلا اس ذریعہ کے حاصل تھی —

مثال نمبر ١٥ - ایک شخص نے جو بڑے امیر تھے اپنے باغ مین چلتے چلتے ایک جگہ پتھرون مین ایک پتھر کے تیر کی پھال پائی زمانہ قدیم مین انگلستان اور اسکاٹلنڈ مین ایسے تیرون کا بہت رواج تھا مین نے اس پھال کو ایک موٹے کاغذ کی کئی تہون مین بند کر کے اوسپر لاکھ لگا کر ایک لفافہ مین لاکھ لگا کر بند کر دیا اور اس لفافہ کو ایک اور لفافے مین لاکھ لگا کر بند کر دیا اور ڈاکٹر ہیڈک صاحب کے پاس بھیجدیا اور انسے درخواست کی کہ آپ الف سے اسکا حال دریافت کرین جب اسکے ہاتھ مین لفافہ دیا گیا تو وہ لفافہ دوسرے لفافے مین بند تھا اور لفافے کے اندر کاغذ کی تہ اسطور پر کی ہوئی تھی کہ کوئی آدمیون نے اسکو ٹٹولا تو پتھر کی پھال کی شکل ٹٹولنے سے معلوم نہین ہوتی تھی الف نے پہلے اسے اپنے ہاتھ مین لیا اور بعد اسکے اپنے سر پر رکھکر کہا کہ یہ چیز کاغذ کی کئی تہون مین لپٹی ہوئی ہے اور بعد اسکے اسکی شکل بیان کی یہ پھال فقط ایک انچ طول مین تھی اور ایک سرا اسکا تیز تھا پہلے پہلے الف نے کہا کہ کسی جانور کا دانت ہے اور اسکا رنگ کچھ سفید اور کچھ زردی مائل ہے لیکن اور زیادہ دیکھکر اسنے کہا کہ نہین یہ چیز دانت نہین ہے اسواسطے کہ وہ پتھر کی بنی ہوئی ہے اور لفافے کو اپنے منھ کے پاس لیجا کر گویا خیال مین اسکو دانت سے دبایا اور کہا کہ ضرور یہ پتھر ہے جب لفافہ مجھے واپس ملا تو جیسا مین نے بھیجا تھا ویسا ہی ملا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسنے غائب بینی کے ذریعہ سے اسکو دیکھا الف یہ بات نہین بتا سکا کہ یہ چیز کس کام آتی ہے لیکن شرکت کے سبب سے اسنے کہا کہ ایک شخص نے اسے باغ مین

پتھرون کے اندر پایا تھا اور اپنی جیب مین اُسکو رکھا تھا اور وہ شخص امیر ہی
اور جب کئی بار اُس سے متواتر سوال کیے گئے تو جو رتبہ اُس شخص کا تھا
وہ بتایا عامل نے الف سے کہا کہ کچھ اور بھی حال بتاؤ تو اُسنے اُس امیر کو
اُسکے محل مین دیکھا اور تعظیماً عامل سے آہستہ آہستہ بات کرتا تھا اور جیسی
شکل اُس امیر کی تھی سب بتائی جیب مین نے اُس پتھر کی سپال کو ڈاکٹر
ہیڈک صاحب کے پاس بھیجا تھا اُسوقت سے اور اُسوقت تک کہ
جب الف نے اُسکا حال بتایا ذرا بھی اشارہ اُس بات کا نہین کیا تھا
کہ وہ چیز کیا ہی اور اُسکو کسنے پایا تھا۔

مثال ۱۲۱ سی ویکم ۔ سر والٹر ٹریولین صاحب کے پاس ایک عورت کا
خط لندن سے آیا تھا اُسمین ایک طلائی گھڑی کے چورائے جانے کا
ذکر تھا صاحب موصوف نے اُس خط کو ڈاکٹر ہیڈک صاحب کے پاس بھیدیا
اور کہبھیجا کہ آپ امتحان کرین کہ الف کچھ پتا چور کا بتا سکتا ہی کہ نہین
الف نے اُس عورت کو دیکھا جس مکان مین وہ عورت تھی اُس مکان کو
بھی اور جو سامان اُسمین تھا اُسکو بھی دیکھا اور بتایا اور کہا کہ فلانی
میز پر گھڑی کا نقش معلوم ہوتا ہی اُسنے بتایا کہ اُس گھڑی کی تختی سونے
کی تھی اور اُسکے حروف بھی سونے کے تھے اور ایک طلائی زنجیر بھی
اُسکے ساتھ تھی اُسنے کہا کہ یہ گھڑی ایک جوان عورت نے چرائی ہی
لیکن اُس عورت کو چوری کی عادت نہین ہی اور اُسکو اس حرکت کا
اندیشہ ہی لیکن اُسکو اتنا بھروسا ہی کہ جسکی وہ نوکر ہی اُسکو اُس
اوپر چوری کا شبہہ نہ ہوگا اور یہ کہکر الف نے یہ
دستخط بتا سکونگا بعد اُسکے الف اُس چور

اُسپر بہت خفگی کی سر والٹر ٹریولین صاحب نے اُس عورت کو جسکی
گھڑی چوری گئی تھی یہ سب خبر بھیجدی اور لکھ بھیجا کہ اپنے سب نوکرون سے
کچھ لکھوا کر بھیجدو اس خط کے جواب مین اُس عورت نے لکھا کہ الف نے
جس چور کا پتا دیا ہی اُسپر مجھے شبہہ نہین ہی دوسرے نوکر پر شبہہ ہی
لیکن اُس عورت نے اپنے سب نوکرون سے کچھ لکھوا کر اُنکی تحریر بھیجدی
الف نے فوراً اُس نوکر کا خط دیکھکر کہدیا کہ اِسنے گھڑی چورائی ہی اور
اُس چور سے کہنے لگا کہ اب تم یہ بہانا کرنا چاہتے ہو کہ مین نے یہ گھڑی رکھی ہوئی
پائی تھی اور یہ کہکر تمھارا ارادہ اُسکے واپس کر دینے کا ہی لیکن تم خوب
جانتے ہو کہ تمنے حقیقت مین گھڑی کو چورایا تھا ہنوز ٹریولین صاحب
یہ خبر مالک گھڑی تک نہین بھیج سکے تھے کہ اُنکے پاس ایک خط اِس مضمون کا
آیا کہ جسکو الف نے چور بتایا تھا اُسنے گھڑی یہ کہکر واپس کر دی ہی کہ
مجھکو فلانی جگہ سے ملی تھی سر والٹر ٹریولین صاحب بوسٹن سے
جہان یہ عمل ہوا تھا فاصلے پر تھے اور قطع نظر اِس سے اگر وہ اُسی جگہ
موجود بھی ہوتے تو اُنکو نہ اُس مکان کا کچھ حال معلوم تھا جہان سے گھڑی
چورائی گئی تھی نہ اُنکو ذرا بھی اُس بات کا شبہہ تھا کہ گھڑی کو کسنے
چورایا تھا پس معلوم ہوا کہ الف کو یہ حال شرکت خیال کے سبب سے
معلوم نہین ہوا تھا جو خط و کتابت اِس معاملہ مین ہوئی مین نے وہ سب
دیکھی تھی اور مجھکو بخوبی یقین ہی کہ الف کو یہ حال فقط بذریعہ غائب بینی کے
معلوم ہوا اتنی شرکت ضرور تھی کہ مالک گھڑی کا خط جب الف کو ملا تو اُسکے
ذریعہ سے اُسکو یہ سب حال معلوم ہوا حصۂ اول مین مین نے کئی حال
اِس قسم کے لکھے ہین کہ جب کوئی مال چورایا گیا اور مالک مال کے ساتھ

اُسکو ربط دلایا گیا تو اُسنے مال مسروقہ کا پتہ لگا دیا اب مین ایسی مثالین لکھونگا جسمین ٹریولین صاحب نے اِس بات کا تجربہ کیا کہ الف بلا دریافت خیال بھی ایسے حال معلوم کر سکتا ہی یا نہین اور اُن مثالون مین یہ بھی ذکر ہوگا کہ جس جس جگہ الف جی ہی جی مین سفر کر کے جاتا ہی وہان کی گھڑیون کو دیکھکر وقت بتا دیتا ہی ان تجربات سے بخوبی تشفی ہو جاتی ہی —

مثال سی و دوم — مسٹر والٹر ٹریولین صاحب نے ایک مجلس کو جو علم جغرافیہ کے باب مین تحقیقات مین مصروف تھی کہ بھیجا کہ آپ کئی آدمیون کی تحریرین بھیجدیجیے چنانچہ اُنھون نے تین آدمیون کی تحریرین بھیجین ان تینون مین ٹریولین صاحب کسی کو بھی نہین جانتے تھے اور اُسوقت وہ تینون آدمی مختلف ملکون مین متفرق تھے —

اول الف نے ایک کو جلدی دیکھ لیا اُسکی صورت بتا دی اور جس شہر مین وہ تھا اُسکا نقشہ اور جس ملک مین وہ شہر تھا اُسکا حال بھی بتایا جب اُس سے دریافت کیا گیا کہ اُس شہر مین اسوقت کیا بجا ہی تو اُسنے دیکھا تو سہی مگر بتا نہ سکا بعد تحقیقات معلوم ہوا کہ وہ شخص اُسوقت روم مین تھا اور جیسا نقشہ الف نے اُس شہر کا بتایا تھا بالکل صحیح تھا چونکہ الف اکثر فاصلے کے شہرون کا وقت وہان کی گھڑی کو دیکھکر بتاتا ہی تو معلوم ہوتا ہی کہ الف روم کی گھڑیان دیکھکر ناواقفی سے حیران ہو گیا تھا ہو اسلیے کہ وہان کی گھڑیون مین بجاے ۱۲ گھنٹون کے ۲۴ گھنٹون کا نشان ہوتا ہی —

دوم دوسرے شخص کو بھی الف نے دیکھکر بتایا کہ کہان ہی اور اُس

بمقام کا وقت بھی بتایا لیکن تعجب کی بات ہی کہ اُس شخص کو نہ دیکھ سکا
الف نے تمام ملک کا حال بتایا اور اگرچہ اکتوبر کا مہینا اختتام پر تھا
اُسنے کہا کہ فصل کھڑی ہی اُسکے وقت کے بتانے سے جو طول جغرافیہ کا سا
کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ٹسکنی* کا ملک تھا اور عند التحقیقات معلوم ہوا کہ وہ شخص
شہر فلورنس مین جو ٹسکنی مین ہی رہتا تھا مگر اکثر سفر کرتا رہتا تھا ٹسکنی مین چند
قسم کے اناج دو فصلہ ہوتے ہین سو اُسوقت فصل کھڑی ہوئی تھی —
سوم تیسرے شخص کو بھی الف نے دیکھ لیا اور بیان کیا کہ ایک بڑے
شہر مین ایک بازار مین ہی اُس شہر کا تمام حال الف نے بتایا جو وقت
اُس شہر کا الف نے بتایا اُس وقت اور اُس مقام کے وقت مین
جہان الف پر عمل ہو رہا تھا فقط ڈھائی یا تین میل کا فرق تھا پس معلوم ہوا
کہ الف نے شہر لندن کا ذکر کیا تھا عند التحقیقات معلوم ہوا کہ جب اس
تیسرے شخص کی تحریر بھیجی گئی تھی تو اُسوقت تحریر کے بھیجنے والون کو
یہ خیال تھا کہ وہ شخص کہین دور ہی لیکن اُسوقت سے پہلے کہ جب
الف کے پاس اُسکی تحریر پہونچی وہ اتفاقاً لندن مین چلا آیا تھا اِن
تجربات سے ثابت ہی کہ الف کو یہ حال دریافت خیال سے نہین
معلوم ہوا تھا اسواسطے کہ ٹریولین صاحب کو جو مستفسر تھے
کسی کا حال معلوم نہین تھا اور اگر معلوم بھی ہوتا تو وہ
بولٹن مین جہان الف تھا نہین تھے بلکہ کئی سو میل کے فاصلے پر
اڈنبرا مین تھے ڈاکٹر ہیڈک صاحب کو بھی جو عامل تھے
کسی کا اِن تینون آدمیون مین سے کچھ حال معلوم نہین تھا

* ٹسکنی ملک اطالیہ کے مضافات مین سے ہی

مین ان تجربات کو غائب بینی بذریعۂ شرکت مین داخل سمجھتا ہون اسواسطے
کہ کسی نہ کسی طرح کا ربط مثلاً بذریعۂ تحریر پیدا کیا گیا تھا لیکن کچھ ایسی بات
معلوم ہوتی ہی کہ یہ ربط اتنی بات کے واسطے ضرور ہی کہ ایک مرتبہ الف کو
کچھ نشان اُس شی کا معلوم ہو جاوے جسکو دیکھنا منظور ہی اور جب اُسکا
نشان کچھ مل جاتا ہی تو پھر فقط غائب بینی بلا وساطت کے ذریعہ سے
وہ اور سب حال سراغ دوڑا کر معلوم کر لیتا ہی چنانچہ الف جو حال بیان
کرتا ہی اس طرح بیان کرتا ہی کہ جیسے کوئی اپنی آنکھون سے بلکہ اُس مقام
مین خود موجود ہو کر دیکھ رہا ہو اور جو تجربات ٹریولین صاحب کے
سبب سے کیے گئے اُنمین وہ صورت غائب بینی کی ہرگز نہین تھی
جسکو بذریعۂ دریافت خیال کہتے ہین جسوقت الف نے میرے لڑکے کا
خط دیکھا تھا اُسوقت ممکن ہی کہ میرا خیال اُسنے دریافت کر لیا ہو
لیکن یہ فقط امکان ہی امکان ہی حقیقت مین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اُسکو
میرا خیال دریافت نہین ہوا اسواسطے کہ جو کچھ مجکو خیال تھا اُسمین اور
اُسکے بیان مین کچھ تعلق نہین تھا اور خط بھی تو اُسکو ڈاکٹر ہیڈک صاحب نے
دیا تھا اور ڈاکٹر صاحب کو یہ خیال تھا کہ وہ تحریر کسی عورت کی ہی اور علاوہ
اِسکے الف ایسی تفصیلین بیان کرتا تھا جنکا مجھے اُسوقت کچھ بھی خیال نہ تھا
لیکن اگر فرض کیا جاوے کہ الف کو خیال کے دریافت کر لینے کی قوت
حاصل ہی تو اُس قوت کا حاصل ہونا غائب بینی بلا وساطت کی
قوت سے کچھ کم متعجب بات نہین ہی۔

حصۂ اول مین مین لکھ چکا ہون کہ الف نے بذریعۂ تحریر کے ایک شخص اور

اُسکے دوست کو کیلیفورنیا* مین دیکھا تھا جب یہ لوگ انگلستان سے روانہ ہوئے تھے تو جس جس راہ وہ گئے اور جو کچھ اُنپر واقع ہوتا رہا اور جو کچھ وہ کرتے رہے یہ سب کچھ الف سنے بیان کیا تھا اور وہ حال بیان کیا کہ اُن لوگون کے رشتہ دارون کو بھی معلوم نہین تھا جب وہ شخص انگلستان کو واپس آئے تب کچھ الف سنے کہا تھا اُسکو اُنھون سنے تصدیق کیا یہ بات لائق لحاظ ہی کہ جس ملک مین وہ لوگ تھے وہان کے مکانات کا نقشہ اور لوگون کے طریق الف سنے سب مفصل بیان کیے الف سنے یہ بھی بیان کیا کہ یہ لوگ ریت کھودنے مین مصروف ہین اور اُس ریت مین کچھ روشن ذرات ہین لیکن اُسنے سونے کا نام نہین لیا اور کہتا تھا کہ اِن لوگون سنے ریت کھودنے کے واسطے اتنا سفر کیون کیا جبکہ وہ اپنے ہی ملک مین ریت کھود سکتے تھے اُن روشن ذرات کی الف سنے قیمت بھی کچھ بتائی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُس ملک کے لوگون سے گفتگو کر کے اُسکو قیمت کا حال دریافت ہوا تھا اگر اُسکو کیلیفورنیا کا خواب آتا تو چونکہ اکثر اُسکا حال یہ مشہور ہی کہ وہان سونا بہت ملتا ہی تو وہ ضرور سونے کا نام لیتا تو میری سمجھ مین یہ بات آتی ہی کہ جو کچھ وہ دیکھتا تھا اُسکا حال بیان کرتا تھا لیکن اُسکی سمجھ مین اچھی طرح جو کچھ وہ دیکھتا تھا نہین آتا تھا اور یہ سب حال جو الف سنے بتایا کہ سفر کے وقت کیا کیا نوبتین اُن آدمیون پر گذرین اور وہ کس کس جگہ گئے اور کس کس مقام مین کیا کیا ہوا تو اسمین شک نہین کہ اُسکو یہ حال بذریعۂ غائب بینی واضح ہوا تھا تلقین کا یہان

*کیلیفورنیا نئی دنیا مین ایک ملک ہی کہ وہان سونا کھودنے کو بہت لوگ جاتے ہین کیونکہ سونا بہت دستیاب ہوتا ہی ۔

کچھ دخل نہین تھا الف نے یہ حال بھی بتایا تھا کہ ان دونون آدمیون مین سے ایک کو تپ آئی تھی الغرض حالت تپ مین اسنے خواب مین دیکھا تھا کہ اسکی بیوی اسکے دیکھنے کو آئی ہو الف نے یہ بھی بتایا کہ یہ آدمی جہاز مین سے سمندر مین گر پڑا تھا اس حال کو کوئی شخص بھی انگلستان مین نہین جانتا تھا اور جب وہ دونون آدمی واپس آئے تو انھون نے سب حال کو تصدیق کیا الف تو اس حال کو اسطور پر بیان کرتا تھا کہ گویا وہ اس آدمی سے دریافت کرکے جو جواب وہ دیتا تھا وہ بتاتا تھا مین پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ حالت غائب بینی مین جس آدمی کو الف دیکھتا ہو اس سے دیر تک باتین کرتا ہو —

مثال سی و سوم۔ انگلستان مین یہ بات مشہور ہو کہ الف کو سرجان فرنکلن* صاحب کی تحریر دیکر اس سے ان صاحب کا حال دریافت کیا گیا تھا اور جو کچھ اسنے انکا حال بتایا اسمین سے کچھ کچھ اخبارون مین چھپ گیا ہو جو کچھ الف نے بیان کیا تھا مجکو اسکے اپنے کانون سے سننے کا اتفاق ہوا تھا اور اگرچہ اسکا بیان بہت صاف نہین تھا یعنی مختلف باتین آپسمین ملی ہوئی تھین اور سلسلۂ تقریر بار بط نہین تھا لیکن مجھے یقین ہو کہ جو کچھ اسنے کہا تھا بیشک راست ہوگا الا ظاہر ہو کہ جب تک سرجان فرنکلن صاحب واپس نہ آوین تب تک الف کے بیان کی بخوبی تصدیق نہین ہو سکتی ہو مجکو یہ بھی معلوم ہو کہ بعض غائب بینون نے بطور پیشین گوئی بیان کیا ہو کہ سرجان فرنکلن صاحب فلانے موسم مین واپس آوینگے

* سرجان فرنکلن صاحب بحر شمالی مین قطب شمالی کے قریب جو ملک ہو اسکے حال کی تلاش مین گئے تھے وہان سردی بدرجۂ غایت ہو اور کئی سال سے انکا کچھ پتہ نہین ملا ہو —

ہین اُن غائب بینون کو بھی جانتا ہون اگر اسطرح کی پیشین گوئی حقیقت مین
ایسے غائب بینون نے کی ہی جو سچّی تھے تو معلوم ہوتا ہی کہ اُنکو اُن لوگون کی
خواہشون کے ساتھ جو اُنکے قریب تھے بہت شرکت ہوگئی تھی اور اُن
لوگون کی خواہشون کا گویا غائب بین کی طبیعت مین پرتو ہوگیا تھا لیکن
الف نے اِن صاحب کی نسبت کوئی پیشین گوئی نہین کی فقط اُنکی تحریر کے ذریعہ سے
اُنکو دیکھ لیا ہی الف کو کسی نے نہین کہا تھا کہ وہ تحریر کسکی ہی اور وہ ابتک نہین
جانتا ہی کہ وہ تحریر سر جان فرنکلن صاحب کی ہی الف نے دیکھا کہ جس شخص کی
تحریر اُسکے ہاتھ مین تھی وہ ایک جہاز مین ہی ایک اور بھی جہاز اُسکے ساتھ ہی
اور دونون جہاز برف مین قائم ہوگئے ہین اور چارون طرف اُن جہازون کے
اونچی اونچی دیوارین برف کی کھڑی ہین الف نے اِن جہازون کو پہلے ہی
موسم سرما ۱۸۵۰ء عیسوی مین دیکھا تھا ہمنے ڈاکٹر ہیڈک صاحب کے
کئی خطوط اِس باب مین فروری اور مارچ ۱۸۵۰ء عیسوی مین دیکھے تھے چونکہ
جو بیانات اور لوگون کے فاصلے سے الف نے بتائے تھے اور وہ صحیح معلوم
ہوئے تھے اسواسطے یقین ہی کہ سر جان فرنکلن صاحب کا حال بھی جو اُسنے
بیان کیا وہ بھی صحیح ہوگا جہاز کے سب آدمیون کی پوشاک اور اُنکی غذا کا حال
الف نے بیان کیا الف نے سر جان فرنکلن صاحب کو بھی دیکھا اور کہا
کہ اُنکو ہنوز اس برف مین سے نکلنے کی امید ہی لیکن اُنکو بہت حیرانی ہی کہ ہماری
مدد کے واسطے کوئی جہاز نہین آیا اکثر الف بتاتا تھا کہ سر جان فرنکلن صاحب
لکھا کرتے ہین اور جب اُس سے وقت دریافت کیا گیا تو وہ فرنکلن صاحب
کی گھڑی کو دیکھکر بتاتا تھا موسم سرما ۱۸۵۰ء عیسوی اور موسم بہار سال مذکور مین
وہی ایک وقت طول جغرافیہ کے مقابلے مین بتاتا تھا اور فرق وہان کے

وقت اور انگلستان کے وقت مین سات ساعت یعنی گھنٹون کا تھا جسوقت
اُسپر عمل کیا جاتا تھا اور اُس سے وقت دریافت کیا جاتا تھا تو وہی فرق
سات گھنٹے کا معلوم ہوتا تھا بلکہ اس سے زیادہ یہ کہ مثلاً پولمٹن مین جسوقت
چار یا پانچ شام کے بجتے تھے اور جہان فرنکلن صاحب تھے وہان وہ بتاتا تھا
کہ نو یا دس صبح کے بجے ہین تو وہ کہتا تھا کہ وقت نو وہان کا یہی ہی لیکن ہنوز
وہان تاریکی ہی اور چراغون کی روشنی ہوتی ہی اب غور کرنا چاہیے کہ الف
بالکل ناخواندہ تھا اور اُسکو طول و عرض جغرافیہ کے سبب سے جو اوقات
مقامات مختلف مین فرق ہوتا ہی اُس فرق کا کچھ حال معلوم نہین تھا جو اور
لوگ فرنکلن صاحب کے ساتھ گئے تھے جب اُنکی تصویرین الف کو دکھائی
گئین تو اُنکو بھی الف نے دیکھا اور اُنکی صورتین بھی بیان کین جسوقت
اُس سے اُنکا حال دریافت کیا گیا تھا تو اُسنے کہا کہ ایک اُنمین سے ڈھکا ہوا
یعنی مرا ہوا ہی ایک اور مرتبہ اُسنے ایک اور شخص کا یہ حال بتایا تھا کہ اُسکو پالے
نے مارا ہی لیکن اچھا ہو گیا ہی اُسنے یہ بھی کہا کہ ایک جہاز مین کھانے
پینے کی چیزین بالکل ہو چکی ہین لیکن دوسرے جہاز مین موجود ہین جہاز کے لوگ
جو مچھلیان اور اور جانور تیل نکالنے کے واسطے اور کھانے کے واسطے مارتے تھے
وہ بھی الف نے بتائے ایک شخص کا حال اُسنے یہ بتایا کہ وہ ڈاکٹر ہی لیکن ڈاکٹرون
کی سی پوشاک نہین پہنے ہوئے ہی جیسے اور لوگ کھالین پہنے ہوئے ہین وہ بھی
پہنے ہوئے ہی اور یہ شخص بندوق خوب لگاتا ہی اور اُسکو جانورون کے
مارنے کا اور اُنکو مار کر مصالح بھر کر رکھ چھوڑنے کا بہت شوق ہی یہ بات
حقیقت مین سچ ہی اور بھی بہت سی باتین الف نے بتائین کہ اُنکے لکھنے کے
واسطے میری کتاب مین جگہ تھوڑی ہی لیکن غالب ہی کہ ڈاکٹر ہیڈک صاحب

سب حال مشتہر کرینگے ایک دن اتوار کے روز الف نے کہا کہ جہان سرجان فرنکلن صاحب ہین وہان اسوقت صبح کے دنش بجے ہین اور صاحب موصوف مع دیگر ہمراہیان کے نماز پڑھتے ہین اور سب کے منھ آسمان کی طرف ہین اور سب کے چہرون سے غم اور فکر عیان ہی جو مقام انجیل کا اسوقت پڑھتے تھے وہ بھی الف نے بتایا ایک مرتبہ اُسنے کہا کہ سرجان فرنکلن صاحب بخلاف سابق افسردہ اور پژمردہ معلوم ہوتے ہین اور اُنکے ہمراہی اُنکو تسلی دیتے ہین الف نے یہ بھی کہا کہ گرمی پیدا کرنے کے واسطے ایک خاص قسم کا تیل اور مچھلیون کا ثفل جلاتے ہین اور گرمی ہی کے واسطے ایک قسم کا لطیف تیل ملتے ہین ہمیشہ فرق اوقات الف کے بیان سے ایک ہی معلوم ہوتا تھا اِس فرق سے یعنی بولٹن کے وقت سے سات گھنٹے کے فرق سے طول جغرافیہ مغرب کی طرف ایک سو پندرہ درجہ جغرافیہ کا معلوم ہوتا ہی لیکن ایک مرتبہ کچھ عرصے کے بعد اُس زمانے سے جب اُسنے سات گھنٹے کا فرق بتایا تھا الف نے چھہ اور سات گھنٹے کے بیچ مین فرق بتایا اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ جہاز اُس جگہ سے مشرق کی جانب چلا تھا اسکے بعد فرق اوقات یکسان الف نے نہین بتایا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُسکو مثل سابق اُس جگہ کا وقت صاف صاف نظر نہین آتا تھا لیکن وہ اصراراً کہتا تھا کہ سرجان فرنکلن صاحب گھر کی طرف مڑے ہین اور اگر ہم ساڑھے چھ گھنٹے کے فرق پر لحاظ کرین تو معلوم ہوتا ہی کہ وہ ۸۷ درجے کے قریب پہونچ گئے تھے اسکے بعد اُسنے کہا کہ صاحب موصوف کو مدد ملی ہی اور اُسوقت کے بعد بجاے دو جہاز دن کے الف ہمیشہ تین جہاز دیکھتا رہا ہی لیکن وہ کہتا ہی کہ مدت سے

یہ جہاز برف مین جم کر رہ گئے ہین اس ۱۸۵۱ع مین جو وقت کا فرق الف کے
بیان سے معلوم ہوا اُس سے موقع جہاز ۱۰ ادرجہ طول جغرافیہ پر معلوم ہوتا ہی
الف یہ بات نہین جانتا ہی کہ جو جہاز فرنکلن صاحب کو ملا ہی وہ کسکا جہاز ہی
لیکن وہ یہ بات اب بھی کہتا ہی کہ تین جہاز اکٹھے ہین جب الف کو
ایسے وقت اُس مقام کی طرف بھیجتے تھے کہ جب وہان رات ہوتی تھی
تو الف وہان روشنی اروراَبورئے* الیس کی دیکھتا تھا اور سب کیفیت
اُسکی بیان کرتا تھا اِس روشنی کو دیکھکر الف بہت خوش ہوتا تھا
اور پوچھتا تھا کہ کیا یہ وہ ملک ہی جہان سے قوس قزح آتی ہی الف کو
کبھی کسی نے اروراَبوری الیس کا حال نہین بتایا تھا اور وہ اُسکی
کیفیت سے کچھ بھی واقف نہین ہی۔

جو بیان مفصل اوپر مدرج ہوے ہین اُنمین کوئی بات ایسی نہین ہی جو
ناممکن ہو یا جو غالباً بعد تحقیقات صحیح نہ معلوم ہون ڈاکٹر ہیڈک صاحب نے
یہ حال اکثر لوگون کو لکھ بھیجا ہی بہرحال اگر جہاز واپس آوین تو الف کے
بیان کی صحت یا غیر صحت اُسوقت معلوم ہو سکتی ہی مین نے چند روز
ہوے سنا ہی کہ الف ایک اور شخص کا ہمراہیان فرنکلن صاحب مین سے
مرجانا بتاتا ہی اور کہتا ہی کہ شاید چھ مہینے اُسکو مرے ہوے ہوسے ہین
اگر اِس بات پر لحاظ کیا جاوے کہ الف نے بہت حال ایسے بتلائے ہین
کہ عند التحقیقات وہ صحیح معلوم ہوے ہین تو مجھے یقین ہی کہ سر جان فرنکلن صاحب
کا بھی جو حال الف بتاتا ہی وہ صحیح ہوگا اِسمین توشک نہین کہ جو حال اُسنے
کیلیفورنیا کے جانے والون کا بتایا تھا اُسکی تصدیق ہوئی تو اگر اُسکا مال

* پہلے حصے مین بیان ہو چکا ہی کہ اروراَبوری الیس کسکو کہتے ہین۔

الف صحیح بتا سکتا تھا تو سر جان فرنکلن صاحب کے حال کے صحیح بتلانے مین کیا مشکل نظر آتی ہی مگر غالب ہی کہ اُسکے سب بیان صحیح نہین ہون اور اُسکی وجہ ایک تو یہ ہی کہ جو کچھ وہ کہتا ہی اچھی طرح سے سب سمجھ مین نہین آتا کہ اصل مراد کیا ہی اور دوسرے یہ کہ مختلف آدمیون اور اوقات کا حال وہ ملا دیتا ہی مین الف کی غائب بینی کی بہت مثالین اور دے سکتا ہون لیکن جو مثالین دی گئین میرے نزدیک اس معمول کے قوی مقناطیسی اور غائب بینی کے ثبوت کے واسطے کافی ہین۔

مثال بست و نہم مین مین نے لکھا تھا کہ الف ایک مرتبہ ایک مکان کی راہ سے ایک اور مکان مین چلا گیا اور وہان کا حال کچھ کچھ عجیب اُسنے بیان کیا تھا اب مین میجر بکلی صاحب کے معمول کی ایک مثال اُسی قسم کی لکھتا ہون۔

مثال سی و چہارم۔ میجر بکلی صاحب نے ایک شخص پر اُسکے حفظان صحت کی نیت سے عمل کیا اور مرتبۂ اول ہی اُسپر حالت روشن واقع ہو گئی اس معمول کو خود اُسنے مقامات بعید کے دیکھنے کی قوت حاصل ہو گئی اور یہ بھی قوت حاصل ہو گئی کہ تاریک جسمون کے اندر کی چیزین دیکھ لیتا تھا اس مثال مین مین معمول کا نام ب رکھتا ہون اور عامل کا نام ع ب کو گہری حالت مقناطیسی مین داخل ہونے کا شوق تھا اسواسطے کہ اُس حالت مین عجیب کیفیات نظر آتی تھین ۱۵ نومبر ۱۸۴۵ عیسوی کو میجر بکلی صاحب نے اس شخص کو گہری حالت مین ۱۰ منٹ تک رہنے دیا بعد اُسکے وہ گویا اُس حالت سے نکلکر حالت غائب بینی مین داخل ہو گیا اور عامل سے اچھی طرح گفتگو کرنے لگا میجر بکلی صاحب کے ہاتھ مین ایک انگشتری تھی ب اسطرح تقریر کرنے لگا قولہ تمہاری انگشتری کی نسبت

مین نے عجیب خواب سا دیکھا ہی یہ انگشتری بہت قیمتی ہی ع ہان اسکی قیمت
ساٹھ اشرفی ہی ب لیکن اسکی قیمت اِس سے بھی زیادہ ہی میجر بکلی صاحب نے
انگشتری کو معمول کے ہاتھ مین کہہ دیا اور کہا کہ تم اِسکا حال کچھ بتا سکتے ہو ب
اب مین اِسکا حال سب دیکھ سکتا ہون اگر جو کچھ مین کہتا ہون سچ ہی تو حقیقت مین
یہ انگشتری بہت قیمتی ہی یہ انگشتری ایک بار کسی بادشاہ کے پاس تھی ع کس ملک کے بادشاہ
کی تھی ب مین میری ملکہ سکاٹلنڈ کو دیکھتا ہون اُس ملکہ کو یہ انگشتری
ایک مرد نے جو غیر ملک کا آدمی تھا دی تھی وہ آدمی اطالیہ کا رہنے والا تھا
اور اسکے سوا اور چیزین بھی اُسنے اُس ملکہ کو دی تھین یہ سونا جو آج اِس
انگوٹھی مین ہی وہ نہین ہی جو پہلے تھا ملکہ ممدوحہ نے اُسے فقط ایک مرتبہ
پہنا تھا جس آدمی نے اُسے یہ انگشتری دی تھی وہ کلاونت تھا ع تم
اُسکا نام بتا سکتے ہو ب اُسکا نام ر سے شروع ہوتا ہی اُسکے بعد حرف ز ہی
لیکن ر کو کسرہ ہی ز کو تشدید ہی اور زا مشدد کو بھی کسرہ ہی اُسکے بعد ی ہی
اور پھر و ہی مین اُسکا نام لکھ دیتا ہون بعد اُسکے معمول اُٹھکر گیا اور
میز پر ایک کاغذ جو رکھا تھا اُسپر وہ نام لکھا پھر ب نے کہا اِسکے علاوہ
اور بھی ہی یہ سب راز کی بات تھی بعد اُسکے وہ کاغذ پر لکھتا رہا اِس کاغذ کا نقشہ
نیچے لکھا جاویگا مین نے ایک مرتبہ اُسکے شانون کے اوپر سے دیکھا
کہ کیا لکھ رہا ہی اُسنے کہا کہ تمہارے دیکھنے کے سبب سے غلطی ہو گئی
اُسوقت معمول اُس مقام کو لکھ رہا تھا جہان ۲ کا ہندسہ ہی ب جو
تحریر مین دیکھ رہا ہون اور جسکی مین نقل کر رہا ہون وہ تحریر حریری کاغذ
پر ہی اِس جگہ مین ایک ہیرا بشکل صلیب دیکھتا ہون اور یہ کہکر وسط
کاغذ پر ب نے انگلی رکھی ایک ہیرے کو جو چار رتی وزن مین تھا

بتا کرب نے کہا کہ جو ہیرا مین دیکھتا ہون اسمین کئی ٹکڑے ملے ہوے ہین
اور اسکا سب سے چھوٹا ٹکڑا اس چار رتی کے ہیرے سے بڑا ہو اس صلیب کو
میرتھی پوشیدہ پہنا کرتی تھی ملکہ الیزبتھ کے عہد سے پہلے یہ چرمی کاغذ بھی اور
وہ صلیب بھی ایک پتھر کی دیوار مین رکھدیا گیا تھا اب وہ مکان کھنڈر
ہو گیا ہو اور ایک زمیندار اسمین رہتا ہو فقط ایک بڈھا آدمی اسمین رہتا ہو
جس جگہ یہ کاغذ اور صلیب رکھا ہوا ہو وہ جگہ پوشیدہ ہو اور ایک کمانی لوہے
کی ہو جس سے وہ جگہ کھلتی ہو مین جانتا ہون جسطرح وہ کھلتی ہو ایک
چھوٹا سا پتھر اسکے قریب ہو ذرا اسکو اندر کی طرف دھکیلنے سے کھل جاتی ہو
وہان بہت سی قیمتی چیزین رکھی ہین سواے میرے اور کوئی اس حال کو
نہین جانتا ہو ایک آدمی نے اس انگشتری کو میرتھی کی انگلی مین سے
نکال لیا تھا ع گیا اسنے چورایا تھا ب نہین اسنے رشک اور غصے سے
نکال لیا تھا اور اسکو پانی مین پھینکدیا تھا جسوقت اسنے یہ انگشتری
میرتھی کے ہاتھ مین سے نکالی تھی اسوقت وہ ایک ہوادار مین سوار تھی
اب مین اس آدمی کو دیکھتا ہون جسنے میرتھی کو یہ انگشتری دی تھی وہ
ایک کمرے مین ہو اسکے سوا مین اور کئی آدمی دیکھتا ہون ایک پوشیدہ
دروازہ ہو ایک آدمی کو مین خنجر لیے ہوے دیکھتا ہون اسوقت رب
کانپ اٹھا اور کہنے لگا کہ اس آدمی کو لوگون نے مار ڈالا اسکے
گلے مین زخم ہو دیکھو میرتھی بہت شور سے چلاتی ہو دیکھو اس آدمی نے
غالباً وہ شخص جسنے میرتھی کے ہاتھ مین سے انگشتری نکالی تھی میرتھی
کے بال پکڑ لیے اور اسکو پکڑ کر کھینچتا ہو اسوقت رب بہت گھبراتا تھا ع
اب تم اسکا خیال نہ کرو رب مین تین سو برس پہلے کا حال دیکھ رہا ہون

غ اِسوقت تم کہان ہو ب سکاٹلنڈ مین ہون تین ہفتے کے بعد اُسپر پھر
عمل کیا گیا اور جب میجر بکلی صاحب نے اُس انگشتری کو اُسکے ہاتھ مین دیا
تو اُسنے کہا کہ تم یہ خیال نہ کرو کہ مین اُسکو بھول گیا ہون اُسوقت میجر
بکلی صاحب نے وہ کاغذ اُسکے ہاتھ مین دے دیا اور کہا کہ نہین مجھے یہ
خیال نہین ہی مگر مین یہ چاہتا ہون کہ تم بتاؤ کہ جسوقت تمنے لسے نقل کیا تھا
تو غلطی کس جگہ تھی ب دیکھو غلطی اِس جگہ کی تھی تب اُسنے اُس جگہ
جہان ۳ کا ہندسہ ہی کچھ الفاظ بڑھا دیے اور کہا کہ Pier اور Amen کے
بیچ مین کاغذ پر کچھ کائی سی آگئی ہی اور کاغذ نم ہی پھر اُسنے اُس جگہ نقطے
کر دیے نقشے مین اُس جگہ چار کا ہندسہ ہی ب صلیب کے پاس مجھے
کچھ حروف نظر آتے ہین ایک م Mem اور ایک س ہی بعد اُسکے ایک چھوٹا
سا لفظ ہی اور پھر ایک ر R ہی نقش و نگار جو چرمی کاغذ کے گوشون پر ہین
وہ سنہری ہین میجر بکلی صاحب نے یہ نہین پوچھا کہ یہ نقش و نگار کیسے ہین
اور اُنکے کیا معنی ہین دست راست کی طرف کچھ نباتات کے پتے سے ہین
اور دست چپ کی طرف کچھ پھولون کی صورت ہی میجر بکلی صاحب نے
جو خط مجھے لکھا تھا اُسکے ساتھ ایک نقشہ اُس کاغذ کا جیسا ب نے نقل
کیا تھا بجنسہ بھیجدیا تھا یہ کاغذ چھوٹا سا تھا پانچ انچ طول ہین اور ڈھائی انچ عرض
ہین — اب مین ہندسون سے اِس نقشے کو سمجھاتا ہون ہندسہ ۱ ب کے پاس
دستخط ہین ۲ کے پاس دست چپ کی طرف الفاظ ہین جیسے ب نے پہلے نقل
کیے تھے کاغذ کے نیچے دوسرے مرتبے کی نقل ہی جسمین اُسنے لفظ پار Pär بڑھایا تھا
دیکھو ہندسہ نمبر ۳ وہ جگہ ہی جہان کاغذ نم تھا کچھ حروف اُسکے نیچے
چھپے ہوئے ہین غالباً فقرہ یہ تھا جو آگے لکھا جاتا ہی —

yous Amez (amez) pareepue yous etes bonne

مجکو یہ حال معلوم نہین ہو کہ آیا ہیجر بکلی صاحب نے چھوٹا ہی ٹکڑا چری کاغذ کا دیکھا تھا جیسا نقشے مین ہو یا اُنھون نے فقط ایک سرا بڑے کاغذ کا دیکھا تھا کہ اُسپر ہیری کے بھی دستخط تھے معلوم ہوتا ہو کہ اب اس کاغذ کو ایسا صاف دیکھتا تھا کہ اُسکی نقل کر سکتا تھا مگر مین نے اصل کاغذ نہین دیکھا ہو مین فقط ایک خاکہ اُسکا یہان لکھتا ہون —

نمبر ۱ No 1

RIZZIO

رزیو

De-La-Part

اس مقدمہ مین

تمہارا دوست

yatre Ami.

نمبر ۲ No 2

yous Amez— yous etes Bonne

تم اچھی ہو

نمبر ۳ No 3

yous amez pas

تسے محبت ہو اسواسطے

نمبر ۴ No 4

yous etes bonne

کہ تم اچھی ہو

یہ مشاہدہ نہایت عجیب تھا اول تو اسواسطے کہ وہ خود بخود واقع ہوا اور
دوسرے اسواسطے کہ میجر بکلی صاحب کو اس انگشتری کا حال سواے اسکے
کچھ معلوم نہین تھا کہ اُنکے باپ نے ایک شخص متوفی کے اسباب کے نیلام
مین سے خریدی تھی اور اُنکے باپ کے پاس ساٹھ برس تک یہ انگشتری
رہی تھی پس جو جو باتین ب نے کہین نہ تو اُسنے میجر بکلی صاحب کے خیال کو
دریافت کرکے کہین نہ کچھ میجر صاحب کی طرف سے اُسکو کسی طرح کی تلقین
ہوئی علاوہ اسکے تحریر کی سب تفصیل اور رزیو کو قتل ہوتے دیکھکر اُسکی
طبیعت کی پریشانی یہ سب باتین ایسی ہین کہ حقیقت مین جو کچھ وہ دیکھتا تھا
اُسکی آنکھون کے روبرو نظر آتا تھا غالب ہی کہ اگر اچھی طرح تحقیقات
کی جاوے تو وہ خاص جگہ بھی معلوم ہوجاویگی جہان وہ کاغذ جری
رکھا ہوا ہی اگر رزیو نے کبھی میری کو ہیرے کا صلیب حقیقت مین دیا تھا
تو غالب ہی کہ انگلستان مین سرکار کو دکھایا گیا ہو اور پھر چھپا دیا گیا ہوگا
افسوس ہی کہ میجر بکلی صاحب کو ب کے شہر مین سے چلے جانے کے سبب سے
پھر اُسپر عمل کرنے کا موقع نہین ملا لیکن اور غائب بینون پر جب عمل کیا گیا
تو اگرچہ اُنکو ب کے بیانات کا حال معلوم نہین تھا لیکن اُنھون نے بہت
سے بیانات ب کو تصدیق کیا یعنی جو بیان ب کا تھا ویسا ہی اُنھون نے
بھی بیان کیا امکاناً یہ بات ہی کہ چونکہ عامل میجر بکلی صاحب تھے تو اب جو اُنکو
اُس انگشتری کا حال معلوم ہوگیا تھا اسواسطے وہ معمول اُنکے خیالات کو
دریافت کرکے حال بتلاتے تھے لیکن اس بات کا ثبوت کہ در حقیقت یہ
غائب بین اِس سبب سے حال نہین بتاتے تھے یہ ہی کہ اُنھون نے فقط
اُتنی ہی باتین نہین بتائین جو ب نے بتائی تھین اور جو میجر بکلی صاحب کو

معلوم تھین بلکہ اُنکے علاوہ اور بھی بتائین چنانچہ ایک غائب بین کو اُس انگشتری کا سراغ اسوقت سے ملا کہ جب وہ پانی مین پھینکی گئی تھی اور اسوقت کے پیچھے کا حال اُسنے اسطور پر بتایا کہ ایک آدمی نے اُسکو کنوئین مین بیٹھکر نکالا تھا چند سال تک انگھوٹھی اُسکے پاس رہی اور بعد اُسکے ایک روز جب وہ راہ مین چلتا تھا تو اُسکے ہاتھ مین سے گر پڑی کئی سال تک اُسکا کچھ پتا نہین ملا پھر ایک آدمی کو جو دو کُتے اپنے ساتھ رکھا کرتا تھا ملی اُسنے انگوٹھی کو کسی کے ہاتھ بیچ دیا اور پھر وہ ایک اور آدمی کے پاس رہی کہ جسنے بعد ازان اپنے تئین مار ڈالا نفس کشی کی حالت غائب بین مذکور نے دیکھی اور دیکھکر بہت گھبرایا سب غائب بینون کا قاعدہ ہی کہ خون کو بہتے ہوے دیکھکر گھبرا جاتے ہین غائب بین نے بیان کیا کہ اُس شخص نے اپنے کمرے مین اپنے بدن مین گولی ماری تھی جب اُس شخص کا اسباب بکا تو غائب بین کے قول کے بموجب میجر بکلی صاحب کے باپ نے اُس انگوٹھی کو خریدا اور اُنکے پاس ساٹھ برس تک رہی بعد اُسکے میجر بکلی صاحب کے پاس آئی اور اُنکے پاس پندرہ برس سے ہی یہ سب حال غائب بین نے بتایا اب اسمین کچھ شک نہین ہی کہ جب نے جو حال اِس انگشتری کا بتایا تھا اسطرح بتایا تھا کہ واقعہ گذشتہ کو بعین باطن دیکھ لیا جتنا حال اس انگشتری کا اس زمانے کی تحقیقات سے معلوم ہو سکا اُس سے ثابت ہوا کہ غائب بینون کا بیان صحیح تھا جب تک غائب بینون نے یہ حال نہین بتایا تھا تو میجر بکلی صاحب کو یہ بات نہین معلوم تھی کہ اُنکے باپ نے کس شخص کے نیلام مین سے انگشتری مذکور کو خریدا تھا اور جب اُنھون نے دریافت کیا تو یہ بھی تحقیق ہوا کہ جس شخص کے اسباب مین سے انگوٹھی خریدی گئی تھی اُسنے

نفس کشی کی تھی اور اگرچہ ب نے جو حال زربو کے قتل کا بیان کیا
وہ تاریخ مین درج ہو لیکن اور بہت باتین تو نرور اُسنے ایسی بیان کین
جنکا ذکر تاریخ مین نہین ہو مجکو یہ بات بہت غالب معلوم ہوتی ہو کہ اگر
اور عاملون کو ایسے معمول خوش نصیبی سے ملجاوین جیسا میجر انگلی صاحب کو
ب مل گیا تھا اور وہ امتحان کرین تو بہت سی مشتبہ باتین جو تواریخ
مین ہین وہ صاف ہوجاوینگی اگر ایسے اشخاص کے جنکا تواریخ مین حال
لکھا ہوا ہو زیور یا پوشاک یا تحریر یا بال ملجاوین اور اُنکے ذریعہ سے امتحان
کیا جاوے تو غالب ہو کہ بہت سے کاغذات تواریخی جواب گم ہین نکل
آوینگے چنانچہ الف نے تین کاغذات اِس قسم کے جو مدت سے
دستیاب نہین ہوتے تھے اور جنکی بہت تلاش تھی اِس طرح نکالے ہین

سترھوان خط

اِس اثر غائب بینی کی دوسری فرع کے ذکر کرنے سے پہلے مین آپکو بتایا چاہتا ہون کہ جو غائب بین اشیاے بعید یا واقعات گذشتہ بذریعۂ شرکت دیکھتے ہین اُنکا مشاہدہ ہر طور پر صحیح نہین ہوتا ہی حصۂ اول مین مین لکھ چکا ہون کہ بہت بواعث ایسے ہین کہ جنکے سبب سے غلطی ہو جاتی ہی ایک بڑا باعث غلطی کا یہ ہی کہ غائب بین دیکھتا تو کسی واقعۂ گذشتہ کو ہی اور سمجھتا ہی کہ واقعۂ حال دیکھتا ہون بعض اوقات ایسا ہو سکتا ہی کہ معمول کے بیانات کو اچھی طرح غور سے پرتالنے سے معلوم ہو جاتا ہی کہ یہ شخص کچھ بہت پرانے واقعہ کا حال نہین بتاتا ہی بلکہ تھوڑے ہی عرصہ کا حال بیان کرتا ہی لیکن باوجود اِسکے اور باوجودیکہ غلطی کرنے کے بواعث بہت ہوتے ہین گاہ گاہ غائب بین کو اُس شخص کے ساتھ جسکو وہ دیکھتا ہی اِس درجے کی شرکت حاصل ہو جاتی ہی کہ وہ بلا درنگ حال بیان کرنے لگتا ہی بس عموماً یہ قاعدہ مدنظر رکھنا چاہیے کہ جہان تک ہو سکے اُسکے بیان کو تصدیق کر لینا چاہیے —

حالت خواب مقناطیسی مین غائب بینی
بلا وساطت کے واقع ہونے کا بیان

اس ذیل مین مین اِس غائب بینی کا ذکر کرونگا کہ معمول بلا کسی ذریعہ کے یعنی بلا ذریعہ تحریر یا بالون یا پوشاک کے اِسی طور پر غائب اشخاص اور اشیا دیکھتا ہی جسطرح شرکت کے ذریعے سے دیکھتا ہی اور اسی ذیل مین اُس قوت ابھی ذکر کیا جاویگا جس کے سبب سے غائب [illegible]

حالت ہوش مین پڑھ سکتا ہو۔

مثال سی و پنجم۔ مین نے ایک شخص کے مکان پر دیکھا کہ ایک آدمی نے جسکی عمر ستر برس کی تھی ایک لڑکے پر جسکی نو برس کی عمر تھی عمل کیا چونکہ عامل نے مجھسے کہا کہ یہ لڑکا غائب بین ہو اسواسطے مین نے عامل کے ذریعہ سے کہا کہ تم اس حالت مین میرے مکان مین جاؤ اور وہان کا حال بتاؤ اس غائب بین کا یہ حال تھا کہ سوائے عامل کے اور کسی کی آواز نہین سنتا تھا نہ کسی سے بولتا تھا میرا مکان اُس جگہ سے ایک میل کے فاصلے پر تھا اُسنے کہا کہ بہت اچھا مین جاتا ہون اور تھوڑی دیر کے بعد اُس مکان مین چلا گیا اور جو جو سامان وہان رکھا تھا اُسکا حال بیان کرنے لگا اور کہا کہ فلانی میز پر فلانی چیز رکھی ہو اور فلانی میز پر ایک کل رکھی ہوئی ہو اُس کل کا اُسنے سب حال بتایا حقیقت مین جو سامان اُسنے وہان بتایا موجود تھا اور ایک میز پر ایک کل سوڈا کے پانی (جسکو ہندوستان مین ولایتی پانی کہتے ہین) بنانے کی رکھی تھی یہ کل مین حال مین جرمنی کے ملک سے لایا تھا اور اُس زمانہ تک اُڈن برا مین وہ کل نہین آئی تھی مین نے اُس سے کہا کہ اب تم فلانے کمرے مین جاؤ چنانچہ وہ وہان گیا اور جو شیشہ آلات اور اور چیزین اور تصویرین وہان تھین اُنکا سب کا حال اُسنے بتایا جب اُس سے مین نے دریافت کیا کہ اُس کمرے مین کون ہو تو اُس نے کہا کہ فقط ایک عورت اور ایک لڑکا ہو اُس عورت کی پوشاک بھی اُسنے بتائی جب مین گھر پر گیا اور دریافت کیا تو جو اُس لڑکے نے بیان کیا تھا وہ سب صحیح معلوم ہوا مجکو ذرا شک ہوگیا کہ شاید اس غائب بین نے یہ حال میرے خیال کے ساتھ شرکت کے سبب سے بتایا ہو تو مین نے وہین ایک شخص کو کہا کہ آپ

دوسرے کمرے مین چلے جائیے اور وہان جو آپ کا جی چاہے وہ کیجیے وہ
شخص ایک بچے کو لیکر دوسرے کمرے مین چلا گیا اور جب غائب بین سے
دریافت کیا تو اُسنے کہا کہ وہ لڑکا عجب تماشے کا ہی اور اپنے ہاتھون کو
تماشے کی حرکت دے رہا ہی اور اُسکا باپ اُسکے سامنے کھڑا ہو کر دیکھ رہا ہی
پھر اُسنے کہا کہ وہ لڑکا اُس کمرے مین سے باہر چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد
کہا کہ پھر کمرے مین آگیا ہی اور جب اُس لڑکے کے باپ کا حال پوچھا تو اُسنے
پہلے تو کہا کہ آپ یہ بات نہ پوچھیے لیکن جب اُس سے اصرار کیا تو اُسنے کہا کہ مین
بتانا تو نہین چاہتا ہون لیکن آپ جو پوچھتے ہین تو مین باچار کہتا ہون کہ
وہ شخص کود رہا پھر رہا ہی پھر اُس غائب بین نے کہا کہ وہ شخص اپنے لڑکے کو
مار رہا ہی لیکن اگرچہ اُس مکان مین ایک لکڑی رکھی ہوئی ہی اُس لکڑی سے
نہین مارتا ہی بلکہ ایک کاغذ سے جو اُسکے ہاتھ مین لپٹا ہوا ہی مار رہا ہی اِن
سب باتون کے کہنے مین فقط سات یا آٹھ منٹ کا عرصہ لگا اور جب وہ شخص
اُس کمرے مین آیا جہان غائب بین تھا اور مین نے اُس سے غائب بین کی تقریر کا
ذکر کیا تو وہ بہت حیران ہوا اور کہا کہ جو کچھ اِس غائب بین نے کہا ہی سب
سچ ہی اِس تجربے سے ظاہر ہی کہ دریافت خیال کے سبب سے غائب
بین کو یہ حال نہین معلوم ہوا تھا اسواسطے کہ نہ مجھے ہی یہ حال معلوم تھا
کہ وہ شخص دوسرے کمرے مین جاکر کیا کریگا نہ اُسکو خود ہی معلوم تھا
کہ مین وہان جاکر کیا کرونگا پس مجھے بالکل تسلی ہی کہ اِس غائب بین نے
جو کچھ بیان کیا حقیقت مین دیکھکر بیان کیا تھا یہ بات تو قیاس مین
نہین آسکتی ہی کہ اُسنے قیاس سے یہ بات دریافت کر لی تھی اور
علاوہ اسکے اُسکے بیان کے انداز سے معلوم ہوتا تھا کہ جو کچھ وہ کہتا ہی

اِسطرح کہتا ہی کہ جیسے کوئی دیکھکر کہتا ہو۔
مثال سی و ششم۔ جب مین نے لام پر عمل کیا اور اُسپر خواب مقنع ہوگیا تو مجکو معلوم ہوا کہ اُسکو غائب بینی کی قوت بھی حاصل ہی مثلاً جب اُسکی آنکھین بند ہوئی تھین اور میرا ہاتھ اُسکے سر پر ہوتا تھا تو وہ کہتا تھا کہ مجکو تمھاری اُنگلیون مین سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہی اور اُسکو کرسٹل مین سے اور مقناطیس مصنوعی مین سے اور سنگ مقناطیس مین سے اسی طرح کی روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی تھی لیکن اُسکی غائب بینی کی قوت اسطور پر بخوبی نمایان ہوئی کہ وہ بہت سے ایسے مقامات بعید دیکھتا تھا اور اُنکا حال بیان کرتا تھا کہ نہ وہ مقامات مجھے معلوم تھے نہ وہ اُنکو جانتا تھا جب مین نے دیکھا کہ وہ خود بخود ایسے مقامات کو دیکھتا ہی جنکو وہ کہتا ہی کہ مین نہین جانتا ہون تو مین نے اُس سے کہا کہ تم میرے مکان مین جاؤ پہلے پہلے اُسکو میرا مکان صاف نہین معلوم ہوا لیکن بعد ازان صاف نظر آنے لگا اُسنے میرا مکان کئی بار دیکھا تھا اسواسطے مجھے خیال ہوا کہ شاید اُس مکان کا حال وہ یاد سے بیان کرتا ہی لیکن تھوڑی ہی دیر بعد مجھے یقین ہوگیا کہ یاد سے نہین کہتا ہی اسواسطے کہ چھوٹی چھوٹی چیزین اُسنے پتے وار بتائین اور علاوہ اُسکے وہ کمرے بھی بتائے جنکو اُسنے کبھی پہلے نہین دیکھا تھا پھر مین نے اُس سے کہا کہ بتاؤ کوئی آدمی بھی وہان ہین یا نہین کبھی تو وہ کہتا تھا کہ ہین اور کبھی کہتا تھا کہ کوئی آدمی مجھے نظر نہین آتا ہی اور ایک مرتبہ تو جو اُسنے کئی آدمی بتائے تو جب مین پیچھے گھر کو گیا اور دریافت کیا تو جتنے آدمی اُسنے بتائے تھے حقیقت مین اُتنے ہی اُسوقت اُس مکان مین تھے بعد ازان مین نے اُسے ایک اور

مکان مین جانے کو کہا جو شہر سے دو میل کے فاصلے پر تھا اُس مکان کو
اُسنے کبھی نہین دیکھا تھا اور مین نے بھی اُس مکان کا حال اُسے کچھ نہین
بتایا تھا اُسنے اُس مکان کو ڈھونڈھ لیا اور اُسکا حال بیان کرنے لگا اُسکی
چھت کی صورت بھی بتائی کہ وہ چھت نئی سی وضع کی ہی اور اُسنے کہا
کہ مین چھت کی صورت اسواسطے بتاتا ہون کہ مین اُسکو اوپر سے دیکھ رہا ہون
اور کہا کہ یہ مکان ایک باغ کے اندر ہی اور اُسکے چارون طرف درخت ہین
لیکن اسوقت مین کوئی آدمی اُس مکان کے پس و پیش نہین دیکھتا ہون اور
نہ اُسکے اندر کا کچھ حال دیکھتا ہون بعد اُسکے مین نے اُسے ایک اور شہر کو
بھیجا جو کوئی سو میل کے فاصلے پر ہی مین اِس بات کو دیکھکر بہت حیران ہوا
کہ وہ اُس شہر مین تھوڑے سے عرصے مین چلا گیا اور وہان کے مکانات
اور بازارون اور شہر کے سواد کا سب حال بیان کیا مین اُس شہر کو
جانتا تھا لیکن یہ غائب بین وہان کبھی نہین گیا تھا جب مین نے اُس سے
دریافت کیا کہ تمکو یہ بات کیونکر معلوم ہوئی کہ یہ شہر وہی ہی جہان مین نے
تمکو بھیجا تھا تو اُسنے کہا کہ جیسے شعور ذاتی سے آدمی کو عیب و صواب
مین تمیز ہوتی ہی اسی طرح مجھے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہ شہر وہی ہی جہان آپ
مجھے بھیجتے تھے کبھی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ راہ مین اور شہر ملتے ہین لیکن
مین اپنی طبیعت سے جان جاتا ہون کہ یہ وہ شہر نہین ہی پھر مین نے اُس سے
کہا کہ تم اِس شہر کے فلانے مقام کو جاؤ چنانچہ اُسنے جا کر اُسکا سب حال
صحیح صحیح بیان کیا بازار مین آدمی چلتے ہوئے اُسنے بتائے لیکن مختلف
اوقات مین مختلف آدمی بتاتا تھا اُسنے کہا کہ مجکو فورخ کے آدمی بھی نظر
آتے ہین اور بعض کے سرون پر ٹوپیان ہین اور بعض کے سرون پر عجیب

وضع کے خود ہین چنانچہ اُسنے جیسی شکل خود کی تھی بیان کی یہ خود اُس شکل
کے تھے جیسا پروس کے ملک مین مروج ہین اُسنے کہا کہ بعض آدمیون کے
چہرے پر ڈاڑھی ہی اور جیسی جیسی ڈاڑھیان اور مونچھین تھین سبکی وضع بیان کی
مین نے بعض آدمیون کے جنکو مین جانتا تھا نام لیکر اُس سے کہا کہ انکو دیکھو
چنانچہ بعض کو تو اُسنے دیکھا اور بعض نہین ملے ایک شخص کی نسبت مین نے
اپنے جی مین خیال کیا کہ غائب مین اُسکو اپنے مکان پر بیٹھا ہوا دیکھے لیکن
اُسنے اُسکو ایک گلی مین ایک اور آدمی کے ساتھ پھرتے ہوئے دیکھا ایک
اور ثبوت اس بات کا ہی کہ میرے خیال کے ساتھ اُسکو شرکت نہین تھی اُسنے
کہا کہ اس شخص کے منھہ پر نہ ڈاڑھی ہی نہ مونچھین ہین چنانچہ یہ بات سچ ہی کہ خود
بخود ایک مسافر خانہ مین چلا گیا اور کہا کہ دو بجے کا وقت ہی اور لوگ کھانا کھا
رہے ہین اُس شہر مین کھانا کھانے کا یہی وقت ہی ہمارے ملک مین جو وقت
کھانا کھانے کا ہوتا ہی اُسوقت اُسنے اُس مسافر خانہ مین دیکھا کہ میز پر کچھ کھانا
نہین رکھا ہی اور کوئی آدمی بھی نہین بیٹھا ہی بعد اُسکے مین نے اُسے ایک اور
شہر مین بھیجا اور اُسنے اُسے اِسطور پر دیکھا کہ جیسے چڑیا ہوا مین سے یا کوئی
آدمی ہوا مین سے غبارے مین بیٹھا ہوا دیکھتا ہی مین نے کبھی اُس شہر کو
اِسطرح نہین دیکھا تھا اُسنے دریا کو اور دریا پر پل کو دیکھا اور دیکھا کہ ایک مکان
منارہ دار اور سب مکانات سے اونچا ہی مین نے اُس سے کہا کہ اب تم
شہر مین جاؤ چنانچہ وہ ایک بازار مین گیا اور دیکھا کہ ایک بڈھا موٹا آدمی
اپنی دوکان کے دروازے پر کھڑا ہوا ہی اور ٹوپی اُسکے سر پر نہین ہی مین نے
اُس سے کہا کہ تم فلانے مکان کو دیکھو چنانچہ اُسنے دیکھا اور جیسے دروازے
اور دریچے اُسمین تھے سب بتائے اس مکان کے چارون طرف یہ شخص

یعنی عجائب بین پھر اور جو جو مکانات اور منارے اُسمین تھے سب بیان
لیکن آدمیون کو اُسکے اندر نہین دیکھا اور کہا کہ مین اُسکی چھت نہ اور
نہ اندر سے دیکھ سکتا ہون کچھ تاریکی سی اُسکے اوپر معلوم ہوتی ہے بانجا
اُسنے بہت آدمی اور سپاہی دیکھے پھر مین اُنے اُسسے ایک اور شہر
اور کہا کہ اُسکے مغرب کی طرف جو ایک ٹیلا ہے وہان سے اُسے دیکھو
اُسنے اُسی جگہ سے دیکھا اور جیسی صورت اُس مقام سے شہر کی نظر آتی
ویسی ہی بتائی جب وہ ان شہرون کو دیکھتا تھا تو اُنکی صورت د
بہت خوش ہوتا تھا لیکن یہ بات ایک عجیب تھی کہ سمت مین غلطی
کرتا تھا یعنی مشرق کو مغرب اور شمال کو جنوب بتاتا تھا مثلاً اُسنے
کہ دریا فلانے شہر کے جنوب کے رخ چلتا ہے اور فلانا شہر دریا کے فلانے
رخ ہے حالانکہ اُنکے رخ مختلف تھے اگر مین امتحان کرنا چاہتا تو مجھے اس
بات مین شک نہین معلوم ہوتا ہے کہ وہ دوپہر کے وقت آفتاب کو بجائے
جنوب کی طرف کے شمال کے رخ بتاتا علاوہ سمت کے بیان کے اور
جو کچھ حال وہ بتاتا تھا بالکل صحیح تھا اور نہایت مفصل تھا اور کوئی بات
ایسی نہین کہتا تھا جس سے مجھے یہ شبہہ ہوتا کہ وہ میرے
خیالات کو دریافت کرکے حال بتاتا تھا بلکہ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ مین کسی
اور شہر کا یا کسی اور بات کا خیال کرتا ہوتا تھا اور وہ کسی اور شہر
اور کسی اور بات کا ذکر کرتا تھا اور جب کبھی وہ کوئی ایسا مکان
یا بازار دیکھتا تھا جو میرے خیال مین ہوتا تھا یا جسکو مین آپ
خود دیکھتا تھا تو ضرور کوئی نہ کوئی بات اُسکی نسبت ایسی کہتا تھا
جسکا مجھے خیال بھی نہین ہوتا تھا مثلاً جس بڈھے اور فربہ آدمی کو

اُسنے ایک شہر مین دیکھا تھا وہ خود بخود پھر واپس جاکر اُسکو دیکھا تھا اور جب مین کہتا تھا کہ اب تم اُسے دیکھو تو وہ کہتا تھا کہ اب اِسوقت نظر نہین آتا ہی اور یہ شخص بھی اُسکو ہر وقت ایک جگہ اور ایک حالت مین نظر نہین آتا تھا کبھی اُس دروازے مین نظر آتا تھا کبھی کسی اور جگہ کبھی اُسکے سر پر ٹوپی ہوتی تھی کبھی نہین ہوتی تھی غائب مین نے یہ بھی کہا کہ یہ آدمی کہین ہو مین اُسکو پہچان لونگا اور خود بخود یہ بھی کہا کہ اگرچہ اُسکی شکل تماشے کی ہی لیکن مجھے اُس سے نفرت ہی مین یہ نہین جانتا ہون کہ کیون نفرت ہی۔

سوا اِن شہرون کے لام نے اور بھی مقامات دیکھے جنسے وہ واقف نہین تھا اُسکا حال بھی مین کچھ لکھتا ہون میرے پاس ایک کرسٹل جادو بہت پرانا ہی مگر اُسکا تمام حال مجھے بخوبی معلوم نہین ہی مین نے اِس بات کا امتحان کرنا چاہا کہ حالت خواب مین لام پر اُس کرسٹل کا کچھ اثر ہوگا یا نہین اُسوقت اُسکی طبیعت بہت اثر پذیر تھی چنانچہ مین نے اُس کرسٹل کو اُسکے دست راست مین رکھدیا اُسوقت تمام اُسکے بازو پر ایک سردی کا اثر معلوم ہوا جب مین نے اُس سے پوچھا کہ تم اسکو دیکھتے ہو تو حالانکہ اُسکی آنکھین بند تھین لیکن اُسنے کہا کہ اُسکی روشنی ایسی تیز ہی کہ میری آنکھون کو چکا چوند معلوم ہوتی ہی اور آپ اسکو ہٹا لیجیے مین نے اُسکے ہاتھ مین سے کرسٹل کو ہٹا لیا اور پھر اُسکے سر کے اوپر رکھا تب بھی اُسکو نظر آتا تھا دوسرے دن اُسکی طبیعت اتنی اثر پذیر نہین تھی لیکن خواہ مین کرسٹل کو اُسکے ہاتھ مین رکھتا تھا خواہ اُسکے سر کی پشت کی طرف رکھتا تھا

تو ہر چند اُسکی آنکھین بند ہوتی تھین لیکن کرسٹل مذکور اُسکو نظر آتا تھا لیکن اُسوقت اُسکی آنکھون کو چکا چوند نہین معلوم ہوتی تھی بلکہ اُسکی روشنی اُسے اچھی معلوم ہوتی تھی اُسنے بیان کیا کہ اُسکے اندر حلقے روشنی کے نظر آتے ہین اور اُس روشنی مین قوس و قزح کے سے رنگ ہین جب کرسٹل کو اُسکے بائین ہاتھ مین رکھا تو اُسپر گرمی کا سخت اثر ہوا اور پہلے سے زیادہ اُسے نیند آئی دفعتہ اُسنے کہا کہ مجھے ایک آدمی ایک نئی وضع کی پوشاک پہنے ہوے نظر آتا ہی چونکہ مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید لام کسی ایسے آدمی کو دیکھتا ہو جو پہلے اِس کرسٹل کا مالک تھا یا جسکو کسی طرح کا تعلق اِس کرسٹل کے ساتھ ہو گا تو مین نے اُس سے کہا کہ اِس آدمی کا سب حال بتاؤ اور چونکہ مجھے معلوم ہوا کہ اُسوقت کے بعد اور اوقات عمل مین بھی یہ شخص لام کو نظر آتا تھا اسواسطے مین اِس سے اُسکا حال روزانہ پوچھتا تھا اور اُسکے کاروبار کا حال بھی دریافت کرتا تھا جو نتیجہ میرے امتحان کا ہوا مختصراً ذیل مین بیان کرتا ہون —

جب کرسٹل لام کے ہاتھ مین رکھا گیا تو تھوڑے عرصے مین بہت دور تک چلا کر اُسنے اپنے تئین دیکھا کہ مین ایک سڑک پر ہون اُس سڑک کے ایک طرف ایک دریا بہت زور سے بہتا ہی اور دریا کے اوپر سیدھے اور اونچے پہاڑ ہین اور سڑک کی دوسری طرف بھی پہاڑ ہین مگر اتنے اونچے نہین جتنے دوسری طرف بلند ہین اُس سڑک پر اُسنے ایک آدمی زیاد متوسط قد سے اونچا چلتا ہوا دیکھا اُسکی عمر چالیس اور پچاس سال کے بیچ مین تھی بدن اُسکا اچھا فربہ اور قوی تھا لیکن چہرہ اُسکا ذرا سانولا تھا بال سیاہ اور ڈاڑھی لانبی بہت سیاہ ایک سیاہ جاکٹ اور سیاہ پاجامہ گھٹنون تک پہنے ہوے تھا

دھاری دار اور پانوٗن مین بوٹ گھٹنون سے نیچے مُڑے ہوئے اُسکی شکل
یہودی یا اسپین یا اطالیہ کے آدمیون کی سی نظر آتی تھی کمر مین ایک کمر بند تھا
اور کچھ چیز لٹک رہی تھی لیکن نہ تلوار تھی نہ خنجر تھا سب کپڑون کے اوپر
ایک چوغہ پہنے ہوا تھا لیکن چوغہ کا سینہ کھلا ہوا تھا اور اندر کے کپڑے
نظر آتے تھے ٹوپی کپڑے کی تھی اور ایک طرف اُسپر سمور لگا ہوا تھا
اور ایک پر بھی ٹوپی مین تھا اُسکے ہاتھ مین اُسکے قد سے بھی لانبی ایک
لکڑی اوپر سے خم کھائی ہوئی تھی اور اُسکے آگے تین یا چار گوسپند دوڑتی
جاتی تھین اِس شخص کی پوشاک ایسے اچھے کپڑے کی تھی کہ لام کو تعجب ہوتا تھا
کہ اُس آدمی کی پوشاک تو ایسی مکلف ہے اور وہ گوسفند ہانکتا جاتا ہے
اِس آدمی کے پیچھے لام چلتا گیا تاوقتیکہ وہ آدمی ایک سرائے مین گیا
اور وہان کھانا کھایا اُس سرائے مین اور بھی کئی آدمی بحیثیت دہقانان
کے بیٹھے ہوے تھے اِس آدمی کی اُن دہقانیون اور مالک سرائے نے
اچھی طرح مدارات کی وہ سرائے اس صورت کی نہین تھی جیسی انگلستان مین
ہوتی ہین نہ وہ دہقانی انگلستان کے دہقانون کے سے تھے اُنکی پوشاک
بھی مثل اُس آدمی کی پوشاک کے تھی جسکے پیچھے پیچھے لام جاتا تھا
اور سب کے بدن کے اوپر کھال کا یعنی پوستین کا چوغہ سا تھا دوسرے
دن جو لام نے اِس آدمی کو دیکھا تو وہ شخص اُسی سڑک پر چلتا تھا
لیکن گوسفند اُسکے ساتھ نہین تھی چوغہ پہنے ہوے تھا اب یہ سڑک
ایک جنگل مین تھی اور دریا کے کنارے کنارے درختون سے
گھنے تسرے نظر آتے تھے آگے چلکر پہاڑ دور دور نظر آنے لگے اور
ایک فراخ گھاٹی نظر آئی اور اُسمین اچھے کھیت نظر آتے تھے یہ سڑک

ایک چھوٹے سے شہر کی طرف جاتی تھی اور وہ شہر پاے کوہ مین واقع ہی
شہر تک پہونچنے سے پہلے دریا پر ایک پُل کئی محرابون کا نظر آیا راہ مین
بہت دہقان نظر آئے تھے کوئی ٹوکرون مین انڈے لیے جاتے تھے
کوئی گاڑیان ہانکتے تھے شہر کا موقع یہ تھا کہ پہاڑ کی ڈھال پر بستا تھا
پہاڑ کی طرف چوڑا بستا ہی اور پُل کی طرف عرض کم ہی اُس شہر کے گرد فصیل
نہین ہی سڑک پر جو گاڑیان چلتی تھین وہ ایسی گاڑیان نہین تھین جیسی
انگلستان مین ہوتی ہین چونکہ لام اُسکا نام نہین جانتا تھا اور اُسکی یہ خواہش
تھی کہ کچھ اُسکا نام رکھا جاوے مین نے کہا کہ اِسکا نام ریفل رکھ لو اُسنے
کہا کہ بہت اچھا اب اِس کتاب مین جہان اِس شخص کا ذکر ہوگا اُسکا نام
حرف رَ سے تعبیر کیا جاویگا دوسرے دن لام نے رَ کو شہر کے باہر ایک
مکان مین دیکھا جب لام پُل پر سے چلتا تھا تو اُسنے اول تو یہ دیکھا کہ پانی بہت
میلا ہی دوسرے یہ کہ پُل کے سرے کی طرف کچھ جگہ تاریک چھوٹی ہوئی ہی
کہ وہان اُسکو کچھ نظر نہین آتا اور اُسکو صاف اُسوقت نظر آنے لگا کہ جب
وہ شہر کے اندر دور تک چلا گیا مین یہ بات نہین بتا سکتا ہون کہ یہ کیا چیز ہی
لیکن جب کبھی لام نے اُس شہر کا حال بیان کیا ہی اُس تاریک جگہ کا حال
ضرور بیان کیا ہی جس مکان مین رَ نظر آیا وہ اُسکی دکان معلوم ہوتی تھی ایک
عورت بھی جو اُس سے بہت مشابہ تھی اُس دوکان مین تھی لام کہتا تھا
کہ میری سمجھ مین اُسکی ہمشیرہ ہی رَ نے جو کچھ حال اپنے سفر کا اُس عورت سے
بیان کیا وہ توجہ سے سنتی تھی دوکان ایسی تھی جہان زنجیرین اور اور چھوٹی چھوٹی
چیزین خردہ فروش بیچتے ہین جب اِن چیزون کا ذکر لام کرتا تھا تو اُسکو بہت تعجب
ہوتا تھا کہ دریا اور پُل بھی جو شہر کے باہر ہی اُسکو نظر آتا تھا اور اُسی وقت مین

ر کی دوکان بھی اُسی شہر مین نظر آتی تھی اور دوکان کے اندر کی چیزین نظر آتی تھین لیکن بعد ازان اُسکو عادت ہو گئی اور کچھ تعجب نہین ہوتا تھا پھر لام نے دیکھا کہ دوکان کے پیچھے ایک مکان مین ر اور وہ عورت کھانا کھاتی تھی اُس مکان مین اسباب موٹی قسم کا تھا اور کھانا بھی کچھ تکلف کا نہین تھا کھانے کے ساتھ دونون شراب بھی پیتے تھے کھانا کھانے سے پہلے کچھ نماز اُن دونون نے نہین پڑھی پھر اُس عورت نے ایک الماری مین سے ایک برنجی کڑہ اوتار کر ر کو دکھایا آتشدان مین آگ روشن تھی ایک اور دن لام نے ر کو دیکھا کہ اپنی دوکان مین ہے اور ایک اور شخص کوئی چیز بیچنے کو اُسکے پاس لایا لیکن ر نے اُسے خرید انہین پل سے جو پہاڑ کی طرف بڑا بازار جاتا ہے اُسمین پکا فرش ہے آدھی دور پر ایک اور بازار بطور بازار چوپڑ اُسمین آملتا ہے اس چوپڑ کے بازار کے ایک طرف لام نے ایک سوار دیکھا کہ اُسکی کرتی سبز رنگ کی تھی اور پیچھے ایک دامن لٹکتا تھا پاجامہ اُسکا نیلا تھا اور اُسمین سرخ دھاری تھی ٹوپی کپڑے کی تھی اور ایک لانبی تلوار بھی اُسکی کمر مین تھی اور ایک کمربند بھی تھا اور بوٹ مہمیز لگے ہوے پہنے ہوے تھا دوکانو پر اُسنے بہت سی تختیان لکڑیون پر لگی ہوئی دیکھین اور اُنپر کچھ حروف بھی لکھے ہوے تھے لیکن فقط ایک مسافر خانے کی تختی پر جو حروف تھے اُن حروف کو لام پڑھ سکا اور تختون پر ایسے حروف لکھے ہوے تھے جو لام نہین پڑھ سکتا تھا مسافر خانے کے تختے پر اُسنے سلٹر نام پڑھا ایک اور دفعہ جو لام اُس شہر مین گیا تو اُسنے ر کو اُسکی دوکان مین نہین دیکھا لیکن جب اُسکو تلاش کیا تو پہاڑ مین ایک جھونپڑے مین تھا اور کئی آدمی اُسکے پاس بیٹھے تھے

بعض آدمی تو انہین ایسی پوشاک پہنے ہوئے تھے کہ سرون پر پگڑیان تھین اور پایجامے فراخ تھے اور انکی ڈاڑھیان لانبی اور بعض کی پوشاک ایسی تھی کہ وہ جاکٹ پہنے ہوئے تھے اور بکرون کی کھال کے چوغے پہنے ہوئے تھے یہ وضع ملی جلی دیکھ کے لام نے خود بخود کہا کہ میری سمجھ مین یہ جھونپڑی دو ملکون کی سرحد پر واقع ہی

یہ مشاہدہ لام کا بہت دلچسپ ہی اگر فرض کیا جاوے کہ یہ مشاہدہ بطور خواب تھا تو وہ خواب بھی عجیب قسم کا ہوگا لام نے بیس مختلف اوقات ان کو دیکھا کچھ کچھ حال مین نے اسکے شہر کا لکھا ہی اگر سب حال مفصل لکھا جاتا تو کئی صفحے بھرے جاتے لام پر روزانہ بلکہ اکثر ایک دن مین دو دو بار عمل کیا جاتا تھا لیکن جب کبھی وہ ان کو دیکھتا تھا تو یہ نہین ہوتا تھا کہ جو حال اسنے پہلے مرتبے دیکھا تھا وہی دوسرے مرتبے بیان کرے بلکہ علیحدہ حال ہوتا تھا اور تاہم طرفہ یہ بات ہی کہ جو حال علیحدہ علیحدہ بیان کرتا تھا انمین ایک طرح کا رابطہ ہوتا تھا مثلاً ایک روز اسنے ان کو سڑک پر ایسی جگہ چلتے دیکھا کہ دریا کے نیچے کی طرف جاتا تھا دوسرے دن اس گھاٹی سے اور بھی نیچے کی طرف اسکو دیکھا کہ وہان زراعت بہت تھی تیسرے دن اسکو ایک شہر کے قریب جاتے ہوئے دیکھا اور چوتھے روز اسکو شہر کے اندر اپنے مکان مین دیکھا تین ہفتے بلکہ ایک مہینے تک لام کو ان روزانہ کبھی راہ مین پیادہ چلتے ہوئے اور کبھی اپنے گھر مین نظر آتا تھا مختلف مقامات کا حال لام بہت مفصل اور بشرح بیان کرتا تھا حقیقت مین اس شہر کا حال لام نے بسطور ذیل بیان کیا تھا کہ اگر مین اسکو کبھی دیکھون تو پہچان لون یہ تو بات ظاہر ہی کہ وہ شہر انگلستان مین

نہین ہے اور جیسی پوشاک لام نے وہان کے لوگون کی بتائی اور دو کانون کے تختون کے حروف بتائے کہ سوا ایک تختی کے جسپر زبان جرمن لکھی تھی اُس سے وہ پڑھی نہین گئی اِس بات سے میری سمجھ مین یہ آتا ہے کہ وہ شہر روس اور روم کی سرحد پہ ہے شاید کوئی شخص جو اس کتاب کو پڑھے جان سکے کہ وہ شہر کونسا ہے اِس بات کی وجہ نہین معلوم ہوتی ہے کہ لام نے روزمرہ اِس شہر کو اور اِس صفائی سے کسواسطے دیکھا لیکن مجھے ضرور یہ خیال ہوتا ہے کہ اُس کرسٹل مین جسکے سبب سے یہ مشاہدہ پیدا ہوا اور اُس شہر مین یا اُس آدمی مین کچھ تعلق ہے لام نے ایک مرتبہ سوتے سوتے یہ بات کہی تھی کہ ایک دفعہ یہ کرسٹل ر کے پاس تھا اگر یہ بات سچ ہے تو جسطرح کسی آدمی کی تحریر کے ذریعے سے کاتب نظر آنے لگتا ہے اسی طرح اِس کرسٹل کے ذریعے سے ر نظر آنے لگا اگر فرض کرین کہ یہ وجہ اِس مشاہدے کی درست ہے تو یہ بات جواب طلب ہے کہ جو کچھ لام نے دیکھا تھا زمانہ حال کی باتین دیکھین تھین یا گذشتہ زمانے کی اگر گذشتہ زمانے کا حال دیکھتا ہو تو یہ بات نہایت عجیب اور حیرانی کی ہے کہ ایک مہینے تک برابر تمام واقعات گذشتہ سلسلہ وار دیکھتا رہا۔

لیکن لام نے فقط اسی مشاہدے سے مجھے حیران نہین کیا ایک روز جب وہ اِس شہر کی سیر کر رہا تھا تو وہ دفعتًہ چپ ہو گیا اور تھوڑی دیر کے بعد کہا کہ مین ہوا مین بہت فاصلے کا سفر کرتا ہون مجکو جلد یہ بات معلوم ہو گئی کہ لام خود بخود ایک اعلیٰ حالت مین داخل ہو گیا تھا شاید اِس اعلیٰ حالت مین داخل ہونے کی یہ وجہ ہو کہ اُسکے ہاتھ مین اُسوقت وہ کرسٹل تھا جب وہ اپنے سفر کے اختتام کو پہونچا تو اُسنے کہا کہ مین ایک خوبصورت باغ دیکھتا ہون

اور اُسمین بہت خوبصورت روشنین بھی ہوئی ہین لام نے اُسکا نقشہ کھینچکر بتایا
اُسنے کہا کہ یہ باغ ایک شہر کے متصل ہی ایک روش کے سرے پر ایک
حوض بنا ہوا ہی اُسمین دو شیر دہانون مین سے پانی نکلتا ہی اور ایک بڈھا آدمی
اُسکے پاس کھڑا ہوا ہی سر اُسکا ننگا ہی ڈاڑھی لانبی ہی کپڑے ڈھیلے اور سفید ہین
اور پانوٴن مین موزے نہین اور لکڑا اون پہنے ہوے ہی یہ پوشاک یونانیون
کی سی تھی اُس آدمی کے گرد و پیش قریب بارہ جوان آدمی اور کھڑے
ہوے تھے اور اُنکی پوشاک بھی اُس بڈھے آدمی کی سی تھی یہ آدمی اُن
جوان آدمیون کو پڑھاتا معلوم ہوتا تھا اور جب درس باالتقریر ختم ہوگئی تو
وہ تین ملکر حوض کے پاس سے متفرق روشون پر چلے گئے اور ذرا اُبھر
بڑھا کر جو دیکھا تو لام کو کچھ پہاڑ فاصلے پر اور ایک شہر باغ کے متصل نظر آیا
اُس باغ اور شہر کو بھی لام نے خود بخود دو تین مرتبہ دیکھا مگر حوض کے
پاس وہ آدمی نہین دیکھے لیکن اور آدمی روشون پر سیر کرتے ہوے دیکھے
اور ایک مرتبہ دو عورتین یونانی پوشاک پہنے ہوے دیکھین لیکن حیرت
کی بات یہ ہی کہ یہ مشاہدات ایک خاص حالت مین واقع ہوتے تھے کہ وہ
حالت لام کی حالت مقناطیسی معمولی سے علٰحدہ تھی بلکہ جس حالت مین
اُسنے اَر کو دیکھا تھا اور دیکھا کرتا تھا اُس حالت سے بھی یہ حالت
علٰحدہ تھی یہ حالت گویا بحساب حالت بیداری رسمی کے تیسری حالت تھی
اور حالت مقناطیسی کے حساب سے دوسری تھی جو وقت اِس حالت مین گذرتا تھا
وہ اُسوقت سے علٰحدہ ہوتا تھا جو اُسکے سونے کے واسطے حالت معمولی مقناطیسی مین
مقرر کیا جاتا تھا جب وہ خود بخود حالت مقناطیسی معمولی مین واپس آجاتا تھا تو
اُسکو اِس تیسری حالت کا کچھ ہوش نہین ہوتا تھا اور تب بھی اُسکا ہوش نہوتا تھا

کہ جب وہ پھر اِس تیسری حالت مین داخل ہوتا تھا بیشک یہ بات عجائب معلوم ہوتی تھی کہ اِس تیسری حالت مین وہ زمانہ بعید اور واقعات گذشتہ دیکھتا تھا ایک مرتبہ وہ خود بخود ایک اور حالت مین داخل ہوگیا کہ اُسوقت کا وقوف پہلی تینون حالتون کے وقوف سے علیحدہ معلوم ہوتا تھا ایک روز اُسنے مجھسے کہا کہ مین ہوا مین سفر کر رہا ہون لیکن دفعتہ وہ گھبرا گیا اور ڈرنے لگا اور کہنے لگا کہ مین پانی مین گر پڑا ہون آپ مجھے اُسمین سے نکال لیجیے ورنہ اگر آپ امداد نہ کرینگے تو مین ڈوب جاؤنگا مین نے اُسے حکم دیا کہ اس پانی مین سے نکل جاؤ اور بہت محنت اور کوشش کر کے وہ اُسمین سے نکل گیا اور کنارے پر پہونچ گیا اُسوقت اُسنے کہا کہ مین ملک کفریریا[1] مین جہان ایک میرا دوست پیدا ہوا تھا ایک دریا مین گر پڑا تھا لیکن حیرانی کی بات یہ ہے کہ وہ اُس ملک کے آدمیون کا اور مکانات اور حیوانون اور کھیتون کا اسطرح ذکر کرتا تھا کہ گویا اُنسے وہ خوب واقف تھا اور اُسنے یہ بھی کہا کہ جب مین لڑکا تھا تو اُس ملک مین بہت رہا ہون حالانکہ وہ کبھی اسکاٹلینڈ سے باہر بھی نہ گیا تھا علاوہ اِسکے اگرچہ اُسکی آنکھین بالکل بند تھین لیکن وہ اصرار اً کہتا تھا کہ مین جاگتا ہون اور میری آنکھین کھلی ہین اور جب مین نے کہا کہ تم سوتے ہو تو اُسنے شکایت کی کہ آپ مجھے احمق بناتے ہین وہ اِس بات کے سمجھنے مین حیران تھا کہ مین تو اسکاٹلینڈ مین ہون اور وہ خود کفریریا مین تھا تو مین اُس سے بات کیونکر کر سکتا تھا اور جب مین نے اُس سے کہا کہ تم تو خود قبول کرتے ہو کہ تم کبھی جہاز مین سوار نہین ہوئے تو تم کفریریا مین کیونکر پہونچ گئے تو اور بھی زیادہ حیران ہوا لیکن باوجود اِسکے وہ یہی کہتا رہا کہ مین کفریریا مین ہون اور مین اِس ملک مین

[1] کفریریا ملک حبش کے جنوب مین ایک ملک کا نام ہے۔

مدت تک رہا ہون اور مین یہان کے آدمیون اور مکانات اور حیوانون سے خوب واقف ہون یہ بات ظاہر معلوم ہوتی ہے کہ اس شخص نے اپنے دوست کی زبانی کفر یا کا حال سنا تھا لیکن چونکہ وہ اصرار کہتا تھا کہ مین اس ملک مین مدت تک رہا ہون اور یہان کے آدمیون سے اور سب چیزون سے بخوبی واقف ہون تو میرے نزدیک یہ بات ہے کہ جو حال اُسنے اپنے دوست کی زبانی سُنا تھا اُسکے دیکھنے کا اُسے شوق تھا اور حالت غائب بینی مین کبھی کبھی وہ وہان چلا گیا تھا لیکن اپنے جانے کا حال پہلے اُسنے مجھے کبھی نہین بتایا تھا اور اس قیاس کا اعتبار زیادہ تر یون ہوتا ہے کہ وہ اکثر گھنٹہ گھنٹہ بھر سویا کرتا تھا اور کچھ کام نہین کیا کرتا تھا اور اسوقت وہ اُس ملک مین جایا کرتا تھا اور اس دفعہ جو پھر اُس ملک مین گیا تو اُسنے فقط وہان کے آدمیون کو اور چیزون کو دیکھا ہی نہین بلکہ اُنکو پہچان لیا کہ مین نے پہلے بھی اس ملک کو دیکھا ہے بیشک اُسکے بیانات ایسے تھے کہ مجھے بالکل یقین ہوتا تھا کہ جو کچھ وہ کہتا ہے دیکھا کہتا ہے دو مرتبہ اور بھی وہ خود بخود ایسی ہی حالت مین داخل ہو گیا اور اُس حالت مین ویسا ہی حال بیان کیا جیسا پہلے کہا تھا لیکن اُس ملک کا حال اُسکو سوا اُس ہو تھی حالت کے اور کسی حالت مین یاد نہ آتا تھا بلکہ جب اُسکو حالت معمولی ہنسنا ملیسی ہوتی اور مین اُس سے کفر یا کا حال پوچھتا تھا تو اُسکی سمجھ مین کچھ بھی نہ آتا تھا اور جب مین اُس سے کہتا تھا کہ تم کبھی حبش کے ملک کے جنوب کی طرف بھی گئے ہو تو وہ کہتا تھا کہ آپ مجھسے ٹھٹھا کرتے ہین۔

یہ تین مشاہدے جو واقع ہوئے یعنی اول آر کا دوسرا یونان کے باغ اور حکیم کا اور تیسرا کفر یا کا انکی تصدیق تو نہین ہو سکتی ہے لیکن جب مین یہ سوچتا ہون کہ جب کبھی لام کو مین نے بعید شہرون مین بھیجا

اُسنے اُنکا حال صحیح صحیح بتایا گو وہ اُن شہرون سے واقف نہین تھا تو
مجھے یقین ہوتا ہی کہ یہ مشاہدات بھی اُسکے حقیقی اور راست ہونگے
بڑی کیفیت کی بات ہوتی کہ مجکو لام کے امتحان کا اور زیادہ موقع ملتا
لیکن پہلے کہہ چکا ہون کہ کثرت مطالعہ کے سبب سے اس شخص کو چھاتی کا مرض
ہوگیا تھا اور کئی ہفتہ تک وہ بیمار رہا اِس سبب سے زیادہ امتحان کا موقع
نہین ملا اور جب وہ شفایاب ہوا تو اُسکی طبیعت پر مثل سابق بہت اثر
نہین ہوتا تھا لیکن اتنی بات ضرور ہی کہ مین اُسپر عمل کر سکتا ہون مگر
اُسکی شفایابی کے بعد فقط دو مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ وہ رَکو دیکھ سکا
شاید محنت اور استقلال کے ساتھ پھر اُسپر یہ حالت خاص غائب بینی کی
واقع ہوجاوے مجھسے لام بارہا کہتا رہا ہی کہ مجکو ایک خاص حالت تیز
روشنی کی حاصل ہوگی اور اُسکی بیماری سے پہلے جو مین اُسپر عمل کرتا رہا
تو ضرور اُسکی روشنی مین ترقی ہوتی رہی ہی۔
مثال سی و ہفتم۔ ایک شخص کو کبھی کبھی خود حالت غائب بینی حاصل
ہوجاتی تھی مین مدرسہ مین پڑھا رہا تھا کہ ایک مرتبہ اُسنے کہا کہ آپ کی
گاڑی آئی ہی مجھے یقین نہوا اسواسطے کہ مین نے ایک گھنٹہ بعد گاڑی
آنے کا حکم دیا تھا لیکن اُسنے کہا کہ مین فقط گاڑی ہی کو آئی ہوئی نہین
دیکھتا ہون بلکہ یہ بھی دیکھتا ہون کہ ایک نوکر آپ سے یہ کہنے کو آتا ہی کہ گاڑی
آگئی ہی دو منٹ کے بعد حقیقت مین ایک نوکر نے آکر کہا کہ گاڑی حاضر ہی غلطی سے
ایک گھنٹہ پہلے گاڑی آگئی تھی ایک روز اُسنے کہا کہ مین اپنے چچا کو فلانی جگہ
دیکھتا ہون اور وہ میرے نام ایک خط بھیج رہے ہین اُسنے کہا کہ مجھے خط کے
آنے کی امید نہین تھی بلکہ مین خود اپنے چچا کے نام خط لکھنا چاہتا تھا

لیکن جو پہلی ہی ڈاک اُس طرف سے آئی تو خط آیا مدرسہ مین بیٹھے ہوے
اُسنے کئی بار مجھے بتایا کہ میرے مکان پر کیا ہو رہا تھا اور اگرچہ ہمیشہ
اُسکے بیان کو مین تصدیق نہین کر سکا لیکن جتنے مرتبہ تحقیق کیا تو جو کچھ
اُسنے آدمیون کے آنے کا اور اُنکی تعداد کا اور اور باتین بیان کی تھین وہ
سب صحیح پائین ایک مرتبہ اُسنے خود بخود ایک سمندر کے کنارے کا شہر دیکھا
اور وہان کا سواد اور فضا بیان کی اور جب مین نے تحقیق کیا تو اُسکا بیان
صحیح پایا پہلے پہل وہ ڈرنے لگا کہ اب مین گھر کیونکر جاؤنگا کیونکہ وہان
کشتی نہین ہی ایک مرتبہ اور اُسنے خود بخود ایک سڑک دیکھی کہ اُسکے دونون
طرف بڑے بڑے درخت ہین اور سڑک کے سرے پر ایک بارک دیکھی
کہ اُسکے سامنے رسالے کے سوار پھر رہے تھے اور سوارون کی پوشاک بھی
انگلستان کی فوج کی سی نہین بتائی بلکہ پروس کے ملک کے سوارون کی سی
بتائی مجکو یہ نہین معلوم ہی کہ اُسنے یہ بارک کسواسطے دیکھی کیونکہ مجکو ایسی کسی
بارک سے آگاہی نہین تھی اور پس اُسنے میرے خیال کے دریافت کرنے
کے ذریعہ سے اُس بارک کو نہین دیکھا تھا مجھے یہ بات حاصل نہین تھی کہ جب
اُس شخص پر عمل کرتا تھا اُسکو غائب بینی حاصل ہو جاوے اکثر اُسکو یہ حالت
خود بخود حاصل ہو جاتی تھی مگر بعض اوقات جہان مین چاہتا تھا اُسکو بھیجدیتا تھا
اور کئی دفعہ جب مین نے اُس سے دریافت کیا کہ فلانے مکان مین جو میرے
ایک دوست کا تھا کیا ہو رہا ہی تو اُسنے سب حال مفصل اور صحیح بتایا
اِس شخص نے مجھسے اکثر کہا ہی کہ مین لوگون کو اور چیزون کو صاف نہین
دیکھتا ہون کچھ تاریک دیکھتا ہون لیکن مجھے یقین ہی کہ اگر اُسپر محنت
کیجاویگی تو وہ صاف دیکھنے لگیگا۔

مثال سی و ہشتم - اب جو مثال مین لکھتا ہون اُسکا حال مین نے ایک عورت سے سُنا تھا اور اُسنے خاص اُن لوگون سے سُنا تھا جنکو اُسکا تجربہ ہوا تھا ایک صاحب کلکتہ مین نوکر تھے اُنکی بوی انگلستان کو گئی تھی اور وہ راہ مین جہاز مین تھی اُنھون نے کلکتہ مین ایک غائب بین سے دریافت کیا کہ اِسوقت فلانا جہاز کہان ہی اُسنے بتایا کہ اِسوقت وہ جہاز فلانے جزیرے کے پاس ہی اور کہا کہ آج کا دن اُس جزیرے کے موقع پر اچھا روشن نہین ہی اور وہان بادل سا ہو رہا ہی صاحب نے غائب بین سے کہا کہ تم ہماری بوی کے کمرے مین جاؤ اور دیکھو کہ وہان کیا ہو رہا ہی پہلے تو غائب بین نے عذر کیا کہ عورت کے مکان مین بے خبر جانا اچھا نہین لیکن جب صاحب نے اصراراً کہا تو وہ کمرے کے اندر گیا اور کہا کہ اسباب اُس کمرے کے اندر پریشان پڑا ہوا ہی اور دو عورتین اُسکے اندر بیٹھی ہوئی باتین کرتی ہین جس عورت کو دیکھنے کو وہ گیا تھا اُسکی صورت اور وضع اور پوشاک سب مفصل بتائی جو شخص جہاز کا کپتان تھا اُسنے اپنے روزنامچہ مین سے جب اُس غائب بین کے بیان کی مطابقت کی تو اُسکا بیان صحیح ثابت ہوا جہاز کلکتہ سے ۲-فروری سنہ ۱۸۵۰ عیسوی کو روانہ ہوا تھا اور انگلستان مین ۶-جولائی تک نہین پہونچا تھا کسی سبب سے جہاز سُست چلا ورنہ جس عرصہ مین وہ اُس جزیرے تک پہونچا جہان غائب بین نے اُسے دیکھا تھا اُسوقت تک اُسکو انگلستان مین پہونچنا چاہیے تھا اس غائب بین نے اُس عورت کو کبھی پہلے نہین دیکھا تھا اور ایک اور عورت کے بیان سے جو اُسی جہاز مین سوار تھی معلوم ہوا کہ حقیقت مین اُس صاحب کی بیوی کے کمرے مین جہاز کے اسباب ہمیشہ پریشان پڑا رہتا تھا۔

مثال سی و نہم - مین اوپر لکھ چکا ہون کہ میجر بکلی صاحب حالت ہوش معمولی
مین غائب بینی کی حالت پیدا کر دیتے ہین مگر اب یہ بات بھی لکھنی چاہیے
کہ صاحب موصوف حالت خواب مین بھی غائب بینی پیدا کر دیتے ہین میجر
بکلی صاحب نے مجھے ایک خط اس باب مین لکھا تھا اُسکا خلاصہ
ذیل مین لکھا جاتا ہی اوپر لکھا گیا ہی کہ انگلستان مین دستور ہی کہ میوے
کے پوست مین مثلاً ریٹھے کے اندر تحریرات بند کر کے دوکاندار بیچتے
ہین میجر بکلی صاحب نے ایک عورت پر عمل کیا اور اُسکو حالت خواب مین
غائب بینی کا ملکہ حاصل ہو گیا لیکن اسکے بعد اُسکو حالت ہوش مین بھی غائب
بینی کی قوت حاصل ہو گئی اور جسوقت یہ عورت سو جاتی تھی تو تحریرات مسدود کو
پڑھ لیا کرتی تھی اور فاصلے سے پڑھ لیتی تھی خواہ وہ تحریر میجر بکلی صاحب کے
پاس ہو خواہ نہو ایک اور عورت نے اپنے مکان مین ایک صندوق مین
ایسی ایک تحریر بند کر کے میجر بکلی صاحب کو کہا کہ اب اُس عورت سے
اسکو پڑھوائیے میجر بکلی صاحب کے حکم سے اُسنے اس تحریر کو اسطور پر
پڑھ لیا کہ وہ خود اپنے مکان مین تھی اور تحریر دوسری عورت کے مکان مین
اور وہ عورت بھی جسکے مکان مین وہ تحریر تھی اپنے مکان پر موجود
نہین تھی میجر بکلی صاحب کو بھی اُس تحریر کا حال کچھ معلوم نہین تھا
کہ کیا تھی بعد اُسکے میجر بکلی صاحب نے غائب بین سے کہا کہ ایک
دوکان مین ہمنے سُنا ہی کہ تحریرین بند کی ہوئی بکتی ہین تم اُس دکان مین
جاؤ اور دیکھو کہ کوئی نئی تحریر وہان ملیگی کہ نہین اُس دکان مین
اُسوقت تک کبھی میجر بکلی صاحب گئے تھے نہ غائب بین گئے تھے
غائب بین نے کہا کہ مین چند نئی تحریرین وہان دیکھتی ہون

میجر بکلی صاحب نے کہا بہت ہین کہ تھوڑی اُسنے جواب دیا کہ نہین
چھٹانک ریٹھون مین فقط تین تحریرین نئی ملینگی میجر بکلی صاحب نے
پوچھا کہ تمکو خوب یقین ہی کہ وہ تحریرین نئی ہین غائب بین نے جواب دیا
کہ خوب یقین ہی ایک اُنمین سے وہ تحریر ہی جو مین نے ابھی اُس عورت کے
مکان مین رکھی ہوئی پڑھی ہی میجر بکلی صاحب نے کہا کہ اگر مین چھٹانک
ریٹھے خریدون تو اُنمین تین نئی تحریرین ضرور ملینگی جواب دیا ضرور ملینگی
اور جسکا مین نے ابھی ذکر کیا ہی وہ بھی اُن تینون مین ہوگی اُنھون نے کہا اگر مین فقط
چھٹانک خریدون تو یہ تینون تحریرین ہجاوینگی اُسنے جواب دیا
کہ ہان میجر بکلی صاحب اُسے سوتا چھوڑ کر اُس دوکان کو گئے اور ساتھہ رہ
ریٹھے چھٹانک وزن کے خرید کر لائے اور سب پر ایک چاقو سے
نشان کر کے غائب بین کے روبرو لائے غائب بین نے ایک کی طرف
اشارہ کیا اور کہا کہ اسکو کھولو اُسمین وہی الفاظ تھے جو غائب بین نے
پہلے بتائے تھے اور میجر بکلی صاحب نے لکھہ لیے تھے اور فقط دو اور نئی تحریرین
اُنمین نکلین دوسرے روز میجر بکلی صاحب اُس عورت کے پاس گئے
جسنے اُس تحریر کا پڑھوانا چاہا تھا اور اُسکو بتایا کہ غائب بین نے
یہ عبارت پڑھی ہی اور پھر صندوق مین سے جو اُسی عورت کے ربرو
بند کی ہوئی تحریر نکالی اور اُسکو کھولا تو وہی عبارت اُسمین
لکھی ہوئی تھی —

مثال چہلم۔ ایک عورت کو یہ قدرت تھی کہ جب کوئی تحریر کسی صندوق مین
بند رکھی ہوئی ہو تو وہ بیداری کی حالت مین اُسکو پڑھ لیتی تھی ایک روز وہ
میجر بکلی صاحب کے ساتھہ ایک شخص کے مکان پر خط دینے جاتی تھی

وہ شخص علم موسیقی مین خوب دخل رکھتا تھا راہ مین اُس عورت نے میجر بکلی صاحب سے کہا کہ وہ اپنا گھر چھوڑ کر کہین چلا گیا ہی اور اُسکے نام کا تختہ بھی اُسکے دروازے پر سے ہٹا لیا گیا ہی جب اُس مکان پر پہونچے تو یہ سب حال صحیح ہوا اُس مکان مین جو اور لوگ رہتے تھے اُنسے بھی جب پوچھا تو اُنھون نے کچھ پتہ نہین بتایا کہ وہ شخص کہان اُٹھکر جا رہا ہی اُسوقت میجر بکلی صاحب نے اُس عورت کو عمل کے ذریعہ سے سُلا دیا اور پھر اُسنے کہا کہ اب اُس شخص نے شہر سے باہر رہنے کا ارادہ کر لیا ہی اور اپنے کام کے واسطے روز شہر مین آیا جایا کریگا۔

مثال چہل و یکم۔ لیوس صاحب نے ایک عورت پر عمل کیا اور دوسرے مرتبہ کے عمل مین اُسکو غائب بینی کی قوت حاصل ہوگئی اس حالت مین اُسنے اپنے بعض رشتہ دارون کو جو ہندوستان مین سفر کر رہے تھے دیکھا اور بہت سا حال اُنکا مفصل بیان کیا اُسکے بیان کی تصدیق ہنوز نہین ہوئی ہی جب وہ سوتی تھی لیوس صاحب نے اُس سے کہا کہ کل ایک بجے دوپہر کے بعد مین تمبر نا ملے سے عمل کرونگا تم اُسوقت مجھے دیکھنا اور جو حرکت مین کرون وہ بتانا جب وہ جاگ اُٹھی تو اُسکو لیوس صاحب کے اس کلام کی کچھ بھی خبر نہین رہی اور کسی نے اُس سے کہا بھی نہین کہ صاحب اسطرح کہ گئے ہین دوسرے دن جب ایک بجنے کا وقت ہوا تو وہ لکھ رہی تھی اُسی وقت اُسکو نیند آگئی ایک شخص کو لیوس صاحب پہلے دن سمجھا گئے تھے کہ جو وقت ایک بجیگا اُسوقت دیکھتے رہنا کہ اُس عورت پر کیا عمل ہوتا ہی چنانچہ وہ اُسوقت موجود تھا اور جو کچھ حال اُس سے مجھے معلوم ہوا ہی وہ مین لکھتا ہون یہ شخص اُس عورت سے سوالات کرتا رہا چنانچہ اُس عورت نے

دیکھا کہ لیوس صاحب ایک کمرے مین بیٹھے ہین جو اسباب اُس مکان مین تھا
وہ بھی سب بتایا اور کہا کہ پہلے تو صاحب لکھ رہے تھے اور پیچھے اُٹھکر کمرے مین
کودتے پھرتے ہین اور عجب طرح کی شکلین بناتے ہین جو کچھ اُس عورت نے
بتایا سب صحیح بتایا سوا اس بات کے کہ صندوق چرمی کو اُسنے
کتاب بتا دیا تھا لیوس صاحب ہین اور اُس عورت مین کچھ میل کا ارادہ تھا
اور صاحب موصوف نے بعد اُسوقت کے جب اُنھون نے سمجھا کہ عورت
مذکورہ سو گئی ہوگی شکلین بنانی شروع کین اس نیت سے کہ وہ عورت بھی
ویسی ہی شکلین بنا دے لیکن معمول نے اُنکی نقل نہین کی الا جو حرکتین لیوس صاحب
کرتے تھے اُنکو یہ عورت دیکھتی تھی اور یہ بھی عمل ہو گیا تھا کہ سو بھی
گئی تھی مین یہ نہین کہ سکتا ہون کہ اُسوقت اسپر فاصلے سے کچھ عمل کیا گیا تھا
لیوس صاحب جو اسکو ایک دن پہلے حکم دیگئے تھے اُنکے سبب سے
یہ اثر ہو گیا تھا اتنی بات مین جانتا ہون کہ جب وہ جاگتی تھی تو لیوس صاحب
کے حکم روز اول کا اُسکو کچھ ہوش نہین تھا اور یہ اثر جو اس عورت پر
ہوا تو تیسرے ہی مرتبہ اُسپر عمل ہوا تھا —

مثال چہل و دوم - ایک شخص ق پر لیوس صاحب نے میرے روبرو
اور اور کئی شخصون کے روبرو عمل کیا مثال ۳۲ مین مین لکھ چکا ہون
کہ تلقین کی اُسپر کیا کیا تاثیر ہوئی لیکن اب مین لکھتا ہون کہ تھوڑی دیر
اُسکو غائب بینی کی قدرت حاصل ہو گئی لیوس صاحب نے اُسکو میری طرف
منتقل کر دیا اُسوقت وہ لیوس صاحب کی آواز نہین سنتا تھا لیکن جب
مین نے اُسے پھر اُنکی طرف منتقل کر دیا تو اُنکی آواز سُننے لگا حصۂ اول مین مین
لکھ چکا ہون کہ اگرچہ یہ شخص اُس دن بر اشہر مین کبھی نہین آیا تھا اور مجکو بھی نہین جانتا تھا لیکن

جب مین نے اُس سے کہا کہ تم میرے مکان کو جا کر دیکھو تو وہ گیا اور بیان کیا کہ اتنے کمرے ہین اور فلانا فلانا اسباب ان کمرون مین ہی اور ایک عورت ایک نئی سی وضع کی کرسی پر بیٹھی ہوئی ایک نئی کتاب پڑھ رہی ہی جب مین اپنے گھر کو واپس گیا تو معلوم ہوا کہ وہ عورت حقیقت مین ایک کرسی پر بیٹھی تھی کہ اُسپر وہ شاذ بیٹھتی ہی اور ایک کتاب نئی اُسکے پاس آئی تھی اور اُس کتاب کو پڑھ رہی تھی علاوہ اسکے مین نے یہ بھی دیکھا کہ بہت سی چیزین ق نے ایسی بتائین جنکی طرف میرا خیال بھی نہین تھا اور بہت سی ایسی چیزین نہ بتائین جنکو مین چاہتا تھا کہ وہ دیکھے اور بتاوے اس سے ثابت ہوتا ہی کہ میرے خیال کے ساتھ ق کو شرکت نہین تھی جب ق نے پہلے مجھسے کہا کہ مین آپ کے گھر کو تلاش کر کے وہان جاؤنگا اُسوقت مین نے یہ بھی نہین بتایا تھا کہ میرا مکان کون سے بازار مین ہی تھوڑی دیر بعد اُسنے کہا کہ مین بادشاہی دار الشفا مین ہون مین نے کتنا ہی چاہا کہ اُسکی طبیعت اس دار الشفا کی طرف متوجہ نہو لیکن جب تک اُسنے وہان کا سب حال نہین بیان کیا تب تک وہ وہان سے علٰحدہ نہین ہوا مین اِسکی وجہ نہین بتا سکتا ہون کہ اُسکو دار الشفا کی طرف کیون توجہ ہو گئی شاید یہ سبب ہو کہ دن کے وقت اُسنے اُسکا کچھ ذکر سُنا ہو مگر وہ حالت ہوش مین کبھی پہلے وہان نہین گیا تھا اُسنے اس دار الشفا کا یہ حال بیان کیا کہ دو آدمی ایک کو نہلا رہے ہین اور پھر نیچے پر چڑھ گیا اور جتنی چارپائیان مریضون کی وہان بچھی تھین سب گن کر بتائین شفا خانے مین سے نکلکر پھر وہ میرے مکان کی تلاش کر کے وہان پہونچ گیا اِس مرتبہ ق غائب بین بنگیا تھا اور اُسکی حالت بہت روشن نہین تھی لیکن اُسکے بعد لیوس صاحب نے دیکھا کہ اُسکو غائب بینی کی قوت بخوبی حاصل ہوئی تھی لیوس صاحب کے کہنے سے یہ غائب بین جی ہی جی مین

اُس جگہ گیا جہان اُنکی والدہ رہتی تھی لیوس صاحب کے پاس اُنکی والدہ کی خبر کئی سال سے نہین پہونچی تھی غائب بین نے کہا تمھاری مان زندہ ہی اور اُسی مکان مین رہتی ہی اور اُس طرف سے آپ کے پاس چند روز مین ایک خط بہت ضروری آویگا اور وہ خط راہ مین ہی اور وہ خط ایک شخص کی طرف سے آئیگا جو بہت بیمار ہی اور یہ بھی کہا کہ لیوس صاحب نے ایک خط اپنی والدہ کو لکھا ہی اور وہ خط جلد اُنکی مان کے پاس پہونچیگا اور اور خانگی خبر لیوس صاحب کو ایسی دی کہ جو اُنکے مطلب کی تھی جو کچھ غائب بین نے بتایا تھا سب صحیح ثابت ہوا لیوس صاحب کو وہ خط ملا اور بعد تحقیقات ثابت ہوا کہ اُنکی مان بھی زندہ ہی اور جہان غائب بین نے بتایا تھا وہین رہتی ہی اور اگرچہ لیوس صاحب کو خبر نہین تھی کہ اُنکی مان زندہ تھی یا نہین نہ اُنکے مسکن کا پتا معلوم تھا لیکن جو خط انھون نے لکھا تھا وہ اُنکی مان کے پاس پہونچ گیا تھا اُسکے بعد مین نے اور بھی اذکار اِس غائب بین کی غائب بینی کے سُنے ہین۔

مثال چہل و سوم۔ لیوس صاحب نے ایک عورت پر جسکی عمر ۲۰ سال کی تھی اور جسکا نام ک تھا اور ڈاکٹر سکلک صاحب کی نوکر تھی عمل کیا یہ عورت غائب بین ہو گئی ششم اکتوبر ۱۸۵۰ عیسوی کو شام کے وقت اِس عورت پر لیوس صاحب نے عمل کیا اور اُس سے کہا کہ تم بلون کو جو جرمنی مین ایک شہر ہی جاؤ اُس شہر مین ڈاکٹر سکلک صاحب کی ایک لڑکی ایک مدرسے مین پڑھا کرتی تھی غائب بین نے کہا کہ اِسوقت اُس جگہ رات کے پونے نو بجے ہین اور مین دیکھتی ہون کہ وہ لڑکی سونے لگی ہی اور ایک کپڑا جو سردی کے موسم کا تھا اُسنے اوتار کر کھونٹی پر رکھا ہی ڈاکٹر صاحب کو خیال ہوا کہ غائب بین نے اس کپڑے کے باب مین غلطی کی ہی اسواسطے کہ ابھی موسم اُس کپڑے کے

پہننے کا نہین ہی غائب بین نے یہ بھی کہا کہ یہ لڑکی جون یا جولائی کے مہینے مین
اپنے گھر واپس آویگی اور پھر ملتون کو واپس جاویگی اُسکو ڈاکٹر صاحب نے سمجھا
کہ غائب بین غلط کہتا ہو غائب بین نے اُس عورت کی صورت بھی جو اُس
مدرسے مین پڑھایا کرتی تھی ٹھیک ٹھیک بتائی اور کہا کہ اسوقت ۵۰ لڑکیان
اُس مدرسہ مین پڑھتی ہین اُسنے یہ بھی کہا کہ مدرسہ کی لڑکیان ڈیڑھ بجے
دوپہر کے بعد کھانا کھایا کرتی ہین اور شراب نہین پیتی ہین ایک خاص وضع
کا ایک لوٹا بتایا کہ اُسمین کچھہ پینے کی چیز ہو اور وہ پیتی ہین غائب بین نے یہ بھی
بتایا کہ اُس لڑکی کے کمرے مین کیا کیا اسباب ہو اور کہا کہ ایک قالین وہان
ایک نئی سی وضع کا بچھا ہوا ہو لیکن بوسیدہ ہو گیا ہو اور رنگ اُسکا بہت
سرخ ہو یہ بھی کہا کہ اُس لڑکی کے پاس اُسکی مان کا ایک خط ۸ تاریخ کو آیا تھا
اور وہ لڑکی اپنی مان کو ۹ تاریخ کو خط لکھیگی غائب بین نے کہا کہ مجھے ایک
موٹی سی عورت بھی نظر آتی ہو کہ اُسکے بال سیاہ ہین اور ایک ٹوپی اور سیاہ رنگ کی
اطلس کی پوشاک پہنے ہوئے ہو اور یہ بھی کہا کہ ڈاکٹر مکلک صاحب کی لڑکی
اکثر اکیلی سویا کرتی ہو لیکن کبھی کبھی ایک اور لڑکی بھی اُسکے پاس سویا کرتی ہی
کبھی کبھی ایک فرانسیسی عورت علم موسیقی بھی سکھایا کرتی ہو اور یہ بھی کہا کہ دوپہر سے
پہلے ڈاکٹر صاحب کی بیٹی گرجا گھر مین نماز پڑھنے گئی تھی لیکن بارش کے سبب سے
دوپہر کے بعد تیسرے پہر گرجا گھر کو نہین گئی تھی اور یہ بھی کہا کہ انجیل کا فلانا مقام
گرجا گھر مین اُسنے پڑھا تھا عند التحقیقات اُس غائب بین کے سب بیان سوائے
ایک دو باتون کے سچ نکلے غلطی یہ تھی کہ وہ لڑکی تیسرے پہر بھی گرجا گھر مین گئی تھی
اور جو مقام انجیل کا غائب بین نے بتایا تھا وہ نہین پڑھا تھا بلکہ اور مقام
پڑھا تھا لیکن اور سب باتین صحیح تھین یعنی اُس لڑکی نے وہ کپڑا جو سر دی کے

موسم کا تھا اسواسطے موسم کے پہلے پہن لیا تھا کہ اُس روز وہان سردی زیادہ تھی اور اُس دن رات کو پونے نو بجے ہی سو گئی تھی اور وہ گرم کپڑا اوتار کر اُسنے کھونٹی پر رکھا اور اُس دن سے ایک ہی دن پہلے ناگاہ معلمہ نے اُس سے کہا تھا کہ مجھے کچھ کام ہے اور مین کہین باہر جانے والی ہون تمکو جون یا جولائی کے مہینے مین اپنے گھر کو واپس جانا ہوگا معلمہ کی صورت جو غائب بین نے بتائی تھی ٹھیک تھی کھانے کا ذکر جو تھا وہ سب صحیح تھا اور پانی کے برتن کی صورت بھی ایسی ہی تھی جیسی غائب بین نے بتائی تھی قالین کا رنگ اور صورت اور اور اسباب بھی جیسا غائب بین نے بتایا تھا ویسا ہی تھا اُس لڑکی کا ضرور ارادہ تھا کہ نوین تاریخ کو اپنی مان کو خط لکھے اور ایک فرانسیسی عورت کبھی کبھی علم موسیقی مین سبق دیتی تھی اُسوقت مدرسے مین وہ آ کر گئی بھی تھین اب دیکھنا چاہیے کہ اِس عورت کو کسی کے خیال کے ساتھ شرکت ہرگز نہین تھی کیونکہ جو باتین اُسنے بیان کین (مثلاً اُس لڑکی کا جون یا جولائی کے مہینے مین اپنے گھر کو واپس آنا کہ نہ اُس لڑکی کو ایک دن پہلے تک خبر تھی نہ اُسکے مان باپ کو کچھ فکر گمان تھا) ایسی تھین کہ کوئی بھی اُس جگہ نہین جانتا تھا علاوہ اسکے اِس غائب بین کا بیان اور بیان کا انداز ایسا تھا کہ بیشک معلوم ہوتا تھا کہ کسی نہ کسی ذریعہ سے جو کچھ وہ کہتی ہے دیکھکر کہتی ہے اِس غائب بین کے بیان مین کچھ پیش گوئی یا پیش بینی بھی پائی جاتی تھی مثلاً یہ ایک پیش بینی تھی کہ وہ لڑکی ۹۔ تاریخ کو خط لکھیگی اور فلانے مہینے مین جو آنے والا تھا اپنے گھر واپس آئیگی

مثال چہل و چہارم ۔ الف جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے بلا ذریعہ کسی تحریر یا اور چیز کے غائب بین ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی اُسکو غائب بینی خود بخود بلا عمل مقناطیسی کے حاصل ہو جاتی ہے ایک دن ڈاکٹر ہیڈک صاحب کے پاس ایک خط آیا

کہ وہ کاتب کا دستخط نہین پہچانتے تھے الف بے نے اُنسے کہا کہ آپ ابھی اس خط کو نہین کھولیے پہلے مین آپ کو اس خط کا حال بتاؤنگا جو مین نے خواب مین (یعنی حالت غائب بینی جو خود بخود واقع ہو گئی تھی) دیکھا ہی اُسنے کہا کہ اسمین دو کاغذ ہین اُسمین سے ایک کاغذ مین ایک ٹکڑا لپٹا ہوا ہی اور وہ ٹکڑا سادہ اُس لفافہ مین ہی اس خط سے متعلق نہین مین ایک آدمی و ر ایک ماتم لکھتا ہون جب خط کھولا تو جو الف نے کہا تھا وہ سچ نکلا اور پہلے ہی فقرے مین ایک شخص کے آنے کا ذکر تھا الف کو یہ خواب اُسوقت نظر آیا تھا کہ جب کاتب خط نے خط کا لکھنا شروع بھی نہین کیا تھا تو ہنوز جو کچھ لکھنا منظور تھا کاتب کے ذہن مین ہی تھا کہ الف کو حال معلوم ہو گیا اور کاتب خط اُس مقام سے دو سو میل کے فاصلے پر تھا جہان الف تھا۔

الف کا یہ حال ہی کہ جب وہ خواب مقناطیسی مین ہوتا ہی تو جو کچھ اُسکے پس پشت ہوا جس مکان مین وہ ہو اُسکے دروازے کے باہر ہوتا دیتا ہی چنانچہ ایکبار مین بھی اُس مکان مین تھا جہان اُسپر عمل ہو رہا تھا اُسنے کہا کہ فلانے فلانے اتنے آدمی باہر کھڑے ہوے ہین اور اُنکو یہ شوق ہی کہ ہم سنین کہ اندر مکان مین کیا کیا عجائب باتین ہو رہی ہین اگرچہ کاغذ چھپا ہوا یا تصویرین صندوق مین بند کی ہوئی رکھین ہون تو وہ خواب کی حالت مین اُنکو دیکھ لیتا ہی علاوہ اِسکے کہ مین نے خود یہ تجربات دیکھے ہین مجھے خوب معلوم ہی کہ ڈاکٹر ہیڈک صاحب جو تجربات کرتے ہین بہت احتیاط اور عقل سے کرتے ہین اور اگر مین خود بھی اُنکے تجربات کو نہ دیکھتا تو جو کچھ وہ لکھتے یا بیان کرتے مجھے اُسمین ہرگز شک نہین ہو سکتا۔

مثال چہل و پنجم۔ یہ مثال عجیب ہی اسواسطے کہ عامل نے کبھی کسی پر عمل

مقناطیسی ہوتے نہین دیکھا تھا فقط چند کتابین اس مضمون کی پڑھی تھین اور جب اُسنے خود آزمایش کرنی چاہی تو مرتبہ اول ہی فقط خواب مقناطیسی ہی نہین پیدا کیا بلکہ معمول کو قوت غائب بینی بھی حاصل ہوگئی ان صاحب کا نام پادری گلمور صاحب ہی یہ صاحب بہت عقیل اور شریف اور ہوشیار ہین میری درخواست سے جب انھون نے ایک خط مین مفصل حال اپنی آزمایش کا لکھا ہی وہ خط ذیل مین بجنسہ لکھا جاتا ہی سوائے آثار خواب اور غائب بینی کے اس مثال مین اثر شرکت اور اتفاق حواس بھی پایا جاتا ہی اگر گنجایش ہوتی تو اور بہت سی مثالین بھی مین لکھ سکتا تھا کہ میرے بہت سے دوستون زن و مرد نے اکثر تجربات کیے ہین اور اُنکو تجربات مین کامیابی ہوئی ہی لیکن اس خط کو ایک نمونہ سمجھنا چاہیے اور اسی پر قیاس کر لینا چاہیے کہ جو حالات عمل کی تاثیر کے لکھے گئے ہین اُنمین مبالغہ نہین ہی —

خط سنہ ۱۸۴۳ء کے موسم بہار مین مین نے بہت کچھ علم مقناطیس روحانی کے باب مین پڑھا لیکن مین نے کبھی کسی آدمی پر عمل ہوتے نہین دیکھا تھا جو کتابین مین پڑھتا تھا اُنکو پڑھ کر مجھے بہت حیرانی ہوتی تھی اور مین کہا کرتا تھا کہ خدایا یہ کیا اسرار ہی لیکن چونکہ بہت ایماندار اور شریف آدمیون کا بیان مین لکھا تھا اسواسطے مین اپنے جی مین جانتا تھا کہ کچھ نہ کچھ بات ضرور ہوگی میرے خیال مین یہ بات نہین آتی تھی کہ ایسے اچھے اچھے آدمی سب جھوٹے ہین مین نے خود آزمایش کرنی چاہی ۷ مئی ۱۸۴۳ عیسوی کو مین نے ایک عورت سے جو میری نوکر تھی کہا کہ تم اس بات پر راضی ہو کہ تم پر عمل کیا جاوے اُسنے کہا کہ راضی ہون اُسکی عمر ۱۸ سال کی تھی اور اُسکے بال اور آنکھین سیاہ تھین اور بدن پتلا تھا اُس سے پہلے اُسنے کبھی مسمرزم (یعنی اس عمل کا) نام

بھی نہین سُنا تھا مین نے خوب نظر جماکر ساٹ منٹ تک اُسکی داہنی آنکھ کی
پتلی کی طرف دیکھا اور اُس سے کہا کہ تم میری طرف نظر جماکر دیکھتی رہو چودہ
منٹ تک مین اسطرح دیکھتا رہا اور ارادہ تھا کہ بس اب موقوف کردون
کہ اُسنے کہا کہ مجھے میری طبیعت اسوقت کچھ عجب طرح کی معلوم ہوتی ہی اس
بات سے میرے دل کو ذرا مضبوطی ہوئی اور مین آٹھ منٹ تک اور بھی
اُسکی طرف دیکھتا رہا دس منٹ کے بعد اُسکی آنکھین آہستہ آہستہ بند ہوگئین
اور تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ بالکل سوگئی اُسکے ہاتھ اور پانون ہلنے لگے
اور ذرا بیقراری سی اُسے معلوم ہوئی مین نے اولٹا عمل کیا تو اُسنے کہا
کہ اب میری طبیعت خوش معلوم ہوتی ہی اور وہ بیقراری بھی رفع ہوگئی اُسکا
سر بھی پہلے اسطرح ہلتا تھا جیسے کوئی اونگتا ہو مین نے اُس سے پوچھا
کہ اب تمھاری طبیعت کیسی معلوم ہوتی ہی اُسنے کہا کہ تماشے کی طبیعت
معلوم ہوتی ہی اس حالت مین مین نے اُسے دہ منٹ تک رہنے دیا مین نے
پھر چاہا کہ اُسپر علم قیافے کے آثار نمایان کرون لیکن یہ بات نہ ہوسکی
پھر مین نے ایک پر سے اُسکی ناک اور ہونٹون کو گدگدایا لیکن اُسے
کچھ بھی خبر نہ ہوئی پھر مین نے ایک بازو کو اکڑا دینا چاہا لیکن یہ بات بھی
نہ ہوسکی پھر مین نے اُسپر سے عمل کا اثر اوتار لیا اور جب وہ جاگی تو اُسکو کچھ بھی
ہوش نہین تھا کہ سوتے وقت کیا کیا ہوا حالت بیداری مین جب مین نے
اُسکے بدن کو تھوڑا سی پر چھوایا تو اُسکو گدگدی ہونے لگی یہ آزمایش اولین
میری اسطرح پوری ہوئی بعد ازان مین اُسپر ہر شب عمل کرتا رہا اور روز بروز
اُسپر تاثیر اور میری قوت عمل زیادہ ہوتی گئی آخر کار مین اُسکو ۲ پل یعنی
ایک منٹ کے دو ثلث کے عرصہ مین سولا دیتا تھا جب اُسپر عمل ہوتا ہی

تو اگر مین پانی یا نمک یا مصری یا دودھ یا اور کچھ منھ مین رکھون تو اگرچہ وہ
اور مکان مین ہو اور مین اور مکان مین ہون تب بھی اُسکو بھی ویسا ہی ذائقہ
معلوم ہوتا ہی اگر مین اپنے پانُون مین سوئی چبھاؤن یا کوئی بال اپنے جسم
مین سے اُکھاڑون یا کوئی شخص کہین میرے بدن مین چٹکی لے تو اُسپر بھی
ایسا ہی اثر ہوتا ہی اور بالکل صحیح صحیح بتا دیتی ہی کہ فلانی بات ہوئی ہی ۷-
اگست کو مین نے دیکھا کہ اُسپر غائب بینی کی حالت واقع ہو گئی جب
مین نے اُس سے کہا تو وہ وہان گئی جہان میری والدہ رہتی تھین اور
اُس مکان کی ہیئت اور میری والدہ کی صورت اور اُنکا لباس ٹھیک ٹھیک
بتایا جب وہ اس حالت مین تھی تو مین اُسے ایک کمرے مین چھوڑ کر
خود کئی کمرون مین پھرتا رہا اور اپنے دل مین جب خوب نیت کی کہ وہ اپنے
کمرے سے میرے پیچھے پیچھے آوے تو ہمیشہ آئی اور میرے پیچھے پیچھے پھرتی رہی
پھر مین اپنے باغ مین گیا اور یہ نیت کی کہ وہ یہان آوے چنانچہ تھوڑی دیر پیچھے
وہ وہان موجود ہو گئی راہ مین سیدھی چلتی تھی مگر آہستہ آہستہ لیکن چلنے مین
کہین غلطی نہین کی مین یہ دیکھتا تھا کہ جب وہ میرے پاس آتی تھی تو دونون
ہاتھ اُسکے آگے کو پھیلے ہوتے تھے اور جب وہ مجھے ہاتھون سے چھوتی تھی
تو ایسا صدمہ یا جھٹکا خفیف ہوتا تھا جیسا کہ کوئی لوہے کی سوئی سنگ مقناطیس
سے اُچٹ کر چمٹ جاتی ہی ۹- مارچ سنہ ۱۸۴۴ء کو میرے مکان پر کئی
دوستون کا کھانا تھا اور اُسوقت میرے مکان پر ایک مشہور ڈاکٹر صاحب
اور اُنکی دو ہمشیرہ دو اور عورتین اور ایک صاحب مجسٹریٹ موجود تھے
اُسوقت مین نے اپنے نوکر پر عمل کیا اور اُس سے کہا کہ فلانی شخص
جو یہان بیٹھی ہی اُسکے گھر مین جاؤ اُس مکان کا فاصلہ میرے گھر سے

ایک میل سے زیادہ تھا غائب بین نے دیکھا کہ اُس عورت کی نوکر باورچی خانہ مین بیٹھی ہی اور ایک اور عورت اُسکے ساتھ ہی اور جب اُس سے کہا کہ اچھی طرح دیکھکر اُس دوسری عورت کا نام بتاؤ تو اُسنے نام بھی بتایا چنانچہ اُسکا نام سچ تھا کیونکہ جسکا مکان تھا اُسنے اُسکے قول کو تصدیق کیا جب اُس سے کہا کہ تم مکان کے اندر فلانے کمرے مین جاؤ تو اُسنے جا کر کہا کہ ایک عورت فلانی وہان بیٹھی ہوئی ہی وہ عورت اُس مکان مین حقیقت مین تھی اور غائب بین نے کہا کہ اُس عورت کے ہاتھ مین ایک خط ہی اور وہ رو رہی ہی جب ہم سب کھانا کھا چکے تو اُس مکان مین اُٹھکر گئے اس غرض سے کہ دیکھین غائب بین کا بیان صحیح ہی یا نہین وہان جا کر دیکھا کہ حقیقت مین اُس عورت کے پاس ایک خط اُسی وقت آیا تھا اور اُسمین لکھا تھا کہ تمھاری مان بہت بیمار ہی حتی کہ اُسکی زندگی کی امید نہین ہی اور تم جلد آجاؤ اسواسطے وہ عورت رو رہی تھی —

دوسری اگست کو ایک جہاز ایک بندرگاہ سے روانہ ہوا تھا دو [illegible] ستمبر کو ... نے غائب بین سے کہا کہ دیکھتی ہو کہ یہ جہاز کہان کہان جاتا اُسنے دیکھا کہ دریا سے سات سو میل چلکر جہاز مذکور ایک جگہ ٹھہرا ہوا ہی اور ایک جہاز چھوٹا سا اور اُس جہاز کے ساتھ تھا بین نے اُس سے کہا کہ اُس دوسرے جہاز کو بھی دیکھو چنانچہ اُسنے دیکھا کہ وہ جہاز ذرا اور نیچے دریا مین ہی اور کپتان جہاز شراب پی رہا ہی اور ایک اور آدمی اُسکے پاس بیٹھا ہوا ہی چند روز کے بعد ناخدا جہاز کا آیا غائب بین نے کہا کہ وہ آدمی ہی جو کپتان کے پاس جہاز کے کمرے مین بیٹھا تھا ناخدا نے کہا کہ ڈوجا[illegible] جہاز دوسرے جہاز کو چھوڑ دیا تھا لیکن کپتان صاحب نے حکم دیا تھا کہ اُس

ذرا نیچے دریا کے لے جاؤ چنانچہ غائب بین نے یہی بات دیکھی تھی دوسری ستمبر کو پھر غائب بین نے دیکھا کہ جہاز مذکور خوب چل رہا ہے اور کپتان سویا ہوا ہے اب اُسنے کہا کہ جہاز فلانی جگہ سے آگے نکل گیا لیکن اب مین فقط ایک کتا جہاز پر دیکھتی ہون حالانکہ جب جہاز پہلے چلا تھا تو اُسمین دو کتے تھے جب کپتان صاحب چند عرصے کے بعد واپس آئے تو اُسنے روزنامچہ کے بموجب جو حال دریافت کیا گیا تو اُنھون نے کہا کہ ایک کتا ایسا بیمار ہو گیا تھا کہ اُسکو ہمنے سمندر مین پھینک دیا تھا ۔

۲۵ دسمبر کو ایک دوست ل نامے میرے مکان پر تھے اُنھون نے اِس غائب بین کی قوت غائب بینی کا امتحان کرنا چاہا اُنکی درخواست کے بموجب غائب بین اُنکے مکان مین گئی اور دیکھا کہ اُنکا باپ آتش خانے کے پاس ایک آرام چوکی مین بیٹھے ہوے ایک کتاب پڑھ رہا ہے کبھی اُس مکان مین یہ غائب بین نہین گئی تھی لیکن اُسنے اُس مکان کی صورت اور جو اسباب اُسمین تھا ٹھیک ٹھیک بتا دیا جتنے چراغ وہان جلتے تھے اور جو کچھ آل کی بیوی کر رہی تھی سب اُسنے بتایا ل کو یقین ہوا کہ بعض بعض باتین جو غائب بین نے بیان کین صحیح نہین ہین لیکن جب اُنھون نے اپنے مکان پر جا کر تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ جو کچھ غائب بین نے کہا تھا سب سچ تھا اُسی روز ل نے مجھے لکھ بھیجا کہ غائب بین کو کہو کہ فلانے شخص کے مکان پر جاوے چنانچہ وہ وہان گئی اور بیان کیا کہ بہت عورتین اور بہت لڑکیان وہان ہین اور اُنمین ل کی ہمشیرگان بھی ہین ل کو مین نے کہلا بھیجا کہ غائب بین یہ بات کہتی ہے اُنھون نے جواب مین لکھا کہ ہان اُس مکان مین آج بڑا کھانا تھا اور وہان قریب ۴۰ عورتون کے تھین اور میری ہمشیرگان بھی وہان تھین

جسوقت عمل ہورہا تھا میرے دروازے پر ایک دستک ہوئی مین نے
غائب بین سے پوچھا کہ دروازے پر کوئی ہو اُسنے کہا ہان ایک عورت
آئی تھی اُسکو فلانے کمرے مین لے گئے ہین مین نے اُس سے کہا کہ دیکھکر
اُسکا نام بتاؤ کہ وہ عورت کون ہی اُسنے غور سے دیکھکر نام بھی بتایا
جب مین اُس کمرے مین گیا تو دیکھا کہ حقیقت مین وہی عورت بیٹھی تھی
جسکا نام غائب بین نے بتایا تھا ۔

ایک روز گرمی کے موسم مین ایک میرے دوست مع تمام اور اُنکی
بیوی اور اُنکی دو بیٹیان میرے مکان پر آئین جب وہ اپنے مکان کو
واپس جانے لگے تو مین نے اُنسے کہا کہ آپ اپنے مکان مین دیکھتے رہیے گا کہ
کل ۱۱ بجے دوپہر سے پہلے وہان کیا کیا ہوتا ہی اور مین اپنی غائب بین کے
ذریعے سے آپ کے مکان مین آؤنگا چنانچہ مین نے ایسا ہی کیا اور
دوسرے روز ڈاک مین اُنکو لکھ بھیجا کہ آپ سب فلانے کمرے مین
بیٹھے تھے اور وہان فلانی جگہ روشنی جل رہی تھی اور آپ کی بیوی فلانی
جگہ بیٹھی تھی اور ایک کتاب اُنکے سامنے رکھی ہوئی تھی اور آپ کی بیوی
کے سر پہ ایک پگڑی بندھی ہوئی تھی اور ایک نئی سی وضع کی پوشاک
پہنے ہوے تھی اور آپ اپنی پوشاک کا ذکر فلانی جگہ کھڑے ہوے کر رہے تھے
ایک لڑکی آپ کی فلانی جگہ تھی اور دوسری لڑکی فلانی جگہ تھی اور اُسکے
پاس ایک نوکر بھی تھی یہ غائب بین اُس مکان مین کبھی پہلے نہین گئی تھی یہ دلیپی
ڈاک مین نے جواب بھیجا کہ حقیقت مین ہماری بیوی اُسوقت پگڑی پہنے ہوے
تھی لیکن ہم اُسوقت بانسری بجا رہے تھے اور اُنھون نے لکھ بھیجا کہ ہمکو یقین
نہین ہوتا کہ کوئی شخص اِتنے فاصلے سے کچھ حال بتا سکے مین نے کچھ تھوڑا سا مال

لکھا ہی جو مین نے خود دیکھا اور آزمایا مجکو یہ بات نہین معلوم ہوتی کہ یہ غائب
بینی کیونکر پیدا ہوجاتی ہی لیکن اتنی بات تو مین جانتا ہون کہ مین اپنی آنکھ سے
جو کچھ ہوتا ہی دیکھون اسکو کیونکر یقین نہ کرون قطع نظر اس سے کچھ مین نے ہی یہ آثار
ہوتے نہین دیکھے ہین سیکڑون بہت ایماندار اور شریف آدمیون نے ایسے
حالات کا بیان کیا ہی اور میرے خیال مین کبھی یہ بات نہین آسکتی ہی کہ سب نے
جھوٹھ ہی بولا ہی علاوہ اسکے دنیا مین جو باتین اور چیزین دیکھتا ہون
سب اسرار ہین عقل کے خلاف تو نہین لیکن آدمی کے ادراک سے باہر ہین مین
یہ بات نہین بتا سکتا ہون کہ مین بولتا کس طرح ہون اور سنتا اور دیکھتا کس
طرح ہون لیکن یہ بات تو ضرور جانتا ہون کہ دیکھتا بھی ہون اور سنتا بھی
اور بولتا بھی ہون اسی طرح مین یہ نہین جانتا ہون کہ غائب بین کس
ذریعے سے اور کس ترکیب سے غائب اور بعید چیزین دیکھتا ہی لیکن مین یہ
جانتا ہون کہ وہ دیکھتا ضرور ہی مین یہ بات بھی نہین بتا سکتا ہون کہ غائب
بین میری مرضی کا کیونکر مطیع ہوجاتا ہی لیکن ناچار اتنی بات ماننی پڑتی ہی
کہ وہ مطیع ضرور ہوجاتا ہی بہت آدمی عمل مقناطیسی پر یہ اعتراض کرتے ہین کہ
اگر جوان عورتون پر عمل کیا جاوے تو اُنکے خراب کر دینے کا بڑا اندیشہ ہی
مجکو اس بات کا تجربہ نہین ہوا ہی لیکن مجھے یہ یقین ہی کہ یہ خیال اُن لوگون کا
غلط ہی جو جوان عورت حالت عمل مین خراب ہوسکتی ہی وہ ہر حالت مین
خراب ہوسکتی ہی لیکن جو عورتین حقیقت مین نیک بخت ہین اُنکے ذہن مین
کبھی کوئی خیال بد نہ خود آویگا نہ حالت عمل مین کبھی کسی عامل کی کوئی
بُری بات وہ مانینگی جنکی طبیعت خراب ہوگی وہ ہر حالت مین خیالات
فاسد کو اپنے جی مین آنے دینگی جو نیک بخت ہونگی وہ کسی حالت مین بھی

ایسے خیالات کو اپنے دل مین جگہ نہین دینگی - اس باب مین اب مین آپ کو وہ بات یاد دلاتا ہون جو مین اوپر لکھ چکا ہون کہ حالت عمل مین معمول کے اچھے اچھے خیالات زیادہ تر نمایان ہوتے ہین عمل مقناطیسی سے اصل طبیعت آدمی کی تو نہین بدل جاتی ہے لیکن بعض بعض خیالات حالت رسمی کی نسبت زیادہ اعلیٰ ہو جاتے ہین لیکن جہان تک مجکو تجربہ ہوا ہے مین نے یہ دیکھا ہے کہ اگر کچھ بھی تغیر معمول کی طبیعت مین ہوتا ہے تو یہ ہوتا ہے کہ بدی اور جھوٹ سے زیادہ نفرت اور نیکی اور راستی کی طرف زیادہ رغبت ہو جاتی ہے خیالات اسفل کو مین نے کبھی زیادہ نمایان ہوتے نہین دیکھا ہے اعلےٰ خیالات کو اعلیٰ تر ہوتے دیکھا ہے -

مثال چہل و ششم - خط آیندہ سے معلوم ہوگا کہ جو شخص لائق اور ہوشیار ہین اگرچہ انکو کسی امر مین شبہہ بھی ہو لیکن بہت احتیاط اور عقلمندی سے امتحان کر لیتے ہین خط آپ کی درخواست کے بموجب مین یہ خط لکھتا ہون اگست کے مہینے تک مجکو عمل مقناطیسی کے نام سے نفرت تھی اور خصوصا غائب بینی کی نسبت تو مجکو بہت ہی شبہہ تھا مین نے کبھی آزمائش نہین کی تھی لیکن باوجود اسکے مجکو شک اور نفرت کمال تھی -

اگست کے بعد مین مع چند احباب کے سٹلنڈ کو گیا تھا اور تھوڑے عرصے کے بعد مین نے سُنا کہ وہان ایک غائب بین ہے ایک شخص کو مین خود مدت سے جانتا تھا مین نے سُنا کہ اس شخص پر عمل مقناطیسی کی تاثیر خوب ہوتی ہے اور وہ شخص غیب کی باتین خوب بتاتا ہے اور دیکھتا ہے مین نے جب یہ سُنا تو مجکو یقین نہین ہوا مجکو کہنے والون پر تو شبہہ نہ ہوا لیکن مجھے یہ یقین ہوا کہ غائب بین جو کچھ کہتا ہے سچ نہین کہتا ہے جو جی مین آتا ہے کہدیتا ہے

چنانچہ جسنے مجھسے یہ بات کہی تھی اُسکو مین نے اسی طرح جواب دیا
اور مین نے کہا کہ مجھے تب یقین ہو کہ جب میرے سامنے عمل کیا جائے
اور مین اُسکا امتحان جسطرح چاہون خود کرون عامل نے کہا کہ آپ کو
اختیار ہے کہ آپ خود امتحان کر لین مین نے کہا کہ مین ایسے بیان پر
اعتماد نہ کرونگا جسکو مین تصدیق نہین کر سکون بلکہ ایسی باتین پوچھونگا
جسکا امتحان اُسی وقت ہو جاوے اور اُسوقت کے امتحان سے راست
یا دروغ غائب بین کے بیان کا معلوم ہو جاویگا عامل نے جواب دیا کہ مین تو
پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ جسطرح آپ چاہین امتحان کر لین مجھے تسلی ہوئی
اور مین نے اپنے جی مین کہا کہ اب مین ابھی غائب بین کا دروغ ثابت
کرونگا اُسی وقت عامل نے غائب بین کو بلایا اور اُسپر میرے روبرو
عمل کیا اور جب عامل نے کہا کہ اب اس شخص پر عمل کی تاثیر ہو گئی تو
مین نے اپنے ہی باب مین چھ سوال اُسکو لکھکر دیے اور خود وہان سے
چلا گیا اور اُس سے کہا کہ جب مین واپس آؤنگا تو ان سوالات کے
جواب مجھے دینا سوالات یہ تھے کہ جب مین وہان سے چلا جاؤنگا تو مین
کہان کہان جاؤنگا میرا لباس کیا ہوگا مین نے اپنے لباس کو ایک خاص
طور پر اُس مکان مین سے نکلکر بدل ڈالا ایک یہ سوال تھا کہ کہان کہان
جا کر مین کیا کیا کرونگا یہ باتین ایسی تھین کہ غائب بین رسمی حالت مین
کبھی نہ جان سکتا تھا نہ قیاس سے کچھ بتا سکتا تھا جب مین واپس آیا تو
مین نے کہا کہ جواب دیجیے اور جب انھون نے جواب دیے تو مجکو بہت
حیرت ہوئی کہ سب کچھ غائب بین نے سچ کہا تھا اور جس آزمائش سے مین یقینًا
یہ سمجھا تھا کہ اس غائب بین کا فریب ظاہر ہو جاویگا اُسی آزمائش کا نتیجہ ہوا

کہ مجکو اُسکی راست بیانی مین اعتقاد ہوگیا غرض کہ مین نے امتحان اسطور پر
کیا تھا اور ایسی ایسی باتین پوچھی تھین کہ اُنکے بتا دینے سے جو شبہہ مجھے پہلے تھا
وہ بالکل رفع ہوگیا لیکن مین اتنی آزمائش پر بھی قانع نہین ہوا اور بھی آزمائشین
مین نے بہت کین اور نتیجہ یہ ہوا کہ مجکو بالکل یقین ہوگیا کہ حقیقت مین غائب
بینی کا مادہ معمول کو ہوجاتا ہے یہ تو مین نہین جانتا ہون کہ یہ قوت کسطرح معمول کو
حاصل ہوجاتی ہے لیکن اُسکے حاصل ہونے مین شبہہ نہین تفصیل و تشریح لکھنے کے
واسطے تو کئی ورق چاہیین کیونکہ تین برس تک برابر دو دو گھنٹے روزانہ مین
آزمائش کرتا رہا لیکن وہ حال مین لکھتا ہون یہ معمول نہایت مفلس ہے
لیکن تندرست ہے اور تعلیم بھی اُسکو اچھی ہوئی ہے یہ شخص کبھی سکاٹلنڈ سے
باہر نہین گیا ہے اور جو جزائر قریب جوار مین ہین اُنکو کبھی اُسنے نہین دیکھا ہے
ایک روز شام کو جسوقت اُس پر غائب بینی کا عمل ہوا تو میرے ایک دوست نے
ایک خاص مقام کا جی مین خیال کیا اور غائب بین سے کہا کہ میرے ساتھ
وہان چلو میرے دوست نے غائب بین کو اُس جگہ کا نہ نام بتایا نہ اور کچھ
پتا بتایا غائب بین نے اُس مقام کے ایک مکان کا حال بتایا اور کہا کہ
اُسکے گرد بڑے بڑے درخت ہین اور اتنے کمرے اُس مکان مین ہین اور
جب اُس سے کہا کہ اب تم فلانے کمرے مین جاؤ تو اُسنے کہا کہ اُسمین
ایک مرد اور دو عورتین بیٹھی ہین اور ایک تصویر فلانی جگہ رکھی ہے پھر جب
اُس تصویر کا حال زیادہ پوچھا تو اُسنے کہا کہ یہ تصویر ایک مرد کی ہے
اور اُسکے نیچے ایک نام بھی لکھا ہے اور جب اُس سے کہا کہ نام پڑھو تو اُسکو
ذرا وقت تو اُس سبب سے ہوئی کہ وہ خط اچھا نہین تھا لیکن اُسنے نام
پڑھ دیا یہ مکان اڈنبرا مین تھا جب ہم وہان گئے تو معلوم ہوا کہ اُسوقت

اُس مکان مین موجود ہی آدمی تھے جو غائب بین نے بتائے تھے اور اُس تصویر
پر بھی وہی نام پایا جو غائب بین نے بتایا تھا سواے اِس مکان کے
مین نے غائب بین کو اور بھی مکانون اور مقامات کو بھیجا اور اُسنے
سب کا حال مفصل بتایا اور مجھے یقین ہوا کہ جو کچھ وہ کہتا ہی سچ کہتا ہی مثلاً مین نے
اُسے اپنے مکان پر بھیجا اور جو حال اُسنے وہان کا بیان کیا اسطرح بتایا
کہ بہت آدمی جو گنتیون اُس مکان مین بیٹھے ہین نہین بتا سکتے تھے
جس جس کمرے کا مین خیال کرتا تھا وہین غائب بین جاتا تھا اور سب
حال ٹھیک ٹھیک اور صحیح بتاتا تھا پھر مین نے اُس سے کہا کہ سر جان
فرنکلن صاحب کا حال بتاؤ اُس نے دو جہازون کے نام بتائے مجھے
افسوس ہی کہ جیسا آج کل سر جان فرنکلن صاحب کے سفر کا بابت لوگون کو
خیال اور تردد ہی ویسا مین نے غائب بین سے بہت تردد سے حال نہین پوچھا
ورنہ بہت خوب ہوتا کہ اور غائب بینون کے بیانات سے اِس غائب بین
کے بیان کا مقابلہ کرتا جب کبھی مین نے اِس غائب بین کا امتحان کیا
ایسی باتون سے امتحان کیا کہ جنکو فوراً مین تصدیق کر سکتا تھا غرضکہ
اُسنے بتایا کہ سر جان فرنکلن صاحب کا فلانا جہاز اٹکا ہوا ہی جو لوگ
جہاز مین ہین زندہ ہین مگر پژمردہ خاطر ہین اور جو سوالات اُنسے اُسنے کیے
تو غائب بین نے کہا کہ جہاز کے لوگ یہ جواب دیتے ہین کہ ہمکو
بچنے کی امید نہین ہی غائب بین نے کہا کہ تھوڑی دور تک تو جہاز کے گرد
پانی ہی لیکن آگے برف ہی اور جہاز چل نہین سکتا ہی بے شک ان بیانات
کی ابھی تصدیق تو ہو نہین سکتی ہی جب کبھی اُسطرف مین غائب بین کو
بھیجتا تھا تو وہ سردی کے سبب سے کانپتا معلوم ہوتا تھا اور کہتا تھا

کہ اِس جگہ نہایت شدت کی سردی ہو اور بھی آثار چھوٹے چھوٹے ایسے ہوئے کہ اگر اُسکے بدن مین چٹکی لیجاتی تھی یا کچھ چیز چبھائی جاتی تھی تو اُسکو کچھ بھی خبر نہین ہوتی تھی اور جب میرے ہاتھ مین اُسکا ہاتھ ہوتا تھا اور میرے ہاتھ پر کوئی اِس قسم کا صدمہ ہوتا تھا تو وہ چلاتا تھا اور شور کرتا تھا اور جب پانچ چھ آدمیون نے آپسمین ہاتھ پکڑ لیے اور جو سب سے دور تھا اُسکے ہاتھ مین کبھی چٹکی لی تو اُسکو بہت تکلیف ہوتی تھی اگر کوئی شخص کچھ گاتا تھا تو معمول فوراً اُسی طرح گانا شروع کرتا تھا اور بطور نقل ایسی ایسی باتین اچھی طرح بولتا تھا کہ کبھی اُسنے سنی بھی نہین تھین جب وہ جاگ گیا تو اُسکو کچھ بھی حال حالت خواب کا معلوم نہین تھا ایک مرتبہ جب وہ جاگا تو ذرا اُسکی طبیعت نادرست معلوم ہوئی لیکن ذرا سا سرد پانی جب اُسکو پلایا گیا تو وہ پھر چاق ہوگیا اُسوقت کمرا گرم تھا اور جب وہ سویا تھا تو اُسپر سورج کی گرمی اور شعاع پڑتی تھی معمول نے یہ بات کہی کہ مجھے کبھی کچھ تکلیف عمل کے سبب سے معلوم نہین ہوئی ہو لیکن کبھی میری بیوی یہ بات کہا کرتی ہو کہ جب تمھارے اوپر عمل ہوتا ہو اور پھر بعد عمل کے تم جاگتے ہو تو جسطرح پہلے بہت باتین کیا کرتے ہو اسطرح نہین کیا کرتے ہو یہ بات کہنی مناسب ہو کہ اِس معمول نے دو ایک غلطیان بھی کہین لیکن اِن غلطیون کے کرنے ہی سے یہ بات ثابت ہوتی ہو کہ اور جو باتین اُسنے کہین فریب آمیز کچھ نہ تھا ایسا کون آدمی ہو جو غلطی نہین کرتا ہو مثلاً ایک غلطی اُسنے یہ کی کہ جب مین نے اُس سے کہا کہ تم فلانے شخص کو دیکھو تو اُسنے کہا کہ وہ مزدورون سے فلانا کام ہموار سے مین چالاتا ایک دوسرا شخص مزدورون کی نگرانی کررہا تھا لیکن یہ دونون شخص ایسے مشابہ تھے کہ جو لوگ اُنکو جانتے تھے اُنکو بھی اُنکی صورتون مین فرق شکل سے معلوم ہوتا تھا ایک اور غلطی بھی اِس غائب بین نے کی کہ اُس

غلطی کے ہونے کی وجہ مجھے معلوم نہین ہوتی ہی ۱۲ دسمبر کو غائب بین نے میرے مکان کو دیکھا اور اپنے عامل سے کہا کہ اُس مکان مین فلانے فلانے آدمی بیٹھے ہین اور یہ کام کر رہے ہین غلطی اتنی ہوئی کہ جس روز غائب بین نے اُنکو میرے مکان پر دیکھا اُسوقت وہان کوئی نہین تھا بلکہ ایک اور روز جو اُسوقت سے تین ہفتے پیچھے آیا تھا وہ احباب میرے میرے مکان پر تھے باقی حال سب سچ تھا مجھے یہ وجہ نہین معلوم ہوئی کہ اُسنے اور سب باتین صحیح کیون بتائین اور غلطی وقت مین کیون کی یہ شخص یعنی ہمول فلانا ہی اور اُنکا نام فلانا ہی اگر کسی شخص کو امتحان کی ضرورت ہی تو سٹلنڈ مین جاکر امتحان کر لے —

ایک شخص ق نام مع اپنی دو دخترون کے ایک جگہ سے دوسری جگہ کو جاتے تھے اور وہان اُنکو ایک بیٹا ملنے والا تھا ایک عورت پر انمین سے ایک شخص نے عمل کیا اور جب وہ سو گئی تو اُس سے دریافت کیا کوئی شخص یہان آنے والا ہی کہ نہین اُسنے کہا کہ مین اپنے بھائی کو آتے دیکھتی ہون لیکن جس بھائی کے آنے کی اُنکو امید تھی اور جس طرف سے اُسکے آنے کی امید تھی وہ بھائی اور وہ سمت نہین بتائی بلکہ دوسرے بھائی کو دوسری جانب سے آتا بتایا اور کہا کہ وہ دخانی گاڑی مین آرہا ہی اور ایک کتاب گاڑی مین بیٹھا پڑھ رہا ہی اور جو لباس اُسکا تھا وہ بھی بتایا یہ حال سُنکر سب حاضرین حیران ہوئے لیکن اُنکو حیرانی اور بھی زیادہ اُسوقت ہوئی کہ جب وہی بھائی تھوڑی دیر بعد آگیا جسکو اُس عورت نے آتے ہوئے دیکھا تھا سب اُسکے

* اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہی کہ غائب بین کو حالت پیشین بینی اُسوقت تھی عقب بینی سوا سطے نہین تھی کہ کبھی وہ لوگ پہلے اُس مکان مین نہین تھے بلکہ آیندہ وقت آئے تھے یہ اُن چند لواحق مین سے ایک باعث غلطی کا ہی جنکا مین اوپر ذکر کر چکا ہون —

آنے کا یہ تھا کہ اُسکی بیوی بیمار تھی اور اُسنے جب سُنا کہ میری ہمشیر گان فلانی جگہ آنے والی ہین تو وہ دفعتہً اُس جگہ اِس نیت سے آگیا تھا کہ ایک کو اپنی ہمشیر گان مین سے بیمارداری کے واسطے لیجاونگا پہلے کچھ خبر بھی بھائی کے آنے کی نہین آئی تھی کیونکہ چلدینے سے پہلے فقط ایک گھنٹہ پہلے چلنے کا ارادہ کیا تھا سو اُسمین شک نہین ہیکہ اِس عورت نے اپنے بھائی کو حقیقت مین راہ مین چلتا ہوا دیکھا تھا۔

جس شخص سے مین نے یہ حال سُنا تھا اُسی نے مجھسے ایک اور حال کا بھی ذکر کیا اور وہ یہ ہیکہ دو عورتین باہمین بہت محبت رکھتی تھین اور دونون پر عمل ہوا کرتا تھا ایک مرتبہ ایک عورت اُنمین سے دفعتہً بہت رونے لگی اور کہا میرے دوست یعنی دوسری عورت پر اسوقت ایک سخت مصیبت پڑی ہی اُسوقت وہ عورت سنو میل کے فاصلے پر تھی لیکن عند التحقیقات یہ بیان اِس عورت کا درست معلوم ہوا۔

مثال چہل و ہشتم۔ مین اُن لوگون کے نام تو نہین جانتا ہون جنکا یہ ذکر ہی لیکن اِس حال کے صحیح ہونے مین کچھ شبہہ نہین ہی ایک جوان عورت پر جب وہ اپنے گھر سے باہر تھی عمل ہوا اور اُس سے کہا کہ تم اپنے باپ کے گھر کو جاکر دیکھو چنانچہ اُسنے دیکھا کہ ڈاک والا ایک خط دے رہا ہی اور یہ خط میرے نام کا ہی اور فلانی جگہ سے میرے بھائی کا خط آیا ہی جب وہ جاگی تو اُسکو اُس خط کا کچھ خیال بھی نہین تھا جب اُس سے دریافت کیا کہ تمہارا بھائی کہان ہی تو اُسنے کہا کہ اپنے بیٹے کے ساتھ فلانی جگہ دس روز ہوئے گیا ہی تو یہ خیال کیا گیا کہ یہ عورت بطور خواب کسی پہلے خط کو دیکھتی ہی لیکن جب وہ گھر گئی تو معلوم ہوا کہ حقیقت مین خط آیا تھا اور

اُسکا بھائی بسبب شدت موسم کے پھر اُسی جگہ آگیا تھا جہان سے اُس روز ہوئے پہلے چلا گیا تھا اور وہ خط اُس جگہ سے نکلا گیا تھا ایسے ایسے حال اکثر واقع ہوتے ہین لیکن جتنی مثالین ہمنے لکھی ہین اس بات کے ثبوت کے واسطے کافی ہین کہ حالت مقناطیسی مین معمول اکثر کسی نہ کسی ذریعہ سے جو ہم نہین بتا سکتے ہین غائب شخصون اور غائب اشیاء کو دیکھتے ہین اور جو کام اُسوقت وہ لوگ کرتے ہین صحیح صحیح بتا دیتے ہین

مثال چہل و نہم - ایک جوان عورت پر جسکی عمر ۱۸ سال کی تھی لیوس صاحب نے عمل کیا اور جب اُسکو حالت غائب بینی کی حاصل ہوگئی تو اُس سے کہا کہ تم نئی دنیا کو جاؤ چنانچہ وہ بموجب حکم لیوس صاحب کے نیو یورک کو جو نئی دنیا مین ایک شہر ہے گئی اور وہان سے دریاے نیاگارا* پر گئی دریاے نیاگارا پر جاکر پہلے تو وہ بہت ڈری لیکن بعد اُسکے پانی کو گرتا ہوا اور اُس مقام کی فضا دیکھکر بہت خوش ہوئی اور سب حال پانی کے گرنے کا صحیح صحیح بتایا بعد اُسکے جو پل آبشار پر تھا اُسکو دیکھا اور بتایا اور پل پر کھڑے ہوکر جو فضا نظر آتی تھی اُسکا سب حال بیان کیا بعد اُسکے اُسے شہر بفلو کو بھیجا اور اُس شہر کو بہت گندہ دیکھکر بہت نفرت کی حقیقت مین وہ شہر بہت گندہ ہے بعد اُسکے اُسے بوترول کے بازار مین بھیجا اور وہان جاکر وہ نہایت شاق ہوئی اُسکو بہت نفرت ہوئی اُس شہر مین لوگ بطور غلام بکتے ہین انگلستان مین بردہ فروشی بالکل ممنوع ہے اسواسطے اُس عورت کو بردہ فروشی کا حال دیکھکر بہت نفرت ہوئی بعد اُسکے اُسنے ایک مہتمم اخبار کو دیکھا کہ ایک اخبار پڑھ رہا ہے جسوقت اُس عورت پر عمل ہوتا تھا اُسی وقت ایک اور عورت پر بھی عمل کیا گیا اور اُسنے پہلی عورت کے سب بیانات کو تصدیق کیا

* نیاگارا نئی دنیا مین ایک دریا ہے ایک پہاڑ بہت اونچا ہے اُسکے اوپر سے یہ دریا کئی سو فٹ نیچے گرتا ہے اور اُسکے گرنے کی آواز کئی کوس تک جاتی ہے

مثال پنجاہم۔ اٹکنسن صاحب نے ایک عورت پر جو ایک ڈاکٹر کی بیٹی تھی عمل کیا
اُسکو غائب بینی کی قوت حاصل ہوگئی لیکن اُسکے باپ کو یقین نہ ہوا کہ غائب بینی
کی قوت اُسکو حاصل ہی اُسوقت اٹکنسن صاحب نے اُسکے باپ سے کہا کہ جب
آپ اپنے گھر جاوین تو فلانے وقت آپ جو چاہین وہ حرکت کیجیے گا یہ عورت
عمل کے وقت اپنے گھر مین نہین تھی جو وقت مقرر ہوا تھا اُسوقت اِس عورت
اٹکنسن صاحب نے عمل کیا اور اُس سے کہا کہ تم اپنے باپ کے فلانے
کمرے مین جاؤ چنانچہ جب وہ وہان گئی تو اُسنے اپنے باپ کو اور اور
لوگون کو دیکھا لیکن دفعتہً ہنس کر اِس عورت نے کہا کہ میرا باپ کیا
ایک میز پر اُسنے کرسی بچھائی اور اُس کرسی پر ایک کتے کو بٹھا دیا ہی اٹکنسن
نے اُسی وقت ڈاک مین لکھ بھیجا کہ غائب بین یہ بات کہتی ہی اور جواب
لکھا آیا کہ حقیقت مین اُسکا بیان راست ہی۔

مثال پنجاہ و یکم۔ اٹکنسن صاحب نے ایک عورت پر عمل کیا اور عمل
ذریعہ سے ایک ایسی بیماری کو اچھا کیا جو نہایت سخت تھی اور کسی علاج
اچھی نہین ہوتی تھی اُس عورت کو غائب بینی کی قوت حاصل ہوگئی اور
حالت مین اُسنے خود بخود ایک اپنے رشتہ دار کے مکان کو دیکھا کئی روز
جب اُسپر عمل ہوتا تھا اُس مکان کو دیکھا کرتی تھی اور ایک مرتبہ اُسنے کہا کہ
بہت بیمار ہی اور ڈاکٹر صاحب کو بھی دیکھا اور کہا کہ ڈاکٹر صاحب فلانا
کرتے ہین اور گو اُسکا جی اُس بیمار کو دیکھنے کو نہین چاہتا تھا لیکن روز
کرتی تھی تا وقتیکہ وہ بیمار مر گیا مرنے کے بعد وہ لاش کو دیکھتی رہی اور
دفن ہوا تب تک جو کچھ ہوتا رہا دیکھتی رہی اور بتاتی رہی کہ یہ حال ہو رہا ہی جب
ہو چکا تب بھی لاش کو قبر مین دیکھتی رہی اور جو تغیرات لاش مین قبر کے اندر

انکو دیکھ دیکھکر بہت گھبراتی رہی مدت کے بعد اُس لاش سے اُسکا خیال ہٹا جو کچھ بات دریافت ہو سکتی تھی عند التحقیقات صحیح ثابت ہوئی۔

مثال پنجاہ و دوم۔ دو عورتین دار السلطنت ملک فرانس مین بھتین اُنھون نے اپنی ایک بہن کو جو انگلستان مین تھی لکھا کہ تم کچھ لکھکر ہمارے پاس بھیجدینا۔ اُسنے فقط یہ عبارت لکھکر بھیجدی کہ تمھارا خط بہت دیر مین پہونچا ایک عامل بین کو اُنھون نے لفافہ دیدیا اُسنے کہا کہ تم یہ نہین جانتی ہو کہ یہ کس نے لکھا ہے یہ عبارت انگریزی مین لکھی ہے لیکن نہایت باریک لکھی ہوئی ہے کچھ تھوڑی سی عبارت مین پڑھ سکتا ہون اور نہین پڑھ سکتا ہون اِسواسطے کہ بہت باریک لکھا ہوا ہے یہ عبارت ایک عورت نے لکھکر بھیجی ہے وہ اپنے گھر مین نہین ہے ایک اور شخص کے پاس رہتی ہے وہ تمھاری بہن ہے تمھاری ہمشیرہ ایک عورت کے پاس جسکی عمر پچاس سال کی ہے رہا کرتی ہے اور سمندر کے کنارے پر ایک شہر مین ہے اُسکی عمر زیادہ ہے لیکن بدن دُبلا ہے تمھاری ہمشیرہ باتین بہت کیا کرتی ہے تمھاری بہن بہت تندرست ہے لیکن آج صبح کو دن چڑھے سو کر اُٹھی تھی اب وہ کچھ پڑھ رہی ہے اب اُسکے پاس اسوقت دو عورتین اور ایک مرد بیٹھا ہے یہ شخص اُسی مکان مین ایک علحدہ کمرے مین بیٹھا ہے لیکن وہ اُسکا گھر نہین ہے اُس مکان کی مالک جو عورت ہے اُسکے اعضا مین درد رہتا ہے اور مالش کرایا کرتی ہے تمھاری ہمشیرہ کو غائب بینی کی قوت کا اعتقاد ہے تمھاری بہن فرانسیسی زبان کم بولتی ہے لیکن سمجھ لیتی ہے اُسکو میرا سلام لکھ بھیجو اور لکھدو کہ اگر فرانسیسی زبان مین کچھ لکھ بھیجوگی تو اُسے مین پڑھ دونگا۔

ایک مرتبہ ایک خط کسی شخص کے نام لکھا ایک لفافہ مین بند کرکے ان دونون

عورتون نے اس غائب بین کے ہاتھہ مین رکھدیا جب اُس سے پوچھا کہ اسمین کیا ہی تو اُسنے کہا کہ تمکو اس سے کچھ تعلق نہین ہی یہ خط ایک عورت نے لکھا ہی جو تمھاری بہن کے گھر مین رہتی ہی اُس خط کے سرنامہ پر اُسنے ایک نام دیکھا اور کہا کہ یہ نام اُس شخص کا ہی جو مین نے کہا تھا کہ اُس مکان مین رہتا ہی جہان تمھاری بہن رہتی ہی - کرنیل برون صاحب نے مجھہ سے کہا ہی کہ اس غائب بین نے بہت خانگی باتین اکثر ہمکو بتائی ہین چنانچہ ایک مثال اُسکی ذیل مین لکھی جاتی ہی -

مثال پنجاہ وسوم - ایک شخص اس غائب بین سے کچھ پوچھنے آیا جسوقت غائب بین پر عمل ہو رہا تھا اُسنے کہا کہ تم اسواسطے آئے ہو کہ کچھ چیز تمھاری جاتی رہی ہی اُس نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو پھر غائب بین نے کہا کہ تم فلانی جگہہ نوکر ہو اُس شخص نے کہا کہ سچ کہتے ہو پھر غائب بین نے کہا کہ تمھارا ایک ٹوکرا جاتا رہا ہی اور اُسمین کچھ جانور تھے اور اُس ٹوکرے مین جو کبوتر تھین تمنے فلانی فلانی جگہہ اُنکی تلاش بھی کی لیکن تمکو کچھ پتا نہین ملا ایک مسافر جو تمھاری گاڑی مین سفر کرتا تھا فلانی جگہہ پہونچ کر اس بات سے بہت دق ہوا کہ جب وہ پہلے چلا تھا تو دو ٹوکرے تھے اور فلانے مقام پر پہونچ کر ایک ہی ٹوکرا رہگیا اسوقت مستفسر حیران ہو کر کہنے لگا کہ یہ بات عجیب ہی کہ یہ غائب بین یہ سب حال بتاتا ہی پھر غائب بین کہتا رہا کہ جب تمھاری گاڑی فلانی جگہہ پہونچی تو بعض بعض مسافر فلانی فلانی جگہہ اُتر گئے اور گاڑی بان ایک ٹوکرے کو لیکر فلانی طرف چلا گیا اور حیران ہوا کہ یہ کیا بات ہی کہ کوئی اس ٹوکرے کا دعوی نہین کرتا ہی خوف کے سبب سے اُسنے مدت تک کسی سے اُس ٹوکرے کا حال نہین کہا بلکہ طویلے مین چھپا رکھا اور جسوقت تمنے فلانی جگہہ لکھکر استفسار کیا تو تمکو یہ جواب ملا

اُس ٹوکرے کا پتا نہین ملتا ہی حالانکہ وہ ٹوکرا طویلے مین موجود تھا چند روز ہوے کہ گاڑیبان نے اُس ٹوکرے کو فلانی جگہہ اُس دریچے کے نیچے رکھدیا ہی اگر تم وہان جاکر دیکھوگے تو ملجاویگا لیکن دو سَو ٢٠٠ جونکین اُسمین مری ہوئی ملینگی دوسرے روز وہ شخص وہان گیا اور اُسکو ٹوکرا ملا اور دو سَو ٢٠٠ جونکین مری ہوئی پائین مالک گاڑی عامل اور غائب بین کا دونون کا بہت مشکور ہوا کیونکہ جس شخص کی جونکین تھین جب ٥ روز تک اُنکا پتا اُسکو نہین ملا تو اُسنے نالش کردی تھی اور جتنی قیمت کی وہ جونکین تھین اُس سے دوگنی قیمت کا دعوی کیا تھا۔

سنہ ١٨٢٥ عیسوی مین اِس غائب بین کی قوت غائب بینی کا ایک جلسے مین امتحان ہوا ہر ایک آدمی کو اختیار دیا گیا تھا کہ اپنا ایک ایک دوست لے آوے چنانچہ ایک شخص اپنے ساتھ ایک دوست کو لایا جو ایک ہی دن پہلے کیلیفورنیا سے آیا تھا اور اُسکو عمل مقناطیسی کی نسبت بہت شک تھا کیلیفورنیا کے ساحل پر ایک جہاز جزیرہ جیپان کا غارت ہوگیا تھا اُسمین سے ایک ٹکڑا ایک بت کا کنارے پر سمندر کے جہال سے آگیا تھا اِس شخص نے سمندر کے کنارے پر سے اُس ٹکڑے کو اُٹھا لیا تھا اب اُس ٹکڑے کو اُسنے اپنی جیب مین رکھ لیا جب غائب بین سے اُسنے پوچھا کہ میری جیب مین کیا ہی تو غائب بین نے جواب دیا کہ جیپان کے ملک کے بت کا ایک ٹکڑا ہی اور اُسکے اوپر کچھ عبارت بھی کندہ ہی تم کیلیفورنیا مین سمندر کے کنارے پر چل رہے تھے وہان سے تمنے اُسے اُٹھا لیا تھا پہلے تمنے اُسے سمجھا پتھر ہی لیکن بعد اُسکے تمکو معلوم ہوا کہ چند روز پیشتر یہ جہاز جیپان کا اُسجگہہ غارت ہوگیا تھا اُسمین سے یہ ٹکڑا ایک بت کا کنارے پر آگیا ہی۔

ایک روز جلسے مین ایک شخص نے اِس غائب بین کے ہاتھ مین ایک خط رکھ دیا اور کہا کہ جس مکان مین میرا بیٹا فلانی جگہ رہتا ہی اُس مکان کا حال بتاؤ غائب بین نے کہا کہ بجائے اُس مکان کے حال بیان کرنے کے مین آپ کو بتاتا ہون کہ آپ کا بیٹا بہت بیمار ہی اُسنے کہا کہ کیا بیمار ہی غائب بین نے کہا کہ آپ کے ہاتھ مین ایک خط آپ کے فرزند کا ہی جسمین وہ لکھتا ہی کہ مین خیریت سے ہون کل آپ کے پاس اُسکی بیوی کا خط آویگا جسمین وہ لکھیگی کہ آپ کا بیٹا بہت بیمار ہی مین آپکو یہ صلاح دیتا ہون کہ جسوقت آپ کے پاس وہ خط آوے تو آپ فوراً اپنے بیٹے کے پاس چلے جایئے اسواسطے کہ اُسکی طبیعت کے حال سے جیسے آپ واقف ہین ایسا کوئی نہین اور آپ ہی اُسے بچا سکتے ہین اور کوئی نہین بچا سکتا ہی کیونکہ وہ بہت بیمار ہی چنانچہ دوسرے روز وہ خط آیا اور وہ شخص اپنے بیٹے کے پاس چلا گیا اور پندرہ روز کے علاج کے بعد اُسکو اچھا کیا جب یہ شخص واپس آیا تو شہر مین اس بات کا بہت چرچا ہوا مین نے یہ مثالین اِس غائب بین کے ملکے کی لکھی ہین اسواسطے کہ اُنکی راستی مین کچھ شبہہ نہین ہی کبھی کبھی یہ غائب بین غلطی بھی کرجاتا ہی لیکن حصۂ اول مین مین لکھ چکا ہون کہ جب غلطی ہوتی ہی تو فقط یہی ثابت ہوتا ہی کہ اسوقت قوت غائب بینی اچھی طرح نمایان نہین ہی لیکن جن بیانات کی نسبت شہادت بخوبی حاصل ہی اُنکی نسبت تو شبہہ نہین ہوسکتا ہی یہ غائب بین جو غلطیان کرتا ہی اُسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہی کہ بہت لوگ جو اُسکے پاس کھڑے ہوتے ہین اُنکی تاثیر کے سبب سے اُسکو محنت بھی زیادہ ہوتی ہی اور اُس سبب سے غلطی بھی ہوجاتی ہی

حالت خواب مقناطیسی مین قوت اندرون بینی اور پیشین بینی کا بیان

خواب مقناطیسی مین یہ اثر اکثر نمایان ہوتا ہی کہ معمول اپنے جسم کے اندر کا حال بتا دیتا ہی جن لوگون پر مین نے عمل کیا ہی اُنھین یہ قوت مین نے نہین دیکھی ہی اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہی کہ انپر وہ اعلیٰ حالت ہنوز واقع نہین ہوئی ہی جسمین یہ قوت حاصل ہو جاتی ہی لیکن الف کو جسکا ذکر اکثر اس کتاب مین ہوا ہی یہ قوت حاصل ہی وہ اپنے جسم کے اندر کے سب اعضا شفاف اور روشن اور متحرک دیکھتا ہی اوائل مین تو جو وہ دیکھتا تھا اُسکے دیکھنے کے سبب سے بہت گھبراتا تھا لیکن پیچھے پیچھے خوف اور گھبرانا موقوف ہو گیا مین نے اُسکو ایسی حالت مین نہین دیکھا ہی لیکن جو کچھ ڈاکٹر ہیڈک صاحب کے عامل نے اس باب مین بیان کیا ہی اُسپر مجھے اعتبار ہی اور بھی کئی معمولون کا حال اسطور کا لکھا ہی لیکن مین فقط الف کا حال لکھتا ہون کیونکہ گنجایش زیادہ طوالت کی نہین ہی—

مثال پنجاہ وچہارم — معمول کو جو اپنے جسم کے اندر کا حال دیکھنے کی قوت ہی اس سے ملی ہوئی وہ قوت ہوتی ہی جسکے سبب سے معمول اُن لوگون کے جسم کے اندر کا حال بتاتا ہی جو اُسکے ساتھ ہم ربط کیے جاتے ہین اسجگہ مین ایک مثال لکھتا ہون جسمین الف نے یہ حال فاصلے سے بتایا مثال بست و نہم مین لکھ چکا ہون کہ الف نے میرے بیٹے کو [illegible] سے

اُڈن برا مین دیکھا تھا یہ بات اکتوبر کے مہینے مین ہوئی تھی اور میرے بیٹے کی تحریر کے ذریعہ سے الف نے حال بتایا تھا جنوری کے مہینے مین اُسکو کچھ بیماری دماغ کی ہوگئی تھی جب وہ بیمار تھا تو مین نے ایک خط مین جو ڈاکٹر ہیڈک صاحب کے نام لکھا تھا تذکرہ لکھدیا کہ میرا بیٹا بیمار ہی لیکن یہ نہین لکھا تھا کہ کیا بیماری ہی جب الف نے پہلی اکتوبر مین میرے لڑکے کو دیکھا تھا تو اُسکو ایک طرح کا اُنس اُسکے ساتھ ہو گیا تھا ڈاکٹر ہیڈک صاحب نے الف سے کہا کہ بتاؤ تو وہ لڑکا کیسا ہی اُسوقت کوئی تحریر اُس لڑکے کی الف کے پاس نہین تھی لیکن اُسنے اُس لڑکے کو تلاش کرکے دیکھ لیا اور حالانکہ ڈاکٹر ہیڈک صاحب نے اُسکی بیماری کا کچھ ذکر نہین کیا تھا لیکن الف نے کہا کہ وہ لڑکا بہت بیمار ہی جو جو علامات بیماری کی تھین سب اُسنے ایسی مفصل بیان کین جیسی مین لڑکے کے پاس بیٹھکر بتاتا اور کہا کہ اُسنے مطالعہ بہت کیا ہی اسواسطے اُسے یہ بیماری ہوگئی ہی مین نے آغاز بیماری دیکھکر اُسکا پڑھنا لکھنا کم کردیا تھا لیکن اگرچہ وہ بہت کم مطالعہ کرتا تھا تاہم اُسکو یہ بیماری ہوگئی الف نے بتایا کہ دماغ کے اعصاب اور رگون مین فلانا فلانا فتور ہی اور جب اُسکے بیان کو ایک ڈاکٹر صاحب کے روبرو بیان کیا تو اُنھون نے کہا کہ بیشک یہ فتور صحیح معلوم ہوتا ہی ایک روز غائب بین نے اپنے جسم کے ایک عضو کی بیماری کا حال اور اُس عضو کی ہئیت اور حالت بیماری کی حالت مین اُسطرح پر بیان کی کہ آنکھ سے وہ عضو نظر نہین آسکتا ہی اور غالب ہی کہ جو کچھ اُسنے بیان کیا صحیح ہوگا ۔۔

مین نے بیشین بینی کا اثر نمایان ہوتے بہت مرتبے نہین دیکھا ہی یہ اثر

کمتر واقع ہوتا ہی اور حصۂ اول مین بعض بعض صورتین پیشین بینی کے آثار کے نمایان ہونے کی لکھی ہین اکثر تو یہ قوت اسطرح نمایان ہوتی ہی کہ معمول بتا دیتا ہی کہ کسوقت اُسپر کیا حالت واقع ہوگی اور یہ بھی بتا دیتا ہی کہ فلانے وقت جو فلانی حالت واقع ہوگی تو اُسکے بعد بھی کبھی پھر ہوگی یا نہ ہوگی دوسری صورت یہ ہی کہ معمول بتا دیتا ہی کہ مین فلانے وقت تک سوؤنگا اور یہ بھی بتا دیتا ہی کہ کب حالت روشن پاؤنگا اور کوئی قوت واقع ہوگی لام نے مجھسے کہا تھا کہ جب اتنے مرتبے میرے اوپر عمل ہوگا تو مجکو بخوبی روشن حالت حاصل ہوگی مین تو پہلے کہہ چکا ہون کہ وہ ٹھیک ٹھیک نہین بتا سکا تھا کہ کتنے مرتبے کے عمل مین یہ بات حاصل ہوجائیگی۔ لیکن جون جون اُسپر عمل ہوتا گیا اُسکی طبیعت زیادہ روشن ہوتی گئی مین نے اُسپر قریب ۵۴ مرتبے کے عمل کیا شاید اگر اس سے نصف مرتبے اور عمل کیا جاتا تو حالت روشن حاصل ہوجاتی اور مجھے امید تھی کہ معمول آیندہ ٹھیک ٹھیک بتا دیگا کہ کتنے مرتبے کے اور عمل کرنے مین حالت اعلیٰ پیدا ہوجاویگی لیکن وہ دفعۃً زیادہ بیمار ہوگیا اور پھر عمل کرنے کا موقع نہ رہا اور جب وہ بیماری سے اچھا ہوگیا تو جیسی اُسکی طبیعت پہلے اثر پذیر تھی ویسی نہ رہی پس اب پھر مجھے ابتدا سے عمل کرنا ہوگا۔

بعض غائب بینون کو یہ قدرت حاصل ہوجاتی ہی کہ وہ بتا دیتے ہین کہ ہمپر کسوقت کیا صدمہ واقع ہوگا چنانچہ ایک غائب بین نے چندروز پہلے صدمہ کے واقع ہونے سے بتا دیا تھا کہ فلانے دن گرجا گھر سے نکلتے ہوئے زینون پر سے مین گر پڑونگا اور جن لوگون کو خودبخود حالت سکوت ادنیٰ یا اعلیٰ حاصل ہوجاتی ہی وہ اُس حالت کے واقع ہونے کا وقت پہلے بتا دیتے ہین حالت سکوت اعلیٰ کا باب لکھونگا اُسمین مختصر حال اس قسم کا لکھونگا۔

اور غیر لوگون کے حال کی نسبت پیشین بینی بہت کم ہوتی ہی اور جن لوگون پر بین نے خود عمل کیا ہی اُنھین مین نبے یہ قوت نمایان ہوتے نہین دیکھی ہی لیکن ایسی حالت کے واقع ہونے کے اکثر تذکرے درج ہین میجر بکلی صاحب نے مجھے اطلاع دی ہی کہ مینے ایسی تاثیر اکثر ہوتے دیکھی ہی اور مثال ہاے ذیل جو مین لکھتا ہون اُنکی ہی بتائی ہوئی لکھتا ہون۔

مثال پنجاہ و پنجم۔ ایک جوان عورت پر جب لندن مین عمل ہوا تو اُسنے بیرو شجات مین اپنے ماباپ کے گھر کو دیکھا اور کہا کہ میرے ایک چھوٹے بھائی کو سرخ بادہ پیدا ہوگیا ہی جب اُس سے دریافت کیا کہ تمھاری چھوٹی بہن کو تو نہین یہ مرض ہوا تو اُسنے کہا کہ نہین لیکن اُسکو بھی چار شنبہ آیندہ کے دن ہو جاویگا اور میری بڑی بہن کو بھی ہوگا لیکن چار شنبہ آیندہ سے پیچھے جو چار شنبہ آویگا اُس روز ہوگا یہ سب باتین صحیح نکلین۔

مثال پنجاہ و ششم ایک عورت نے جو کنیڈا ملک مین تھی ایک غائب بین سے کہا کہ تم شہر کیبک مین جاؤ اُسوقت غائب بین نے کہا کہ اسوقت مین نہین جا سکتا ہون ایک اور روز اُس پر عمل ہوا تو وہ گیا اور جس مکان مین دیکھنے کو اُسنے کہا تھا وہان کے سب آدمیون کو دیکھا اور اُنکی سب کی صورت بتائی تو اُس غائب بین نے کہا کہ یہ عورت (جس نے اُس سے کیبک جانے کو کہا تھا) مسدود تحریرات پڑھ سکے گی لیکن آج نہین اور مجھے اُسکی نسبت یہ قوت پہلے حاصل ہوگئی یہ دونون باتین صحیح نکلین۔

مثال پنجاہ و ہفتم۔ ایک غائب بین نے میجر بکلی صاحب سے کہا کہ اگر آپ فلانی عورت پر عمل کرینگے اسطور پر کہ اُسکے سر کے گرد تین مرتبے اپنے ہاتھون کو حرکت دیجیئےگا تو اُسکو یہ قوت حاصل ہوجاویگی کہ صندوق مین اگر کوئی تحریر

بند کر کے اُسکے روبرو رکھی جاوے تو وہ تین لفظ پڑھ سکے گی چنانچہ جب اُسپر اسطرح پر عمل کیا گیا تو ایسا ہی ہوا اور اگرچہ جو تحریر اُسکے روبرو رکھی گئی تھی اُسمین چند لفظ تھے لیکن وہ تین ہی لفظ پڑھ سکی اِس عورت پر پہلے کبھی عمل نہین ہوا تھا انیجر بکلی صاحب کہتے ہین کہ اکثر اِس قسم کی پیشین بینی اُنکے بہت معمول کرتے ہین یعنی پہلے سے بتا دیتے ہین کہ فلانے شخص پر فلانے طور پر عمل کرنا چاہیے اور فلانی فلانی قوت اُنکو حاصل ہوگی اور عائب ہین کہ یہ بیانات ہمیشہ صحیح ہوتے ہین ظاہر ہو کہ اگر اِس درجہ تک پیشین بینی حقیقت مین ہوتی ہو تو اِس سے زیادہ درجے کی بھی ہو سکتی ہو اِس بات کا دیکھ لینا کہ فلانے شخص کو فلانے وقت سرخ بادہ ہوگا یا فلانا شخص فلانے وقت بند تحریر پڑھ سکیگا ایسا ہی مشکل ہو جیسا اِس سے زیادہ اور کسی بات کا دریافت کر لینا مشکل ہو۔

حصۂ اول مین مین لکھ چکا ہون کہ جو خواب سچے ہوتے ہین وہ پیشین بینی کے سبب سے واقع ہوتے ہین اِسمین تو شک نہین کہ سچے خواب ہوا کرتے ہین اور وجہ اُنکی یہی معلوم ہوتی ہو کہ اکثر تو خواب کی حالت مین اور کبھی کبھی حالت بیداری مین پیشین بینی اسطور پر واقع ہو جاتی ہو کہ حواس ظاہری پر کسی چیز کی تاثیر نہین ہوتی ہو حواس باطنی کا فعل نمایان ہوتا ہو جب مین ایسی پیشین بینی کا ذکر کرونگا جو خود بخود واقع ہو جاتی ہو تو چند مثالین لکھونگا لیکن اِس جگہ مین نے فقط اُسی پیشین بینی کا ذکر کیا ہو جو حالت خواب مقناطیسی مین واقع ہوتی ہو۔

دو ایک عائب بین مین نے ایسے دیکھے ہین کہ اُنھون نے حالت خواب مقناطیسی مین پیشین گوئی دو ایک معاملون مین کی ہو لیکن ہنوز وہ امور واقع ہونے والے ہین اسواسطے مین یہ نہین کہ سکتا ہون کہ وہ پیشین گوئی صحیح ہی یا نہین

اٹھارھوان خط

حالت مسکوت

حالت مسکوت جسکی تعریف حصۂ اول مین ہوئی ہی واقع ہوتے مین نے خود نہین دیکھی لیکن بہت مثالین ایسی حالت کے واقع ہونے کی تحریری موجود ہین حصۂ اول ہین مین لکھ چکا ہون کہ ایک شخص پر یہ حالت ۷ ہفتون تک برابر رہی بریڈ صاحب نے لکھا ہی کہ ہمکو بہت تجربہ اسی حالت کے واقع ہونیکا ہوا ہی اور حصۂ اول ہین مین کرنیل ٹونسنڈ صاحب کا ذکر لکھ چکا ہون کہ صاحب موصوف جب چاہتے تھے اپنے اوپر یہ حالت پیدا کر لیتے تھے ہندوستان مین بہت فقیر ایسے ہوے ہین اور ہین کہ وہ اپنے اوپر ایسی حالت جب چاہتے ہین پیدا کر لیتے ہین بلکہ کہدیتے ہین کہ ہمکو زمین کے اندر دفن کر دو اور کئی ہفتون بلکہ کئی مہینون کے بعد اسمین سے نکالے جاتے ہین فرانس کے ملک مین بھی ایک شخص پر ایسی حالت حال ہین واقع ہوئی ہی ــ

حالت مسکوت اعلیٰ

اس حالت کے واقع ہونیکا بھی مجھے تجربہ نہین ہوا ہی لیکن مثالین تحریری معلوم ہوئی ہین اور الف پر جسکا ذکر اکثر اس کتاب مین ہوا ہی دو مرتبہ ایسی حالت واقع ہوئی ان دونون حالتون کے واقع ہونیکا وقت الف نے بطور پیشین بینی اور پیشین گوئی کے پہلے سے بتا دیا تھا اور دوسرے مرتبے جو اسپر یہ حالت گذر رہی تھی اسکو فقط ایک مہینا ہوا ڈاکٹر ہیڈک صاحب نے جو الف کے عامل ہین مجھے

اِسحالت کے واقع ہونے کا حال لکھ بھیجا تھا اُنکی تحریر سے مختصراً ذیل مین حال لکھا جاتا ہی
مثال پنجاہ و ہشتم ۔ موسم گرما ۱۸۴۷ع مین الف پر ایسی حالت مسکوت اعلی خود بخود
واقع ہو جاتی تھی اول ہی تب یہ حالت اُسپر ماہ جولائی ۱۸۴۸ عیسوی مین واقع ہوئی تھی
بتدریج یہ نوبت ہوئی کہ رسمی حالت مقناطیسی مین الف بتانے لگا کہ فلانے وقت
میرے اوپر یہ حالت واقع ہو گی اور ایک دفعہ اُسنے حالت مذکور کے واقع
ہونے سے دو مہینے پہلے اُسکا آغاز وقوع بتا دیا تھا جب کبھی وہ اسطرح کی
پیشین گوئی کرتا تھا تو حقیقت مین جسوقت بتاتا تھا یہ حالت واقع ہو جاتی تھی
حالانکہ جب وہ خواب مقناطیسی سے جاگ جاتا تھا تو اُسکو اپنی پیشین گوئی کا
حال کچھ بھی یاد نہین رہتا تھا جب اُسپر یہ حالت واقع ہوتی تھی تو اُسکو کبھی کبھی اُس
جگہ کا ہوش رہتا تھا جہان وہ ہوتا تھا اور جو لوگ اُسکے پاس ہوتے تھے وہ بھی
اُسے یاد رہتے تھے لیکن اُسکا دل ایسے مشاہدات مین مصروف ہوتا تھا جو مریجاً
اِس زندگی سے علیحدہ تھے اور روحانیات کا مشاہدہ لبظاہر ہوتا تھا جب وہ
اِس حالت مین ہوتا تھا تو وہ کہتا تھا کہ مین فلانی حالت مین گیا ہون مجھے
فلانی حالت مین لے گئے ہین اور جب وہ رسمی حالت خواب مقناطیسی مین پھر
جاتا تھا تو اُسکو حالت مسکوت اعلی مین جو کچھ اُسپر گذرتا تھا یاد رہتا تھا
آنکھین اُسکی اوپر کی طرف پھری ہوتی تھین اور کسی طرح کی تکلیف کا حس نہوتا تھا
اول اول اُسکے ہاتھ پانون مُڑ سکتے تھے لیکن پیچھے اُسکا تمام جسم اکڑ جاتا تھا
جب اُس سے کوئی پوچھتا تھا تو پوشیدہ چیز غائب بینی کے سبب سے دیکھ سکتا تھا
لیکن ایسی چیزون پر اُسکو اُسوقت توجہ بہت کم ہوتی تھی کیونکہ اُسکی طبیعت اعلی
اشیا کے مشاہدے مین اُسوقت مصروف ہوتی تھی ایک مرتبہ جب اُسپر رسمی
حالت خواب مقناطیسی طاری تھی اُسنے ڈاکٹر ہیڈک صاحب سے

کہا کہ کل رات کو ایک شخص جو مدت سے مرگیا ہی میرے پاس آویگا اور مجھے ایک
کتاب مین کچھ عبارت دِکھاویگا اور وہ مین آپ کے پاس لاؤنگا اُسکے بیان سے
ڈاکٹر ہیڈک صاحب کو معلوم ہوا کہ الف ایک چھوٹی نسخی کی انجیل کا ذکر
کرتا ہی جو ہمارے مکان مین نہین ہی انھون نے اُس کتاب کو منگا لیا اور اپنی
کتابون مین رکھدیا دوسرے دن رات کو الف گویا ایسی حالت مین جاگا
جسے حالت مسکونت خواب بیداری کہنا چاہیے اور اندھیرے مین دو زینے
اوترکر اُس کتاب کو تلاش کرکے ایک خاص مقام پر کھولکر ڈاکٹر ہیڈک صاحب
کے پاس لایا اندھیرے مین وہ کتاب اُسکے ہاتھ سے گر پڑی لیکن اُسنے
اُسے اپنے سر کے اوپر رکھ لیا اور وہی مقام تلاش کرکے اور کھولکر ڈاکٹر ہیڈک صاحب
کے روبرو رکھدیا۔ الف نے کہا کہ یہ مقام مجھے اُس شخص نے دِکھایا تھا جسکا
مین نے ذکر کیا تھا لیکن جس کتاب مین مجھے اُسنے دِکھایا تھا وہ اس سے
حجم مین بڑی تھی اور بعد اُسکے اُسنے اِس کتاب کا ایسا حال بیان کیا جو فقط
ڈاکٹر ہیڈک صاحب ہی کو معلوم تھا الف کو پڑھنا لکھنا نہین آتا تھا لیکن
اُسنے کہا کہ جب مین ورق اولٹ کر اُس مقام کو تلاش کرتا ہون اور مقام خاص
نکل آتا ہی تو میرا جی یہ گواہی دیتا ہی کہ بس آگے ورق نہین اولٹنا چاہیے یہ تاثیر
اکثر تاریکی مین متواتر ہوئی اور کئی مہینے تک یہ حال رہا کہ جب اُسپر عمل ہوتا تھا تو
خاص مقام نکال لیتا تھا لیکن کچھ عرصے کے بعد پھر یہ طاقت اُسمین نہ رہی
اِس تجربے سے ظاہر ہی کہ جب حالت مسکوت اعلیٰ الف پر ہوتی تھی تو ہر چند
کہ اُسکو پڑھنا لکھنا نہین آتا تھا کوئی سبب ایسا تھا جسکے ذریعہ سے وہ صحیح اور خاص
مقام دریافت کرلیتا تھا اور یہ بات تاریکی مین بھی اُسکو حاصل ہوتی تھی اگر روشنی بھی
موجود ہوتی تھی تب بھی اُس روشنی کو وہ کام مین نہین لاتا تھا بلکہ اُسکی آنکھین بھی

ہوئی اور بند ہوتی تھین اور وہ مقام فقط اس طریق سے نکالتا تھا کہ کتاب کو اپنے سر پر رکھکر اوراق اولٹتا تھا مرجگہ یہ مشاہدات اوسکے اوس حالت سکوت اعلی سے تعلق رکھتے تھے جو اوسکو خود بخود واقع ہوجاتی تھی کیونکہ وہی شخص جو اوسکو اوس حالت مین نظر آتا تھا ہمیشہ اوسکو اِن مشاہدات کی حالت مین نظر آتا رہتا تھا۔

گیارھوین دسمبر سنہ ۱۸۵۰ع کو جب الف پر حالت خواب مقناطیسی طاری تھی اوسنے پیشین گوئی کی کہ آٹھوین جنوری سنہ ۱۸۵۱ع کو میرے اوپر حالت سکوت اعلی واقع ہوگی اور پھر یہ بات بیان کی کہ صبح کے دس بجے کے وقت یہ حالت واقع ہوگی مدت سے اوسپر ایسی حالت واقع نہین ہوئی تھی لیکن جب وقت مقرر آگیا تو اوسکو کچھ کچھ حالت سکوت اعلی حاصل ہونے لگی اور جو کچھ اوس مکان مین ہوتا تھا جہان وہ تھا اوسکا کچھ ہوش نہین رہا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روحانیات اوسکے روبرو آتی تھین اور وہ اونکے دیکھنے مین مصروف تھا آٹھوین تاریخ دس بجے حالت سکوت اعلی واقع ہوئی اور اوس حالت مین فقط یہی بات نہین تھی کہ اوسکو عالم ارواح نظر آتا تھا بلکہ جو جو حالت سکوت اعلی پہلے اوسپر واقع ہوئی تھین اور اون حالتون مین جو کچھ اوسپر گذرا تھا وہ سب اوسکو یاد آیا اور نظر آتا رہا اِس مرتبے سے پہلے دو برس سے اوسپر یہ حالت واقع نہین ہوئی تھی بہت تشریح اس معمول کے بیانات کی کچھ ضرور نہین ہی ڈاکٹر ہیڈک صاحب نے اوسکا حال مفصل لکھا ہی لیکن یہ بات لائق غور ہی کہ الف کے مشاہدات بہت صاف ہوتے تھے اور ایک مشاہدہ دوسرے مشاہدے کے موافق ہوتا تھا اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ ایسی حالت مین اوسکی طبیعت کو ایک خاص حالت حاصل ہوگی اکثر یہ ہوتا تھا کہ جو حال وہ عالم ارواح کا بیان کرتا تھا وہ بیانات ہینٹ صاحب

کے معمولون کے بیانات سے جنکا ذکر حصۂ اول مین ہوا ہی مطابق ہوتے تھے
اور تعجب کی بات یہ ہی کہ ڈاکٹر صاحب اُسکو ایسے معاملات مین کچھ تلقین نہین
کرتے تھے بلکہ جو کچھ پہلے روحانیات کی نسبت فہمایش ہوتی تھی اُس فہمایش
کے خلاف اُسکے مشاہدات ہوتے تھے یہ ایک ایسا امر ہی کہ جب تک تحقیقات
بخوبی نہو تب تک کچھ حال بھی صاف صاف بیان نہین ہوسکتا ہی لیکن اتنی بات
تو ظاہر ہی کہ ایسے مشاہدات کی حقیقت کچھ ہی ہو اُنکے راست ہونے مین تو کچھ شبہہ
نہین ہوسکتا ہی اور دوسرے یہ بات ظاہر ہی کہ جب ایسے مشاہدات ہوتے ہین
تو قوت غائب بینی زیادہ قوی ہوجاتی ہی چنانچہ جب آلف حالت مسکوت
اعلی سے حالت رہمی خواب مقناطیسی مین منتقل ہوتا تھا تو اُسکی قوت غائب بینی
ہمیشہ قوی تر ہوتی تھی پس اگر حقیقت مین عالم ارواح کا کچھ وجود ہی تو ممکن ہی
کہ ایسی حالت مین روحانیات کے ساتھ ربط پیدا ہوجاوے چونکہ مجھکو
بذات خود ایسی حالت کے ملاحظے کا تجربہ نہین ہوا ہی اسواسطے مین اور عاملون کا
بیان لکھتا ہون لیکن یہ بات ظاہر ہی کہ جب ایسی حالت حقیقت مین کسی پر
واقع ہو تو اُسکو غور اور مصروفیت سے دیکھنا چاہیے ایسے ذریعہ سے
اصل حال ایسے آثار کا دریافت ہوسکیگا اور اگر یہ خیال کیا جاوے کہ یہ امر وہم مین
داخل ہی تو کچھ بھی حال دریافت نہ ہوگا جہان تک مجکو تجربہ ہوا ہی تب مجھے بخوبی
یقین ہی کہ جو مشاہدات معمول کو حاصل ہوتے ہین کسی کی تلقین سے نہین
ہوتے ہین اور متفرق معمولون کے بیانات مین ایسی مطابقت ہوتی ہی
کہ اُس سے ثابت ہی کہ یہ مشاہدات حقیقت مین واقع ہوتے ہین دھوکا نہین ہی
ظاہر ہی کہ جب غائب بین غائب بلکہ مردہ آدمیون کو دیکھتا ہی کہ اُنسے کوئی
آدمی بھی حاضرین مین سے بلکہ معمول بھی واقف نہین ہوتا اور عند التحقیقات

اُسکا بیان راست ثابت ہوتا ہی تو یہ بات کچھ دھوکے کی نہین ہوسکتی ہی گو ہم یہ نہین بتا سکتے ہین کہ معمول کو یہ مشاہدہ کیونکر ہوجاتا ہی

اُن آثار مقناطیسی کا بیان جو خود بخود واقع ہوتے ہین

مین پہلے لکھ چکا ہون کہ اکثر آثار عمل مقناطیسی خود بخود واقع ہوجاتے ہین حالت خواب بیداری جو خود بخود اکثر لوگون کو واقع ہوجاتی ہی فقط یہ چیز ہی کہ سمی نیند مین خواب مقناطیسی پیدا ہوجاتا ہی ایسے لوگون کا جو حال لکھا ہی اس سے ثابت ہی کہ وہ لوگ سوتے ہوے اندھیرے مین حفاظت سے چلتے ہین اور ایسی جگہ چلتے ہین جہان حالت بیداری معمولی مین نہین چل سکتے ہین اور اندیشہ کے مقام ہوتے ہین اور اُسوقت انکی آنکھین بند ہوتی ہین اور روشنی کا حس نہین ہوتا ہی کیسا ہی شور و غل کیا جاوے اُسکو وہ سنتے نہین ہین اور اپنے کار و بار مین بھی مصروف رہتے ہین اور اگرچہ سوتے ہین اور جاگتے نہین لیکن پڑھ سکتے ہین اور لکھ سکتے ہین غرض کہ جسطرح عمل مقناطیسی مین معمول کو نیا حس یا نئے حواس حاصل ہوتے ہین اُسی طرح اُن لوگون کو بھی حاصل ہوتے ہین جنکو خود بخود ایسی حالت حاصل ہوجاتی ہی لیکن مین نے کبھی ایسے شخص کو نہین دیکھا ہی جسپر خود بخود ایسی حالت خواب بیداری حاصل ہو تشنج کا پیدا ہونا اکثر عروق کے مرض سے پیدا ہوتا ہی لیکن جن لوگون کی طبیعت بہت اثر پذیر عمل مقناطیسی کی ہوتی ہی اُنکو تشنج پیدا ہوجاتا ہی

واقعات گذران کو خود بخود دیکھنے کا بیان

جو لوگ موجود نہ ہون بلکہ غائب ہون اُنکے ساتھ اکثر بعض لوگون کو خود بخود شرکت ہوجاتی ہی اور سبب یہ معلوم ہوتا ہی کہ یا حالت مقناطیسی دیکھنے والے کو خود بخود پیدا ہوجاتی ہی یا ضبط خیال کے سبب سے یہ بات حاصل ہوجاتی ہی

ایسی حالت مین دل پر ایسی تاثیر نمایان ہوتی ہو جو اور حالت مین نمایان نہین ہوتی ہو
اِس بات مین شک کرنا ناممکن ہو کہ اکثر ایسا ہوا ہو کہ بعید رشتہ دارون کی اور
دوستون کی بیماری یا وفات کا حال معلوم ہو جاتا ہو سب آدمی جانتے ہین
کہ ایسا ہوتا ہو اور اکثر یہ بات مشہور ہو کہ جن لوگون کی ایسی خبر ہو جاتی ہو وہ
لوگ ہوتے ہین جنکا خیال شخص بیمار یا قریب الموت کو اُسوقت ہوتا ہو مین نے
اِس سے پہلے خط مین ایک حال لکھا ہو کہ جسمین اسطرح کی خبر سو میل کے
فاصلے سے ہوئی تھی اور حصۂ اول مین مین نے ایک عورت کا حال
لکھا ہو کہ اُسکو اکثر اِسطرح کی خبر ستو میل سے بھی زیادہ فاصلے سے
ہوجایا کرتی تھی اور جو کچھ اُسکو خبر ہوتی تھی وہ صحیح ہوتی تھی مثال ہاے
ذیل معتبر ہین اور یہ مثالین لائق لحاظ کے اسواسطے ہین کہ اگر اُنکو خواب تصور
کیا جاوے تو وہ خواب ایسے تھے کہ ایک ہی وقت مین متفرق آدمیون کو
ہوے اور وہ سب آدمی اُسوقت اپنے آپ کو بیدار سمجھتے تھے ۔

مثال پنجاہ و نہم ۔ ایک رئیس نو ادہ جو سکاٹلنڈ کا رہنے والا تھا جوانی مین
وہ ڈیوک اوف یورک کی فوج کے ساتھ فلینڈرز مین نوکر تھا جس خیمہ مین
یہ شخص رہتا تھا اُسمین دو اور افسر بھی رہتے تھے اور ایک اُنمین سے
کہین باہر نوکری پر گیا ہوا تھا ایک شب یہ شخص اپنے پلنگ پر لیٹا ہوا تھا
کہ اُسنے اپنے غائب دوست کی صورت اُسکے خالی پلنگ پر دیکھی کہ وہ دوست
بیٹھا ہوا ہو اُسنے اپنے دوسرے دوست کو بُلایا اور اُسنے بھی یہ صورت
دیکھی اور اُس صورت سے اُن دونون سے باتین کین اور کہا کہ مین اسوقت
مارا گیا ہون اور بتایا کہ فلانی جگہ مجھے زخم آیا ہو بعد اُسکے اِن دونون آدمیون سے
اُس صورت نے کہا کہ جب آپ انگلستان جاوین تو فلانے مہاجن سے

پاس جائیگا اُسکے پاس ایسا کاغذ ہی جو میرے گھر والون کے بہت کام کا ہی اگر وہ
مہاجن مُکر جاوے اور اغلب ہی کہ وہ مکر جاویگا تو اُسکے فلانے کمرے مین جو فلانی
الماری ہوگی اُسکے فلانے خانے مین وہ کاغذ ملیگا دوسرے روز خبر پہونچی
کہ وہ دوست اُنکا اُسی جگہ اور اُسی وقت گولی کھاکر مرگیا تھا جو جگہ اور وقت
اُسکی صورت نے بتائی تھی جب یہ دونون شخص انگلستان کو گئے پھرتے پھرتے
اُس بازار مین پہونچے جہان وہ مہاجن رہتا تھا اُسوقت اُنکو اپنے دوست
متوفی کی درخواست جو بھول گئے تھے یاد آئی وہ اُس مہاجن کے پاس گئے اور جب
اُس سے کاغذ کا ذکر کیا تو وہ مُکر گیا کہ میرے پاس نہین ہی مگر اُنھون نے
زبردستی کے ساتھ اُس سے وہ الماری کھلوائی جسکا پتا اُنکے دوست کی
صورت نے بتایا تھا اور جب اُس الماری کو کھولا تو وہی کاغذ نکلا چنانچہ
اُنھون نے وہ کاغذ اُس سے لیکر اپنے دوست متوفی کی بیوہ کو دیدیا یہ
مختصر واقعہ ہی جس سے ثابت ہوتا ہی کہ شرکت کے سبب سے غائب
آدمی کی صورت ایسے وقت مین دیکھی گئی جب وہ مر رہا تھا جسکے
جی مین آوے وہ خیال کرے کہ یہ واقعہ کسی بھوت کے قصہ کا ہی لیکن
چونکہ مین نے اِس حال کو ایک اپنے رشتہ دار سے سُنا تھا کہ وہ رشتہ دار
اُس شخص کا ہمسایہ تھا جسپر یہ ماجرا گذرا تھا اور پھر مین نے خود اُس شخص سے
بھی سُنا جسکو وہ صورت نظر آئی تھی اور اور بھی بہت لوگون نے اُس
شخص سے یہ بات سنی ہی تو مجھے یقین ہی کہ جو کچھ حال اوپر لکھا گیا ہی
سب سچ ہی اگر ہم یہ بھی خیال کرلین کہ جن لوگون نے وہ صورت دیکھی تھی
اُنکو کاغذ کا حال پہلے زندگی مین اُنکے دوست متوفی نے بتا دیا ہوگا اور
اُسوقت تک اُنکو فراموش تھا تو اُسکی کیا وجہ کوئی بتا سکتا ہی کہ ایک ہی وقت مین

دو شخصون نے اُس صورت کو دیکھا ایک مرتبہ ایک محفل مین یہ ذکر ہو رہا تھا اور ایک عورت بھی وہان بیٹھی تھی اُسنے مجھسے کہا ہو کہ جب یہ ذکر ہوا تو ایک شخص اُسی محفل مین سے کہنے لگا کہ شاید آپ کو اِس بات سے واقفیت نہین ہو کہ جس شخص کی صورت نظر آئی تھی وہ میرا باپ تھا اور اُسی کاغذ کے ذریعہ سے میرے پاس ایک فلانی ملک ہو۔

مثال ششم۔ ہندوستان مغربی مین دو صاحب فوج کے ایک ہی کمرے مین رہتے تھے ایک دن رات کو ایک نے دوسرے کو جگایا اور اُس سے پوچھا کہ تمکو کچھ کمرے مین نظر آتا ہو اُسنے جواب مین کہا کہ فلانے گوشے مین مجھے ایک بڈھا آدمی نظر آتا ہی جسے مین جانتا نہین ہون دوسرے نے کہا کہ یہ شخص جو نظر آتا ہی میرا باپ ہو اور مجھے خوب یقین ہو کہ وہ مر گیا ہو کچھ عرصہ کے بعد انگلستان سے خبر آئی کہ اُسکا باپ فلانے وقت فلانے روز مر گیا مدت کے بعد یہ شخص اپنے دوست کو اپنے گھر لیگیا اور وہان اُسکے دوست نے ایک تصویر دیکھکر کہا کہ اسی شخص کو مین نے اُس روز فلانی جگہ دیکھا تھا حقیقت مین وہ تصویر اُسکے باپ کی تھی اور اُس شخص نے سوائے اُس رات کے کہ جب گوشے مین اُسکی شکل دیکھی تھی کبھی پہلے اُس پیر مرد کو نہین دیکھا تھا اُس واقعے کی خبر مجھے بہت معتبر ملی ہو اور سب جانتے ہین کہ ایسے واقعات اکثر ہوتے ہین یہ بات بہت آسان ہو کہ لوگ ایسی باتین سُنکر ہنس دین اور کہین کہ یہ بات لائق اعتبار نہین لیکن اِس کہدینے سے اطمینان نہین ہوتا ہو کچھ نہ کچھ اصل ایسی باتون کی ضرور ہو۔

مثال ہفتم بویلم۔ نئی دنیا مین بہت لوگ میز پر بیٹھے ہوے کھانا کھا

سب نے دیکھا کہ ایک دروازہ اُس مکان کا کھل گیا اور ایک آدمی کی سی
صورت اُس کمرے مین سے چلکر ایک اور کمرے کے اندر چلی گئی وہ صورت
ایک دوست کی تھی جو اُسوقت کہین باہر تھا چونکہ وہ صورت اُس اندر کے
کمرے مین سے باہر نہین نکلی تو سب بہت حیران ہوئے اور کمرے کے
اندر جاکر دیکھا تو وہان کچھ بھی نظر نہین آیا بعد ازان معلوم ہوا کہ وہ شخص
اُسوقت مر گیا تھا بہت حیرت کی یہ بات ہی کہ ایک ہی وقت مین بہت آدمیون کو
یہ صورت نظر آئی تھی لیکن زیادہ حیرت کی یہ بات ہی کہ ایک شخص دیکھنے والون مین
ایسا تھا جس نے کبھی اُس شخص کو پہلے نہین دیکھا تھا ایک روز یہ شخص اور ایک اور
دیکھنے والون مین سے جو کھانے پر موجود تھے بازار مین چلے جاتے تھے اُسنے
کہا کہ دیکھو یہ شخص وہی ہی جسکی صورت ہمنے فلانی جگہ فلانے روز دیکھی تھی اُسکے
ہمراہی نے کہا نہین یہ وہ آدمی نہین ہی بلکہ اُسکا بھائی ہی جو اُسکے ساتھ توام
پیدا ہوا تھا پس معلوم ہوا کہ اگرچہ اُس شخص نے سوا اُس روز کے صورت دیکھنے کے
اصل آدمی کو کبھی نہین دیکھا لیکن اُسکے بھائی کو جسکی شکل اُس سے بہت مشابہ تھی پہچان لیا۔
مثال شصت و دوم۔ ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی کہ اُسنے دیکھا کہ میرے
صندوق مین سے ایک ہاتھ ایک پہونچی نکال رہا ہی اُس عورت نے ہاتھ کو
ایسا صاف دیکھا کہ اگر سو ہاتھ ہوتے تو اُس ہاتھ کو پہچان لیتی اور پہچان لیا
کہ ہاتھ میرے فلانے نوکر کا ہی جب صبح ہوئی اور صندوق کو دیکھا تو پہونچی
اُسمین نہین تھی بعد ازان یہ بات تحقیق نہین ہوئی کہ پہونچی حقیقت مین گُمنے
لی تھی اسواسطے مین یہ نہین کہہ سکتا ہون کہ اُس عورت کا مشاہدہ سچا ہی یا
غلط اور بھی کئی آثار عجیب اُس عورت پر نمایان ہوئے لیکن جب اُسپر عمل مقناطیسی
کیا جاتا تھا تو اُسکو غائب بینی کی قوت حاصل نہین ہوتی تھی ایک مرتبہ

اُسپر حالت سکوت واقع ہوگئی اور اُسکے رشتہ دارون نے سمجھا کہ مر گئی ہے لیکن جو کچھ حال گذرتا تھا اُسکو اُس سے واقفیت ہوتی تھی اور اُسکو ہوش تھا لیکن نہ اُسکے جسم مین اتنی طاقت تھی کہ ہاتھ یا پانوٗن ہلاوے نہ مُنھ سے بات کر سکتی تھی۔

خود بخود عقب بینی کی قوت کے حاصل ہوجانے کا بیان

پچھلی مثالین جو لکھی گئین اُنمین دیکھنے والے نے کسی شخص کو مرتے ہونے دیکھا جو فاصلے پر تھا اور اُسکی وجہ مین یہ سمجھتا ہون کہ دیکھنے والے مین اور مرنے والے شخص مین آپس مین ایک طرح کی شرکت بلحاظ واقعات گذران پیدا ہو جاتی تھی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اسی طرح کی شرکت بہ لحاظ واقعات گذشتہ کے بھی پیدا ہو جایا کرتی ہے جسطرح غائب بینی کی حالت مین عقب بینی کی قوت نمایان ہو جاتی ہے یہ بات مشہور ہے کہ ہر ملک اور زمانے مین لوگون کو اس بات مین اعتقاد رہا ہے کہ بعض مکانات مین اُنکے سابق ساکنین کی صورتین پھرا کرتی ہین اور اکثر لوگون کے دلون مین یہ اعتقاد ہے کہ یہ صورتین اُن مکانون مین اکثر پھرتی ہین جہان کوئی واردات سخت ہوئی ہو یہ بات آسانی سے سمجھ مین آسکتی ہے کہ یہ قصے ابتدا مین اسطرح پیدا ہوگئے کہ ڈرپوک یا جاہل یا وہمی آدمیون کو کبھی کسی طرح کے خواب آگئے یا اُنکو حالت بیداری مین کوئی صورت نظر آگئی اور اس مشاہدے کو مبالغے کے سبب سے اُنھون نے جو چاہا گردان لیا لیکن بعض مثلین ایسی ہین کہ اُنکے واقع ہونے کی وجہ کافی نہین ہے اور متفرق آدمیون کو اوقات مختلف مین وہی صورتین نظر آئی ہین اور اُنھون نے کبھی اُسکا حال بھی نہین سُنا تھا ایک آدمی نے ایسے حالات

معتبر بہت سنے ہونگے اور مین قبول کرتا ہون کہ مجھے اس بات کا یقین نہین ہوتا ہی کہ کچھ کچھ صحیح اصل ایسے مشاہدات کی ضرور نہ ہوگی ریشن بیک صاحب نے ثابت کیا ہی کہ ایک قسم کی صورتین اسوجہ سے نظر آتی ہین کہ مردہ لاشون مین سے یا اور اشیا مین سے لمعات اوڈائل نکلتے ہین اور میری سمجھ مین یہ بات آتی ہی کہ اگر علم مقناطیسی کی طرف اچھی طرح توجہ کی جاویگی تو ایسی صورتون کے نظر آنے کی وجہ حل ہوجاویگی اور از انجاکہ جو لوگ حالت مقناطیسی مین ہوتے ہین اُنکو واقعات گذشتہ صاف نظر آتے ہین اسواسطے یہ بات خیال مین آسکتی ہی کہ جو لوگ حالت مقناطیسی مین نہ ہون بلکہ ایسی حالت مین ہون جو قریب تر مقناطیسی حالت کے ہو مگر اُنکی طبیعت کیفیات مقناطیسی کی بہت اثر پذیر ہو اُنکو بھی گاہ گاہ یہ بات حاصل ہوجاتی ہی کہ واقعات گذشتہ اُنکی نظر کے سامنے نقش ہوجاوین بڑی مشکل حل کرنی یہ ہی کہ خاص خاص مشاہدات خاص خاص مقامات مین کیون ہوتے ہین لیکن چونکہ ایسے آدمی جنکی طبیعت بہت حوش اور نہایت اثر پذیر کیفیت مقناطیسی کی ہوتی ہی اکثر نشانات بعض مقامات مین اُن لوگون کے دیکھتے ہین جو وہان موجود نہین ہوتے تو قیاس مین یہ بات آتی ہی کہ وہ نشانات اُن مقامات مین جم جاتے ہین اور اُنکا فعل بعد امتداد زمانہ دراز بھی اُن لوگون کی طبیعت پر اثر کرتا ہی مثال مندرجہ ذیل ایسے اثر کی تمثیل ہی —

مثال شصت وسوم ۔ اڈن برا کے شہر کے متصل ایک پرانے مکان مین ایک خاندان رہتا تھا اور اُس گھر مین ایک حبشی نوکر تھا یہ نوکر اُس مکان کے ایک بازو مین سویا کرتا تھا جب وہ اول ہی مرتبہ اُس جگہ سویا تو اُسکو ایک شکل نظر آئی اور وہ خوف کھا کر بے حواس ہوگیا یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ حبشیون کی طبیعت کیفیت مقناطیسی کی بہت اثر پذیر

ہوتی ہی آدھی رات کے وقت اُسنے دیکھا کہ ایک عورت بہت مکلف پوشاک
پہنے مگر سر ندارد ایک لڑکے کو گود مین لیے ہوئے اُس مکان مین پھرتی ہی جب اُسنے
یہ حال بیان کیا تو سب گھر والون نے خصوصًا وہ لوگ جنھون نے وہ مکان حال مین ہی
کرایہ کو لیا تھا اُسکی بہت ہنسی کی اور کہا کہ یہ شخص دیوانہ ہوگیا یا نشے مین ہی لیکن
اُسنے کہا کہ مین نے نہ شراب پی ہی نہ مین دیوانہ ہون دوسرے دن پھر وہین
اُسکو پھر اُسلایا اور اُسنے پھر وہی شکل دیکھی اور جب تک وہ وہان سوتا رہا برابر
اس شکل کو دیکھتا رہا آخر کار چونکہ اُسکو بہت خوف اور تکلیف ہوتی تھی اُسکا
اُس مکان مین سونا موقوف کر دیا جب مالک مکان سے ذکر کیا گیا تو اُسنے
بیان کیا کہ جو شخص اُس خاص کمرے مین سوتا ہی اُسکو وہ صورت نظر آیا کرتی ہی
اور اکثر آدمیون نے دیکھی ہی کئی سال کے بعد جب وہ مکان ڈھایا گیا تو ایک
دیوار مین ایک غار نکلا اور اُسمین ایک صندوق تھا اور اُس صندوق مین
ایک عورت اور ایک بچے کی ہڈیان نکلین اور عورت کا سر ایک جانب کو پڑا ہوا تھا
دھڑ کے ساتھ نہین لگا ہوا تھا ایک عورت نے اِس صندوق کے نکلنے کی خبر
سُنی اور اُسکو یہ بھی معلوم تھا کہ اُس حبشی کو مدت تک اُس مکان مین ایک شکل
نظر آتی رہی تھی یہ حبشی اُس زمانہ مین بڈھا ہوگیا تھا اور کہین فاصلے پر رہتا تھا
اُسکو تلاش کرکے پوچھا کہ فلانے مکان مین تمکو کیا نظر آتا تھا سب قصہ
اُسنے ہوبہو بیان کیا اور اُسوقت بھی اُسکو اُس حال کے بیان کرنے سے
نہایت خوف آتا تھا مجکو فقط یہ وجہ اس مشاہدے کی معلوم ہوتی ہی کہ
کچھ نہ کچھ کیفیت مقناطیسی یا اوڈ ایل نشان ما بقی لاش زن مذکورہ مین ہے
مگر وہ اُن لوگون کی طبیعت پر تاثیر کرتی ہی جنکی طبیعت بہت اثر پذیر
ہوتی ہی اور اُنکو واقعہ گذشتہ بذریعہ غائب بینی نظر آجاتا ہی مثال مذکورہ

ذیل کا ذکر مجھسے ایک میرے دوست نے کیا تھا۔

مثال شصت و چہارم - ایک امیرزادہ ایک روز ایک درس حکمت کے علم مین سننے کو گیا اور درس مذکور بھوتون کے باب مین تھا اُسنے دیکھا کو درس دیتے وقت مدرس بہت گھبراتا تھا جب درس ختم ہو چکا تو اُسنے مدرس سے کہا کہ آپ اپنی پریشانی کا سبب مہربانی کر کے بتایئے اُنھون نے کہا کہ جب مین اس مضمون پر درس دیتا ہون تو ہمیشہ میرا یہی حال ہوتا ہے اور سبب یہ بیان کیا کہ مین ایک مرتبہ فلانی جگہ نوکر تھا اور مجھسے پہلے اُس عہدے پر ایک پادری صاحب تھے کہ اُنکی حیات مین لوگ اُنکا بہت ادب کیا کرتے تھے جب مین اول مرتبہ اُس مکان مین سویا اور صبح کو جاگا تو مین نے دیکھا کہ پادری صاحب مذکور دو بچون کا ہاتھ پکڑے ہوے کمرے مین سے نکلکر انگیٹھی کے پیچھے غائب ہو گئے جب مجھے یقین ہوا کہ یہ صورت فقط ہوائی تھی اصل نہین تھی تو مین نے لوگون سے حال دریافت کیا اور معلوم ہوا کہ پادری صاحب کے دو بچے جو اُنکی زوجۂ منکوحہ سے نہ تھے اُس مکان مین غائب ہو گئے تھے یعنی کچھ معلوم نہ ہوا تھا کہ کہان گئے کچھ عرصے تک دریافت نہین ہوا لیکن جب سردی کے موسم مین اُس آتش خانے مین آگ جلانے کی ضرورت ہوئی تو آگ اچھی طرح نہ جلی اور کچھ بو وہان سے آنے لگی جب اُس آتشخانے کو وہان سے توڑا تو دو بچون کی ہڈیان وہان سے نکلین۔

ایک مثال نیچے اور لکھی جاتی ہے مثالہاے آیندہ مین تو صورتون کے نظر آنے کا سبب معلوم ہو گیا یعنی کچھ نہ کچھ نشانات مردہ آدمیون کے اُسجگہ پائے گئے جہان سے کوئی صورت نکلتی ہوئی نظر آتی تھی لیکن مثال ذیل مین

کچھ سبب معلوم نہین ہوتا ہر کہ کیا تھا —

مثال شصت و پنجم - ایک بادشاہزادی کسی علت مین ماخوذ ہوئی تھی اور آسپر یہ شبہہ ہر اسقدر کیا گیا تھا گارد کا کرنیل اوپر ایک مکان مین رہتا تھا ایک روز شام کے وقت ہنوز شفق نمودار تھی کرنیل صاحب اور انکی بیوی اور انکا بیٹا اور بیٹی یکجا بیٹھے ہوئے تھے اور سنتریون کی آوازین سنتے تھے کنبہ اپنی اپنی جگہ ٹہلتے تھے اور کوئی گاتا تھا اور کوئی کچھ کسی سے کہتا تھا اُسوقت گرمی تھی اور دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا کھلے ہوے دروازے مین سے کچھ دھوان سا اندر آگیا کرنیل صاحب نے پہلے تو سمجھا کہ دھوان ہر لیکن کمرے کے اندر آکر یہ دھوان مخروطی شکل کا بنگیا اور اُسکے اندر کچھ حرکت سی معلوم ہوئی کرنیل صاحب کی بیوی نے اُسکے اندر ایک شکل دیکھی اور انکی بیٹی کو بہت خوف آیا بیٹا جو تھا وہ دریچے مین بیٹھا تھا اپنی مان اور بہن کو خائف دیکھکر حیران تھا لیکن اُسکو کچھ نظر نہین آیا کرنیل صاحب کی بیوی نے اپنا سر اپنے ہاتھون مین جھکا دیا اور میز پر جھک کے بیٹھ گئین اور چلا کر کہا کہ یا حضرت عیسی مسیح اسنے مجھے پکڑ لیا کرنیل صاحب نے ایک کرسی لیکر اُس صورت کی طرف پھینکی اور کرسی اُسکے اندر ہو کر چلی گئی اور دھوان کمرے مین چکر کھا کر جس دروازے سے اندر آیا تھا اُسی مین سے باہر نکل گیا ہنوز کرنیل صاحب اپنی کرسی پر سے نہ اُٹھنے پائے تھے اور اُنکی نیت تھی کہ اُس دھوین کے پیچھے پیچھے جاوین کہ اُنھون نے نیچے کے مکان مین سے ایک چیخ اور گرنے کی آواز سُنی کرنیل صاحب تھوڑی دیر ٹھہر گئے اور انھون نے چاہا کہ سنون کہ کیا ہوتا ہر اتنے مین گارد کے سپاہی نیچے کے مکان مین آگئے اور جو سنتری

تھوڑی دیر پہلے گا رہا تھا اُسکو آواز دی لیکن دیکھا کہ غش مین ہی سارجن گارڈ نے
اُس سنتری کو خوب ہلایا اور کہا کہ یہ شخص پہرے پر سو گیا ہی اور اُسکو قید کر دیا
دوسرے روز سنتری کا کورٹ ہوا کرنیل صاحب اُسکی حمایت پر موجود ہوئے
اور کہا کہ سنتری ہرگز نہین سویا تھا کیونکہ دس منٹ پہلے وہ گا رہا تھا
اور مین اور میرے سب گھر کے آدمی سنتے تھے کہ وہ گا رہا تھا اِس سنتری نے بیان کیا
کہ جب مین زینے کے دروازے کے پاس ٹہلتا تھا ایک خوفناک صورت دروازے
مین سے نکلتی ہوئی معلوم ہوئی صورت ایسی تھی کہ جیسے کوئی ریچھ اپنی پچھلی ٹانگون پر کھڑا ہو
میرے پاس سے یہ صورت گذری اور میری طرف اُسنے غرانا
شروع کیا اور مجھے ایسا خوف ہوا کہ میرے حواس جاتے رہے
اور پھر مجھے کچھ ہوش نہین رہا جو حاکم کورٹ کے تھے اُنھون نے اِس
سنتری کے قول کا اعتبار نہین کیا لیکن تجویز یہ کی کہ کچھ بیماری اُسوقت سنتری کو
ہو گئی ہوگی اور کرنیل صاحب کی شہادت کے سبب سے اُسکو اُنھون نے
بری کر دیا شام کے وقت کرنیل صاحب اُسکو مبارکباد دینے گئے لیکن
سنتری کی شکل ایسی بدل گئی تھی کہ پہچانا نہین جاتا تھا پہلے اُسکا چہرہ سرخ اور
بہت خوبصورت تھا اب بالکل زرد اور افسردہ ہو گیا تھا کرنیل صاحب نے
کہا تم ایسے افسردہ کیون ہو مین نے تمھارے ساتھ بہت مہربانی کی اور تمکو رہائی
ہو گئی اب مین تمھین یہ نصیحت دیتا ہون کہ آیندہ تم پہرے پر گاتے رہا کرو
سنتری نے جواب دیا کہ کرنیل صاحب مین آپ کی عنایت کا بہت شاکر ہون کہ آپ نے
میری بدنامی نہین ہونے دی لیکن اسکے سوا اب کچھ امید نہین ہی جسوقت سے
مین نے اُس شکل کو دیکھا ہی مین آپ کو مردہ سمجھتا ہون اُسکے بعد اِس سنتری کی
طبیعت کی پریشانی زائل نہوئی اور اُس صورت کے دیکھنے کے بعد دو دن رات کے عرصے

مرگیا کرنیل صاحب نے سارجن سے جو اُسکا ذکر کیا تو اُسنے بے تکلف یہ بات کہی کہ یہ بات بُری ہوئی لیکن یہ سنتری نو ملازم تھا اور سنتریون کی طرح ایسے مشاہدات کا عادی نہین تھا کرنیل صاحب نے کہا کیا تمنے کچھ سنا ہی کہ اور آدمیون کو بھی یہ صورت کبھی نظر آئی ہی سارجن نے کہا کہ ہان صاحب بہت ایسی ایسی چیزین یہان اکثر نظر آیا کرتی ہین اور اکثر نو ملازم سنتری ایک دمرتبہ غش کھا جاتے ہین لیکن پھر اُنکو عادت ہو جاتی ہی اور کچھ ضرر نہین پہونچتا ہی کرنیل صاحب کی بیوی کے دل مین سے کبھی خوف نہین گیا چھ ہفتہ تک اُنکی حالت پریشان رہی اور اُسکے بعد وہ مر گئین کرنیل صاحب پر خود مدت تک ایک طرح کا اثر رہا اور انکا جی اُس حال کے بیان کرنے کو نہین چاہتا تھا لیکن وہ یہ کہتے تھے کہ جو چیز مین نے اپنی آنکھ سے دیکھی اُس سے انکار نہین کرونگا ظاہر ہی کہ یہ دو شخص جو مر گئے تو خوف کے سبب سے مر گئے لیکن اتنی بات تو درحقیقت ہوئی کہ متفرق آدمیون نے ایک صورت دیکھی اور ایسی صورتین پہلے بھی اُس مکان مین اور آدمیون کو نظر آیا کرتی تھین یہ بات بھی لائق غور ہی کہ بعض آدمیون کو تو صورت نظر آئی اور بعض کو فقط دھوان نظر آیا چنانچہ روشنی اوڈوائل کا خاصہ ہی کہ بعض کو بالکل نہین نظر آتی ہی بعض کو دھوان سا نظر آتا ہی بعض کو اچھی روشنی نظر آتی ہی اور سبب اختلاف کا یہ ہی کہ متفرق آدمیون کی طبیعت مختلف درجہ پر اثر پذیر ہوتی ہی اور نیز اُسکا فاصلہ کسی آدمی سے زیادہ کسی سے کم ہوتا ہی اور اُس روشنی کی تیزی مین بھی فرق ہوتا ہی یعنی کسی کو زیادہ کسی کو کم تیز نظر آتی ہی اگر کوئی یہ پوچھے کہ کیا فقط دخان مین طبیعت کے خیال سے صورت نظر آسکتی ہی تو مین یہ جواب دیتا ہون کہ صورت کا نظر آنا ممکن ہی لیکن یہ بھی تو بات ہی کہ ہم کیا جانتے ہین کہ لمعات اوڈوائل فاصلۂ مناسب سے اگر دیکھے جاوین تو بطور ایک شکل کے نظر آوینگے اور یہ شکل اُس چیز کی صورت سے

انکو حاصل ہوجاتی ہی جسمین سے وہ لمعات نکلتے ہین ❊

خود بخود پیشین بینی کی قوت حاصل ہونیکا بیان

اب مین قوت پیشین بینی کا ذکر کرتا ہون جو خود بخود پیدا ہوجاتی ہی زمانے مین ایسی پیشین بینیان ہوئی ہین اور کبھی تو خواب مین کسی کو یہ قوت حاصل ہوئی ہی اور کبھی بیداری کی حالت مین زمانۂ حال مین سب سے زیادہ عجیب پیشین گوئی کزوٹ صاحب کی ہی جو انھون نے فرانس کے ملک کے انتظام کے انقلاب کے باب مین کی تھی مین اسکا حال مفصل لکھونگا اور فقط پہلے اتنی بات کہتا ہون کہ جس زمانے مین یہ پیشین گوئی واقع ہوئی تھی لندن اور پاریس دار السلطنت ملک فرانس مین بہت مشہور تھی اور لوگ آپس مین بیان کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کزوٹ صاحب کو خواب آیا ہی مین نے کئی ایسے شخص دیکھے ہین جنھون نے اس پیشین گوئی کا حال اُسوقت سُنا تھا جب کزوٹ صاحب نے اسکو اپنی زبان سے کہا تھا اور یہ شخص کہتے ہین کہ ہمین یاد ہی کہ سب آدمی ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ یہ بات بالکل لغو ہی یہ بات لائق لحاظ ہی کہ کزوٹ صاحب کی طبیعت ایک خاص ڈھنگ کی تھی اور وہ علوم اسرار مین بہت متوجہ رہتے تھے اور اکثر اُنکو حالت خواب یا حالت فکر عمیق ایسی گذر جاتی تھی کہ جسمین اُنکو غائب بینی کی قدرت ہوجاتی تھی پس سمجھنا چاہیئے کہ کزوٹ صاحب کو خود بخود حالت روشن اور اُس حالت روشن مین اُنکو پیشین بینی کی قدرت حاصل ہوجاتی تھی لاہارپ صاحب کے بیان سے نیچے خلاصہ کرکے اِس پیشین گوئی کا حال لکھتا ہون —

مثال شصت و ششم — یہ بات کل کی معلوم ہوتی ہی مگر ۱۷۸۸ع کی بات ہی ہم ایک مکان مین اپنے دوست کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے اور یہ دوست ہمارا امیر اور بہت عقیل تھا اُس مجلس مین مختلف فرقون کے آدمی تھے یعنی دربار ی اور قانونی اور

حکما تھے اور حسب دستور کھانا بہت مکلف تھا کھانے کے بعد شراب کا دور چلا
تو جتنے مہمان تھے سب خوش اور رنگ مین تھے اور تکلف اُسوقت بالکل اوڑ گیا تھا
وہ زمانہ ایسا تھا کہ کیسی ہی ناقص بات کوئی ہو اگر اُسکے سبب سے ہنسی ہو تو وہ
بات جایز گردانی جاتی تھی ہیمفرٹ صاحب نے اپنے قصے پڑھکر ہمکو سنائے تھے کہ اُنمین
بہت باتین بے لحاظی کی تھین لیکن وہ زمانہ ایسا تھا کہ عورتین بھی جو وہان بیٹھی تھین
اُنھون نے بھی اُن باتون کو سنکر اپنے ہاتھون کے پنکھے اپنے مُنھ پر نہین رکھ لیے وہ قصے
جب ختم ہوئے تو مذہب کی نسبت ہنسی اور ٹھٹھہ ہونے لگا ایک نے کسی شاعر کا کلام پڑھا
دوسرے نے کسی اور کا کلام کفر پڑھ کر سنایا تیسرے نے ایک پیالہ شراب کا ہاتھ مین
لیکر اُٹھ کر کہا کہ صاحبو جیسا مجھے اِس بات کا یقین ہے کہ ہومر[*] احمق تھا ویسا ہی اِس
بات کا یقین ہے کہ خدا عالم مین کوئی نہین ہے اور حقیقت مین اِس شخص کو یقین بھی ایسا ہی تھا
اب یہ تقریر سنجیدگی کے ساتھ ہونے لگی اور سب لوگ تعریف کرنے لگے کہ والٹیر[۲] صاحب نے
جو انقلاب زمانے مین پیدا کیا ہے اُسکے سبب سے وہ لائق تعریف ہین ایک نے مہمانون
مین سے کہا کہ میرا حجام میرے بال درست کرتے وقت کہنے لگا کہ دیکھیے صاحب
اگرچہ مین ایک غریب حجام ہون لیکن جیسا امیر آدمیون کا کچھ مذہب نہین ہے ویسا ہی
مین بھی کچھ مذہب نہین رکھتا ہون یعنی والٹیر صاحب کے مسائل کو یہان تک فروغ ہوگیا تھا
ہم سب نے یہ نتیجہ نکالا کہ اب انقلاب عظیم جلد ہونیوالا ہے اور یہ بات لابد ہونیوالی ہے
کہ سارے ملک مین بجاے وہم اور بیوقوفی کے حکمت اور عقل پھیل جاوے اور ہم سب
حساب کرنے لگے کہ غالباً کتنے عرصے مین یہ انقلاب ہوجاویگا اور ہم مین سے فلانے فلانے
اُس زمانہ عقل کو دیکھینگے جنکی عمر سب سے زیادہ تھی وہ کہنے لگے افسوس ہے

[*] ہومر ایک شاعر یونان مین تھا کہ روے زمین پر کوئی ایسا شاعر نہین ہوا ہے ÷

[۲] والٹیر ملک فرانس مین ایک حکیم دہریہ تھا ÷

ہمین امید اُس زمانے کے دیکھنے کی نہین ہر جو جوان تھے وہ خوش ہوئے کہ ہم تو
ضرور اُس زمانے کے دیکھنے کی امید رکھتے ہین اور وہ کہنے لگے کہ وولیٹر صاحب کا
سبکو ممنون ہونا چاہیئے کہ اُنکے سبب سے اِس قسم کی آزادی خیال حاصل ہوئی ہر
اور اُنکے سبب سے یہ اچھا انقلاب عقل ہوگا سب مہمانون مین سے فقط ایک شخص
اُسوقت کی گفتگو مین شامل نہین ہوا اور نہ اُسکی طبیعت پر کچھ رنگینی نمایان ہوئی اُس
شخص کا نام کزوٹ صاحب تھا یہ شخص بہت خلیق تھا مگر افسوس ہر کہ اُسکے خیالات
عجیب قسم کے تھے اور اکثر کسی نہ کسی فکر مین رہتا تھا اُسنے بہت سنجیدگی سے
اسطرح کہا **قول** صاحبو آپ اطمینان رکھین کہ آپ سب اُس انقلاب عظیم کو
دیکھینگے جسکی آپ اتنی تعریف کرتے ہین آپ جانتے ہین کہ میری طبیعت کو ذرا
پیشین گوئی کی طرف میل ہر لیکن مین مکرر کہتا ہون کہ آپ سب اِس انقلاب کو
دیکھینگے سب نے متفق ہوکر بطور طنز جواب دیا کہ اِس بات کے سمجھنے کے واسطے
کچھ سحر درکار نہین ہر کزوٹ صاحب نے کہا خیر لیکن جو مین آگے کہتا ہون اُسکے
جاننے کے واسطے سحر سے بھی زیادہ کچھ چیز ضرور ہر تم جانتے ہو کہ اِس انقلاب کا
نتیجہ کیا ہوگا اور تمھارا سب کا کیا حال ہوگا اور تمھارا سب کا جو یہان بیٹھے ہو
کیا انجام ہوگا یہ سنکر ایک شخص نے جسکا کنڈورسٹ نام تھا طنز سے اور کچھ
مسکرا کر کہا فرمائیے آپ کیا کہتے ہین حکیم کو پیشین گو کی پیشین گوئی کا کچھ خوف نہین
کزوٹ صاحب نے کہا تم اَے کنڈورسٹ قیدخانے کے فرش پر مروگے اور
زہر کھاکر مروگے تاکہ گردن مارے جانے سے بچ جاؤ اور اُس سم کو تم ہمیشہ اپنے پاس
رکھوگے اسواسطے کہ وہ زمانہ ہی ایسا ہوگا کہ تمکو ناچار اپنے ساتھ زہر رکھنا پڑیگا یہ بات
سنکر سب لوگ حیران ہوگئے لیکن یہ حیرانی تھوڑی ہی دیر تک رہی کیونکہ سب کو یاد آگیا
کہ اگرچہ کزوٹ صاحب جاگتے ہین لیکن اُنکو ایسی حالت مین خواب سے آیا کرتے ہین

اور یہ بات سمجھکر سب لوگ خوب ہنسے اور کہنے لگے کہ کرزونٹ صاحب یہ جو حال تم بیان کرتے ہو یہ ایسا دلچسپ نہین ہی جیسا تمھارا افلاتا قصہ ہی اور یہ تو فرمائیے کہ آپکے ذہن مین یہ قید خانہ اور زہر اور جلاد کیونکر آ گئے ہم تو زمانہ عقل کا ذکر کرتے ہین کرزوٹ صاحب نے کہا یہی تو بات ہی جو مین آپ سے کہتا ہون اُسی آپ کی حکمت اور آزادی اور عقل کے زمانے مین آپ کا انجام یہ ہوگا اور وہ زمانہ عقل کا ضرور ہوگا لیکن تم جیمفرٹ صاحب تم اپنی رگون پر ۲۲ زخم استرے سے لگاؤگے اور باوجود اسکے کئی مہینے تک زندہ رہوگے اور کئی مہینے کے بعد مروگے سب آدمی ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور پھر سب ہنس پڑے پھر کرزوٹ صاحب نے ایک اور شخص سے کہا کہ تم وکدازرو صاحب تم وجع مفاصل کے آزار مین گرفتار ہوگے اور خود تو تم اپنی رگون پر زخم نہین لگاؤگے لیکن ایک دن مین چھ بار فصد کراؤگے تاکہ تمھاری جان جلد نکل جاوے اور رات کو مرجاؤگے۔ پھر اورون سے کہا کہ تم نکولائی صاحب جلاد کے ہاتھ سے مارے جاؤگے اور تم بھی بیلی صاحب جلاد کے ہاتھ سے مارے جاؤگے اور میلشر لیس صاحب تم بھی جلاد کے ہاتھ سے مارے جاؤگے ایک شخص اُنمین سے جسکا نام روشر صاحب تھا بولا کہ سنکر ہی ہنوز کلام ختم کرنے نہین پایا تھا کہ کرزوٹ صاحب نے کہا تم بھی جلاد کے ہاتھ سے مارے جاؤگے سب متفق ہوکر بولے دیکھو یہ شخص کیا اچھا قیاس کر رہا ہی اِسنے ہم سب کو نیست و نابود کرنیکی قسم کھائی ہی کرزوٹ صاحب نے کہا نہین مین نے قسم نہین کھائی ہی پھر سب نے کہا یہ تو فرمایئے ہمارے اوپر کون حکمرانی کریگا ترک یا تاتاری کرزوٹ صاحب نے کہا کہ نہین یہ تمھارا خیال غلط ہی تمپر فقط حکمت کی حکمرانی ہوگی فقط عقل تمپر حکمرانی کریگی جو لوگ تمھارے ساتھ یہ سلوک کرینگے وہ سب حکیم ہونگے جو کلام تمھارے منھ پر ایک

ھنے سے ہی وہی کلام ہمیشہ اُنکی زبان پر ہوگا جو تمھارے مقولے ہین وہ بھی اُنکی
زبان سے کہینگے اور جسطرح تمنے ابھی فلانے شاعرون کے کلام مُنھ سے پڑھے ہین
وہ بھی پڑھینگے اُسوقت جتنے آدمی اُس محفل مین تھے آپس مین ایک دوسرے کے کان مین
نے لگا کہ دیکھو یہ شخص دیوانہ ہوگیا ہی اُسوقت تک کروٹ صاحب کے چہرے اور
انداز سے بالکل سنجیدگی نمایان تھی پھر وہ لوگ کہنے لگے کہ تم دیکھتے نہین ہو
کروٹ صاحب ٹھٹھہ کررہے ہین اور تم جانتے ہو کہ اُنکے ٹھٹھے مین بھی کچھ کچھ باتین
عجیب ہوتی ہین چیمفرٹ صاحب نے کہا کہ ہان مین سمجھتا ہون کہ کروٹ صاحب
ٹھٹھہ کرتے ہین اور عجیب ٹھٹھہ کرتے ہین لیکن اُنکا ٹھٹھہ مجھے پسند نہین کہ اِسمین
بالکل سولی کی بو آتی ہی پھر چیمفرٹ صاحب نے کروٹ صاحب سے کہا کہ یہ باتین
جو آپ نے کہی ہین کب ہونگی اُنھون نے جواب دیا کہ آج سے چھہ برس
گذر چکینگے کہ یہ سب باتین جو مین نے کہی ہین ہوجاوینگی —
اُسوقت مین بولا کہ آپ نے یہ اعجاز کی باتین کہین مگر آپ نے میری نسبت
کچھ بھی نہین کہا کروٹ صاحب نے کہا کہ تم خود اُس زمانہ مین ایک معجزہ
ہوگے کیا معنی کہ تم اُس زمانہ مین اچھے عیسائی ہوگے اُسوقت سب نے جوش
مین آکر کچھ کہنا شروع کیا اور چیمفرٹ صاحب نے کہا کہ مجھے اب تسلی ہوگئی اگر
سب اُسوقت مرینگے کہ جب لاہارپ اچھا عیسائی ہوگا تو ہم سب امر ہونگے
ڈچیس اوف گرامنٹ جو ایک رئیسہ تھین بولین کہ ہم تو خوش ہین کہ ہم عورتین ہین
ہمارے واسطے تو اِس انقلاب مین کچھ بھی نہ ہوگا کروٹ صاحب نے کہا
بھلا بھائی ہوائیت اُسوقت تمکو بھی نہین بچاویگا بہتر ہوگا کہ تم کسی بات مین
دخل نہ دو کیونکہ اُسوقت تم مین اور مردون مین کچھ تمیز نہین کیجاویگی پھر اُس عورت نے
کہا آپ فرمائیے تو آپ کیا ذکر کررہے ہین آپ تو قیامت کا حال کہہ رہے ہین کروٹ صاحب

کہا کہ مین قیامت کا حال تو کچھ بھی نہین جانتا ہون لیکن اتنا جانتا ہون کہ ایسے
تم اور تمھارے ساتھ کئی اور عورتون کو جلاد کی گاڑی مین بٹھا کر اور مشکین
کس کر جلاد خانہ مین لیجاوینگے اور تمسے بھی جو زیادہ امیر عورتین ہونگی انکو
اسیطرح لیجاوینگے اُسنے کہا کہ مجھسے بھی زیادہ امیر عورتین کیا خاندان شاہی کی
عورتون کا یہ حال ہوگا کزوٹ صاحب نے کہا کہ اُنسے بھی اونچی عورتون کا
یہ حال ہوگا اُسوقت تمام محفل مین ایک پریشانی سی ہوگئی اور جسکے مکان مین محفل
وہ بیچین ہوا اسکو یہ خیال ہوا کہ اب یہ ٹھٹھہ بہت بڑھ گیا ڈچیس اوف گرامنٹ نے
اس نیت سے کہ یہ پریشانی محفل کی دور ہوجاوے گویا کزوٹ صاحب کے جواب کا
طرف کچھ بھی خیال نکرکے کہا کہ دیکھیے مرتے وقت میرے پاس کزوٹ صاحب
پادری کو بھی نہین آنے دینے کزوٹ صاحب نے کہا نہین جی نہ تمھارے پاس
نہ کسی اور کے پاس اُسوقت پادری آویگا فقط ایک شخص کے ساتھ یہ رعایت کیجاویگی
یہ کہکر کزوٹ صاحب خاموش ہوگئے پھر سب نے پوچھا کہ وہ کون شخص ہوگا جسکے
ساتھ آپ یہ مہربانی کرینگے انھون نے کہا کہ وہ شخص جسکے ساتھ ایسی رعایت ہوگی
شاہ فرانس ہوگا اور کسی کے پاس پادری نہین آنے پاویگا اُسکے بعد مالک مکان بہت
جلدی سے اٹھا اور اُسکے ساتھ کے اور سب آدمی اٹھ کھڑے ہوے پھر وہ کزوٹ
کی طرف گیا اور بہت دردناکی سے یہ بات کہی کہ کزوٹ صاحب اب یہ ٹھٹھہ بہت ہوا
اور بہت بڑھ گیا یہانتک کہ آپ اپنے نام مین بھی اور اس محفل کے نام مین بھی
لاتے ہین کزوٹ صاحب نے کچھ جواب نہین دیا اور وہان سے چلے جانے کا ارادہ
کیا تھا کہ ڈچیس اوف گرامنٹ نے جو ہمیشہ یہ بات چاہتی تھین کہ محفل کے آدمیون
طبیعت کی رنگینی رفع نہو کہا کہ کزوٹ صاحب تمنے ہمارا سب کا حال تو بتایا لیکن
اپنا حال کچھ نہ بتایا کزوٹ صاحب نے کہا کہ آپ نے محاصرہ شہر جیروزلم یعنی بیت الم

و دیان کا حال کبھی پڑھا ہی انھون نے کہا کہ وہ حال کسینے نہین پڑھا ہی مگر آپ سمجھ لیجیے کہ مین نے نہین پڑھا ہی اور بیان کیجیے پھر کزوٹ صاحب نے کہا کہ ایام محاصرے مین ایک آدمی سات دن تک شہر کی فصیل اور محصورین اور محاصرین کی نظر مین پھرتا رہا اور ہمیشہ کہتا رہا کہ اس شہر کا افسوس ہی اور ساتوین دن کہا کہ اس شہر کا افسوس ہی اور میرا بھی افسوس ہی اور اُسوقت محاصرین کی طرف سے ایک ضرب ایک گولہ مین سے نکلکر اُسکو لگی اور وہ مر گیا اس جواب دینے کے بعد کزوٹ صاحب سب محفل کو سلام کرکے چلے گئے —

جب مین نے یہ بیان لاہارپ صاحب کا لکھا ہوا اول ہی مرتبہ پڑھا تھا تو مین سمجھا تھا کہ اُنھون نے اپنے سر سے بنا کر لکھدیا ہوگا اس نظر سے کہ جو امیر اور بڑے بڑے آدمی تھے اُنکی طبیعت پر چند سال پیشتر وقوع انقلاب سے یہ حال سنکر کہ اُنکی تخریب کے واسطے کیا کیا سامان ہو رہے ہین دیکھین کیا اثر ہو لیکن اُسکے بعد جو مین نے تحقیقات کی اور جو حال مجھے معلوم ہوا اُسکے سبب سے وہ راے میری بالکل بدل گئی ہی ایک بڑے امیر نے مجھسے کہا کہ مین نے فلانی عورت سے بات اکثر سنی ہی کہ لاہارپ صاحب اکثر یہ حال کہا کرتے تھے اور مین نے اُنسے بلکہ اُس عورت سے حال دریافت کرایا اور اُنھون نے خط مندرجۂ ذیل لکھ بھیجا ہی —

خط- مین نے لاہارپ کی زبان سے کئی بار کزوٹ صاحب کی پیشین گوئی کا ذکر سنا ہی اور جیسا وہ حال چھپا ہوا ہی ویسا ہی سنا ہی اتنی بات مین جانتی ہون اور لکھکر بھیجتی ہون مین نے کزوٹ صاحب کے بیٹے کو بھی دیکھا ہی اور اُنھون نے مجھسے کہا ہی کہ ہمارے باپ کو عجیب قوت پیشین گوئی کی حاصل تھی اور اُنکی پیشین گوئیون کی صحت کے بہت ثبوت ہین چنانچہ ایک پیشین گوئی اُنکی یہ ہی کہ ایک وزیر اُنکو جلاد گردن مارنے کو لیے جاتے تھے اُنکی دختر نے کسی ترکیب سے اُنکو جلادون سے چھوڑا لیا سب گھر کے آدمی خوش ہو

لیکن کزوٹ صاحب کچھ خوش نہ ہوئے اور کہا کہ اگرچہ مین آج چھوٹ گیا ہون
لیکن تین دن کے بعد مین پھر گرفتار ہوجاؤنگا اور جلاد کے ہاتھ سے مارا جاؤنگا
حقیقت مین یہی ہوا اور کزوٹ صاحب ۲۵ برس کی عمر مین ۲۵ ستمبر ۱۷۹۲ء
جلاد کے ہاتھ سے مارے گئے اور لاہارپ صاحب کا جو بیان ہو اُسکی نسبت
کزوٹ صاحب کے پسر کا یہ بیان ہو کہ مین یہ تو نہین کہہ سکتا ہون کہ جو الفاظ
لاہارپ صاحب نے لکھے ہین وہی الفاظ میرے باپ کے مُنھ سے نکلے تھے لیکن
اصل باتین وہی ہین جو میرے باپ نے بتائین تھین ایک اور بات یہ ہو
وکدارز صاحب کے ایک دوست نے مجھسے یہ بات بیان کی تھی کہ جب
موصوف زمانۂ انقلاب سے کئی سال پہلے فرانس کے ملک مین گئے تھے تو
اپنے گھر مین آکر کزوٹ صاحب کی پیشین گوئی کا حال بیان کیا تھا اور معلوم ہوتا
کہ اگرچہ وکدارز صاحب کو اس پیشین گوئی کی نسبت یقین نہین تھا لیکن وہ اس پیشین گوئی
کے سبب سے پریشان خاطر ہمیشہ رہتے تھے یک درامیر نے اس مضمون کا خط لکھا
کہ آپ مجھسے دریافت کرتے ہین کہ مین کزوٹ صاحب کی پیشین گوئی کا کیا حال
جانتا ہون مین قسمیہ لکھتا ہون کہ مین نے فلانی خاتون کی زبانی بارہا سُنا ہو کہ
پیشین گوئی ہوئی تھی اُسوقت وہ اُس محفل مین موجود تھین اور جب وہ بیان
کرتی تھین تو ایک ہی طور پر وہ حال بیان کیا کرتی تھین اور اُنکا بیان راست
معلوم ہوتا تھا اور اُنکے بیان سے لاہارپ صاحب کے بیان کی تصدیق
ہوتی ہو اور وہ خاتون یہ حال اکثر لوگون کے سامنے بیان کیا کرتی تھین
اُنمین سے بہت آدمی زندہ ہین اور اس بیان کو تصدیق کر سکتے ہین —
حصۂ اول مین مین ایک عورت کا حال لکھ چکا ہون کہ اُسکو خود بخود حالت
حاصل ہوجاتی تھی اُنکی پیشین بینی کی ایک مثال نیچے لکھی جاتی ہو —

مثال شصت وہفتم - یہ عورت بہت عقیلہ ہی اور جو آدمی اُسکو جانتے ہین اُسکا بہت لحاظ اور ادب کرتے ہین اُسکو ہمیشہ یہ بات حاصل ہی کہ بلحاظ واقعات گذشتہ و آیندہ اُسکو غائب بینی کی قدرت خود بخود حاصل ہو جاتی ہی اور اکثر یہ قوت اُسکو اُسوقت حاصل ہو جاتی ہی جب وہ تنہا شام کے وقت بیٹھا کرتی ہی اُسکے مشاہدے ہمیشہ بڑے بڑے معاملات سے تعلق نہین رکھتے بلکہ چھوٹی چھوٹی باتون سے جو بازار مین ہوتی ہون متعلق ہوتے ہین کبھی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ کئی سال پیشتر وقوع واقعہ سے اُسکو کسی اپنے رشتہ دار کی موت اور اُس موقع پر جو آدمی اور جتنے آدمی ہون نظر آجاتے ہین کبھی کبھی اُسکو ایسی چیزین نظر آتی ہین جسکو سہو نظر کہنا چاہیے مثلاً اگر کہین کوئی کرسی نہ ہو تو کرسی کبھی ہوئی نظر آجاتی ہی لیکن ممکن ہی کہ اگر تحقیقات کیجا دے تو اس سہو نظر کی بھی کچھ اصل ضرور ہوگی مجکو بہت تمثیلین اِس عورت کی پیشین بینی کی معلوم نہین ہین لیکن مجھے خوب یقین اور خوب معلوم ہی کہ یہ قوت اُسکو ضرور حاصل ہی مین پیشین بینی کے واقع ہونے کی وجہ نہین بتا سکتا ہون لیکن خیال کیجیے کہ واقعات گذشتہ کے معلوم ہونے کی وجہ بھی تو نہین بتائی جا سکتی ہی ایک بات لائق لحاظ ہی کہ خود بخود اُس عورت کو یہ قوتِ پیشین بینی حاصل ہوتی ہی لیکن جیسی کہ توقع ہونی چاہیے تھی اُسپر کیفیت مقناطیسی کا بھی خوب اثر ہوتا ہی چنانچہ ایک مرتبہ ایک شخص اُسکے مکان مین آیا کہ اُسکے رخسارے پر ایک داغ اور زخم تھا اِس شخص کو دیکھکر اِس عورت کو بہت تکلیف ہوئی اور جب تک وہ موجود رہا اُس عورت کی طبیعت بہت دق اور پریشان رہی دو روز کے بعد خود اُس عورت کے اُسی رخسارے پر اور ہی جگہ ایک ویسا ہی داغ اور زخم نمایان ہوا ظاہر ہی کہ جن لوگون کی طبیعت انہی شدت سے اثر پذیر ہوا تمین غائب بینی کی قوت بہت نمایان ہوتی ہی

انگلسن صاحب نے مجھے ایک شخص کے خواب کا حال بتایا ہی اس خواب مین پیشین بینی کا ظہور ہی وہ حال مین نیچے لکھتا ہون خود خواب دیکھنے والے کے الفاظ لکھے جاتے ہین —

مثال شصت و ہشتم: میرا بھائی جسکے ساتھ مجھے محبت تھی ہندوستان مغربی مین موسم خزان سنہ ۱۸۲۶ء مین مرگیا اُنکے مرنے کی خبر پہونچنے سے ایک مہینہ پہلے مین نے یہ خواب دیکھا مین اُس زمانے مین ڈبلن کے مدرسے مین پڑھا کرتا تھا اور میرا ایک دوست وہان تھا کہ اُسکے مکان پر اکثر شام کے وقت مین جایا کرتا تھا مین نے ایک دفعہ خواب دیکھا کہ اپنے دوست کے مکان سے اپنے مکان پر آتا ہون اور میرے چچا کے پاس سے ایک پیام اس مضمون کا آیا کہ تم جلد میرے پاس آجاؤ چنانچہ مین گیا اور جہان وہ بیٹھے تھے وہان پہونچا ایک گوشے مین میرے چچا صاحب بیٹھے تھے اُنھون نے مجھسے کہا کہ فلانی کرسی پر بیٹھ جاؤ پھر اُنھون نے مجھسے کہا کہ مین بہت افسوس اور رنج کے ساتھ یہ خبر دیتا ہون کہ آپ کا بھائی مرگیا ہی مین نے اُنسے جواب مین کہا کہ کوئی بات ایسی بھی ہی جس سے معلوم ہو کہ جسوقت وہ مرتے اُنکی طبیعت کا کیا حال تھا اُنھون نے مجھے ایک خط دیدیا اور وہ خط لیکر مین وہانسے چلا آیا جب مین جاگا تو میری طبیعت کو بہت بیقراری ہوئی اور اُسوقت کے بعد جیسی میری عادت تھی کہ دعا مانگنے کے وقت اُنکے حق مین دعا مانگا کرتا تھا پھر مجھسے اُنکے حق مین دعا نہ مانگی گئی جس عورت کے ساتھ بعد ازان میری شادی ہوئی اُسسے مین نے اس خواب کا حال کہدیا تھا اور اُسکو ابتک خوب یاد ہی چند عرصے کے بعد یہ خیال میری طبیعت سے دور ہوگیا تھا کہ ایک روز جب مین اپنے مکان پر آیا میرے نوکر نے مجھسے کہا کہ آپ کا فلانا رشتہ دار آیا تھا اور کہگیا ہی کہ بہت جلد میرے باپ کے پاس آجاؤ چنانچہ مین گیا اور دیکھا کہ میرے چچا اُسی جگہ بیٹھے ہین جہان

مین نے خواب مین بیٹھا ہوا دیکھا تھا بلکہ صندوق اور کاغذات اور شمع بھی اُسی جگہ رکھے تھے جہان مجھے خواب مین نظر آئے تھے اُنھون نے مجھے ایک کرسی پر بیٹھنے کو کہا اور حرفاً حرفاً وہی گفتگو کی جو مین نے خواب مین سنی تھی وہی الفاظ اُنکے منھہ سے نکلے اور جو جواب مین نے خواب مین دیا تھا وہی جواب مین نے دیا پھر اُنھون نے مجھے خط دیدیا اور مین وہان سے چلا آیا اُسوقت طبیعت کو ایسی بیقراری تھی کہ زیادہ گفتگو کرنے کو جی نہ چاہا لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ جسوقت مین اپنے چچا سے گفتگو کر رہا تھا مجھے اپنا خواب یاد نہین آیا بلکہ جب مین اپنے چچا کے پاس سے چلا آیا تب وہ خواب یاد آیا اٹکنسن صاحب نے جب یہ حال میرے پاس لکھکر بھیجا تھا تو یہ بھی لکھ بھیجا کہ جس شخص نے یہ خواب دیکھا تھا ایک پادری ہے اور سب لوگ اُسکا ادب اور لحاظ کرتے ہین اور مجھے اُنکے بیان کی راستی مین ہرگز شک نہین میری رائے یہ ہے کہ اس خواب کے حال کو ہم یہ نہین کہہ سکتے ہین کہ فقط ایک امر اتفاقیہ تھا۔

مثال بست و نہم۔ ایک عورت اپنے اکیلے بچے کو اوڈن برہ مین چھوڑ کر خود ملک جرمنی کو چلی گئی تھی اُنھون نے مجھ سے ذکر کیا کہ ایک مرتبہ مین نے دیکھا کہ میرا بچہ بہت بیمار ہے اور اُسکی دایہ فلانی جگہ اُسکے پلنگ کے پاس کھڑی ہوئی ہے اور اُس بچے کے تیمار مین مصروف ہے جب وہ اپنے وطن کو واپس آئین تو اُنھون نے وہ خاص جگہ بتائی جہان دایہ کھڑی ہوئی تھی اُسوقت اُس دایہ نے اُنسے کہا کہ حقیقت مین بچہ بہت بیمار ہوگیا تھا لیکن چونکہ اُسکو جلدی شفا ہوگئی تھی اسواسطے اُسکی سخت بیماری کا حال لکھ بھیجنا مناسب نہ متصور ہوا تھا لیکن جب وہ جرمنی کے ملک مین تھین تو مجھسے ہمیشہ کہا کرتی تھی کہ مجھے یقین ہے کہ میرا بچہ بہت بیمار ہے اگرچہ جو خط میرے پاس آتے ہین اُنمین یہی لکھا ہوتا ہے کہ کچھ خفیف بیماری ہے مین یہ بات

نہین تحقیق کر سکتا ہون کہ اس عورت کو اپنے بچے کی بیماری کا حال اُسی وقت نظر آیا تھا جب وہ بیمار تھا یا اُسکے پہلے یا پیچھے نظر آیا تھا لیکن اتنی بات جانتا ہون کہ اُسکی بیماری کے زمانے کے متصل ہی معلوم ہوا تھا۔

مثال ہفتدہم - میجر بکلی صاحب ۲۳ برس ہوے ہندوستان سے انگلستان کو جہاز مین آتے تھے اُسوقت تک اُنھون نے عمل مقناطیسی کا ذکر نہین سُنا تھا ایک عورت نے جو جہاز مین بیٹھی تھی کہا کہ مدت سے کوئی بادبان کسی جہاز کا نظر نہین آیا ہی اُنھون نے کہا کہ کل دوپہر کے وقت فلانی طرف سے ایک جہاز کا بادبان نظر آویگا جب جہاز کے ملاحون وغیرہ نے پوچھا کہ آپ کیونکر یہ بات جانتے ہین تو اُنھون نے کہا کہ مجھے بادبان آتا ہوا نظر آتا ہی جب وہ وقت آیا تو جہاز کے کپتان نے طنزاً کہا کہ دیکھیے صاحب بادبان نظر آتا ہی لیکن ہنوز وہ چپ نہ ہونے پایا تھا کہ ایک شخص نے پکار کر کہا کہ بادبان نظر آتا ہی کپتان نے پوچھا کہ کسطرف جواب سے معلوم ہوا کہ اُسی طرف نظر آتا تھا جسطرف میجر بکلی صاحب نے پہلے روز بتایا تھا یہ مثال عجیب ہی اسواسطے کہ اس سے ثابت ہوتا ہی کہ قوت عمل مقناطیسی اور عمل مذکور کے اثر پذیر ہونے مین ایک تعلق ہی یعنی میجر بکلی صاحب کو اس عمل کا بہت ملکہ ہی اور اُنکی طبیعت پر اُسکا اثر بھی بہت جلد اور نمایان ہوجاتا ہی یہی حال لیوس صاحب کا بھی ہی۔

مثال ہفتاد و یکم - ایک سپاہی کو جو ایک پلٹن مین تھا حاکم پلٹن نے اس بات کی جوابدہی کے واسطے طلب کیا کہ تمنے فلانے افسر کی نسبت جھوٹی خبر مشہور کی ہی کہ دوسرے روز وہ افسر مارا جاویگا سپاہی نے جواب دیا کہ مین نے اُسے مرتے ہوے دیکھا ہی اور اسطور پر دیکھا ہی کہ جب فوج کا حملہ ہوا تو وہ افسر پہلے ہی مارا گیا اور اُسکی پیشانی پر گولی لگی حاکم پلٹن نے اُسکو تنبیہ کرکے کہا کہ پھر ایسی خبر نہ مشہور کرنا

دوسرے روز لڑائی ہوئی اور پہلے ہی حملہ مین اُس افسر کی پیشانی مین گولی لگی
اور وہ مرگیا یہ حال جو لکھا گیا بالکل صحیح اور معتبر ہے۔

اور جو مثالین اوپر لکھی گئی ہین بہت مثالین ایسی اور بھی لکھی جا سکتی ہین
لیکن اُنسے ہی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کسی ذریعہ سے جو ہمکو معلوم نہین ہے جب
انسان کی طبیعت ایک خاص حالت مین ہوتی ہے تو اُسکو واقعات آیندہ نظر
آجاتے ہین جو خواب لوگون کو ایسے ہوتے ہین کہ وہ پورے ہوتے ہین اُسکا بھی
یہی سبب ہے یہ بات کہنی کہ یہ امر اتفاقیہ ہو گیا کافی نہین ہے کیونکہ اگر ایک ہی دفعہ
خواب کی بات پوری ہو تو بھی پوری نہ ہونے کے واسطے بہت حوائج ہین لیکن
جب بہت مرتبہ ایسے خواب پیشین پورے ہون تو بلاشک انکا پورا ہونا
امر اتفاقی نہین ہو سکتا ہے۔

۱۹ اُنیسوان خط

عمل مقناطیسی کے فوائد طبی کا بیان

عمل مقناطیسی کے فوائد طبی کئی طرح کے ہین ایک یہ کہ اِس عمل سے تکلیف
رفع ہوتی ہو اور بیماری دور ہوتی ہو۔ دوسرے یہ کہ اِس عمل کے ذریعہ سے عمل جراحی
بلا تکلیف کے ہوسکتا ہو۔ تیسرے یہ کہ مقناطیس مصنوعی اور کرسٹل اور مقناطیسی
پانی اور اور چیزین جنمین کیفیت مقناطیسی پیدا کیجاتی ہو وہ علاج امراض مین بہت
کام آتی ہین اور چوتھے یہ کہ قوت غائب بینی تشخیص مرض مین بہت کام آتی ہو
مجکو خود بھی فوائد عمل مقناطیسی کا تھوڑا تجربہ ہو لیکن جتنا تجربہ ہو اِس بات کے
واسطے کافی ہو کہ مجھے بخوبی یقین ہو کہ طبیب کے واسطے عمل مقناطیسی بہت اچھا
معاون ہو مین اول لکھ چکا ہون کہ جن لوگون پر مین نے عمل کیا ہو اُنمین اکثر تندرست
آدمی تھے لیکن یہ بھی مین ذکر کر چکا ہون کہ ایک اندھے آدمی پر بھی مین نے عمل
کیا ہو اور چند مرتبے کے عمل کے بعد ایک مواد ناقص جو اُسکی ناک مین سے
نکلکر گرتا تھا اُسکا نکلنا بند ہو گیا تعجب ہے اب تک اُسپر تین مہینے کے
عرصہ مین قریب پچاس مرتبے کے عمل کیا گیا ہو اب وہ نسبت سابق بہت
تندرست ہو اور اُسکی آنکھ کی بصارت اور آنکھ کی ہیئت مین سابق کی نسبت
بہت ترقی ہو یہ بات تو کبھی ناممکن ہو کہ اُسکی بصارت بالکل اچھی ہو جاوے
لیکن اب تک عمل کا یہ اثر ہوا ہو کہ روز بروز ترقی ہو جو شخص امتحان کریگا اُسے
دریافت ہوگا کہ عمل مقناطیسی کے ذریعہ سے اکثر امراض خصوصاً وہ امراض

جو عروق سے متعلق ہون اور مرض وجع مفاصل رفع ہوجاتا ہی اکثر اخبارون مین
آج کل لکھا ہوتا ہی کہ فلانا مرض فلانے شخص کا عمل مقناطیسی سے رفع ہوگیا اور
مرض بھی ایسا کہ کسی علاج سے رفع نہین ہوتا تھا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ بعض
آدمیون کے عمل مین رفع مرض کی زیادہ تاثیر ہی اور بعض کے عمل مین کم لیکن یہ بات
تحقیق ہی کہ ہر تندرست عامل کے عمل مین کچھ نہ کچھ ایسی تاثیر ہوتی ہی لیوس صاحب
بھی عمل مقناطیسی کے ذریعہ سے اکثر امراض کا علاج کرتے ہین اٹکنسن صاحب کو
قوت عمل مقناطیسی بدرجہ حاصل ہی اور انکو علاج امراض مین بہت تجربہ ہی
انسے جو کچھ حال معلوم ہوا ہی وہ ذیل مین لکھتا ہون اس حال کے پڑھنے سے
واضح ہوگا کہ بعض بعض باتین خصوصاً انتقال در دیا مرض علاج مقناطیسی مین
لائق لحاظ ہین جو تجربہ اٹکنسن صاحب نے غیر ذی روح اشیا کے ذریعہ سے
فاصلے پر علاج امراض کا کیا اسکا حال صاحب موصوف حسب ذیل لکھتے ہین۔
مثال ہفتاد و دوم۔ ایک عورت کو ٹیس کا مرض کئی سال سے تھا اور
اسکو بہت تکلیف رہتی تھی اطبا کے علاج سے اسکو فائدہ نہین ہوا تھا ایک
طبیب نے مجھے کہا کہ عمل مقناطیسی کرکے امتحان کیجیے چنانچہ مین نے امتحان کیا
بہت فائدہ ہوا لیکن ہنوز اچھی طرح علاج ہونے نہین پایا تھا کہ اسکو اپنے
شوہر کے ساتھ پارس شہر کو جانے کی اشد ضرورت ہوئی چونکہ خاص میرے
عمل کی اسپر ایسی اچھی تاثیر ہوئی تھی تو خیال مین یہ بات آئی کہ اگر ممکن ہو تو اسپر عمل
جاری رہنا چاہیے اور چونکہ مجکو اس بات کا تجربہ تھا کہ پانی اور روئی اور چمڑے کے ذریعہ سے
عمل کا اثر فاصلے پر پہونچ سکتا ہی اسواسطے مین نے اس سے کہا کہ آپ کے پاس خط مین لیکن
دستانون مین کیفیت مقناطیسی بھر کر بھیجا کرونگا جب یہ تجربہ کیا گیا تو تجربہ
پورا اترا جب وہ دستانے پہنتی تھی تو اسکو خواب مقناطیسی حاصل ہوجاتا تھا

اور جو تکلیف مرض کی ہوتی تھی رفع ہو جاتی تھی اور کسی ذریعہ سے وہ تکلیف اسکی
رفع نہین ہوتی تھی یہ مقناطیسی دستانے تین مرتبے پہننے سے بیکار ہو جاتے تھے
یعنی چوتھے مرتبے اگر انکو پہنے بھی تو نیند نہین آتی تھی تو مین ہر ہفتہ دو جوڑیان
مقناطیسی کیفیت بھر کر بھیجدیتا تھا اور جو پرانے دستانے یعنی پہنے ہوے
ہوتے تھے وہ میرے پاس اسواسطے واپس آجاتے تھے کہ اُنمین پھر وہ کیفیت
بھر دیجاوے اِن واپس آمدہ دستانون مین عجیب بات دریافت ہوئی
عند التجربہ دریافت ہوا کہ پہنے ہوے دستانون کے اندر مریض کے جسم مین سے
مرض کا اثر ہو جاتا تھا اور اِس اثر کو پہلے دور کرنا پڑتا تھا تب اُسمین نئی کیفیت
مقناطیسی بھری جاتی تھی جب پرانے یعنی پہنے ہوے دستانون کے قریب
میرا ہاتھ جاتا تھا تو مجکو اُسی مرض کا اثر ہاتھ مین معلوم ہوتا تھا جسطرح نئی سے
شعلہ کے پاس ہاتھ لیجانے سے حرارت ہاتھ کو پہونچتی ہوئی معلوم ہوتی ہے
اسیطرح اِن دستانون کے قریب ہاتھ لیجانے سے ہاتھ کو تکلیف ہوتی تھی
اور جیسی تکلیف مریض کو ہوتی تھی اُسی قسم کی تکلیف مجھے بھی ہوتی تھی جب
دو تین منٹ تک اُن دستانون پر عمل کیا جاتا تھا تو وہ اثر مرض کا اُنمین سے
دور ہو جاتا تھا اور اُسوقت ویسا ہی اثر میرے اوپر ہوتا تھا جیسا اُسوقت
ہوتا ہے کہ جب مین کسی تکلیف کو عمل کرکے دور کرتا ہون اور اسوقت مین
بتا سکتا ہون کہ اب مریض کی تکلیف دور ہو گئی شاید کوئی شخص یہ بات کہے
کہ اُس عورت کی طبیعت مین کچھ خیال دستانون کے اثر کا ہو گیا تھا اِس سبب
اُسکو فائدہ ہوتا تھا لیکن مین نے اُسکا تجربہ اسطور پر کیا کہ کبھی سادے دستانے
اُسکے پاس بلا مقناطیسی کیفیت بھرنے کے بھیجدیے اور کبھی پہنے ہوے ہی بلا
کیفیت مقناطیسی بھرنے کے بھیجدیے نتیجہ یہ ہوا کہ جو سادے تھے اُنکے پہننے سے

اُسے نیند نہ آئی اور جو پہنے ہوئے تھے اُنکے پہننے سے اُسے تکلیف زیادہ ہوئی مین نے کئی شخصون پر اسطرح کا تجربہ کیا ہی اور یہی نتیجہ حاصل ہوا ہی اول اول جو مجھے تکلیف ہوتی تھی تو مین حیران ہوتا تھا لیکن بعد ازان مجکو حیرانی نہ ہوتی تھی کیونکہ مین واقف ہو گیا تھا کہ فلانا سبب ہی میرے مریض مجکو دھوکا دیتے تھے اور کہدیتے تھے کہ اب ہمین تکلیف نہین ہی لیکن مین کبھی اُنکے دھوکے مین نہین آتا تھا اور وہ کہتے تھے کہ آپکو ہماری تکلیف ہمسے بھی زیادہ معلوم ہی جن مریضون کو عرق کا مرض ہوتا تھا اُنپر عمل کرنے سے میرے ہاتھ مین سوئیان سی چبھا کرتی تھین لیکن جب اُنکو نیند آجاتی تھی تو میرے ہاتھ مین ایک جھٹکا سا معلوم ہوتا تھا اور پھر کچھ تکلیف نہین ہوتی تھی بلکہ ایک آرام سا معلوم ہوتا تھا جب کوئی بڑا تغیر مریض کی طبیعت مین ہو جاتا تھا مثلاً جب اُسپر حالت خواب یا بیداری یا حالت سکوت واقع ہو جاتی تھی تو ایسا ہی صدمہ جیسا اوپر بیان کیا گیا میرے جسم پر ہوتا تھا مین نے تجربے سے دریافت کیا ہی کہ قوت عمل مقناطیسی ایک شخص سے دوسرے شخص مین کچھ کچھ منتقل ہو سکتی ہی اور اسی طرح حالت مقناطیسی اور حالت خواب مقناطیسی ایک معمول سے دوسرے معمول مین کچھ کچھ منتقل ہو سکتی ہی یہی سبب ہی کہ بعض امراض ایک مریض سے دوسرے مریض کو لگجاتے ہین جیسا اثر دستانون کے پاس آنے سے ہوتا ہی ویسا ہی اثر خط کے ہاتھ مین لینے سے ہوتا ہی خصوصاً اگر کاغذ پر روغن کیا ہو اور اس سبب سے مین خط کے پڑھنے سے پہلے مریض کی طبیعت کا حال جان لیتا ہون بعض اوقات خطوط مین سے حرارت اور سوئیون کے چبھنے کا سا ایسا تیز اثر ہوتا ہی کہ مین خط کو میز پر رکھدیتا ہون اور ہاتھ سے چھونے کے بغیر پڑھتا ہون اگر کسی شخص کا خط اُس حالت کا لکھا ہو کہ اُسکو تپ ہو تو اُس خط کا اثر میرے اوپر

ایسا ہوتا ہی کہ اور لوگون کو بھی ویسی ہی میرے ہاتھہ مین تپ کی حرارت معلوم ہوتی ہی
ایک مرتبہ جب مین نے ایک خط کو پڑھا تو میری طبیعت پر آنسوون کی سی
تاثیر ہوئی اور یہ تاثیر ایسی تیز تھی کہ مجھے یقین ہوا کہ کاتب خط لکھتے وقت ضرور
روتا ہوگا حالانکہ اُس خط مین نہ کوئی علامت نہ مضمون رونے کا تھا جب تحقیقات کی
تو معلوم ہوا کہ کاتب خط اُسکو لکھتے وقت ضرور روتا تھا اور کچھ آنسو اُس خط پر بھی پڑے تھے
ایک عورت کو نیند نہین آیا کرتی تھی لیکن اُسکی طبیعت اتنی زیادہ اثر پذیر تھی کہ ترکیب
معروف سے اُسپر عمل نہین ہوسکتا تھا مین نے اُسکو مقناطیسی پانی پلایا فوراً سو گئی
ایک مرتبہ جب اُسنے ایسا پانی منگایا تو مین اُسی وقت ایک مریض پر عمل کر چکا تھا
اسواسطے مجھے اتنی جرأت نہ ہوئی کہ اُسی وقت پانی پر عمل کر کے بھیجون مین نے
خالص پانی بھیجدیا لیکن اُس پانی کا اُسپر کچھ اثر نہین ہوا چند روز کے بعد میرے
پاس اُسکا خط آیا کہ اب پانی مین وہ صفت نہین رہی اور اب اُسکے پینے سے نیند
نہین آتی ہی ایک مرتبہ مین نے ایک ستانے کی جوڑی ایک خواب دم کرکے ایک
عورت کے پاس بھیجی چنانچہ جب وہ اس جوڑی کو پہنکر سوئی تو وہی خواب اُسکو نظر آیا
ایک عورت کی طبیعت کا یہ حال ہی کہ اگر کہین لوہا قریب ہو تو اُسپر اثر ہوجاتا ہی
اس تاثیر سے یہ بات حاصل ہوتی ہی کہ جہان زمین کے نیچے لوہا ہوتا ہی یا زمین کے
نیچے پانی کا چشمہ ہوتا ہی معلوم ہوجاتا ہی یہ بھی مجکو تجربہ ہوا کہ جب مین کسی مریض پر
مرض کے دفع کرنے کی نیت سے عمل کرتا ہون اور میرا دل اُسی کام کی طرف متوجہ
ہوتا ہی تو مجھے کچھ اثر مرض کا نہین ہوتا ہی اسطرح سے مجھے اختیار ہی کہ خواہ مریض پر
تاثیر عمل کی اسطرح کردون کہ مجھے کچھ اثر معلوم نہ ہو خواہ اُسکے مرض کا اثر میرے
بدن پر ہوجاوے بہرحال جب میری مرضی کا فعل ہوتا ہی تو سوا اُس ہاتھہ کے
جس سے عمل کیا جائے اور کہین میرے جسم پر کچھ تاثیر مرض کی نہین

پہنچتی

ہوتی ہی لیکن اگر میری طبیعت کسی اور طرف متوجہ ہو تو مجکو مرمن کا اثر اتمنا ہوجاتا ہی کہ درد ہونے لگتا ہی اور اسطرح میرے اوپر اُس معمول کی حالت ہوجاتی ہی جو اور آدمیون کی بیماری کا حال جان لیتا ہی ایک تمثیل شرکت کی عجیب لکھتا ہون ایک عورت میرے بھائی اور بہن ہکے مکان مین بیس ۲۰ میل کے فاصلے پر رہتی تھی مین نے اُسپر عمل کیا اُسکو غائب بینی کی قوت اچھی طرح حاصل ہوگئی ایک روز مین اور ایک عورت ایک باغ مین پھر رہے تھے ہمنے دیکھا کہ ایک نوزادہ بچے کی لاش ایک دیوار کے نیچے پڑی ہوئی ہی یہ بچہ کسی نے دیوار کے اوپر سے پھینک دیا ہوگا دوسرے روز میرے پاس میری ہمشیرہ کا خط آیا اُسمین لکھا تھا کہ فلانی عورت نے فلانے وقت فلانے روز امر اگیہ بات کہی کہ مجھے فلانے باغ مین لیچلو کہ وہان کسی بچے کی لاش پڑی ہوئی ہی ایک مرتبہ جب مین اس عورت پر بہت آدمیون کے روبرو عمل کر رہا تھا اور الٹا عمل اُسکے جگانے کے لیے کر رہا تھا ایک عورت جو میرے پاس کھڑی تھی ایسا چیخ کر بھاگی جیسے کسی کو کسی آسیب نے پکڑ لیا ہو اُس دن سے جب مین اُس عورت پر کبھی عمل کرتا تھا تو اُس دوسری عورت پر جو چار میل کے فاصلے پر ہوتی تھی عمل اُسی وقت ہوجاتا تھا اور ویسی ہی غائب بینی اُسکو بھی حاصل ہوجاتی تھی وہ معمولون پر جب مین نے عمل کیا تو اُنپر حالت سکوت واقع ہوگئی ایسی کہ اگر اُنکے ٹکڑے ٹکڑے آپ کر ڈالتے تو یقین ہی کہ کبھی اُنکو خبر نہین ہوتی کسی طرح سے بھی وہ نہین جاگتے تھے لیکن اگر ایک قطرہ پانی کا اُنکے کپڑون پر بھی پڑ جاتا تھا تو وہ کانپنے لگتے تھے اگر کوئی چاندی کا ٹکڑا اُنکے بدن سے چھوایا جاتا تھا تو وہ شدت سے ہنسنے لگتے تھے اور جب کسی اور دھات کا ٹکڑا چھوایا جاتا تھا تو ہنسی موقوف ہوجاتی تھی اور یہ کانپنا اور ہنسی اس طور پر پیدا ہوتی تھی

کہ انکو کچھہ ہوش نہین ہوتا تھا گویا موت ہین ایک علامت زندگی کی تھی یہ لرزش اور ہنسی بطور اختلاج واقع ہوتی تھی مین نے بعض معمولون کو دیکھا ہو کہ چیختے ہین اور روتے ہین اور انکا بدن پیچ کھاتا ہو اور جب وہ جاگے ہین تو انھون نے بیان کیا ہو کہ ہم بہت اچھا خواب دیکھہ رہے تھے اس سے معلوم ہوتا ہو کہ انکی حالت ہوش اور بیحواسی مشتق ہو اور فی الحقیقت وہ اپنے آپے مین نہین ہوتے ہین مین ایک عورت کو جانتا ہون کہ فلزات کو چھونے سے اُسے نہایت تکلیف ہوتی ہو اور اُسکے جسم مین سوئیان سی چبھنے لگتی ہین بلکہ بیمار ہو جاتی ہو اگر پیتل کا انگشتانہ پہنتی ہو تو اُسکی انگلیان ورم کر آتی ہین اس سبب سے ناچار ہو کر اُسنے انگشتانہ پہننا چھوڑ دیا تھا یہ عورت کھانا بھی کھاتی ہو تو لکڑی کے چمچون سے کھاتی ہو اور اگر دروازے مین کسی دھات کا مٹھا لگا ہو تو رومال کو ہاتھ مین لیکر اُسے چھوتی ہو ایسی طبیعت بہت ہوتی ہو اور اس بات کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ مبادا ناحق تکلیف ہو اکثر اطبا اس بات کا لحاظ نہین رکھتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ بات خفقان مین داخل ہو جو لوگ کاہل ہوتے ہین وہ ہمیشہ اسی طرح کا جواب دیتے ہین لیکن فرض کیجیے کہ خفقان مین ہی داخل ہو تو اُسکی تاثیر مین تو کچھہ شبہہ نہین ہو—

یہ حال جو اوپر مین نے لکھے اُنمین بہت باتین لایق لحاظ ہین اور اُنسے معلوم ہوتا ہو کہ اس علم مین بہت باتین ابھی سیکھنے کے لائق ہین اور یہ کہ اگر ٹکنس صاحب کی طرح کوئی شخص محنت اور شوق سے تحقیقات کرے تو اس علم کو بہت فروغ ہو سکتا ہو اٹکنسن صاحب طبیب نہین ہین لیکن وہ عمل مقناطیسی کے ذریعے سے علاج کرنے مین بہت مصروف رہتے ہین اور اس کار خیر مین کوشش کرنے سے انکو ان باتون کا تجربہ حاصل ہوا ہو جنکا مین نے

اوپر بیان کیا مطالعہ حال مندرجہ صدر سے معلوم ہوگا کہ بہت باتین اسمین ایسی درج ہین جنسے چھوت کے سبب سے مرض کے پھیلنے کی وجہ معلوم ہوتی ہی اور اگر اچھی طرح تحقیقات کیجاوے تو عجیب نتائج پیدا ہوسکتے ہین اور اس بات سے کہ فلزات اور ادویہ اور غیر ذی روح اشیا کا ایسا ہی اثر بعض طبائع پر ہوتا ہی یہ بات سمجھ مین آتی ہی کہ بعض طبائع پر قلیل دوا کیونکر اثر کر جاتی ہی اسمین شک نہین ہی کہ جو نہایت قلیل دوا بعض فرقے کے طبیب دیتے ہین اُسکا اثر ضرور مریض پر ہوتا ہی تو اس تاثیر کی وجہ رسمی مسائل طب سے حل نہین ہوسکتی ہی لیکن یہ بات سمجھ مین آتی ہی کہ جن لوگون کی طبیعت بہت اثر پذیر ہوتی ہی اُنپر تھوڑی سی دوائی ہی سے نہین بلکہ بعض بعض چیزون کے قریب آنے سے بھی بہت تاثیر ہوجاتی ہی بہت آدمی ایسے ہین کہ حالت خواب مقناطیسی مین یا خاص درجۂ حالت مذکور مین اُنپر بعض اشیا کا نہایت اثر ہوجاتا ہی اور ریشن بیک صاحب نے ثابت کیا ہی کہ ایسا ہی اثر اکثر آدمیون پر حالت ہوش مین بھی ہوتا ہی حتی کہ فقط اُسکے چھونے سے بلکہ فقط اُن بوتلون کے چھونے سے جنمین وہ چیزین رکھی ہوتی ہین وہ بتا دیتے ہین کہ اِنمین کیا چیز ہی۔

اب اس بات کے ثابت کرنے کے واسطے بہت مفصل مثالین دینی ضرور نہین ہین کہ پانی اور اور چیزون پر عمل مقناطیسی اسطرح ہوسکتا ہی کہ جن لوگون کی طبیعت اثر پذیر ہوتی ہی اُنپر تیز اثر اُنکا ہوجاوے ریشن بیک صاحب کہتے ہین کہ کوئی اور چیز اس بات کے ثبوت کے واسطے کہ عامل کے ہاتھ مین سے کچھ کیفیت نکلکر معمول پر یا اور کسی چیز پر اثر کرتی ہی اس سے بہتر نہین ہی کہ پانی پر تجربہ کیا جاوے جب کسی آدمی کو اتنی قدرت حاصل ہوجاوے کہ عمل مقناطیسی کے ذریعہ سے خواب مقناطیسی پیدا کرسکے تو اس بات کا تجربہ آسانی سے ہوسکتا ہی۔

اور مقناطیس مصنوعی اور کرسٹل اور فلزات کے عمل کی یہ بات ہی کہ اکثر ایسے آدمی
روزانہ دیکھے جاتے ہین جنکو ایسی چیزون کے قریب آنے سے بہت تکلیف
ہوتی ہی یا اگر پہلے تکلیف موجود ہوتی ہی تو دفع ہو جاتی ہی مین ایک عورت کو
جانتا ہون کہ جب اُسکے سر مین درد ہوتا ہی تو ایک کرسٹل کے ہاتھ مین لینے سے
اُسکو نیند آجاتی ہی اور سر کا درد جاتا رہتا ہی اِس کرسٹل کی تاثیر ایسی نمایان ہی کہ جب
اُسکے سر مین درد ہوتا ہی اُسکے بچے اُس سے کہتے ہین کہ اس کرسٹل کو ہاتھ مین لیلو
لیکن اگر ایک ہاتھ مین سے دوسرے ہاتھ مین کرسٹل لیا جاوے تو اُسکے قطبون کی
ترتیب اولٹ جاتی ہی اکثر ایسے چھلّے برقی تاثیر کے بنے ہین جنکے پہننے سے رگون کا
درد رفع ہو جاتا ہی تو یہ تاثیر کچھ قیاسی نہین ہی اطبا تو اس تاثیر کو نہین مانتے ہین
اسواسطے کہ وہ کہتے ہین کہ وجہ اس تاثیر کے ہونے کی سمجھ مین نہین آتی ہی اور وہ
کہتے ہین کیونکہ برقی چھلون مین برقی پیدا نہین ہوتی ہی اسواسطے انکی تاثیر نہین
ہوسکتی ہی لیکن یہ بات کہنی تو ایسی ہی کہ جیسے کوئی ایک چیز کو دیکھکر اُسکے وجود سے
انکار کردے حقیقت یہ ہی کہ فقط وہی چھلّے نہین جو دو دھاتون سے بنے ہوتے ہین
بلکہ ایسے بھی جو ایک ہی دھات کے بنے ہوتے ہین درد دور کردیتے ہین علیٰ ہذا القیاس
مقناطیس مصنوعی سے بھی درد دور ہوجاتا ہی اور حسب قول ریشن بیک صاحب
اُنکی تاثیر کیفیت برقی مقناطیسی کے سبب سے نہین بلکہ کیفیت اوڈائل کے سبب سے
ہوتی ہی پس بجاے اُسکے کہ اِن سب حقائق کو اسواسطے نہ مانین کہ ہم اُسکی وجہ
نہین بتا سکتے ہین چاہیے کہ یہ تجربات بہت کرین اور اُن تجربات سے تاثیر
کی وجہ دریافت کرنے مین کوشش کرین ـــ

باقی رہا یہ فائدہ اِس عمل کا کہ اُس سے تشخیص مرض اچھی طرح ہوسکتی ہی اُسکی
مثالین مین کئی لکھ چکا ہون اور مجکو اطمینان ہی کہ اگر معمول اچھا ہو تو یہ فائدہ

بخوبی ہو سکتا ہے اگر گنجایش ہوتی تو مین کئی مثالین اِس قسم کی لکھ سکتا تھا کہ خواہ مریض کے
بدن کو چھونے سے خواہ اُسکے بال یا تحریر کے ذریعہ سے معمول علامات بیماری
اور وہ سب مرض جسکا شبہہ بھی طبیب کو نہین ہے صحیح صحیح بتا دیتا ہے لیکن چونکہ اب
یہ کتاب اختتام پر پہونچی ہے اِس جگہ فقط ایک مثال لکھونگا جو حال مین ہی گذری ہے
مثال ہفتاد و سوم – ایک شخص نے مجھے اپنے رشتہ دار کے ہاتھ کی ایک تحریر
دکھائی وہ عورت ایک غیر ملک مین رہتی تھی اور مین نے کبھی اُسکو نہین دیکھا تھا میرے
دوست کو فقط اپنے رشتہ دار کا یہ حال معلوم ہوتا تھا کہ وہ بیمار ہے لیکن یہ نہین معلوم تھا
کہ کیا بیماری ہے مین نے ڈاکٹر ہیڈک صاحب کے پاس وہ تحریر بھیجدی اور اُنسے
درخواست کی کہ الف سے مریض کا حال دریافت کیجیے الف نے اُس عورت کو
دیکھکر کہا کہ بیمار ہے اور معدنی پانی صحت کے واسطے پیا کرتی ہے جو جو علامات
مرض کی تھین سب اُسنے مفصل بتائین یہ حال لکھکر جب اُس عورت کے
پاس بھیجا گیا تو اُسنے جواب مین لکھا کہ جو کچھ غائب بین نے بیان کیا سب صحیح ہے
سوا اِس بات کے کہ مین اتنی ناتوان نہین ہون جیسی غائب بین کو
نظر آئی غالب ہے کہ جو الفاظ الف نے بتائے تھے وہ غلطی سے سمجھے
گئے ہون اسواسطے کہ وہ الفاظ کئی آدمیون نے لکھے اور کئی غیر زبانون مین
ترجمہ ہو کر اُس عورت کے پاس پہونچے لیکن جو علامات مرض کی الف نے
بیان کی تھین اُنکے صحیح ہونے مین کچھ شبہہ نہین الف نے یہ بھی بتایا تھا
کہ کس سبب سے اُس عورت کو وہ بیماری ہوئی تھی اگر طبیب اچھا ہو اور
غائب بین بھی معتبر ہو تو اُس تاثیر عمل مقناطیسی کے فوائد صریح ہین اب گنجایش
بہت طوالت کلام کی نہین ہے اسواسطے علاج مرض جنون کے باب مین اتنی بات
لکھنی کافی ہے کہ اُسکا حال وسط کتاب ہذا مین لکھا گیا ہے –

مین نے بہت مثالین ثبوت فوائد طبی عمل مقناطیسی کے واسطے جمع کی تہین
لیکن اب مین اُنکو نہین لکھتا ہون اسواسطے کہ مین اس کتاب کو ختم کیا چاہتا ہون
اور ڈاکٹر اسڈیل صاحب اور اور عاملون کی کتابون مین اسکا ثبوت کافی موجود ہی
علاوہ اسکے چونکہ جو مثالین مجھے لکھنی منظور تہین اُنکا خود مجکو تجربہ حاصل نہین
ہوا ہی اسواسطے کہ اس کتاب مین انکو لکھکر زیادہ طوالت دینے مین کچھ فائدہ
متصور نہین ہوا جس آدمی نے اس علم کی طرف توجہ کی ہو اُسکو بخوبی معلوم ہی
کہ عمل مقناطیسی کے طبی فوائد بہت ہین اور امید ہی کہ اطبا اب اس عمل کے حاصل
کرنے اور برتنے مین کوشش کرینگے ڈاکٹر اسڈیل صاحب نے جو ہندوستان مین
تجربات کیے ہین اُنسے ثابت ہی کہ اس عمل کے ذریعہ سے عمل جراحی اسطور سے
ہوسکتا ہی کہ معمول کو تکلیف نہین ہوتی اور یہ عمل انگلستان مین اور ملک فرانس مین
اس کام کے واسطے مستعمل ہی لیوس صاحب نے اور ڈاکٹر دارلنگ صاحب نے
لوگون کو دکھا دیا ہی کہ حالت ہوش مین بھی عمل مقناطیسی کے
سبب سے معمول کو کچھ تکلیف نہین ہوتی ہی تو غالب ہی کہ ابھی تک جو بعض
لوگون کو شک تھا کہ ایسی تاثیر اس عمل کی نہین ہوسکتی ہی اور فقط وہم کے سبب سے
بعض لوگون کو اس تاثیر کا یقین ہی وہ شک اب جاتا رہیگا یہ بات تو صحیح ہی کہ یہ اثر
حالت ہوش مین تلقین کے سبب سے ہوتا ہی لیکن حالت خواب مین یہ تاثیر تلقین کے
علاوہ ہو جاتی ہی اصل بات یہ ہی کہ یہ تاثیر کئی طور پر پیدا ہوسکتی ہی مین نے خود
یہ تاثیر حالت ہوش اور حالت خواب مقناطیسی مین پیدا کی ہی اور اور عاملون کو
پیدا کرتے دیکھا ہی فی الحقیقت یہ تاثیر اس زمانے سے بہت پہلے پیدا
کیجاتی تھی کہ جب کلوروفورم کا استعمال شروع ہوا اور اگرچہ اُس
زمانے مین اس عمل کی تاثیر کو لوگ نہین مانتے تھے اور جب کلوروفورم کا

استعمال شروع ہوا تو اُسکی تاثیر ماننے لگے لیکن حقیقت مین شہادت ان دونون کی تاثیر کی نسبت ایک سی تھی فرق فقط اتنا ہی کہ کلورُڈ فورم کو تو لوگ آنکھ سے دیکھتے ہین اور وہ کہتے ہین کہ دیکھو یہ شی موجود ہی اُسکی تاثیر ضرور ہو سکتی ہی لیکن کیفیت مقناطیسی نظر نہین آتی ہی اسواسطے وہ اس کیفیت کی تاثیر کے قائل نہین ہین سو یہ بات عقل کے خلاف ہی کلورُڈ فورم کا ہم یہی حال جانتے ہین کہ اُسکی فلانی تاثیر ہوتی ہی لیکن یہ نہین جانتے کہ یہ تاثیر کیون ہوتی ہی اسی طرح سے گو ہم یہ بات نہ کہہ سکین کہ عمل مقناطیسی کی تاثیر کس طرح ہوتی ہی لیکن تاثیر کے ہونے مین کچھ شبہ نہین ہی قطع نظر اس سے اگر یہ تاثیر اسی بات پر موقوف ہی کہ شی موثر نظر آوے تو یہ عمل مقناطیس مصنوعی یا کرسٹل یا پانی کے ذریعہ سے جو نظر آتے ہین ہو سکتا ہی ایک مثال نیچے لکھی جاتی ہی جس سے ثابت ہوتا ہی کہ اگر معمول کی طبیعت بہت اثر پذیر ہو تو کلورُڈ فورم سونگھانے کی کچھ ضرورت نہین ہی اور فقط تلقین کے ذریعہ سے معمول پر بخوبی تاثیر لائق عمل جراحی کے ہو سکتی ہی یہ عمل میرے مکان مین کئی شخصون کے روبرو کیا گیا تھا۔

مثال ہفتاد و چہارم۔ لیوس صاحب کو دریافت ہوا کہ ایک شخص خواب مقناطیسی اور حالت مقناطیسی حالت ہوش مین بہت آسانی سے پیدا ہو سکتی ہی جب اُسپر عمل ہو گیا تو لیوس صاحب نے ایک رومال خالص پانی مین تر کرکے اُسکو دے دیا اور کہا کہ تم کلورُڈ فورم سونگھتے ہو اور اب تم بالکل بیہوش ہو جاؤ یہان تک کہ کیسی ہی ضرب تمکو پہونچے تمکو خبر ہرگز نہو اگرچہ وہ ہوش مین تھا اور وہ جانتا تھا کہ لیوس صاحب نے فقط پانی مین رومال تر کرکے دیا ہی لیکن اُسکی طبیعت پر بلا اختیار ایسا عمل ہو گیا جیسا کلورُڈ فورم کا ہوتا ہی اور جو کچھ اُسکو تکلیف دی گئی اُسکو ہرگز نہین معلوم ہوئی

جب وہ جاگا تو اُسکو کچھہ ہوش نہین تھا کہ اُسپر کیا نوبت گذری تھی تھوڑی دیر اُسنے وہ رومال اپنی جیب مین رکھہ لیا اور جب تک وہ رومال اُسکی جیب مین رہا تب تک وہ سوتا رہا بعد اُسکے لیوس صاحب نے وہ رومال اُسکی جیب مین سے نکال لیا اور معمول پر سے اُسکی تاثیر جاتی رہی اس سے زیادہ تاثیر تلقین کا اور کچھہ ثبوت نہین ہی اُسی دن شام کو مین نے ایک بات دریافت کی کہ بعض بواعث ہمارے عمل کے ایسے حارج ہوتے ہین کہ جنکا ہمین شبہہ بھی نہین ہوتا ہی —

مثال ہفتاد و پنجم - میرے مکان پر اُس شام کو دس آدمی جمع تھے چھہ مرد اور چار عورتین لیوس صاحب بھی موجود تھے وہ اندھا آدمی بھی جسپر مین اُن دنون مین عمل کیا کرتا تھا اُس جگہہ موجود تھا اُسنے کمرے مین آتے ہی کہا کہ لیوس صاحب کا اثر میرے اوپر بہت ہوتا ہی اور جب لیوس صاحب ایک اور کمرے مین وہ پر عمل کرنے لگے تو اس اندھے آدمی پر عمل ہوگیا جسوقت یہ سوگیا تو وہ جاگ اُٹھا پھر لیوس صاحب وہ کے اعضاء کی حرکت پر اختیار کے تجربے دکھاتے رہے تھوڑی دیر تک تو اُنکا عمل پورا ہوا لیکن بعد اُسکے وہ نے کہا کہ اب آپ کا میرے اوپر کچھہ اختیار نہین چلتا ہی اور اُسی وقت اُس اندھے کو پہلے سے بھی زیادہ نیند آگئی لیوس صاحب کو ہرگز خبر نہین تھی کہ اس اندھے پر اُنکا اثر ہوا ہی نہ اُنکو اُسکے سوجانے کی خبر تھی لیکن ایسا معلوم ہوتا ہی کہ چونکہ اس اندھے آدمی کی طبیعت زیادہ اثر پذیر تھی اسواسطے وہ پر سے لیوس صاحب کی تاثیر اوڑاکر اپنے اوپر لیگیا تھا اور علاوہ اِسکے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگرچہ لیوس صاحب کا ہرگز بھی یہ ارادہ نہین تھا لیکن جو چار عورتین اُس مکان مین تھین اُنپر بھی کم

اُنکی تاثیر ہوگئی تجویز یہ ہوئی کہ لیوس صاحب ایک عورت کو بخوبی سولاوین
اور پھر جگاوین تاکہ جو بیقراری اُسکو ہوتی تھی دہ نہ رہے اُس عورت نے اس بات کو
قبول نہین کیا لیکن مین نے لیوس صاحب سے کہا کہ آپ جی مین نیت کر کے
اُسکو سولا دیجیے ہنوز لیوس صاحب کی تاثیر اس عورت پر اچھی طرح نہین
ہوئی تھی کہ وہ لیوس صاحب کے قریب آگیا اور قریب پہونچتے ہی سو گیا
بعد اُسکے اُس عورت نے لیوس صاحب سے کہا کہ آپ مجھے سولا دیجیے
چنانچہ لیوس صاحب نے اُسے سولا کر پھر جگا دیا اور جو بیقراری اُسے پہلے تھی
دور رفع ہوگئی لیکن اُس عورت کے جاگتے ہی وہ پھر سو گیا بعد اُسکے ایک اور عورت کو
سولایا مگر جب مین نے دیکھا کہ وہ بھی سوتا ہی اور جب مین نے اُس سے
بات کی تو اُسنے جواب نہین دیا مین نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ فوراً جاگ گیا
اُسکے جاگنے کے ساتھ ہی وہ عورت بھی جو چودہ منٹ کے فاصلے پر سوتی تھی
فوراً جاگ گئی یہ سب عمل اُسوقت سے پہلے کیے گئے تھے جب رومال کا
تجربہ ہوا اور اُس سے ثابت ہوتا ہی کہ جہان ایک قوی عامل موجود ہوتا ہی
اور ایک آدمی سے زیادہ کئی شخص ایسے ہوتے ہین جنکی طبیعت بہت اثر پذیر
ہوتی ہی تو جو کچھ عمل کرنے کی خواہش ہوتی ہی اُسمین کچھ حیج ہوجاتا ہی اگر
ایک ہی آدمی ایسا ہو جسکی طبیعت اثر پذیر ہو تو عمل بہت اچھا ہوتا ہی —

خاتمہ

اب مین یہ کتاب ختم کرتا ہون اور ختم کرنے سے پہلے پھر یہ بات لکھتا ہون کہ
میری غرض اس کتاب کے لکھنے مین یہ نہین تھی کہ وجوہات تاثیر عمل مقناطیسی کی
بتائی جاوین بلکہ جو حقائق معتبر ہین اور دریافت ہو چکے ہین اُنکو لکھ دیا ہی اُنکی وجوہ وقوع

اُسوقت تک نہین دریافت ہو سکینگی کہ جب تک اچھی طرح تحقیقات نہ کیجاوے اگر اِن حقائق پر لحاظ رہنے اور جو وجوہات مین نے قیاسی بیان کی ہین اُنکو کوئی نہ مانے تو مین راضی ہون کیونکہ مین جانتا ہون کہ ہنوز اِس علم کو ایسا فروغ نہین ہوکہ کوئی قیاس اُسکی تاثیر کی نسبت صحیح کیا جاوے اور ہنوز کل حقائق بھی تو معلوم نہین ہوے ہین —

لیکن میری رائے مین حقائق مندرجۂ ذیل بخوبی ثابت ہین اول یہ کہ ایک آدمی کا اثر دوسرے آدمی پر فاصلے سے بھی ہو سکتا ہی - دوم یہ کہ ایک آدمی کو دوسرے آدمی کے ارادے اور مرضی اور حواس اور حافظہ اور ملکات اور حرکات وسکنات پر اسطرح پر بھی اختیار حاصل ہوتا ہی کہ معمول ہوش مین رہے اور عامل کی تلقین کا اُسپر اثر ہو اور اسطرح پر بھی کہ معمول خواب مقناطیسی مین ہو اور عامل کی طرف سے تلقین ہو خواہ نہو - سوم یہ کہ حالت خواب مقناطیسی ایک خاص حالت ہی اور اُسمین معمول کو ایک خاص قسم کا وقوف حاصل ہوتا ہی چہارم یہ کہ اِس حالت مین معمول کو ایک نئی قوت ادراک حاصل ہوتی ہی اور اِس قوت کے ذریعہ سے وہ اشیاے قریب اور بعید بلا ذریعہ حواس ظاہری کے دیکھ سکتا ہی لیکن ہم اُس قوت ادراک کی حقیقت نہین جانتے ہین - پنجم یہ کہ اکثر معمول کو ایک خاص شرکت اور ہمدمیون سے ایسی ہو جاتی ہی کہ اُنکے ذریعہ سے اُنکے خیالات اُسکو دریافت ہو جاتے ہین - ششم یہ کہ اُس بصیرت اور غائب بینی کی قوت کے سبب سے معمول فقط واقعات گذران نہین بلکہ واقعات گذشتہ اور آیندہ معلوم کر لیتا ہی - ہفتم یہ کہ معمول اپنے جسم کے اندر کا حال اور اور لوگون کے جسم کے اندر کا حال اچھی طرح جان لیتا ہی اور بیان کر سکتا ہی ہشتم یہ کہ اِس عمل کے ذریعے سے حالت سکوت اور حالت سکوت اعلی

پیدا ہو سکتی ہی نہم یہ کہ یہ سب آثار عمل مقناطیسی خود بخود بھی پیدا ہو جاتے ہین اور یہ بابت عمل مقناطیسی کی تاثیر کی بنیاد ہی چنانچہ خواب بیداری غائب بینی شرکت۔ حالت سکوت اوّی واعلیٰ۔ پیشین بینی۔ اور بہتسی کے خود بخود واقع ہو جانے کا حال اکثر لکھا ہوا ہی۔ دہم یہ کہ فقط انسان کے جسم کے ذریعہ سے ہی نہین بلکہ غیر ذی روح اشیار کے ذریعہ سے بھی مثل مقناطیس مصنوعی اور کرسٹل اور فلزات وغیرہ سے کیفیت مقناطیسی کی تاثیر پیدا ہوتی ہی اور یہ کیفیت حقیقت مین کچھ وجود رکھتی ہی اسواسطے کہ تلقین کی اعانت کے بغیر اُسکی تاثیر ہو جاتی ہی اور پانی اور اور اشیا مین کیفیت منتقل ہو سکتی ہی اور یازدہم یہ کہ بہت تلاش کے بعد اس علم کے فروع اور تاثیرات بیشمار بخوبی معلوم ہو سکتے ہین۔

تا وقتیکہ اس علم کو بخوبی فروغ ہو ہمکو چاہیے کہ تجربات کرتے رہین اور حقائق جمع کرتے رہین اور خواہ ان تاثیرات کے پیدا ہونے کی وجوہ معلوم ہون خواہ نہون اگر تحقیقات راست بازی اور تلاش سے کیجاویگی تو یہ حقائق قائم رہینگے اور جب اس علم کو فروغ زیادہ ہوگا تو کچھ نہ کچھ قیاس اُنکی نسبت اچھا ہو سکیگا فقط